UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232118
UNIVERSAL
LIBRARY

نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف و مصنف

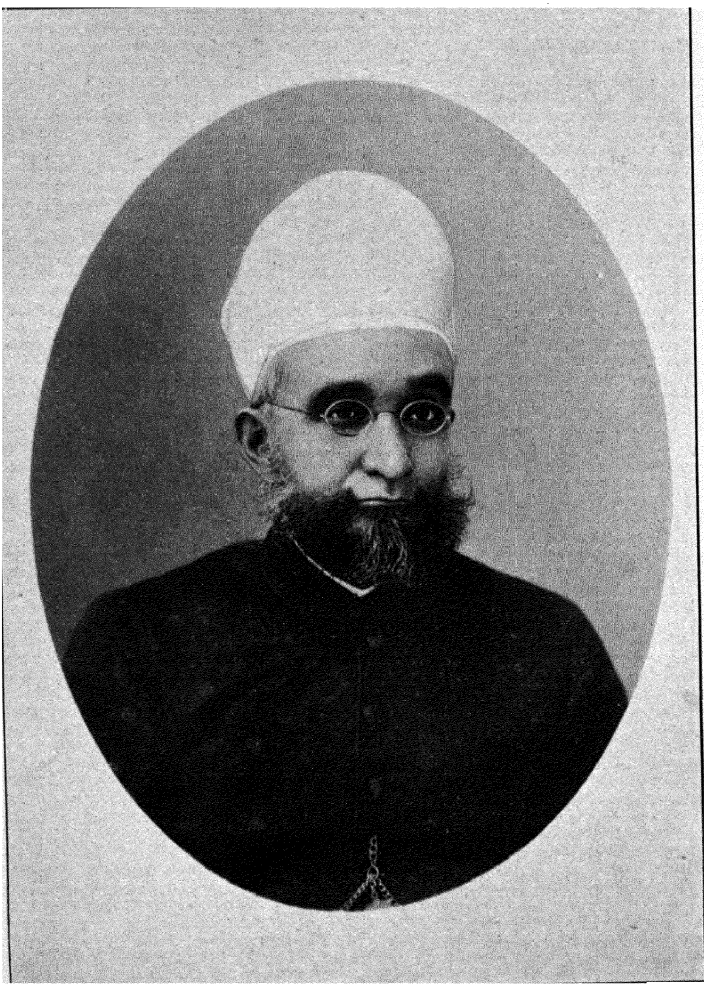

آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبه اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولهای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای هر یک لفظ ترجمه انگلیسی

زبان اردو مع اسناد کلام زبانداران هند

جلد دوازدهم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما نواب عزیز جناب بهادر وظیفه یاب حسن خدمت ملازمت و علمی

سرکار آصفیه

جمیع حقوق این تالیف وقف عام است انصد

نسخهای این کتاب که طبع می شود آنرا هم وقف کرده ایم

و حق تالیف مؤلف هم وقف عام است هر که خواهد این را چاپ کند و منتفع شود

در سنه ۱۳۳۶ هجری مطابق سنه ۱۳۲۷ فصلی

مطبوعه مطبع عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانۂ اعزاز

اعزاز (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اسکا نام میرے آقائے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپکے نام نامی سے کروں۔

صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعۂ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہیں کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپنے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں اُن کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) میں ہز اکسلنسی وائسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہوں کہ آپ نے باجلاس کونسل

یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس حسطرح وہ شائع ہوتی جاے پان پانچو روپیہ کا آنریریم (صلہ تالیف) عطا کیا جاے

(۴) میں اپنے آقاے ولی نعمت اعلیحضرت والی سلطنت دکن حضور پر نور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان ودل ادا کرتا ہوں کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس حسطرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسّی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔

(۵) حیدر آباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات وعدالت وکوتوالی وامور عامّہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے بہ تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے

شکریہ عملی | (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الامکان سکۂ عثمانیہ سے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز۔ مدارس اور بعض شائقین ومعاونین زبان فارسی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلدیں شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کرسکوں۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدُ للہِ علیٰ احسانہٖ کہ بفضل عمیمش دوازدہمی جلد این کتاب را باختتام رساند و اندرین روزہا صحت ما خیلے خوب ماند۔

موسم سرما رو می نماید۔ خدایش بخیر بگذارد۔ چشم از معزز ناظرین این کتاب کہ دعاے خیر کنند۔

خادم شما

عزیز جنگ

مؤلف

از مال کہ بداں تجارت کنند **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بمعنی سرمایہ ومال و اسباب استعمال ایں می کنند و بقاعدۂ خود با تاے دراز می نویسند و با مصادر خود ہم مرکب می کنند کہ در لحقات می آید (**اردو**) بضاعت بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث پونجی۔ سرمایہ۔

بضاعت آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حاصل کردن بضاعت و باخود آوردن است وبس (سعدی شیرازی ؎) بضاعت نیاوردم الّا امید ٭ خدایا ز عفوم مکن ناامید ٭ (**اردو**) بضاعت حاصل کرنا۔ اپنے ساتھ لانا۔

بضاعت بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بضاعت باخود بردن و حاصل کردنش (سعدی شیرازی ؎) بہشت آں ستاند کہ طاعت برد ٭ گرانقدر باید بضاعت برد ٭ (**اردو**) بضاعت حاصل کرنا۔ اپنے ساتھ لیجانا۔

بضاعت داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ صاحب بضاعت بودن و بضاعت باخود داشتن (حافظ شیرازی ؎) چو تو کیمیا فروشی نظری بحال ما کن ٭ کہ بضاعتی نداریم و فگندہ ایم دامی ٭ (**اردو**) سرمایہ رکھنا۔ صاحب بضاعت ہونا۔ سرمایہ دار ہونا۔

بضاعت ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بضاعت قرار دادن است (حافظ شیرازی ؎) قناعت را بضاعت ساز و می سوز ٭ دریں دور غنا در بی نوائی ٭ (**اردو**) بضاعت قرار دینا

بضاعت یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بضاعت حاصل کردن است (جمال اصفہانی ؎) زلفت از دنیا بضاعت ہای زیبا یافتہ ٭

لعلت از شکّر حلاوتهای فائق ساخته (اردو) بصناعت حاصل کرنا۔ مال و دولت پانا۔

موحّدہ باطای حطّی

بط بقول برهان بفتح اوّل و سکون ثانی کنایه از صراحی شراب که بصورت مرغابی ساخته۔ صاحب جامع همزبانش صاحب سوار السّبیل گوید که معرّب است بمعنی بت که در فارسی زبان نوعی از مرغابی است۔ **مؤلّف** عرض کند که چون بط را که معرّب بت فارسی است فارسیان نظر به شباهتش نام صراحی شراب قرار دادند۔ استعاره ایست نه کنایه۔ مخفی مباد که نظر بر اعتبار صاحب جامع که از اهل زبان است همینی را تسلیم کرده ایم و چند انکه از نظر ما گذشت و بگوش ما خورد (بط می و باده و شراب) بمعنی صراحی شراب است استعمال مجرّد بط بمعنی صراحی می یافته نه شد (اردو) شراب کی صراحی۔ مؤنّث۔

(الف) بطاق ابروی کسی جام کشیدن و در کشیدن	مصادر	خوردن و جام کشیدن مستعمل صاحب بحر نسبت (ه) همزبان
(ب) بطاق ابروی کسی ساغر خوردن	اصطلاحی	وارسته و بر (و) گوید که مرادف (مز) بمعنی بیاد کسی
(ج) بطاق ابروی کسی ساغر زدن	وارسته	شراب خوردن۔ و این نقل خان آرزو است که در
(د) بطاق ابروی کسی ساغر کشیدن	بدیل	چراغ هدایت ذکر (د و مز) به همین معنی کرده **مؤلّف**
(ه) بطاق ابروی کسی کار کردن	(ه)	عرض کند که وارسته خوب کاری کرد که (ه) را بالفاظ
(و) بطاق ابروی کسی می خوردن	گوید که	عام قائم نمود که (الف تا د و و مز) همه داخل
(مز) بطاق ابروی کسی می زدن	بیاد او	آمدند۔ فارسیان چون کاری بیاد کسی کنند می گویند که
کار کردن است و بهار نقل نگارش و اینقدر را اضافه کند		این کار بطاق ابرو فلان کردیم یعنی بیاد او اعم
که اکثر با شراب زدن یا هر چه بر همینی بود و چون ساغر		از اینکه می خواری باشد یا کاری دیگر۔ بهار و بحر و خان آرزو

همہ بر تخصیص اکتفا کردند و وارستہ تعمیم خوشی قائم کرد۔
(طالب آملی۔ الف ۵) در مسجد یم و طاعت میخانہ
شغل ماست ٭ جامی بطاق ابروی محراب می کشیم ٭ (ظہوری
الف ۵) بطاق ابروش چوں در کشم جام دبسر غلطم ٭
بدوش خود امام شہر در محرابم انداز د ٭ (محمد قلی سلیم ب ۵)
آنم کہ می بہ نغمۂ زنجیری خورم ٭ ساغر بطاق ابرو شمشیر
می خورم ٭ (ولہ۔ ج ۵) زاہد امشب تا سحر با ما شراب
ناب زد ٭ ساغری ہر دم بطاق ابرو محراب زد ٭ (محمد
سعید اشرف د ۵) خوش آنکہ مست نشینم برابر
رویت ٭ کشم چو چشم تو ساغر بطاق ابرویت ٭ (ولہ۔
ہ ۵) باشد بطاق ابرو در کار عالیش ٭ ہر کس بہر
کجا کہ کند کسب اعتبار ٭ مخفی مباد کہ محققین بالا ہمیں قدر
اسناد استعمال ایں یافتند کہ نقلش بالا گذشت و ہر یکی
مطابق ذوق خود مصدری ازاں قائم کرد۔ ہما ناوارستہ
از تحقیق ذوقی دارد کہ مصدر قائم کردہ اش یعنی (ہ)
بر ہمہ اسناد شامل است و بحر و بہار کہ نقلش بر داشتند
نقصانی نکردند کہ مصدر قائم کردۂ وارستہ را پسندیدند

امّا خان آرزو کہ بر (و و ز) قناعت کرد و (ہ)
را ترک فرمود تعجب خیز است می پرسیم از و کہ اگر تعمیم
وارستہ را نمی پسندی و تخصیص خود را درست
میدانی چرا الف تاد قائم نکردی کہ اسناد استعمالش
پیش تست و (و و ز) را چرا قائم کردی کہ سندش
نداری و بہ تصدیق ادّعای خود سند (ج) را
نقل کردۂ جزیں نیست کہ می خواہی لغتی تازہ پیدا
کسی تا در موضوع چراغ ہدایت داخل شود
و ایجاد بندہ را می پسندی اگرچہ گندہ باشد آفریں
بر وارستہ و متّبعانش (اردو) کسی کی یاد میں
کوئی کام کرنا جیسے بعض یوروپین مخاطب سے
یہ کہہ کر شراب کا پیالہ اپنے لبوں سے لگاتے ہیں کہ
(آپکی سلامتی کا پیالہ ہے) اسی طرح عجم میں یہ دستور ہے
کہ پیالہ شراب کو یہ کہہ کر لبوں سے لگاتے ہیں کہ (معشوق
کے طاق ابرو کی یاد میں پیتا ہوں یا یہ کام اسکے
طاق ابرو میں کرتا ہوں)۔

بطاق افتادن چشم کسی مصدر اصطلاحی۔

بقول خان آرزو در چراغ هدایت وقت اخیر و احتضار
که آدمی را قریب مرگ باشد (تاثیر ے) از تو گل
بر بستر از درد فراق افتاده است + لاله هم بیمار
تو چشمش بطاق افتاده است + **مؤلف** عرض
کند که چون بیمار صاحب فراش و قریب بالمرگ شود
چشمانش بسوی سقف و ظاهر آ معلوم میشود که او
طاقی را می بیند که بالای سر او ست از همین عادت
این مصدر اصطلاحی قائم شده و کنایه باشد از
(قریب المرگ شدن کسی) و همین است معنی مصدری
هر دو محققین بالا تعریف خوشی نکردند که معنی مصدری
ما شنا ید (اردو) آنکھیں پتھرا جانا - بقول امیر
حالت نزع میں آنکھوں کا اسطرح کھلا رہجانا کہ
ان میں نہ نور باقی رہے نہ حس و حرکت گویا پتھر ہوگئیں
(قلق ے) آنکھیں پتھرائیں ڈھلگیا منکا + بند ھگئی
ہچکی لگ گیا گھڑا + -

بطاق بلند گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول
بهار و انندش نقل نگار یعنی فراموش کردن عبداللطیف خان
تنها ے) گذاشت کار شکست بنای عهد ترا + قضا بطاق
بلندی ز شیشه دل ما + **مؤلف** عرض کند که عادت
است چون چیزی را بطاق غیر بلند گذارند همیشه پیش
نظر می باشد و فراموش نمی شود بر خلاف آن اگر بطاق
بلند گذارند چشم بر و نمیفتد و فراموشش کنند از همین عادت
این مصدر اصطلاحی قائم شده و کنایه است موافق
قیاس (اردو) طاق پر رکھنا - بقول آصفیه محاورتاً
طاق نسیاں پر رکھنا - دیکھو (بطاق نسیاں نهادن)

بطاق بلند نهادن مصدر اصطلاحی - مرادف
(بطاق بلند گذاشتن) که گذشت (ظهوری ے)
آوازه کرشمه خوبان فرو نشست + از ابروی بطاق
بلندی نهاده شد + (اردو) دیکھو بطاق بلند گذاشتن

بطاق چرخ رساندن مصدر اصطلاحی بقول
بهار مبالغه در رفعت و بلندیست (علی خراسانی ے)
بطبع قافیه سنجان که در معارج نظم + بطاق چرخ رسانده
اند اهلی را + صاحبان اند بحر نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند که کنایه است بمعنی رساندن بمرتبهٔ اعلی ترین

عجب است از محققین بالا کہ تسامح بہار را کہ در عرض معنی است ظاہر نمی کنند۔ بہار بطرزی کہ تعریف ایں کردہ است شایان مصدر نباشد و حاصل بالمصدر راست مخفی مباد کہ از سند علی خراسانی رسانیدن پیدا عیبی ندارد کہ رساندن و رسانیدن ہر دو یکی است (اردو) آسمان پر پہنچا دینا۔ بقول امیر۔ سربلند کرنا۔ عزت دینا۔ تعریف میں مبالغہ ہے (داغ ؎) مری اُفتادگی نے آسمان پر مجھ کو پہنچایا ٭ زمیں پر وہ نہ ٹھہرے جو تمہارے خاک پا ٹھہرے ٭ (آتش ؎) آسمان پر حسن نے پہنچا دیا دلدار کو ٭ دھوپ سائے کو کیا سورج کیا رخسار کو ٭۔

بطاق خانہ بودن چشم مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار عبارت از انخالت کہ آدمی مشرف بر مرگ شود و چشم بر دیوار خانہ و اردیار و لبسوی آسمان چشم باز ماند (رکنای مسیح ؎) بطاق خانہ ازاں چشم باشدم دم نزع ٭ کہ طاق خانۂ من چشم بر سرای تو بست ٭ صاحب بحر فرماید کہ مرادف (بطاق افتادن چشم کسی) است۔ صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ ہمدر انخا کردہ ایم و درینجا اینقدر قابل صراحت کہ سند رکنای مسیح متقاضی آنست کہ (بطاق خانہ باشیدن چشم) قائم شود و بابودن ہم درست بلکہ بودن بہتر از شاید و متعارف ولیکن سند بالا برای بودن نباشد (اردو) دیکھو۔ بطاق اُفتادن چشم۔

بطالت بقول صاحب بول چال بقول معاصرین عجم یوم تعطیل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بقول منتخب بفتحتین بمعنی معطّل و بیکار شدن پس فارسیان روزی را بدین اسم موسوم کردند کہ ملازمین را منجانب حکومت رخصت از کار باشد برای راحت۔ مخفی مباد کہ فارسیان بقاعدۂ خود تای مدوّرہ را۔ دا می نویسند پس جادارد کہ ما ایں را بایں تصرف خفیف لفظی و معنوی مفرّس گوئیم (اردو) تعطیل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بیکاری۔ چھٹی۔ یوم الراحت۔

بطانہ بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بکسر اوّل استر ہر چیز چراکہ باطن ابرہ می باشد خلاف ظہارہ و فرماید کہ در ہند باطن دستار را بفتح گویند **مؤلف** عرض کند کہ ما از معاصرین عجم ہم شنیدہ ایم کہ آستر دستار یعنی زیر پیچ را بطانہ گویند و اگر سند استعمال بدست آید تو انیم گفت کہ مفرس است و معنی عام باعراب اوّل الذکر لغت عربست صاحب منتخب ذکر ایں کردہ است (**اردو**) بَطانہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بھرتی۔ بھراو۔ تہ پیچ۔ زیر پیچ۔ وہ کپڑا جو پگڑی کے نیچے لپیٹتے ہیں۔

بط بادہ اصطلاح۔ بقول بہار صراحی کہ بصورت بط سازند و شراب دراں کنند صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (صائب ؎)

نشئہ بادۂ توحید براں رند حلال ٭ کہ بط بادہ کم از مرغ بریاں نشناسد ٭ (**اردو**) دیکھو بط۔

بطبانچہ روی خود سرخ می دارد مقولہ۔ بقول بہار یعنی در عین حزن و اندوہ مسرور و شاداں می باشد تا موجب شماتت اعدا نہ شود صاحب بحر ہمیں قدر گوید کہ در عین اندوہ۔ شادی باشد ہمہ محققین فارسی زبان در باندان ازین ساکت بادی ایں بہار و انند و بحر ش نقل نگار **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و خیال ما متفق کہ استعمال ایں مقولہ بحق کسی البتہ درست باشد کہ دور اندیش نباشد و خطا بر خطا کند و از بالغزی خود آگاہ شدہ بعد از وقت نادم و دست خود بر خسار سیلی زند ولیکن ظاہرا خود را سرخرو نماید یعنی کسی کہ خود را بہ ظاہر معقول ظاہر کند و در حقیقت نامعقول باشد فارسیان بحق او گویند "بطبانچہ روی خود سرخ می دارد" بنا بر آں سرخروئی ایں نامعقول نگفتیم کہ طبانچہ بر کلہ خود زدہ است بلکہ (**اردو**) بناوٹے مسرور" دکن میں اس شخص کو کہتے ہیں جسکا دل مغموم ہے اور ظاہر میں اپنے آپ کو خوش دکھلاتا ہے۔ اسی کے لئے کہتے ہیں " دل میں نڈھال۔ کلے لال لال " اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے دکن میں کہتے ہیں " یہ تو توبہ کی سرخروئی ہے " یعنی اپنے کئے پر خوب پچھتایا اور توبہ کیا ہے اور اپنے کئے

پر طمانچے رسید کئے ہیں اسی وجہ سے کلے لال لال	نظر آتے ہیں۔
بُطر بقول برہان چال ورہنما بحوالۂ زبان معاصرین عجم وسفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بالضم مرادف بطری بمعنی شیشہ وفرماید کہ (بطری مشروبات) شیشۂ شراب راگویند **مؤلف** عرض کند کہ ماشاء اللہ ابنائے وطن فارس لغت زبان خودرا الوداع گفتہ خوب مفرسی پیدا کردند کہ مبدل باٹل انگلیسی است ودر املایش۔ بی۔ او۔ ٹی یل۔ ئی۔ باشد کہ الف حذف شد وتای ہندی ہمچوں تای فوقانی بدل کردند بہ طای حطی ولام بدل شد برای مہملہ چنانکہ ستبر وسطبر وآلوندوارو ندوضمۂ اوّل بمناسب حرف (او) کہ درلغت انگلیسی است یکی از معاصرین عجم گفت کہ معاصرین عرب درمحاورۂ جدید خود ایں معرّب را استعمال می کنند ومااز ایشاں گرفتہ ایم۔ بندہ عرض کرد کہ اگر ہمیں است بر ہر دو آفرین است کہ سوقیان جاہل بہ بے خبری از محاورۂ زبان محاورہ آفرینی کردند وخاصان کاہل بہ بی غوری از نتیجۂ آں پیروی شان (اردو) بوتل۔ بقول آصفیہ (انگریزی باٹل سے) اسم مذکر۔ شیشہ ایک قسم کا ولایتی کانچ کا ظرف جسمیں شراب وغیرہ آتی ہے۔	
(الف) **بطرح دادن**	مصادر اصطلاحی۔ خان آرزو
(ب) **بطرح فروختن**	درچراغ ہدایت ذکر (ب) کرد وزلّہ بردارش بہار الف راہم آورد وگوید کہ ہر دو عبارت از فروختن جنس بزور بر رعایا یا نوکران خود واین از جہت بسیاری جنس مذکور یا از جہت تباہ شدن آں بود لہذا اجناسی راکہ حکّام بدکّانداران می دہند وبتدریج از انہا زرقیمت بوصول رسانند مآل طرح ومآل طرحی گویند۔
	(صائب الف ؎) منکہ صد خونین جگر را داغ مینہد بطرح ✤ می کنم در یوزۂ داغ ایں زماں از لالہ ✤ (طالب وحید ب ؎) اسپر آں گل رعنا کہ بعل میگونش ✤ شکر بطرح فروشند زتلخی دشنام ✤ صاحبان انند وکم نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ کسی ازیں ہمہ محقّقین لطف محاورہ را نیافتہ (طرح دادن جنس غلہ) مصدر اصطلاحی است کہ اہل لغت ذکر (طرح دادن)

کرده اند وجنس را گذاشته ونمی دانند که این محاوره قائم شد برای جنس غله وآن کنایه است از فروختن اجناس بجبر وزور حکومت بر تجار که عاملان عجم می کردند واین اصطلاحی است که تقاضای واقعات تاریخی می کند۔ درزمانه سلف عاملان مال از کاشتکاران مالگزاری مطالبه شاهی را نقد نمی گرفتند بلکه بقاعده که درهندی (بتائی) نامدار حصه از جنس مزروعه حاصل می کردند وباز همان جنس مجتمعه را به تعیین نرخی دل خواه بزور حکومت بدست تجار بازاری فروختند وهمین رسم بود درهندوستان هم وهمین معامله جبر پیدا در محاوره فرس (طرح دادن جنس غله) می گویند وبتخفیف به حذف (جنس غله هم) وهمین مصدر بموجب قاعده اول هم مستعمل شد و(ب) مزادفش مخفی مباد که طرح لغت عرب است بالفتح بمعنی انداختن چنانکه (طرح بنا و طرح اقامت وطرح قانون) پس عاملان دیهه که غله مالگزاری را بخانه تجاران بدون خواهش شان انداخته زر قیمتش بدون رضای شان بزور حکومت دل خواه خود وصول می کردند ازین رسم وعادت این مصادر اصطلاحی بدین معنی مستعمل شد پس معنی لفظی این بجبر فروختن است ومجازاً برای غیر غله هم مستعمل شد (اردو) جبراور زور حکومت سے کسی چیز کو دینا اور فروخت کرنا۔

بطری اصطلاح۔ صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار گوید که بمعنی شیشه وقرابه باشد وهم او (بطری مشروبات) را بمعنی شیشهٔ شراب آورده وصاحب روزنامه (بطری زیادی) را بمعنی بسبی از شیشه های شراب گفته حقیقت این همین قدر است که بزیادت تحتانی آخره مزید علیه بطُرا بالضم است که بجایش گذشت وصراحت ماخذ هم همدرانجا مذکور پس معاصرین عجم این را مضاف کردند بسوی مشروبات وعوض اضافت تحتانی را زیاده کردند وهمین است درمرکب توصیفی (بطری زیادی) هم دیگر هیچ صاحب بول چال هم ذکر این کرده وبحقیقت

ماخذی نبرده - تسامح صاحب رهنما و روزنامه باشد که ترجمه (بطری مشروبات) را شیشهٔ شراب نوشت و (بطری زیادی) را یعنی بسی از شیشه های شراب - پس مشروبات را یعنی شراب گفتن کمی استعداد است و معاصرین عجم با ما اتّفاق کنند که در حقیقت خصوصیت با شراب نیست بلکه آبجوش و امثال آن هم درین داخل (اردو) دیکھو بُطر -

بِطریق بقول برهان و جامع و هفت بکسر اوّل و ثالث و سکون تحتانی و قاف مجتهد ترسایان باشد و زاهدی و صومعه نشینی از ترسایان - این هر سه محقّقین که پابند لغات فرس اند این را فارسی دانند و صاحب غیاث بذکر معنی اوّل بحوالهٔ صراح و کنز گوید که سردار فوج رومیان را گویند و صاحب مؤیّد این را بدلیل لغات عرب آورده بحوالهٔ صراح فرماید که معرّب است بمعنی مرد مبارز و بحوالهٔ شرفنامه ذکر معنی اوّل کند و صاحب انند این را لغت عرب گوید و صاحب منتخب هم این را آورده فرماید که بالکسر سرهنگ و مرد مبارز و متکبّر و حیله گر و مرغ فربه و سرداری از سرداران روم که ده هزار مرد جنگی تحت حکم او باشد و فروتر ازان را ترخان نام است که پنج هزار کس به تحت او بود و فروتر ازان قومس که دویست کس بفرمان او و بطارقه جمع این صاحب سوار السّبیل هم این را معرّب گفته از لغت یونانی (پاتر کیوس) **مؤلّف** عرض کند که فارسیان بمعنی اوّل الذّکر این را استعمال کرده اند از بنکه لغتی خاص در فارسی زبان برای این نداشته باشند و تصرّفی که در معنی حقیقی این شده است بلحاظ آن مفرس هم توان گفت (اردو) بطریق ترسایون کے مجتہد اور زاہد صومعہ نشین ترسایان کو کہا گیا ہے - مذکّر -

بطرز بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح زای عجمه و رای مهمله کنایه از آفتاب **مؤلّف** عرض کند که اگرچه موافق قیاس است ولیکن کنایهٔ لطیف نیست و نظر برسکوت معاصرین عجم و محقّقین فارسی زبان طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو آفتاب

بطسرخاب زای اصطلاح - بقول صاحبان

جهانگیری و ناصری در ملحقات کنایه از صراحی شراب صاحبان بحر و برهان و مؤید و هفت و اسند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی وصفت ایں اسم فاعل ترکیبی کنایه است خیلی لطیف که سرخاب شراب را هم نام است و پرندهٔ معروف را نیز معاصرین عجم بر زبان دارند (**اردو**) شراب کی صراحی جو بشکل بط بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

بط سنگین اصطلاح۔ بقول بهار (۱) بطی که از سنگ سازند و در آب غرق نه شود و فرماید که در هندوستان شهرت دارد و باستناد کلام خود از سراج المحققین (خان آرزو) سند می آرد که لقب عطا کرده اوست بخان آرزو (ے) نذر و ساغرم در عالم آب ٭ رواں ہمچوں بط سنگین در آبست ٭ **مؤلف** عرض کند که چه خوش اصطلاح ایجاد کردهٔ محقق هند زاست که باستناد کلام هند نژادی در لغات فرس جا گرفته۔ معاصرین عجم (۲) (بط سنگی) همان صراحی بلورین را گویند که برای شراب بشکل بط سازند و آنچه در هندوستان شهرت دارد (۳) بت بطی که از سنگ مرمر سازند و در چشمه و حوض سر فواره ها قائم کنند که آب از سوراخ بالای سرش بلند می شود و از منقارش هم می ریزد یکی از معاصرین عجم گفت که در فارس هم اینجور فواره ساخته می شود۔ و (۴) بمعنی بطی که فربه و دراز قد و وزنی باشد۔ پس سراج المحققین در کلام خود بط سنگین بمعنی چهارم استعمال فرموده است و بلحاظ معنی دوم لطافتی پیدا کرده وزلّه بردارش بمقتضای (ایجاد بنده اگرچه گنده) از کلامش معنی اوّل قائم کرد و بصفتے موصوفش کرد که خلاف عقل و نقل است یعنی گوید که بت بط سنگین در آب غرق نشود و نمیداند که ایں محال است۔ مدّعی چه می سراید و از نغمهٔ گواهش چه آهنگ می بر آید (**اردو**) (۱) پتھر میں تراشی ہوی بط جو بقول بہار پانی میں نہیں ڈوبتی مؤنث (۲) بلور کی صراحی مؤنث (۳) بط کی مورت جو مرمر میں تراش کر حوض میں قائم کرتے ہیں جسکے سر پر سے فوارہ اڑے۔ مؤنث (۴) وزنی بط جو بلند و بالا اور فربہ ہو۔ مؤنث۔

بط شراب اصطلاح - بقول بہار بمعنی بط بادہ

بط صہبا مؤلّف عرض کند کہ مرکّب اضافی وموافق قیاس مرادف ہماں بط بادہ کہ بجایش گذشت

(اردو) دیکھو بط بادہ -

بطاک بقول برہان در ملحقات مضعّف بط بمعنی (۱) بط کوچک و (۲) صراحی شراب کہ بصورت بط ساختہ باشند صاحب ہفت ذکر ہر دو معنی کردہ وصاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بر معنی دوم قانع - صاحب غیاث گوید کہ صراحی کوچکی کہ برای شراب سازند مؤلّف عرض کند کہ بط بمعنی خود است یعنی پرندۂ آبی وہمین است قاز در ترکی زبان کہ دراز گردن بود وانچہ بقدر کمتر ازان باشد آنرا فارسیان بطک گویند بکاف تصغیر ودر ہندی ہمین را بطخ نام است پس معنی اوّل حقیقی است ومعنی دوم را طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم ومحقّقین فارسی زبان واہل زبان ازین ساکت معنی بیان کردۂ صاحب غیاث متقاضی آنست کہ کاف تصغیر را برای کوچکی صراحی گیریم وما با او اتّفاق نداریم واگر سند معنی دوم بدست آید توانیم گفت کہ استعارہ باشد از صراحی شراب کہ خود ساخت آں کوچک می باشد - بالجملہ بط بمعنی اوّل بقول صاحب محیط بفارسی اردک وبہندی بدک وبتیخ نامند - واں قسمتی از طیور آبیست گرم در دوم وخشک در اوّل - گوشت آں غلیظ تر وثقیل ونفّاخ

(اردو) (۱) بطخ بقول آصفیہ اُردو - اسم مؤنّث دیکھو بط اور آپ ہی نے انہیں معنوں میں بطک کو اردو میں مستعمل لکھا ہے (۲) شراب کی صراحی - مؤنّث -

بطمی اصطلاح - بقول بہار وانندش نقل نگار ہماں بط بادہ کہ گذشت مؤلّف عرض کند کہ مرکّب اضافی است (صائب) ؎ رنگ من کردہ ببال وپر عنقا پرواز ؎ نیست ممکن کہ بچندیں بط می باز آید ؎ (اردو) دیکھو بط بادہ -

بطن پرست اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وفتح ہای فارسی بمعنی شکم پرست مؤلّف

عرض کند کہ معاصرین عجم ساکت و محققین فارسی زبان پنبہ در دہان اگرچہ این مرادف شکم پرست است ولیکن بحالت موجود لغتی کہ از دو لغات فارسی مرکب است بطن را عوض شکم آوردن بر خاطر گراں ہی گذرد و خلاف محاورۂ زبان۔ بدون سند استعمال ایں را اصطلاح فارسی زبان ندانیم (اردو) شکم پرور شکم بندہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ بسیار خوار۔ تن تازہ رکھنے والا۔

موحّدہ باظای معجمہ

بظہور آمدن استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۱) بوقوع آمدن و (۲) بعمل آوردن مؤلف عرض کند کہ معنی دوم را غلط دانیم وای بر محقق فاضل کہ از مصدر لازم معنی متعدی پیدا کرد و بر قواعد فارسی غور نکرد (اردو) (۱) وقوع میں آنا (۲) عمل میں لانا۔

موحّدہ با عین مہملہ

بعالمی بر طرف افتادہ اصطلاح۔ بقول غیاث کنایہ از خود رای و خود پسند کہ نصیحت کسی نہ پذیرد صاحب بحر نقلش برداشت مؤلف عرض کند کہ قیاس اینمعنی را تسلیم کند ولیکن تا آنکہ سند استعمال پیش نشود۔ محاورۂ فارسیان ندانیم از ینکہ معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن خیال شان اینست کہ اینمعنی غلط نباشد کہ از ترکیب الفاظ پیدا می شود یعنی کسی کہ از عالمی کنارہ کشیدہ۔ ناسخن شنو و خود رای و خود پسند باشد کنایہ لطیف نیست۔ صاحب انند بہمین بامو حدہ ہفتم عوض کلمۂ بر می نویسد یعنی (بعالمی بطرف افتادہ) و حوالۂ غیاث دہد و انچہ غیاث نوشت بالا مذکور شد۔ پس تصرف انند متقاضی رشخند است (اردو) خود پسند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اپنی کرنے والا۔ دوسرے کی راے پر نہ چلنے والا۔ خود رائے۔

بعبث بقول بہار۔ با اوّل موحّدۂ موصولۂ مفتوح و عین مہملہ و بای موحّدہ ہر دو مفتوح و بسکون ثانی مثلثہ

مرادف بعثت وهم او در ردیف عین مهمله گوید که بعث لغت عرب است بفتحتین و در صراح و کنز بمعنی بازی آمده و فرماید که فارسیان بمعنی بیهوده استعمال نمایند بمجاز و بمعنی هرزه و بیفائده هم **مؤلف** عرض کند که لا والله بعثت در عربی زبان هم بمعنی بیفائده آمده چنانکه صاحب منتخب ذکر این کرده - فارسیان تصرفی در معنی بعث نکرده اند ولیکن بزیادت موحده در اولش مزید علیه آن را بطور تفریس هم استعمال کرده اند (ناظم هروی ؎) وجه یک جرعه می نشد حاصل ✤ بعبث خرقه را قبا کردم (طاهر وحید ؎) بی روی تو در دیده من خواب حرام است ✤ نتوان در این خانه خالی بعبث بست ✤ (درویش واله هروی ؎) عنان فکر چرا می دهی بغم بعث ✤ ز قسمت ازلی چه کمی ذکر بیش و کم بعث ✤ (اردو) بعث بقول آصفیه عربی بیفائده بیهوده - لاحاصل فضول بیکار ناحق

بعث و نشر بقول غیاث کنایه از روز قیامت چرا که دران وقت همه مردگان از زمین برانگیخته خواهند شد و بهر طرف پراگنده خواهند گشت - صاحب بحر نقلش برداشت و صاحب انند بحواله اش نگاشت **مؤلف** عرض کند که از دو لغت عرب با واو عطف مرکب شده است مفرسی را ماند مخفی مباد که بعث لغت عرب است بقول انند بمعنی برانگیختن و برخیزانیدن ناقه را و زنده نمودن و بیدار کردن و پراگنده نمودن و (یوم البعث) بمحاوره عرب روز قیامت را نام است و نشر هم لغت عرب است بفتحتین بمعنی پراگنده و پراگندگان جمع و مفرد هر دو آمده (کذا فی المنتخب) و بقول صاحب منتهی الارب بالفتح بمعنی زنده کردن و زنده شدن و (یوم النشر) بمعنی روز قیامت هم - پس فارسیان درمیان هر دو واو عطف آورده این مرکب را استعمال کنند (اردو) روز قیامت - مذکر -

بعد بقول بهار - بالفتح بمعنی پس مقابل قبل - **مؤلف** عرض کند که محقق پابند لغت فرس خوش تلاشی می کند و نمی داند که لغت عرب است بمعنی پس چیزی و در فارسی زبان کلمه پس موجود است مقابل پیش باشد که

در اردو ی شاہی از اہل زبان شنیدہ باشد۔ اگرچہ در فرہنگہای فرس ندیدہ اگر ہمچنین است راوی او معتبر است۔ امّا راوی ما معتبر نیست (اردو) بعد بقول آصفیہ۔ پس۔ پیچھے۔

بعد از رنج راحت است مثل۔ صاحبان خزینہ واشمال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را باظہار نتیجہ ہر محنت زنند کہ ہر محنتے را نتیجہ خوش است یعنی ہر ضائع و ہر پیشہ ور و ہر کس کہ در عالم کاری کند۔ اوّل زحمت عملش بردارد و پس ازان معاوضہ اش ستاند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "اوّل رنج بعد از گنج" "محنت کرو راحت لو"

بعد از سر من کن فیکوں شد شدہ باشد مثل۔ صاحبان خزینہ واشمال فارسی کہ این کردہ اند و بمعنی و محل استعمال پی نبردہ حاطب اللیلی شان مار انفعی می نجشند۔ فارسیان در محلی کہ آثار مصیبتے پیدا باشد و وقوع بعجلت متوقع نباشد این مثل را زنند مقصود شان ہمین قدر است کہ پس ازان کہ من نمانم چہ کند جفای جانان + (اردو) دکن میں یہی فارسی مثل مستعمل ہے نیز کہتے ہیں "نرہے ہم تو طوفاں کا کیا غم" ہمارے بعد جو ستم چاہو کرلو" (ع) ہم ہی نرہے تو پھر بلا سے جو ہو" (ے) جب ہم نرہے تو ہمکو کیا ڈر + جو ہونا ہے وہ ہو رہیگا +۔

بعد خرابی بصرہ مثل۔ صاحبان خزینہ واشمال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این جزو مثلی است کہ فارسیان بحق ظالم میزنند (خانۂ ظالم خراب بعد خرابی بصرہ) چوں کسی از مرگ یا عزل حکومت ظالمی خبر دہند می گویند کہ (بعد خرابی بصرہ) یعنی اگر او از جور و ستم بصرہ را خراب کرد و پس ازان معزول و ہلاک شد۔ چہ فائدہ (اردو) جب کسی ظالم کی موت یا کسی حکومت سے معزولی یا نقصان شدید کے بعد کوئی کامیابی ہوتی ہے تو کہتے ہیں "جب چڑیاں چگ گئیں تو کھیت کاٹا گیا" کیا فائدہ ہوا جب شہر بٹھہ گیا تو ظالم دنیا سے

اُٹھ گیا" نیز فارسی مثل کا کاملاً استعمال ہے۔

بعدل دادن چیزی مصدر اصطلاحی ہمہاں (بجام عدل دادن) کہ گذشت وما اشارۂ این بانقل سند ہمدرا نجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بجام عدل دادن۔

بعدلہ بقول مؤید در نسخۂ مطبوعہ وقلمی ہر دو بضم یکم وفتح سوم بمعنی دیوانہ ودلزدہ مؤلف عرض کند کہ این لغت را بدیل لغات فرس جا دادہ است ودیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ومعاصرین عجم ساکت ہند استعمال پیش نہ شد وبغیر آں اعتبار را نشاید ومعاصرین زردشت ہم ازین نابلد اند صاحب شمس این را لغت عربی بہ ہمین معنی گفتہ ولیکن لغات عرب ازین ساکت خیال ما ہمین قدر است کہ صاحب مؤید بضمن تائید فضلا امتحان شان می گیرد وبعرض لغت غلطی بیند کہ چہ نی فرمایند۔ این است مآل تحقیق محققین بانام ونشان ونقل نگاری وتصحیف شان (اردو) دیوانہ۔

بعدما بقول بہار بمعنی پس ازان وفرماید کہ بعض برانند کہ کلمۂ ما درین ترکیب زائد است چنانچہ در اینما وحیثما (اوحدالدین انوری ؎) جند ابخت مساعد کہ سوے حضرت شاہ ٭ مردمی کرد ورہم داد پس از چندین گاہ ٭ بعدما کز سر عشرت ہمہ روز افگندی ٭ سخن رفتن ونا رفتن من در افواہ ٭ مؤلف عرض کند کہ تصرف فارسیان است بہ تخفیف لفظ وقع از (از بعد ما وقع) یا بعد ما مضے وآنانکہ کلمۂ ما را زائد وایں را از قبیل اینما وحیثما دانند ذوق سخن ندارند۔ ما ی موصول است (اردو)

بعد اس کے۔

(الف) بعدم بازدادن الف۔ مصدر اصطلاحی

(ب) بعدم بازدہ بقول بحر وبہار وانند

(ج) بعدم بازدہ نیست ونابود کردن صاحبان ہفت ومؤید بذکر (ب) می فرمایند کہ بمعنی نیست کن وصاحب شمس (ج) را بمعنی (ب) آوردہ مؤلف عرض کند کہ بی تحقیق صاحب شمس ایں من الامس بمقصود مثل ہمہاں ب باشد کہ نکتہ سنجیہش موحدہ را بای فارسی کردیا کاتب مطبع اورا بعرض اعتراض

آورد با کلمه الف مصدر لیست مرکب که معنی لفظی آن چیزی را که از عدم بوجود آمده واپس دادن بعدم وکنایه باشد از نیست ونابود ومعدوم کردن و(ب) امر حاضر ش ولیکن بدون سند استعمال قول مجرد بهار و(بحر واسند نقل نگار) را کافی ندانیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان نمی نگارند(اردو) (الف) نیست ونابود کرنا(ب) نیست ونابود کرنا(ج) ناقابل ترجمہ۔

بعدم پیوستن مصدر اصطلاحی۔ معدوم شدن۔(صائب ؎) استواری طمع از عمر بسکیه مدار + گرد و سر رشتهٔ جانها بعدم پیوست است (اردو) معدوم ہونا۔

(الف) بعرض آمدن مصادر اصطلاحی۔

(ب) بعرض در آمدن (الف) بمعنی بدخوئی وجنگجوئی کردن (وب) حقیقت خود را ظاهر کردن و عرض کردن وگفتن (ظهوری ؎) ناصح میا بعربده بر من سخن مساز + بیطاقتی بصبر و تحمل حواله است + (انوری ؎) گر عرصه شطرنج بعرض تو در آید + دانی که پیاده چه کند دعوی شاهی + (اردو) الف بدخوئی کرنا۔ لڑنا۔ جھگڑنا۔ (ب) اپنے آپ کو ظاہر کرنا۔ اپنی حقیقت دکھلانا عرض کرنا۔

بعرض محنت آمدن مصدر اصطلاحی۔ اظہار محنت ومشقت کردن (ظهوری ؎) گر بعرض محنت آیم عرض راحت می رود + خوش بسالمی چیده غم از رشک عشرت می رود + (اردو) محنت اور مشقت کو ظاہر کرنا۔

(الف) بعرفان بدر بردن مصادر اصطلاحی۔

(ب) بعرفان بدر کردن

(ج) بعرفان بیرون بردن (الف) بقول برہان در ملحقات (۱) کنایه از دانسته تحمل کردن و(۲) گذرانیدن حرف پهلو دار از ابنای جنس صاحب بحر بذکر هر سه مصادر گوید که عمداً تحمل کردن و دانسته بهم گذرانیدن و گذرانیدن حرف پهلو دار از ابنای جنس۔ صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر (ج) کرده (ظهوری ؎) جانی از آهن ولی از سنگ می باید مرا + این همه خواری بعرفان سخت بیرون میبرم +

وارسته بذیل (بر عالم عرفان زدن) ذکر (ج) کرده گوید که عمداً تحمل کردن و دانسته بهم گذرانیدن و فرماید که علامی فهمی در اکبرنامه بامعنی آورده صاحب بهار نقلش برداشته و صاحب انند حرف بحرف بهار نگاشته **مؤلف** عرض کند که مصدر اصلی که باستناد کلام ظهوری قائم می شود (ج) است و بس والف وب نتیجهٔ طبع آزمائی محققین باشد که بیرون را بدر قرار دادند و بردن را کردن و بعرفان راغبش درین اصطلاح داخل کردند مصدری که قابل ذکر است (بیرون بردن) است و بس که بمعنی (۳) افشا کردن باشد. شاعر گوید که دل من از آهن است پس جان من از سنگ باید یعنی آهندلی را سخت جانی لازم است و می فرماید که اینهمه خواری خود را بوجه معرفت افشای کنم و این کاریست سخت (انتهی) پس نمیدانیم که هر شش محققین بالا معنی اوّل الذکر را از کجا و بکدام قرینه پیدا کردند اگر معنی شعر را می فهمیدند اینقدر زحمت نمی کشیدند (اردو) (۱) دیده و دانسته تحمل کرنا (۲) اپنای جنس کے پہلو دار تقریر کی برداشت کرنا (۳) افشا کرنا۔ فا

(الف) بعشق کسی چراغ خواستن	مصادر
(ب) بعشق کسی چراغ طلبیدن	اصطلاحی

بهار ذکر هر دو کرده گوید که هنگامه گیران ولایت در عین گرمی هنگامه چون مردم را تشنه کار بینند ورق گردانده برسر گدائی آیند و گویند چراغ بعشق حضرات (محمد قلی سلیم ؎) درین مجلس فلک از مهر خورشید ✤ گرفته کاسه در دست از مه عید ✤ بدریوزه زهر زرّین ایاغی ✤ بعشق شاه میخواهد چراغی ✤ (خواجه آصفی ؎) فتیلهٔ شب غم بهر داغ می طلبم ✤ بعشق لاله رخان یک چراغ می طلبم ✤ صاحب انند را نقل نگاری بهار پسند است و تحقیقش از بی تحقیقی صاحب بهار عجم بهره مند و صاحب بحر عجم همین مصدر را به تقدّم و تأخّر الفاظ (چراغ بعشق کسی خواستن و طلبیدن) در ردیف جیم فارسی ناحق قائم و بر نقل تعریف بهار این قدر اضافه کرده که (نقد خواستن گدایان از مردم) هم وخان آرزو در (چراغ هدایت) - (چراغ خواستن) را نوشته می گوید که انچه گدایان از مردم خواهند از عالم نقد چنانکه در هندوستان نیز

بعضے از گدایان از مردم چراغ خواهند (وحید) چون گدایانیکه میخواهند از مردم چراغ + فیض از می در شب آدینه میخواهیم ما + **مؤلف** عرض میکند که تعریف بهار و نقل نگارش معنی ندارد و حقیقت جویان را تشفی می گذارد - و صراحت مزید خان آرزو در (چراغ هدایت) این مصادر اصطلاحی را روشن نمیکند از نیکه او از واقعات تاریخی این خبر ندارد و ازینجاست که بحد هستنا و کلام وحید قزوینی معنی این را می نگارد - بتحقیق ما در چراغ خواستن و طلبیدن) محاوره ایست معروف که (گدایان نقشبندی) نیم دهند - شمعے بدست - اشعار شیرین بر زبان - بدریوزه گری - خانه بخانه سیر می کنند و چراغ یعنی پول می طلبند و می گیرند و همین را در هندوستان چراغی نام است و معنی لفظی آن چیزی که منسوب بچراغ است یعنی چیزے که از برای مصارف چراغ به گدای نقشبند داده میشود بعجب نیست که چراغی بدین معنی استعمال عجم است که بر زبان هندیان مستعمل است و اصل (چراغ که درین مصادر مستعمل است) همین چراغی باشد که بحذف تحتانی باقی ماند - پس فقیر نقشبند دریوزه گری نمی کند بلکه مصارف چراغ و صول می فرماید و چراغ در دست او برای رهنمائی رهروان است در شب تاریک و غیر مهتاب - یکی از معاصرین عجم با گفت که بزمانهٔ سلف در اقلیم فارس بسیاری از چراغ گیران در شب تاریک سیر کوچه و برزن می کردند و خانه بخانه اقل مسکه مس یا چیزی از قسم غله و غیر ذلک بدریوزه می گرفتند - اهالی خانه بطوع و رغبت خود بدست اطفال چراغی پیش می کردند و آنها از دو چراغ یک نشانی بر ناصیه معطی بسر انگشت خود می زدند و می گفتند که "خانهٔ تو روشن باد" اهل شهر اینجور گدایان را (گدایان شاهی) می گفتند از نیکه دریوزه گری ایشان باعث رفاه خلق می بود که غربای راه رو را بواسطهٔ چراغ ایشان در رهروی مدد حاصل می شد و بعضے از رهروان این فقرا را بطور قندیلچی تا خانهٔ خود می بردند و بمعاوضهٔ این خدمت چیزی بآنها می دادند و جود ایشان گویا برای رهنمائی مخلوق بود که بمعاوضهٔ خدمت شکم پروری خود می کردند (تمت کلامه) چهل سال گذشت که مادر

حیدرآباد هم (نقشبندی عجمی) را دیده ایم که در شب تاریک بخانهٔ ما می آمد و مخمس اشعار فارسی می خواند - چیزی از آن یاد داریم و هدیهٔ ناظرین می کنیم (وهوهذا) میر محبوب علی خان

بادشاهِ نامدار ✤ افضل و ناصر سکندر رائظام آصف شعار ✤
خسرو دیجاه را دستور او سالار جنگ ✤ یارب این شاه وزیر دولتش پاینده دار ✤ رهنمای خلق و عالم شد
چراغ نقشبند ✤ ما پرسیدیم ازو که آغا این اشعار مال تست گفت نخیر - میر محمد شفیع راست که هم درین محلّه دارالشفا می ماند - وما هم می دانستیم او را که یکی از عجبیان هند نژاد بود (خدایش بیامرزد) خیلے طباع و شفیع تخلّص می کرد - باز پرسیدیم از نقشبند که آغا درین مخمس نقشبند چه چیز است فرمود نام قلندر دریوزه گری که بواسطه همین چراغ دریوزه گری می کند که باطریقت نقشبندی تعلّق دارد و برناصیهٔ کریمان ازدود این چراغ تیمناً و تبرکاً نقشبندی می کند از ینجاست که او را نقشبند نام است (آمدیم بر سر مطلب) که (چراغ خواستن) و (چراغ طلبیدن) مصدر یست اصطلاحی بمعنی دریوزه گری کردن بواسطهٔ چراغ و چراغی خواستن اعم ازینکه دریوزه گری در عشق کسی باشد یا غیر آن همین قدر است حقیقت این مصادر اصطلاحی که پرده از روی واقعات تاریخش برانگنده ایم و ماخذ این مصدر اصطلاحی همان چراغی است که بالا گذشت حقیقت جویان بدانند که تعریف محققین بالا چه بود و وجه حقیقت این روی نمود (ع) ببین تفاوت ره از کجاست تا بکجا (اردو) کسی کے عشق میں چراغ ہاتھ میں لئے ہوے بھیک مانگنا - وکن میں ایسے فقرا کو (نقشبند) کہتے ہیں اور صاحب آصفیہ نے چراغی پر لکھا ہے اسم مؤنث نذر پیشکش - نذرانہ - وہ نذرانہ جو چراغ کے نیچے رکھ دیتے ہیں وہ نقدی جو چراغ جلانے کے واسطے دیجاتی ہے -

(الف) **بعصاراہ رفتن مور** | مصادر اصطلاحی - بقول بہار دبجرو
(ب) **بعصاراہ رفتن موش** | اند کنایہ از صعوبت راہ و صعوبت کار کہ احتیاط تمام دران باید کرد (محسن تاثیر ۵) اندرین دشت کہ مورش بعصاراہ رود ✤ مصلحت نیست کہ نشمردہ گذاری پارا ✤ خان آرزو در چراغ ذکر ہر دو کردہ گوید کہ ب

مشہور است **مؤلف** عرض کند کہ چرا سند استعمالش پیش نکرد۔ شہرت بر زبان معاصرین عجم کہ نیست و الف را باستناد کلام محسن معتبر دانیم حاصل آنیست کہ راہی کہ ناہموار و خطرناک باشد رہروان عصا در دست گیرند و اوّل با عصا امتحان راہ کردہ قدم می گذارند تا واقعۂ پیش نیاید و این عادت ذوی العقول است و غیر ذوی العقول را بدین عادت منسوب کردن کنایہ از (باحتیاط تمام قدم نہادن) است در راہی یا کاری پس معنی این است معنی این مصدر کہ ہر چہار محققین بالا تعریف خوشی نکردند۔ فتأمل (اردو) کمال احتیاط سے قدم رکھنا۔ کسی راستے میں یا کسی کام میں۔

بعقل برسنجیدن مصدر اصطلاحی۔ اندازہ کردن و دانستن بعقل است (انوری ؎) از بہر خدایرا در اندیش ✤ وین مفتی را بعقل برسنج ✤ (اردو) عقل سے اندازہ کرنا۔ سمجھنا۔

بعمل آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب [illegible] بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گوید کہ (۱) حاصل کردن است مثلاً درخت نشاندہ ثمرش حاصل کردن و صاحب بول چال یعنی (۲) تیار کردن گوید **مؤلف** عرض کند کہ (۳) بجا آوردن است چنانکہ می گویند۔ حکمش را بعمل آوردم یعنی تعمیل حکمش کردم (انوری ؎) ہر کرا فضل وی از شغل نماعزلے داد ✤ شغنۂ نفس نبا تیش در آرد بعمل ✤ معاصرین عجم ہم معنی سوم را پسندند و موافق محاورہ دانند و ہر دو معنی اوّل الذکر را نقص تعریف محققین بالا خوانند (اردو) عمل کرنا۔ بقول آصفیہ۔ تعمیل کرنا۔ عمل میں لانا۔ کاربند ہونا۔ بجالانا۔

بعہدۂ کسی گذاشتن کاری مصدر اصطلاحی۔ بر ذمّہ کسی کردن است و سپردن کاری بکسی و او را ذمّہ دار آن کردن (ظہوری ؎) شاید بدست درد مدادا شود ہلاک ✤ این کار را بعہدۂ دار و گذاشتیم ✤ (اردو) کسی کے ذمّہ کرنا۔ کسی کے سپرد کرنا۔ کسی کو کسی کام کا ذمّہ دار بنانا۔

بعیار رسیدن طلا مصدر اصطلاحی۔ بقول

بہار کامل العیار بر آمدنش (ملک حمزہ المتخلص بغافل بابر آخر خود ابو الفتح می گوید ؎) بر خاطر خاطرت غباری نرسد ✤ از گفتہ من ترا نقاری نرسد ✤ ہر چند طلای خاطرت را غش نیست ✤ بی زحمت آتش بیاری نرسد ✤ مؤلف عرض کند کہ مقصود محقق بالا غیر از کامل العیار شدن و کامل العیاری طلا ثابت شدن نباشد (اردو) طلا کا کامل العیار ہونا۔ اس کا کھرا پن ظاہر اور ثابت ہونا۔

بعیب خود بینا باش مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ این مقولہ ایست کہ فارسیان بطور موعظت و پند گویند مقصود آنست کہ چون از عیب خود آگاہ باشی بر اصلاح آن ہم بکوشی (اردو) اپنے عیب سے واقف ہو رہ دکن میں کہتے ہیں "عیب سے خبردار بے عیب ہوتا ہے" یعنی جب کوئی اپنے عیوب سے واقف ہوتا ہے تو اسکی اصلاح کرتا ہے۔

(صفحہ ۱۱۱۱)

بعیب خویش راہ بردن مصدر اصطلاحی۔ واقف شدن از عیب خود است (صائب ؎) بعیب خویش اگر راہ بردی صائب ✤ بعیب جوئی مردم چہ کار داشتی ✤ (اردو) اپنے عیب سے واقف ہونا۔

بعینہ بہار گوید کہ لفظ عربی است و در تشبیہات مستعمل و گاہی با لفظ گویا نیز آرند و گاہی بدون با ہم استعمال یابد و فرماید کہ این خالی از غرابت نیست (مسیح کاشی ؎) ہزار طعنہ زنج فطرتان کشی تو مسیح ✤ بعینہ رقم انتخاب رامانی (ملا طاہر فریدون ؎) این جبہ سفیدان کہ سراپای یخ اند ✤ در مزرع کائنات بی پرمغ اند ✤ از حلقہ نشینی ہمہ سرمست غرور ✤ این قوم بعینہ کمانہای شمخ اند ✤ صاحب غیاث می فرماید کہ بکسر اول و نون بمعنی بحقیقت خود ذات خود۔ صاحب انند نقل نگارد و این را لغت عرب گوید مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این کنند بطریق حرف تشبیہ کلی برای بیان این کہ مشبہ با مشبہ بہ سر مو فرق ندارد۔ اگر با لفظ گویا مستعمل شود غیر از تکرار نباشد و بدون با مجرد (عینہ) مخفف این است کہ بجایش می آید

(اردو) بعینہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ ہوبہو۔ ہُو بہو۔ ویسا ہی۔ عین مین۔

موحّدہ باغین معجمہ

بغ بقول جہانگیری بالاوّل مفتوح (۱) بمعنی گو د (۲) نام بتی صاحبان رشیدی و برہان و ہفت ہم ذکر ہر دو معنی کردہ و صاحب جامع نسبت معنی دوم گوید کہ بمعنی بت است۔ صاحب ناصری می فرماید کہ مغاک یعنی زمین پست وخالی و نام بتی نیز و صراحت مزید کند کہ گویند شہر بغداد کہ اوّل دیہی بودہ بنام ہمین بت موسوم شدہ مؤلف عرض کند کہ نقل قول کاملش بر بغداد کنیم کہ ہمہ متعلق بدوست خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی بالا کردہ گوید کہ بمعنی اوّل مغ بہ میم ہم آمدہ۔ پس بخیال ما بہر دو معنی اسم جامد فارسی قدیم است و انچہ صاحب جامع نام بتی نمی گوید بلکہ بمعنی بت می نویسد نسبت آن عرض می شود کہ نظر باعتبارش کہ صاحب زبانست آنرا صحیح دانیم وجا دارد کہ بتی خاص را ہم بہمین اسم موسوم کردہ باشند بالجملہ انچہ خیال ماست و معاصرین عجم پسندش کنند ہمین قدر است کہ اصل این مغ بہ میم است بفتح اوّل وسکون ثانی بمعنی رژف کہ بعربی عمق خوانند و رود و خانہ را ہم گویند و بضمّ اوّل آتش پرست را نامند۔ پس فارسیان بر سبیل تبدیل میم را بموحّدہ بدل کردند چنانکہ عزم و غزب و مذموم و بذموم۔ پس بلحاظ ماخذ باید کہ بمعنی اوّل بالفتح خوانیم و بمعنی دوم بالضّم ولیکن آنانکہ بمعنی دوم ہم بالفتح گفتہ اند تصرّف محاورہ پیش نباشد (اردو) (۱) گڑھا۔ مذکّر (۲) ایک بُت کا نام بُغ ہے جس کی وجہ تسمیہ بغداد سے متعلق ہے۔ مذکّر۔

بغا بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج و غیاث باوّل مفتوح ہمیز و پشت بائی بودہ و آنرا بتازی بختشت گویند (کمال اسمٰعیل ؎) ہر کہ در کون ہلہ بغا باشد ؎ ور مزگی بہ شہر ما باشد ؎ (حکیم سوزنی ؎) زن گفت این سلمان در کون ہمی برد ؎ این کیر مردہ ریگ و بدانم بغا بود ؎ (قطران ؎)

دربان تو ای خواجه مراد و ش بغا گفت ✤ تنها نه مرا گفت مرا گفت و ترا گفت ✤ گفتا شعرا جمله بغا باشند انگه ✤
بیتی دو سه برخواند که این خواجه ما گفت ✤ صاحب ناصری گوید که بعد از تتبع ظاهر شد که این لفظ عربیست و
بکسر با آمده بمعنی زنا کردن و فرماید که اینجا بمعنی ابیات موافقتی ندارد **مؤلف** عرض کند که آغاز است
می گوئی که لغت عرب است بالکسر و صاحب منتخب هم بمعنی زنا کردن آورده مگر نمیدانی که برادران تو کسره
اوّل را بالفتح بدل کرده مغرس و بمعنی هیز استعمالش کرده اند چنانکه در کلام هر سه استادان فرس گذشت پس
در ابیات فارسی زبان موافقت معنی زنا کردن چرا می طلبی و توجه بسوی تغریس چرا می کنی (اردو) منتخب دیکھو بالغ

بغاجاده اصطلاح - صاحب بول چال می فرماید که مرادف بغل براره یعنی راهی را گویند که سطح زمین را کنده درست کرده باشند **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این راه مختنث است و کنایه از راهی که از سطح زمین پست و عمیق باشد - موافق قیاس است - معاصرین عجم تصدیق بمعنی کنند و گویند که در بعض مقامات باتجاد سطح راه آنرا در عمق زمین قائم کنند - مخفی مباد که جاده لغت عرب است و بقول منتخب بتشدید دال راه بزرگ و شارع عام - معاصرین تفرقه انداز زبان این مرکب مکروه را داخل محاوره کرده اند عوض آنکه از راه عمیق کار گیرند (اردو) وہ راستہ اور سڑک جو سطح زمین سے پست ہو - منه -

بغار بقول صاحب روزنامه (بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار) رودبار و علق البحر - صاحب بول چال گوید که بضم اوّل و بزیادت واو بوغار هم بهمین معنی می آید و فرماید که لغت ترکی است **مؤلف** عرض کند که صاحب کنز که محقق ترکی زبان است این را به زای هوّز عوض رای مهمله آخری آورده گوید که معنی این حلقوم و حنجره و خلیج هم و فرماید که بدون واو بضم اوّل هم آمده پس متحقق شد که فارسیان به تبدیل زای هوّز آخر به رای مهمله چنانکه برغ و بوغ مغرس کرده اند و (رودبار) را که اصطلاح فارسی‌هاست

همین معنی بود الوداع کردند و بدین غفلت چنین نمیست که معنی (رود بار) را خود فراموش کردند و محققین لغات فارسی زبان هم اعتنا بسوی آن نکردند اگرچه مقامش درین کتاب دور و متعلق به ردیف رای مهمله می باشد ولیکن بتحقیقش همدرینجا لازم دانیم که بتحقیق ما خلیج و رود بار مرادف همین است صاحب برهان بر (رود بار) نوشته که بمعنی جدا ول آب در رودخانه های بزرگ است و جائی که دران رودخانهای بزرگ و بسیار جاری باشد و هم او بر خلیج گوید که بمعنی رودخانه و بحر عظیم و گویند که لغت عربیست و صاحب منتخب بر خلیج فرماید که بالفتح شاخی از دریا و جوی و صاحب ناصری می فرماید که نام چند جاست از قهستان وغیره و بمعنی اصل آن جائی که رود بسیار باشد و خان آرزو در سراج می طراز د که بمعنی جائیکه رود بسیار باشد و نام بلوکی و فرماید که ظاهرا بسبب کثرت آبها بدین نام موسوم شد - و صاحب سروری هم بر جوی بزرگ قانع و صاحب جامع گوید که جائیکه در انجا رودخانه بسیار جاری شود بخیال ما هیچ یکی ازین محققین بحقیقت نرسید و ندانست که خلیج و رود بار هر دو یکی است و همین را ترکان بغاز گویند و مترجمی که در (روزنامه) ترجمه این را در انگلیسی زبان چانل نوشت سکندری خورد (خلیج فارس) را در انگلیسی (پرشین گلف) گویند و گلف رودی عظیم را نام است که از قلزم برآمده بآب دیگر داخل نشود بلکه بشکل شاخی سر بسته جاری ماند گویا حلقوم بحر است و همین است خلیج که صاحب منتخب آنرا شاخ دریا گفته از بنجاست که ترکان برای آن بغاز نام نهادند که بمعنی حلقوم هم آمده و انچه به (خلیج فارس) شهرت دارد تحقیقش از جغرافیه همین است که از بحر فارس بشکل نهری یا جوئی جدا شده تا بصره می رود و بآب دیگر واصل نمی شود پس معنی لغوی (رود بار) شان و شوکت رود دارنده که رود نباشد - اسم فاعل ترکیبی است مرکب بار و رود بمعنی حقیقتش و بار بمعنی شان و شوکت که گذشت و پار بمعنی یار هم آمده پس جادارد که به قلب اضافت بمعنی (یار رود) گیریم و کنایه از خلیج پس (خلیج فارس) و (رود بار فرس) و (بغاز فارس) و (پرشین گلف)

ہمہ مرادف یکدیگر است وہمچنین است (خلیج عدن) و (خلیج تاتار) بالجملہ محققین فارسی زبان از جغرافیہ عالم تحقیق (خلیج فارس) یا خلیج عدن و تاتار نکردند کہ چہ چیز است و (رود بار) را مرادف خلیج ندانستند و از نزاکت معنی خلیج ہم خبر نداشتند نتیجہ ہمین غفلت است کہ معاصرین عجم بضرورت استعمال از لغت زبان خود بی خبر ماندند و از لغت ترکی بغار بر سبیل تفریس بغار را بہ رائے مہملہ آخرہ استعمال کردند صاحب روزنامہ کہ در ترجمہ آن رود بار و حلق البحر را نوشت احسان اوست کہ از لغت قدیمہ خبردار کرد (اردو) خلیج بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث کھاڑی یا وہ قطعۂ آب جو خشکی کو دور تک کاٹتا چلا گیا ہو جیسے خلیج بنگالہ وغیرہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس تعریف میں ہم اسقدر تبدیل کی ضرورت پاتے ہیں کہ سمندر سے جو شاخ نکلکر دور تک مثل ندی یا نہر کے خشکی کو کاٹتی ہوئی چلی جاوے اسی کا نام خلیج ہے جیسے خلیج فارس اور عرف عام میں (خلیج بنگالہ) کی اصطلاح غلط ہے اس لئے کہ اس کا انگریزی ترجمہ (بنگال گلف) نہیں ہے بلکہ (بے آف بنگال) ہے جسکا صحیح ترجمہ (بنگالہ کے سمندر کا ٹکڑا) ہے جسکی شکل اور درازی مثل ندی یا نہر کے نہو۔ پس صاحب آصفیہ نے لفظ خلیج کی مثال میں (خلیج بنگالہ) کی جو مثال لکھی ہے وہ غلط ہے بلکہ خلیج فارس اور خلیج تاتار اور خلیج عدن اس کی مثال ہے۔

بغارت بردن استعمال بمعنی بردن بہ یغما وغارت کردن است (انوری ؎) بغارت بردغمزت یک جہاں دل ✤ بلست را گوکہ آخر ترکتاز است ✤ (اردو) غارت کرنا دیکھو بردن خانہ۔

بغارت شدن استعمال لازم مصدر گذشتہ (انوری ؎) جان تو داد تنش را حالی ✤ واں بغارت شدۂ بازاورد ✤ (اردو) غارت ہونا بقول آصفیہ۔ لٹنا۔ تاراج ہونا۔ تباہ و برباد ہونا۔

بغاردادن اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار دریای باسفورس را

نام است کہ در قسطنطنیہ واقع مؤلف عرض کند کہ مؤلف گمنام سکندری خوردہ است انچہ شاہ در روزنامۂ خود ذکر (بغار دار دانل) فرمودہ مقصودش از (درۂ دانیال) است کہ آنہم ہمدر انجا واقع کہ در انگلیسی زبان آنرا (ڈارڈنلس) گویند واز جغرافیای ترک معلوم می شود کہ (الف) (ڈارڈنلس) و(ب) (باسفورس) ہر دو لغت جداگانہ انگلیسی زبان دو نہر جداگانہ را نام است یعنی (الف) نہریست کہ قلزم (ایجین) را کہ بعضے آنرا بحر الجن ہم گویند و در مغرب ترکی واقع است باقلزم مارمورہ کہ در شمال ترک واقع۔ واصل کند و بست و چار فرسخ درازی دارد و (ب) نہری دیگر کہ قلزم مارمورہ را با بحر اسود و نسبت (درۂ دانیال) گویند کہ این درہ را دانیال پیغمبر درست کرد از بنجاست کہ آنرا بترکیب اضافی منسوب بدو کردند و بقول محققین انگلیسی موسوم است بنام (ڈارڈنس) شہزادۂ کہ از سلاطین روم بود و حالا ترکان آنرا (بحر سفید بوغاسی) نامند و انچہ در انگلیسی زبان این را (ڈارڈنلس) نام است گویند کہ دراں ہم نام پیغمبر دانیال را دخل است کہ ہمین پیغمبر را انصاری (ڈانیل) گویند بہ دال ہندی (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال) باجملہ معاصرین عجم غافل از زبان خود (درۂ دانیال) را داخل محاورۂ حال نکردند بلکہ عوض درہ۔ لفظ بغار را مجازاً بمعنی نہر گرفتند (اگرچہ معنی آن خلیج است چنانکہ بجایش گذشت) و پس ازان مرکب کردند با (دار دانل) کہ مفرس (ڈارڈنل) انگلیسی است بہ تبدیل ہر دو دال ہندی با دال مہملہ و زیادت الف بعد دال دوم۔ عوض فتح پس (بغار دار دانل) مرکب اضافی است و در محاورۂ معاصرین عجم بدون اضافت مستعمل۔ این است حقیقت این لغت جدید۔ کہ صاحب رہنما حقیقت جریان فارسی زبان را بہ ترکستان برد۔ وای برین مصلحان زبان کہ (درۂ دانیال) را کہ لغت خوشی و مرکب اضافی بقاعدۂ فارسی بود ترک کردہ تفریس مکروہ را در محاورۂ خود پسندیدند کہ بزبان حال فریاد می کند و این نتیجہ کم التفاتی و بیرحمی عجمیان بر زبان خود است و بس (اردو) درۂ دانیال

مذکر۔ ایک نہر ہے قسطنطنیہ کی جو پہاڑوں میں سے گزری ہے اور بحر ابیض اور مارمورہ کو باہم ملاتی ہے جس کی درازی ۲۷ میل ہے۔ صاحب انسائیکل پیڈیا نے کہا ہے (دو پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہے جن پر دو قلعے واقع ہیں ایک کا نام (ڈارڈنس) ہے جو ایک رومی شہزادے سے موسوم ہے۔ اور دوسرے کا نام (ہلس) دونوں ناموں کو ملا کر اس نہر کا نام (ڈارڈنلس) رکھ دیا گیا۔ ترکی میں اسکو (بحر سفید بوغاسی) کہتے ہیں) بعض لوگ اسکو دانیال پیغمبر کا بنایا ہوا درہ کہتے ہیں اور ہند میں یہی مشہور ہے (واللہ اعلم)۔

بغاز بقول سروری بغین معجمہ بروزن براز (۱) چوبی باشد کہ در رودگران در عین شگافتن چوب در رخنہ آں نہند (شمس فخری ؎) عدو شکاری کز دست و باز دخصمش ✤ کند بہ تیشۂ تیار حادثات بغاز ✤ و فرماید کہ (۲) چوبی را نیز گویند کہ کفشگران در پس قالب نہند بجہت اندام کفش صاحب برہان ذکر ہر دو معنی کردہ می فرماید کہ بروزن طراز است و بجای حرف ثانی فا ہم آمدہ صاحب غیاث صراحت کند کہ بکسر اوّل است و بذکر معنی اوّل گوید کہ بہ رای مہملہ عوض زای معجمہ ہم بنظر آمدہ صاحب ناصری بکسر اوّل صراحت مزید کند کہ کفشگران برای کشادہ شدن کفش این را میان کفش و قالب می گذارند و رودگران بوقت ارّہ کشیدن تا شگاف باز بہم نیاید و زود شگافتہ شود (؎) ز ارّہ میخائیم و چون ژ ارّہ یم خشک ✤ خار ہا داریم چون نوک بغاز ✤ و بقول بعض گوید کہ بیای تازی مفتوح و فا و رای مہملہ صحیح باشد و فرماید کہ ایشان غلط کردہ اند چرا کہ بازای معجمہ صحیح است کہ شمس فخری با قوانی زا آوردہ۔ صاحب جامع گوید کہ بہ بای فارسی ہم آمدہ کہ می آید و بروزن پیاز باشد۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ فاچاری طراز دکہ (۳) نام نہری است و صاحب برہان ذیل بای فارسی می فرماید کہ صاحب مؤید بہ رای مہملۂ آخر بروزن ہزار آوردہ مؤلف عرض کند کہ غاز بقول برہان در فارسی زبان بمعنی شگاف و (بازشدہ) می آید پس چیزی کہ بوقت ارّہ کشی در شگاف

چوب گذارند آنرا فارسیان با موحده که افاده معنی در کند. بغاز نام کردند و معنی لفظی این چیزی که در شگاف است پس این کنایه است و بمعنی دوم مجاز آن که چیزی که در خلای کفش پس قالب گذارند آنرا هم به همین اسم موسوم کردند و انچه به بای فارسی می آید مبدل این چنانکه اسب و اسپ و آنانکه به رای مهمله عوض زای هوز نوشته اند سکندری خورده اند و جادارد که اینها غار را در ماخذ این جا داده باشند که شگاف کوه است ولیکن بوجود (غاز به زای هوز) بمعنی شگاف. ضرورت ندارد که بغار را در ماخذ شگاف کوه کار گیریم نسبت معنی سوم غرض می شود که محقق بی تحقیق خلیج را نهر گفته و این معنی خلیج لغت ترکی زبان است که صراحت کافی بر بغار کرده ایم که به رای مهمله آخر گذشت. خان آرزو در سراج (بغاز) به بای فارسی و رای مهمله در آخر عوض زای هوز بمعنی اول و دوم آورده و درین ردیف موحده این لغت را ترک کرده جزین نیست که از ماخذی خبر است و ترک این لغت درین ردیف تعجبی وطرفه ماجرائی است و انچه صاحب برهان این را بغای دوم عوض غین معجمه هم دست داده چرا نمی گوید که آن به رای مهمله در آخری آید و جزین نیست که آنهم مبدل این است که غین معجمه بدل شده به نا چنانکه غلیو و فلیو و زای هوز بدل شد به رای مهمله چنانکه برغ و برغ و آنانکه بکسر اول آورده اند پی به ماخذ نبرده اند که موحده که افاده معنی فی کند دائما مفتوح باشد مخفی مباد که وجود این پس قالب در کفش برای آنست که چون کفش قالب زده خشک شود بواسطه همین چوب قالب از کفش بآسانی بیرون کرده می شود (اردو) (۱) وہ لکڑی جو ارہ کشی کے وقت شگاف میں قائم کرتے ہیں تاکہ ارہ کشی میں سہولت ہو۔ مؤنث (۲) وہ لکڑی جو موچی جوتی کے خلا میں سانچے کے ساتھ داخل کرتے ہیں تاکہ جوتی خشک ہونے پر سانچہ آسانی کے ساتھ خارج ہو سکے (۳) دیکھو بغار۔

بغامه بفتول سروری و جهانگیری و رشیدی و برهان و جامع و سراج بغین معجمه و میم بروزن زبانه عول

بیابانی وصاحب ناصری فرماید که آن از جنس اهرمن و دیو حیوانیست که در بیابانها مسافران را براه خطا برد و هلاک کند (حافظ ؎) دور است سر آب درین بادیه هشدار ؎ تا غول بیابان نفریبد بسرابت ؎ صاحب انند نقل نگارش وصاحب شمس (بغامه وبغانه) هر دو را بمعنی لغت عرب گوید وصاحب انند صراحت کند که فارسی است صاحب منتخب و دیگر لغات عرب ازین لغت ساکت وصاحب مؤید بحوالهٔ فرهنگ علی بیگی (بغانه) را بنون عوض میم به همین معنی آورد که بجایش می آید و در نسخه های دیگرش عوض بغانه - بنون) (بغامه) به میم چارم نوشته - آن مطبوعه مطبع نولکشور است و این نسخ قلمی مؤلف عرض کند که سند ناصری خلاف موضوع است که تحقیق بغامه کند و سند غول بیابانی پیش می کند - عجبی نیست که همان شیطان (یا دیو حیوانی) او را از راه برد غنیمت است که نمرد ورنه این گرانمایه نسخه اش را از کجا می یافتیم خدایش بیامرزد - بالجمله اتفاق محققین پابند فارسی زبان سیما ناصری و سروری و جامع و برهان که هر سه اوّل الذکر ازان از اهل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان قرار می دهد و سکوت محققین عرب مؤید آن ولیکن وضع لغت تقاضای آن می کند که ترکی دانیم ولیکن محققین ترکی ذکر این نکرده اند الّا یکی از معاصرین ترک گوید که بغانه بنون چارم بر زبان ما به همین معنی مستعمل است ولیکن ما این را لغت زبان خود ندانیم عجبی نیست که فارسی باشد (تقریر کلامه) وظاهر است که ذکر بغانه بنون غیر از مؤید مطبوعه صاحب شمس و دیگری از محققین فارسی زبان نکرد خیال ما این است که بغانه بنون اصل است و بغامه به میم مبدلش چنانکه کجین و کجیم و پان و پام اکثری از محققین لغت مبدله را جامی دهند و لغت اصل را می گذارند - و همین است صورت حال این لغت و بغانه مرکب است از بغان که مبدل مغان است و های نسبت بمعنی چیزی که منسوب بآتش پرستان است یعنی دیو آتش نما و حقیقت غول بیابانی که فارسیان بقول برهان آنرا (دیو غول) و (دیو غولی) هم گویند همین قدر است که شب در دشت ها

ویران گلوله های آتشین از دور می نماید که حرکت کنند در هوا - راه روان با امید آبادی نزدیک شوند و هیچ نیابند
جز آن گلوله های متحرک و خوف زده می شوند و شیطان و دیو آتشی خیال می کنند و محققین حال آنرا غیر از فوسفو
روس یا فصفوروس که لغت لاطینی یا یونانی است و قسمتی از مادّه آتشین که در استخوان حیوانات پیدا میشود چیزے
دیگر نمی دانند و چون این مادّه از استخوان حیوانات مرده جدا میشود در هوا مثل مشعلے حرکت می کند و بالآخر هوا
او را می برد پس همین است غول بیابانی که صاحب ناصری از جنس اهرمن و دیو حیوانی خیال فرموده - انچه
مسافران را هلاک می کند خوف بیچارگان ناواقف از حقیقت است که در عالم تنهائی بر عفریت ناصری دیو و
شیطان را مقابل خود می دانند و بخوفش بیمار و هلاک می شوند و آنکه مسافران را بقول ناصری براه خطا برد -
اندیشه و خوف شان است که از دور این مشعل ها را جماعه دزدان یا همون (پدر سوخته یشیطان) خیال
کرده بالاراده راه راست را گذاشته می گذرند و راه منزل را فراموش می کنند - یکی از معاصرین عجم گفت که در مضافات
ایران مسافر بودم در شب بی مهتاب میرفتم براه و خبردار بودم که منزل مقصود بدست راست است نصف راه
طی نکردم که از دور در دو سه چراغ روشن دیدم و غرق تحیّر شدم و نیک میدانستم که غیر از منزل مقصود موضعی در
راه نیست یقین کردم که مجمع سارقان می آید کنار ره کشیدم از راه و تیز و تند می رفتم قریب بمنزل رسیدم و بسوے
دست راست باز آثار چراغ ها از دور بنظر آمد مطمئن شدم که الحمد لله فائز بمقام مقصود شدم هرگاه قریب آن
رسیدم دیدم که دخمهٔ آتش پرستان است و آگاه بودم که این دخمه از منزل مقصود من دو فرسخ مسافت دارد
ولیکن از مشعلهایش که سر میزد حیران شدم و خیال کردم که کسی از پارسیان مرده و دستوران قوم نعش او را
آورده اند تا در دخمه بسپارند - پس بارادهٔ اینکه شریک شان شوم بالای دخمه رفتم - چون کسی را نیافتم و
مشعل ها هم روشن نماند خیلے پریشان شدم و افتان و خیزان بمنزل مقصود خود رسیدم و با یاران خود ذکر آن

واقعه کردم ریشخندی کردند و گفتند که ارواح کافران مرده آهرمن شده دیگر هیچ (انتهی کلامه) بنده عرض میکنم که این همان آهرمن بود که صاحب ناصری ذکرش کرد و آن همان مشعلها بود که از فوسفور بهوا استخوان های نعشهای دخمه در هوا روشن بود - و تا آنکه بیچاره مسافر داخل دخمه شد - هوا او را ببرد و مسافر جاهل اگر قوی القلب نمی بود می شنیدیم که بمرد - این است حقیقت این لغت (بغامه) که همه محققین بانام ونشان حق تحقیق را ادا نکردند - وخان آرزو در سراج اللغات ذکر این مشعل شیطانی را در زیاده از یک سطر نه نوشت (اردو) غول بیابان بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - چھلاوا - اگیا بیتال - دیو بیابان - بھوت - پریت - جن - شیطان (آتش ؎) میری وحشت نے چراغ راه جو سمجھا اسے ؎ آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیاباں رہگیا ؎

بغانوش بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اوّل وضمّ نون اسپ تیز گام وخوش قدم را گویند دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معلوم میشود که این مرکب است از لفظ بغا که در عربی زبان بالفتح بمعنی خواستن است وبعضے بالضّم گفته اند - پس فارسیان آنرا بمعنی حاصل بالمصدر گرفتند - یعنی خواهش و نوش بمعنی خود است که اسم مصدر وحاصل بالمصدر نوشیدن باشد چنانکه (خورونوش) پس معنی لفظی این (خواهش خورونوش) است واسپے خوش قدم وتیز گام را کنایتہً گفتند که سوارش خواهش خورونوش پیدا کند واشتهای طعام افزاید - بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم که معاصرین عجم ومحققین اهل زبان مازین ساکت وصاحبان تحقیق هندنژاد هم ذکر این نکرده اند (اردو) قدم باز اور تیز گام - گھوڑا - مذکر -

بغانه بقول مؤیّد همان بغامه که به میم عوض نون گذشت اصل است وآن مبدّل این چنانکه بام وبان وکیم وکین واشارهٔ این همه را انجا کرده ایم وصراحت ماخذ هم که این (اردو) دیکھو لغامه -

بغبغو بقول رهنا بحوالهٔ سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار آواز کبوتر را گویند چنانکه هندیان غٹرغوں مؤلف

عرض کند کہ اگر آواز ش را اخذ این گیریم صدای بغبغونی برآید البتہ آواز غٹر غون پیدا می شود لیکن مش محاورہ مجال دم زدن نیست واین محاورہ معاصرین عجم است باشد کہ کبوتر شیرازی در انجا ہمین آواز کند (اردو) غٹر غون بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ کبوتر کے بولنے اور گونجنے کی آواز آپ فرماتے ہیں کہ لکھنؤ والے غٹغون بولتے ہیں۔

بغتاق بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) تیر پس در و (۲) قفل و (۳) بمعنی دستبند و پای بند کودک گہوارگی کہ بعربی آنرا قماط خوانند۔ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد صاحب منتخب بر قماط گوید کہ بالکسر خرقۂ کہ دست و پای کودک بآن بندند و در گہوارہ خوابانند **مؤلف** عرض کند کہ غیر مرکب و اسم جامد فارسی قدیم می نماید معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم (اردو) (۱) دیکھو بکسل (۲) قفل۔ ذکر (۳) وہ کپڑا جس سے اہل عجم بچے کے ہاتھ اور پاؤں باندھکر گہوارے میں سلاتے ہیں۔ مذکر۔

بغتاق بقول برہان باتای قرشت بروزن چقماق (۱) کلاہ را گویند و (۲) بمعنی فرجی ہم و فرماید کہ بمعنی دوم بجای فوقانی طای حطی ہم آمدہ صاحب جامع ہمزبانش صاحب ہفت بر ذکر معنی اوّل قانع و گوید کہ بمعنی بارطای حطی ہم از نظر گذشت۔ خان آرزو در سراج بغطاق را بطا عوض ثناہ بمعنی کلاہ نوشتہ و بغلطاق را بمعنی بغلبند و کلاہ و بحوالۂ تحفہ بمعنی فرجی ہم آوردہ گوید کہ کلام مجد عصار از بمعنی ابامی کند (ع) بفرقش سرفرازی کرد بغطاق + و فرماید کہ از بنجا معلوم میشود کہ بغتاق بہ فوقانی لغت علیحدہ است بمعنی مذکور و فرماید کہ چون طا و قاف در فارسی نیست زبان دیگر باشد (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ فرجی در فارسی زبان بالفتح نوعی از قبای بی بند است کہ کشادہ باشد از پیش و بعضے تکمہ افزایند و بیشتر بر فراز جامہ می پوشند (چنانکہ صاحب غیاث بحوالۂ آئین اکبری نوشتہ) پس بغتاق مخفف و مبدل (بغلطاق) است و بغلطاق مرکب

از بغل و طاق بغل بمعنی اوست و طاق در عربی زبان بقول منتخب بمعنی محراب و نوعی از جامہا پس فارسیان کلاہ را کنایۃً محراب بغل گفتند کہ ہیئت مجموعی این مشابہ بغل است و مثل محراب و بلحاظ معنی دوم طاق کہ بالا مذکور شد آن جامۂ مخصوص را ہم کہ فرجی نام دارد (طاق بغل) نام نہادند یعنی ملبوسی کہ ہمچو بغل کشادہ می باشد و حکمہ و بند ندارد پس ازان فارسیان این مرکب مفرس را بہ تبدیل طای حطی بہ فوقانی بغلتاق کردند و پس ازان بحذف لام بغطاق و بغتاق شد۔ اینست حقیقت این لغت و بغطاق و بغلتاق و بغلطاق خان آرزو باستناد کلام مجد عصار طرفہ منطقے پیش کردی پرسیم ازو کہ اگر در کلام مجد عصار بغطاق بمعنی کلاہ باشد دلیل آن نیست کہ بمعنی فرجی نباشد سند پیش کردۂ تو برای معنی کلاہ است و بس و برای معنی فرجی قول جامع سندے را ماند کہ محقق عجمی مرتبۂ بلند دارد از سخن سنج عجم۔ فتاؔل (اردو) (۱) ٹوپی۔ مؤنث (۲) ایک مخصوص لباس جس میں بند اور بٹن نہیں ہوتے۔ جیسے عبا اور شایہ جو عربوں کا ایک لباس ہے اور ترکوں نے سینہ پر ایک بٹن قائم کرکے چوغہ بنا لیا ہے۔ صاحب آصفیہ نے چوغہ پر فرمایا ہے کہ (ترکی) عبا اور عبا پر فرماتے ہیں ایک عربی پوشاک کا نام۔ جُبّہ۔ جُبّہ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپ نے تسامح فرمایا ہے عبا اور جُبّہ آگے سے کھلا ہوتا ہے اور جُبّہ سلا ہوا مثل قمیص کے۔ پس جُبّے اور عبا میں بہت بڑا فرق ہے۔ البتہ عبا اور چوغہ قریب قریب ایک ہیں اس قدر فرق کے ساتھ کہ عبا کو گلے کے پاس صرف ایک بٹن ہوتا ہے اور اسی کو اہل مکہ شایہ بھی کہتے ہیں اور چوغی کا بٹن سینہ پر ہوتا ہے۔ عبا کا رواج عرب اور عجم دونوں میں ہے اور چوغہ زیادہ تر افغانستان اور ترک میں مستعمل ہے۔

بغچہ بقول شمس بمعنی (۱) جامہ و جامۂ سبز رنگ و فرماید کہ لغت فارسی است و صاحب انند بحوالۂ غیاث گوید کہ بالضم (۲) جامہ بند معروف را گویند و لغت ترکی است صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم

بود میفرماید کہ پارچہ ایست باندازہ یک گز چار گوش کہ رخت را دران می بندند و چون بستہ شود (بغچہ بستہ) می گویند

مؤلف عرض کند کہ لغت ترکی زبان (بوغچہ) بہ واو است بمعنی جامہ پیچ چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ و صاحب کنز ہم بغجہ بدون واو و با جیم عربی معرب آنست چنانکہ صاحب سواء السبیل آوردہ و بغچہ بحذف واو و با جیم فارسی۔ مفرسش چنانکہ پیش ہاست ازینجاست کہ صاحب فدائی این را با لغات فارسی جا داد۔

(اردو) (۱) کپڑا یا سبز کپڑا۔ مذکر (۲) بوغبند۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ ہرا سیاہ یا کپڑا جسمیں ناشتہ توشک یا زین باندھکر رکھتے ہیں۔ گٹھری کا کپڑا۔ بند ہنا۔ گٹھڑی ہماری رائے میں یہ بغچہ کا ترجمہ نہیں ہے دکن میں بغچہ اوس مربع کپڑے کا نام ہے جسمیں عمدہ پوشاک لپٹ کر محفوظ کرتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے۔

بغچہ کش اصطلاح۔ بقول بہار بفتح کاف تازی خدمتگاری کہ جاہا را با خود گرفتہ در جلو رود و فرماید کہ آنرا در عرف حال توشکچی گویند (میر خسرو) خاصہ در گاہ زد یوان بار ۔ شد کہ بوے بغچہ کش و چتر دار ۔ صاحبان بحر و اند را نقل نگاری پسند است **مؤلف** عرض کند کہ توشک لغت ترکی است و بقول صاحب لغات ترکی فرش و نہالی را گویند و توشکچی خادمی کہ با آقای خود کہ مہمان کسی شود توشک و فرش با او ببرد و بغچہ کش خادمی را نام است کہ ملبوسات را در بغچہ محفوظ کردہ با او می باشند پس ہر دو را مرادف یکدیگر دانستن دور است از نازک خیالی محققین بالا **(اردو)** بغچہ بردار اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو ملبوسات کا بغچہ سر پر لئے ہوے جاتا ہے۔

بغداد بقول سروری بالفتح (۱) نام شہری مشہور و (۲) نام خطی از خطوط جام جم (خاقانی ۲) (دجلہ دجلہ با خط بغداد جام ۔ می دہید و از کساں آرید یاد ۔ صاحب رشیدی نسبت معنی اول بحوالہ اصمعی می فرماید کہ بغ (عطیہ النضم) است در اصل دہی بود کہ بنام آں بت آباد کردہ بودند و بقول بعض گویند کہ در اصل بغ (باغ دار) بود بمعنی جای دارسی نوشیروان و نسبت معنی دوم فرماید کہ (خط بغداد) گویندش صاحب برہان

گوید که شهریست از عراق عرب و بروجه تسمیه آخر الذکر قائل و نسبت معنی دوم می فرماید که نام خط دوم است از عالم جمشید و نیز (۳) کنایه از شکم - صاحب جامع نسبت معنی اوّل می فرماید که این باغی بود که نوشیروان هفته در یکبار دفعه دران باغ داد خواهی می کرد و ذکر معنی سوم هم کرده از معنی دوم ساکت - صاحب غیاث بذکر معنی اوّل ذکر معنی سوم بحوالهٔ شرح گل گشتی کرده گوید که بمعنی اصطلاح لوطیان است و بحوالهٔ مصطلحات می طراز دکه (۴) بمعنی کهنه و خراب ورد) کنایه از پیاله شراب که پر و مالامال باشد - صاحب مؤیّد بذیل لغات فارسی ذکر معنی اوّل کرده فرماید که شهریست آبادان کرده - امیر المومنین منصور بن علی بن عبد الله بن عباس رضی الله عنهم که مخصصت هزار گرمابه داشت و بیش از آبادانی او را (باغ داد) گفتندی از انکه که نوشیروان هر هفته دران باغ مظلومان را بانصاف رسانیدی و چون انجا شهر بنا کردند الف را ساقط کردند - صاحب ناصری بذیل لغ ذکر این کرده و بذکر وجه تسمیهٔ اوّل الذکر نسبت وجه تسمیهٔ دوم گوید که پیروان مزدک را که اختراع دردین یزدانیان کرده بود و غالب گشته نوشیروان دران باغ با اکابر اهل آن مذهب بردار کشید لاجرم بباغ داد مشهور شد و فرماید که اکنون از مشاهیر بلاد است در کنار رود دیله که اکنون بدجله مشهور است - در زمان بنی عباس نهایت آبادی رسیده و درین ایّام جمعیت آنجا تخمیناً بهشتاد هزار کس می رسد و بانی آن ابو منصور دوانیقی (انوری (۱) خوشا نواحی بغداد جای فضل و هنر * که کس نشان ندهد در جهان چنان کشور * و نسبت معنی دوم می فرماید که (خط بغداد) است نه بغداد چنانکه سلمان گفته (۲) روز عید است و لب دجله و ایّام بهار * ای پسر کشتی می تا خط بغداد بیار * مؤلّف عرض کند که بغ بالفتح در ترکی زبان بدون الف بمعنی باغ آمده و در رسم الخط بالای آن الف خرد هم می نویسند که علامت فتح باشد چنانکه صاحب کنز نوشته پس جا دارد که بوجه تسمیهٔ آخر الذکر ترکان این را بدون الف بغد غین معجمه (بغداد) گفته باشند و بر زبان فارسی هم مستعمل شد و جا دارد

کرد بغ را مخفف باغ گیریم و به ترکیب اضافی فارسی علم دانیم ولیکن استعمال این بدون اضافت غین است و معنی دوم را در مجرّد لفظ بغداد تسلیم نه کنیم. صاحب سروری سندی که از خاقانی پیش کرد دران هم (خط بغداد) است نه مجرّد بغداد و سکوت صاحب جامع از معنی دوم و صراحت ناصری نسبت (خط بغداد) متقاضی آنست که تسامح سروری و برهان هر دو دانیم که ذکر معنی دوم در ینجا کردند و بمعنی سوم استعاره باشد که شکم را بنام شهری نام زد کردند. قول صاحب جامع اعتبار را نشاید که صاحب زبانست (سلیم ع) عجب نبود که بغداد خراب است ❊ واز جهین است (بغداد خراب و کهنه) که بجایش می آید که صراحتش هانجا کنیم کم التفاتی صاحب غیاث که معنی چهارم نوشت و حواله داد بر مصطلحات و صاحب مصطلحات یعنی وارسته مجرّد بغداد را بمعنی کهنه خراب نه نوشت. بلکه (بغداد خراب و کهنه) را کنایه قرار داد که بجایش می آید و برای معنی پنجم بیان کرده اش هم طالب سند استعمال می باشیم و بدون آن تسلیمش نه کنیم معلوم میشود که از کلام خاقانی سکندری خورده است

(اردو) (۱) بغداد مذکر ایک مشہور شہر کا نام (۲) جام جمشید کے ایک خط کو صاحب سروری نے بغداد کہا ہے مذکر (۳) شکم۔ دیکھو اشکم (۴) کہنہ۔ خراب۔ (۵) شراب کا پیالہ جو بھرا ہوا ہو۔ مذکر۔

بغداد خالی اصطلاح۔ بقول بہار مرادف (بغداد خراب و کهنه) (۱) کنایه از ساغر خالی و (۲) شکم خالی و فرماید که این مقابل (بغداد معمور) است۔ صاحب مجر می فرماید که (۳) گرسنگی و خلوی معده و نسبت معنی اوّل می گوید که ساغر خالی از شراب باشد۔ صاحب غیاث نقل نویس بهار و صاحب جهانگیری در ملحقات مذکر معنی دوم گوید که (۴) گر سنه باشد و خیال می کنیم که معنی دوم را بدون اضافت می خواند خان آرزو در سراج نقل معنی اوّل و دوم کرده **مؤلّف** عرض کند که اگرچه موافق قیاس است که (شکم و ساغر خالی) را بغداد خالی گوئیم از ینکه بغداد بمعنی شکم و ساغر بجایش گذشت ولیکن این کنایه را بدون سند استعمال اصلا تسلیم

نه کنیم که معاصرین عجم ازین ساکت و محققین صاحب زبان
ذکر این نکرده اند و تحقیق پسندان هند نژاد سندی نیاورده
و معنی سوم و چهارم را غلط دانیم که بلحاظ لفظ هم درست
نیست و سند استعمال هم ندارد (اردو) (۱) خالی ساغر خالی
پیالہ۔ مذکّر (۲) وہ پیٹ جو خالی ہو۔ مذکّر (۳) بھوک بمؤنث (۴) بھوکا

بغداد خراب اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات (۱)
کنایہ از شکم خالی و گرسنہ (بسحق ے) بغداد خراب از
خراسان ✤ معمور کنم بنام بورک ✤ صاحب جہانگیری هم
در ملحقات این را مرادف (بغداد خالی) گفتہ و صاحب
ناصری هم در ملحقات خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل
(۲) ساغر خالی هم نوشتہ و استہ گوید کہ بمعنی (۳) گرسنہ
شکمی و خلوی معدہ صاحب بحر نقل و استہ کند در معنی سوم
و ذکر معنی دوم هم فرمودہ و صاحب مؤیّد بر معنی اوّل
قانع و صاحب برہان ذکر هر سہ معانی کردہ مؤلّف
عرض کند کہ ما بر لفظ بغداد معنی شکم را استعارۃً تسلیم کردہ
ایم و معنی ساغر را بدون سند قبول نکردہ ایم هانا این
مرکّب توصیفی است و معنی اوّل موافق قیاس و معنی سوم

را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان
چنانکہ در معنی پنجم بغداد سکوت ورزیدہ اند هم چنان
در اینجا هم وطبع آزمائی وارستہ نسبت معنی سوم خلاف
لفظ و سند۔ اگرچہ او این معنی را از سند محمد قلی سلیم پیدا
کردہ است کہ در قطعہ نوشتہ (ے) چو شط چشم خلیفہ
گریہ آبست ✤ عجب نبود کہ بغدادش خراب است ✤
ولیکن سندش تردید آن می کند و حق آنست کہ این
سند لفظ بغداد است بمعنی شکم و (بغداد خراب) از این
حاصل نمی شود چنانکہ از کلام بسحق اطمعہ کہ بالا گذشت
حیف است از صاحب بحر استاد فارسی زبان ما کہ
اتّباعش کردہ ما از اتّباعش معافی می خواہیم (اردو)
(۱) وہ پیٹ جو خالی ہے۔ مذکّر (۲) خالی ساغر۔ مذکّر۔
خلوی معدہ۔ مذکّر۔

بغداد کہنہ اصطلاح۔ بقول وارستہ کنایہ از گرسنگی
و خلوی معدہ (ظہوری ے) این شکم کاپنچنین ورم
کرد است ✤ از ورم یا زبادم کرد است ✤ هیچگہ از
طعام پُر دیدی ✤ حال بغداد کہنہ پرسیدی ✤ صاحب بحر

همزبانش و بمعنی دوم (بغداد خراب) هم مرادفش گفته بهار این را مرادف (بغداد خراب) بمعنی اوّل و دوم ش گوید که گذشت **مؤلف** عرض کند که وارسته در ینجا هم سکندری خورد و استاد ما صاحب بحر اعتنا بدان نکرد هرچه بر (بغداد خراب) نوشته ایم در ینجا هم. که این مرکّب توصیفی است و سند ظهوری بکار وارسته نمی خورد پس ادعای او باطل و این مرادف (بغداد خراب) است بمعنی اوّل و دوم ش و معنی دوم را خواهان سند استعمال می باشیم (**اردو**) دیکھو بغداد خراب کے پہلے اور دوسرے معنے

(الف) **بغداد معمور** اصطلاح - الف بقول

(ب) **بغداد معموره** وارسته (۱) سیری شکم و صاحبان بحر و مؤیّد باد و بقول مؤیّد (۲) پری ماغر هم و بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ (۳) مقابل بغداد خالی) و مقصودش جزین نیست که شکم پُر باشد صاحب هفت همزبان وارسته و بحوالهٔ شرفنامه گوید که سیرابی **مؤلف** عرض کند که (یک نشد دوشد) سیری بود سیرابی بالای آن صاحب برهان در ملحقات بذکر معنی اوّل گوید که سیراب بودن هم- وای بر همه محقّقین با نام و نشان غیر از (انند فرهنگ فرنگ خوان) که خود را سلامت داشته است نمیدانیم که آیا اینها قواعد فارسی می دانند می پرسیم از ایشان که آیا این را مرکّب توصیفی نمی خوانند- معنی بیان کردهٔ شان از (معموری بغداد) البته پیدا می شود نه از (بغداد معمور و معموره) و آنانکه سیرابی را اضافه کرده اند و آنانکه سیراب بودن را در معنی این داخل کرده است- بهرهٔ از فارسی زبان ندارد و قواعد فارسی را بطاق نسیان می سپارد (**اردو**) (۱) سیری- مؤنث (۲) پیالہ کی پُری مؤنث (۳) دیکھو بغداد خراب کے پہلے معنے جس کا یہ مقابل ہے یعنی بھرا ہوا پیٹ - مذکر-

بغدان بقول مؤیّد بزبان لغات فرس بالفتح لغتی است در بغداد و (بغدیدن) بقولش بالفتح ساخته شدن بهبودن و سوده کردن که می آید- مخفی مباد که (الف) در اکثر نسخ قلمی و مطبوعهٔ مؤیّد یافته میشود و (بغدیدن)

مخصوص است بانسخهٔ مطبوعهٔ منشی نولکشور و صاحب شمس نقل برداشت بدین اضافه که (بغدان) را لغت عربی گوید و (بغدیدن) را فارسی و در نسخ قلمی مؤید (بغدیدن) خالی مؤلف عرض کند که کجایند فضلا که برای تائید شان صاحب مؤید لغتی آفریده است و اگر از تعریفش سوال کنند به بغداد بروند همدر انجا معلوم خواهد شد محققین فارسی زبان ازین سالک و معاصرین عجم ریشخندی بر محقق می زنند و ما بتائید مؤید عرض می کنیم که اگر (بغدیدن) را صحیح دانیم (بغدان) بقاعدهٔ فارسی اسم حال است ولیکن (بغدیدن) را تسلیم کردن محال که این مال مطبع نولکشور است و مصدر (بغدیدن) را که با موحده و سین نهلمه و غین معجمه به همین معنی گذشت بحذف سین قائم کرده است و این بلای دیگر است بحق لغات فارسی زبان که صاحبان مطبع هم بضمن طبع کتب دست تالیف دراز می کنند ولیکن طبع شمس اللغات قبل اوست و نقل این دران جزین نیست که الزام این تصحیف متعلق بدوست و بیچاره نولکشور برای تکمیل نسخهٔ مؤید الفضلا این لغت را داخل آن کرده باشد و ندانسته باشد که این کار مطابع نیست بالجمله (بغدیدن) اضافهٔ محقق بی تحقیق است که تحریفاتش اظهر من الشمس و ابین من الامس - ما صفحهٔ این کتاب را درین دردسری بدینوجه سیاه کردیم که حقیقت جویان از برباد دی لغات فارسی زبان خبردار شوند و برای لغت (بغدان) به بغداد فرودند یکی از فاضلان که مؤید مؤید بود باما گفت که خیال داریم که خاقانی بغداد را در کلام خود بغدان نظم کرده است دوال مهلهٔ بنون بدل میشود چنانکه نموده و منونه مؤلف می گوید که عربان بغداد را بغدان می گویند که معرب باشد صاحب محیط المحیط ذکر این کرده اگر فارسیان در نظم خود همین بغدان را استعمال کرده باشند نمیتوان گفت که لغت فارسی است (اردو) ناقابل ترجمه -

بغدن بقول شمس لغت فارسی است بکسر با و سکون غین معجمه بمعنی سازواری و مرد ساخته و مستعد برای کار دیدنی

محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال مجرد قول شمس نظر بے تحقیقش اعتبار را نشاید (اردو) سازداری۔ مستعدی کسی دینی کام کے لئے۔ مؤنث۔

بغدی بقول شمس (۱) یعنی گندم و فرماید کہ لغت فارسی است و بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی بمعنی (۲) شتر اوّل قسم کہ بہتر باشد **مؤلف** عرض کند کہ شتران و گندم بغدادی شہرت دارند عجبی نیست کہ این مخفف (بغدادی) باشد کہ الف و دال حذف شد و این طبع آزمائی ماست معاصرین عجم دست بر گوش خود گذارند و بر زبان ندارند محققین فارسی زبان دست بر دہان (اردو) (۱) گیہوں۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ گندم۔ کنگ۔ حنطہ۔ دیکھو (اگ) (۲) بغدادی اونٹ۔ مذکر جو اونٹوں کے قسم میں عمدہ قسم سمجھی جاتی ہے

بغدیدن ہمانکہ مذیل (بغدان) گذشت و بحث کافی ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بغرا بقول سروری (۱) نام آشی است معروف و (۲) نام یکی از پادشاہان (بسحق الحمہ لہ) بجوقلیہ در صحن بغرا دلا: کہ جویندگی عین یابندگی است ؛ (شاعر لہ) قراخان و ایلک چو بغرا گذشت ؛ تو گوئی کہ بادی بصحرا گذشت ؛ نسبت معنی اوّل بحوالۂ فرہنگ گوید کہ واضع آش بغراخان بود و بغراخانی می گفتندش و بمرور ایام خانی را حذف کردند و نسبت معنی دوم بحوالۂ ادات می فرماید کہ بادشاہ خوارزم بود و نیز گویند کہ (۳) بمعنی کلنگ بیشہ و کلنگان و (۴) بالفتح خوک نر را نامند کہ کراز نیز گویند۔ صاحب جہانگیری بمعنی اوّل با اوّل مضموم لغت ترکی گوید کہ واضع آن یکی از شاہان ترک بود کہ بنام او موسوم شد و ذکر معنی چہارم ہم کردہ و صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل و سوم و چہارم بالضم کردہ صاحب برہان بذکر ہر چہار معنی نسبت معنی سوم صراحت مزید کند کہ کلنگی را نام است کہ در وقت پرواز پیشتا پیش ہمہ کلنگہا می رود و صاحب ناصری ہر چہار معنی را بیان کردہ نسبت معنی دوم می فرماید کہ ہماں بغراخاں۔ صاحب جامع ہم ذکر ہر چہار

معنی فرمودہ۔ وبہار بمعنی اوّل آوردہ می گوید کہ بغرائی فروشندہ آنرا نامند (سیفی ۵) از غم بغرائیم سرزد بردن داغ درون ٭ ہرچہ در دیگست باکفگیر می آید برون ٭ خان آرزو در سراج گوید کہ آنانکہ بمعنی سوم و چہارم بالضّم گفتہ اند خطاست و بفتح صحیح است و بمعنی اوّل بالضّم لغت ترکی است نہ فارسی مؤلّف عرض کند کہ بدان ای برادر آنچہ لغت ترکی است بوغرا است کہ بقول صاحب لغات ترکی بادشاہ خوارزم را نام بود فارسیان واو را حذف کردہ بالضّم خواندند و بمعنی اوّل و دوم مفرّس است و معنی سوم ہم برسبیل مجاز تفریس باشد کہ از (عادت کلنگان در پرواز) می کشاید کہ یکی از آنہا کہ پیش از جماعت خود پرواز کند افسری را ماند و ہمین عادت در خانزیر دیدہ شد کہ خنزیری بزرگ پیش گلّہ رہنمائی میکند پس بمعنی چہارم ہم مفرّس و مجاز معنی دوم دانیم اکنوں می پرسیم کہ بمعنی سوم و چہارم بالفتح چرا و بچہ حجّت ماخذ این می خواہد کہ بہر چہار معنی بالضّم خوانیم و آنانکہ بالضّم نوشتہ اند شاید از ماخذ خبر دارند و معاصرین عجم برانند کہ تصرّف فارسیان در اعراب سوم و چہارم برای فرق در معنی اوّل و دوم است البتہ این وجہی است و باتّباع محاورۂ زبان تسلیم کنیم ولیکن آنانکہ بدو معنی آخر الذّکر ہم مضموم خواندن اند خطا کردہ اند (اردو) (۱) بغرا ایک مخصوص آش ہے جس کا موجد بغرا خان بادشاہ خوارزم تھا (مؤنث) ترکی میں اس بادشاہ کا نام بوغرا خان تھا۔ فارسیوں نے برسبیل تفریس واو کو حذف کر کے بغرا کہا (۲) انہیں بوغرا خاں کو بہ تخفیف فارسیوں نے بغرا کہا ہے مذکر۔ (۳) کلنگ جو اپنی ٹکڑی کے آگے آگے پرواز کرتا ہے۔ مذکر۔ جسکو اہل دکن کلنگوں کا بادشاہ کہتے ہیں (۴) سُور جو اپنی جماعت کے آگے رہتا ہے۔ (مذکر) جسکو دکن میں سوروں کا سردار۔ بڑا سوّر کہتے ہیں۔

بغراخانی اصطلاح۔ بقول رشیدی جہاں بغرا بمعنی اوّل است کہ گذشت آن مخفّف این باشد مؤلّف عرض کند کہ درست می فرماید۔ تحتانی در آخر این برای نسبت است و بس (اردو) بغراخانی۔

مؤلف - اسم آش کا نام ہے جسکو بوغرا خان بادشاہ خوارزم نے ایجاد کیا تھا - دیکھو بغرا کے پہلے معنے -

بغرقاش صاحب ہفت گوید کہ بفتحتین آلتے است مانند کفگیر کہ بدان بغرا می کشند - و صاحب برہان در لحقات ہمین لغت را بہ تای دوشت معنی قاف بہ ہمین معنی آوردہ می فرماید کہ ترکی است

مؤلف عرض کند کہ لغت بغرا کہ بجایش گذشت داخل این است بتخفیف الف - و نقل لغت تقاضائے آن می کند کہ ترکی دانیم ولیکن صاحبان کنز اللغات ترکی ہر دو را (بغرتاش) و (بغرقاش) ساکت و ہمین نسبت کہ مرکب است اما ہیچ نسبت با معنی تاش یا قاش ندارد (چہ در فارسی وچہ در ترکی) پس اینقدر متحقق است کہ فارسی نیست چرا کہ خود بوغرا مال ترکی زبان است - قسماج صاحب ہفت می نماید کہ این را در لغات فارسی زبان جا داد و در لفظ قاش با صاحب لغات برہان اختلاف کرد - معاصرین ہم ذکر این نہ کردند پس بہ خبر دیگر محققین فارسی زبان ساکت - بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو) مثل کفگیر کے ایک آلہ جس سے آش بغرا دیگ سے نکالتے ہیں

بغشور بقول رشیدی و برہان بالفتح دیہے است میان سرخس و ہرات و فرماید کہ معنی ترکیبی این مغاک شور روزمین آن دیہہ شورہ دار است صاحب ناصری می فرماید کہ نام شہریست و در انجا مغاکی است با اندک آبی شور کہ بعربی (حضرہ ملح) توان گفت و منسوب بدان شہر را بغوی گویند و از انجاست صاحب مصابیح و شرح السنہ کہ دو کتاب معروف است - خان آرزو در سراج ذکر این بزیادت ہای ہوز در آخر (بغشورہ) کردہ بہ تسلیم چہ فرماید کہ صاحب برہان معنی ترکیبی آن کوہ آب شور گفتہ و این بعدی دارد (انتہی کلامہ) **مؤلف** عرض کند کہ بلوحہ تحقیق صاحب ناصری را کہ از اہل آنجاست ندیدہ باشی کہ این دیہے نیست بلکہ شہری است بدون ہا و کوم شد بوجہ مغاکی کہ با اندک آبی شور است و بغ بمعنی کوہ آب بجایش گذشت - پس قول برہان را بچہ حجت

بعید دانی و قریب را بعید می خوانی۔ تسامح برہان باشد
کہ شہری را دہے نوشت و درین تسامح با صاحب برہان
شریک می باشی بزیادت ہای ہوز کہ خلاف اصل است
پس وجہ تسمیہ بیان کردہ برہان از صراحت ناصری قرنی
دارد از قیاس و بُعدی کہ می پنداری شبہ است دوسہ
(اردو) بغشور ایک شہر ہے سرخس اور ہرات کے
مابین جس میں آب شور کا ایک کنواں ہے جس کے
نام سے یہ شہر مشہور ہوا کچھ عجب نہیں کہ اس میں شورے
کی کان ہو۔ (مذکر)

بغطاق بقول سروری بذیل بغلطاق ہمان
بغتاق است کہ بتای فوقانی بجایش گذشت و فرمود

کہ بجای معجمہ عوض غین ہم آمدہ (صاحب مہر و مشتری ۹)
جو سر و شش یافت از بالا بغلطاق ٭ بفرقش سرفرازی
کرد بغطاق ٭ صاحبان جہانگیری و برہان ہم ذکر
این کردہ اند (سلمان ساوجی ۵) اگر نہ ترک فلک
پیش تو کمر بندد ٭ قفا بجای کلہ بر سرش نہد بغطاق
خان آرزو در سراج بمعنی کلاہ قانع مؤلف عرض
کند کہ بحقیقت این لغت بر (بغتاق) عرض کردہ
ایم کہ بہ فوقانی سوم گذشت و در اینجا نظر بر اعتبار
صاحب سروری ہمین قدر کافی است کہ آنچہ بہ خای
معجمہ عوض غین معجمہ گذشت مبدل این چنانکہ
چرغ و چرخ (اردو) دیکھو بغتاق۔

بغل بقول برہان و ہفت بفتح اوّل و سکون ثانی و لام (۱) نام یہودی بود ضرابی و او را راس البغلی ہم
می گفتند صاحب جامع مذکر معنی بالا گوید کہ (۲) معروف صاحب اند بمعنی اوّل۔ لغت عربی گفتہ می فرماید
کہ راس البغل ضرابی بود از عجم کہ درہم شرعی را سکہ زد بنا برین آنرا (درہم بغلی) گویند۔ صاحب منتخب ہم
ذکر معنی اوّل می کنند۔ صاحب آصفی نیز نسبت معنی دوم بر معروف قانع مؤلف عرض کند کہ
عجب است از محققین لغات فرس اعنی سروری و جہانگیری و ناصری و مشتاقی و سراج و برہان و انند و ہمار
و غیرہم کہ معنی دوم را کہ در اصل معنی اوّل لغت فارسی است ترک کردہ اند و آنانکہ نوشتہ اند بر لفظ معروف

قناعت کردہ اند صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست این را بمعنی رابطہ عربی۔ لغت فارسی گفتہ و بتحقیق ما ہم لغت فارسی است بفتحتین موضعی از جسم بالائی انسان زیر دوش پائین مفصل دست و شانہ اسم جامد فارسی است و بزبان معاصرین عجم مستعمل و بمعنی اوّل شک نیست کہ لغت عربست (اردو) (۱) ایک یہودی کا نام جو عجمی تھا جس نے شرعی درہموں کو مسکوک کیا (۲) بغل۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ شانہ کے نیچے کا حصہ

بغل باز کردن استعمال بمعنی حقیقی کشادن ہر دو دست است برای معانقہ۔ فارسیان استعمال این بر مواقع صلح می کنند کہ ہر کہ با کسی صلح می کند معانقہ با او کند و در بغلش گیرد کہ علامت اتفاق باہمی است چنانکہ (بغل آشتی باز کردن) (ظہوری ؎) دل با امید دگر سینہ صفائی گردید + بغلی باز کند سینہ صفای آید + (ولہ ؎) ہرگز بغل آشتی باز نکردی کی بود کہ با صلح ترا جنگ نبود است + (اردو) دونوں ہاتھ معانقہ کے لئے کھولنا۔

(الف) بغل بر اره اصطلاح۔ صاحب

(ب) بغل بر راه بول چال نسبت الف بحوالہ محاورۂ معاصرین عجم گوید کہ بغل جادّہ را گویند یعنی راہی کہ برای اتحاد سطح راہ در عمق زمین درست کنند صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نسبت (ب) گوید کہ راہی کہ زمین ہر دو طرفش بلند باشد **مؤلف** عرض کند کہ تعریف ہر دو محققین یکی است و اختلاف لفظی الف و ب نتیجہ بی تحقیقی محقق اوّل و اغلب کہ غلطی کتابت باشد کہ (بر راہ) را (برارہ) نوشت و معاصرین عجم تصدیق (ب) کنند و (الف) را غلط دانند و (بغل جادّہ) ہم ہمان (ب) باشد نہ (الف) بالجملہ معنی لفظی این بغلی کہ بر راہ قائم شدہ است یعنی بوجہ بلندی زمین از راہ ہر دو طرفش از بلندی خود بغلہا پیدا کردہ (اردو) (الف ب) وہ سڑک جو اتحاد سطح کے لئے عمق میں واقع ہو۔ اور اوس کی دونوں جانب کی زمین بلند ہو۔ مؤنث۔

بغل بر کسی کشادن استعمال۔ مرادف (بغل باز

کردن) کہ گذشت (ظہوری ؎) شاہد کام بغل بر دل من گو مکشا ✤ عشق آمد ہوس بوس و کنار آخر شد ✤ (اردو) دیکھو بغل باز کردن)۔

بغلبہ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بجر مؤلف ع ض کند کہ موافق قیاس است۔ فارسیان در محاورۂ خود مے گویند کہ "بغلبہ این کار از دو گرفتیم" یعنی بجبر (اردو) غلبہ کے ساتھ۔ جبر کے ساتھ

بغلتاق صاحبان جامع و ناصری و برہان ذکر این کردہ اند ہمان است کہ بر بغتاق بہ معنی اوّل و دوم مذکور و صراحت ماخذ و اشارۂ این ہم ہمہ را انجا کردہ ایم۔ صاحب برہان (۳) معنی برگستوان در اینجا زیادہ کردہ است و برگستوان بجایش گذشت و صاحب ناصری ہم ذکر این معنی کردہ می فرماید کہ عثمان بخاری (۴) بمعنی گریبان ہم آوردہ (؎) طلسم چاہ بخشب گشتہ بغداد بغلتاقش ✤ وگرنہ چون برایدماہ چندین از گریبانش ✤ دگوید کہ اگرچہ این لغت پارسی نیست ولیکن چون در شعر فارسی آمدہ مرقوم گشت مؤلف عرض کند کہ بر (بغتاق) دو معنی گذشت و برای معنی سوم اگر سند استعمال پیش شود مجاز معنی دوم بغتاق دانیم و انچہ صاحب ناصری بسند عثمان بخاری بمعنی گریبان نقل کردہ بر معنی شعر غور نفرمودہ عثمان بخاری در کلام خود بغلتاق بمعنی دوم بغتاق آوردہ یعنی فرجی پس تا آنکہ سند دیگر برای این معنی پیش نشود تسلیمش نہ کنیم از ینکہ خود صاحب ناصری کہ از اہل زبانست مطمئن نیست (اردو) دیکھو بغتاق کے دونوں معنے (۳) دیکھو برگستوان (۴) گریبان۔ مذکر۔

(الف) بغل تری اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات کنایہ از خجلت و طیرگی (نزاری ؎) مدّعیان را بغل تری بدہم من ✤ بر صفتی کہ مسام شان بچکد خوی ✤ صاحب جہانگیری ہم در ملحقات خود این را بہمین معنی آوردہ و صاحبان برہان و سراج و بہار و بحر و مؤیّد ہم ذکر این کردہ اند صاحب جامع این را بمعنی شماتت نوشتہ مؤلف

عرض کند که چون انسان از خجلت آب آب
شود زیاده تر اثر آن در بغل هائش رود و بهر اگرچه
ندامت کم باشد - ازین عادت این اصطلاح
قائم شد و تحتانی آخره مصدریست - مخفی مباد
که از سند بالا مصدر .....

(ب) **بغل تری دادن** | بمعنی خجل کردن
پیدا است (اردو) الف - خجلت - شرمندگی -
مؤنث - (ب) شرمندہ کرنا - خجل کرنا - امیر نے
(آب آب کرنا) پر فرمایا ہے شرمندہ اور خفیف کرنا -
دیکھو بشیر نشاندن کے تیسرے معنے -

بغل زدن | مصدر اصطلاحی - بقول سروری
وجہانگیری (در ملحقات) و بقول برہان کنایہ از شماتت
کردن (مولوی معنوی ؒ) تو مخوانم جفت کمتر
زن بغل ✤ جفت انصافم نیم جفت دغل ✤ صاحب
بحری فرماید که مرادف (بغلک زدن) که می آید یعنی
خوشی کردن از روی استہزا بر کسی صاحب جامع گوید
که مرادف (بغل تری) و بهر دو بقولش شماتت کردن

بهار بذکر معنی بالا فرماید که بعضے بمعنی مسخره شادن نوشته
اند و بعضے بمعنی کنایه کردن ولیکن تحقیق همانست که
صاحب بحر ذکرش کرد - مرادف بغلک زدن - خان
آرزو در سراج (بغل زدن) را بمعنی (بغلک
زدن) آورده **مؤلف** عرض کند که همانا این طرز
تحقیقے بهتر و آسان تر است و چون بر (بغلک زدن)
برسیم در انجا اشاره (بغل زدن) کنیم - و عجب آنست
که او (بغلک زدن) را بجای دیگر نه نوشت حقیقت
این است که در هند و عجم رسم است که چون مسرور
شوند هر دو بغل را حرکت دهند یعنی کشانند و بند
کنند و این علامت خوشحالی و خوشوقتی است و
این حرکت مخصوص باشماتت نیست بلکه عام است
بحالت مسرت و در شماتت هم معاصرین عجم با تعریف
ما اتفاق دارند پس اگر سند مولوی معنوی برای
مجرد شماتت بدست آمد لازم نیست که در تعریف
این تعمیم را بگذاریم و (بغلک زدن) مزید علیه همین
است بزیادت کاف تصغیر که در بن حرکت بغل را

بسیار بازنی کنند (اردو) بغلیں بجانا۔ بقول آصفیہ کسی کی برائی پر خوش ہونا۔ شماتت کرنا اور خوشی میں اُچھلنا کودنا (حالی ۵) رحمت ہے خدا کی یہ عزیزوں کی جماعت ؛ پر اسکی خوشی میں ابھی بغلیں نہ بجاؤ ؛

بغلطاق صاحبان سروری و (جہانگیری در لطفات) و برہان و سراج و تحقیق الاصطلاحات وہمت و مؤید ذکر این کردہ اند و این ہا نست کہ ماحقیقت این را بر بغتاق نوشتہ ایم و صراحت ماخذہم ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بغتاق۔

بغل غنچہ اصطلاح۔ مرکب اضافی است کہ بغل غنچہ۔ غنچہ باشد۔ فارسیان غنچہ را بہ بغل تشبیہ دادند کہ ہمچوں بغل بندی می باشد وہم بگشاید (صائب ۵) حیرت نکرد در بغل غنچہ بوی گل ؛ زنجیر پارہ می کند از آرزوی گل ؛ مخفی مباد کہ درین شعر از بغل غنچہ داخل غنچہ و نفس غنچہ مراد است (اردو) دیکھو انگشتہ۔ صاحب آصفیہ نے غنچہ کا بھی ذکر کیا ہے جو اردو میں مستعمل ہے مذکر۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ دراصل گنجہ۔ گنجیدن کا حاصل المصدر گنجیدگی سے ماخوذ ہے چونکہ غنچہ کی پنکھڑیاں باہم پیوستہ اور گنجان ہوتی ہیں۔ لہذا کاف فارسی کو حسب قاعدہ ضین معجمہ سے اور جیم عربی کو جیم فارسی سے بدلکر غنچہ بنا لیا

(۴۴۴۳)

بغلق بقول غیاث بدون حوالۂ کتابی بالفتح (۱) نام طائری و (۲) مجازاً بمعنی تیر نیز آمدہ عرض کند کہ ماپایۂ تحقیق صاحب غیاث را بلند ندانیم و اکثر حوالہای او را غلط یافتہ ایم و بدین لغت صراحت کامل در معنی اوّل نکردہ کہ بواسطۂ آن تحقیق مزید می کردیم و حوالۂ ماخذہم متروک و او از صراحت زبان ساکت نمی گوید کہ مال کدام زبانست۔ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و صاحب محیط ہم در مفردات طلب ذکر این طائر کردہ در لغات عرب و ترک ہم یافتہ نشد اگرچہ وضع لغت شامل لغات ترکی است

لیکن معاصرین ترک و عجم دست برگوش می نہند پس بدون سند استعمال ہر دو معنے را تسلیم نہ کنیم (اردو) (۱) ایک پرندہ، کا نام۔ مذکر (۲) تیر۔ مذکر۔

بغلک بقول سروری بروزن کپنک آماسیکہ در زیر بغل پیدا می شود و چرک کند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ گرہی باشد کہ در زیر بغل مردم بہم رسد و بمرور پختہ شود و چرک کند صاحبان رشیدی و غیاث و ناصری و جامع و امثالہم ذکر این کردہ اند و صاحبان برہان و ناصری می فرمایند کہ این را عروسک نیز خوانند و بر عروسک این معنی را ترک کردہ اند خان آرزو در سراج در تعریف این متفق با محققین بالا و اینقدر اضافہ می کند کہ کاف در اینجا برای نسبت است مؤلف عرض کند کہ باشد کہ ماخذ این ہمین باشد کہ موافق قیاس است (اردو) دکن میں اس مرض کا نام بغل بلی ہے۔ مؤنث۔ افسوس ہے کہ محاورۂ اردو میں اس کا نام معلوم نہ ہو سکا بہرحال یہ ایک مرض ہے جو بغل میں ایک گرہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ مذکر۔

بغلک زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان بحر و بہار عجم و سراج ذکر این با (بغل زدن) کردہ مرادفش گویند و صاحبان برہان و مؤید ہم این را آوردہ مؤلف عرض کند کہ ماخذ حقیقت این ہمانجا بیان کردہ ایم بصراحت ماخذ (ملک قمی ۵) شاہد مہرگان کشادہ کمر ✤ بغلک می زند بفرور دین ✤ (اردو) دیکھو بغل زدن۔

(الف) **بغل کشادن** مصادر اصطلاحی۔ (ب) **بغل کشودن** الف بقول صاحب بحر و ملحقات برہان بمعنی (۱) ورزش کردن و (۲) امتحان نمودن و (۳) غلبہ خود ظاہر کردن و مستعد شدن بر کاری۔ صاحب شمس بر معنی (۴) وداع کردن قانع و خان آرزو در سراج متفق با شمس (ظہوری ۵) رخصت از داغ یافت سینہ

تنگ ✤ بغلی گریبر و کشاد چه غم ✤ بهار نسبت (ب) بر
معروف قانع و فرماید که در کلام نظامی کنایه از دست
دراز کردن بر حریف است (۳) براں روسی افگنند
مرکب چو باد ✤ به تیغ آزمائی بغل برکشاد ✤ و فرماید
که کنایه از وداع کردن هم. صاحب انند نقل نگارش
و نسبت الف بدبغل (ب) گوید که (۵) بمعنی رواں
گشتن (طغرا - نشر) شقائق همین بخندش چون بطرف
کوه سلیماں بغل کشاده دیو بنفشه آن سرزمین را
پایه حسن پری دست داده ؛ مؤلف عرض کند
که (الف و ب) هر دو یکی است که (کشادن و کشودن)
هر دو مرادف یکدیگر است که صراحتش بجای خودش
کنیم و معنی لفظی این واکردن بغل برای معانقه ام
ازینکه در اول ملاقات باشد یا در وقت وداع و
انچه (بغل برکسی کشادن) گذشت همین است و بس
و انچه کنایه از معنی اول است ازینکه در حالت ورزش
دست ها را بلند کنند و بغل کشاده میشود و کنایه از معنی
دوم نظر بر رسمی که چون مشتریان عبید مال زیر بیع را
امتحان کنند اول بغلش کشانید و بدست امتحان
کنند که گرهی از امراض داخل بغل نباشد که بسیاری
از امراض را گره بغل نشانش می دهد و کنایه معنی
سوم ازین قائم شد که شخصی که مستعد بر کاری شود
و غلبه خود ظاهر کند دست های خود باز کند و بغلها
می کشاید و دست راست خود بر کتف چپ می
زند و این علامت آمادگی کار و اظهار غلبه باشد
و کنایه معنی چهارم ازین رسم و عادت درست
است که بروقت رخصت کسی را در بغل گیرند بطور معانقه
و چون بغل ها باز کنند بهماں حالتی که دست ها باز و
بلند می باشد می گویند که خدا حافظ و فی امان الله
پس او از بغل جدا میشود و راه خود می گیرد - انچه
بهار در معنی (ب) دست دراز کردن نوشته مقصودش
ازهماں معنی سوم الف است و سندی که از کلام نظامی
پیش کرده است برای (بغل برکشادن) است نه
برای (بغل کشودن) حیف است که بر موضوع خود
توجه نه گماشت و هر چه بدست آمد نگاشت و انچه

صاحب اند پسند نشر طغرا یعنی پنجم را قائم کردہ است تسامح اوست کہ پسندش متعلق بہ معنی سوم الف باشد فتأمل۔ پس آنانکہ این را (۱) ارادت (بغل بر کسی گشادن) ندانستہ اند سکندری خوردہ اند (ظہوری ۵) بغل بر من کشودہ عیش ظاہر ✤ در آغوش غم پنہان خویشم (اردو) (۱) ورزش کرنا (۲) دعوی کرنا (۳) غلبہ ظاہر کرنا کسی کام پر قصد ہونا (۴) وداع کرنا۔ رخصت کرنا۔ (۵) روانہ ہونا (۶) دیکھو بغل بر کسی گشادن۔

بغل گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حاصل بالمصدر رہین است (بغل گیری) کہ بمعنی معانقہ بجایش می آید و اصل این (یعنی بغل گرفتن) بمعنی معانقہ کردن باشد (اردو) بغلگیر ہونا۔ بقول آصفیہ گلے لگنا۔ چمٹ کر ملنا۔ ہم آغوش ہونا۔ معانقہ کرنا۔

بغل گشادن مصدر اصطلاحی بقول ملحقات برہان ہمان (بغل کشادن) کہ بکاف عربی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ آنانکہ در مصدر (کشادن) کاف فارسی استعمال می کنند تصفیۂ آن با مصدر (کشادن و گشادن) تعلق دارد۔ ہمدرانجا گفتیم و این ہمہ است متعلق باخذش (اردو) دیکھو بغل کشادن۔

بغل گیر اصطلاح۔ بقول صاحب فرہنگ ندائی کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی معانقہ **مؤلف** عرض کند کہ آغایای مصدری را ترک کردی کہ بغلگیری بمعنی مصافحہ می آید و بدون یا اسم فاعل یا مفعول ترکیبی است بمعنی معانقہ کنندہ یا کردہ شدہ قواعد فارسی زبان کہ مال شماست و از شما یاد کردہ ایم۔ اجازت نمی دہد کہ بخلاف آں رویم و تسامح شماست کہ چنین خیال فرمودہ اید (اردو) معانقہ کرنے والا یا کیا ہوا۔

بغل گیری اصطلاح۔ بقول بحر (۱) معانقہ و (۲) نام دادیست از کشتی بہار بر معنی اوّل قانع (ظہوری ۵) بہ بیں گرمی بادۂ ناب را بہ بغل گیری

آتش و آب را ✤ (طالب کلیم ۵) باز عہد آمد بغل گیری مینا می کنم ✤ از کجا یاری چو او خون گرم پیدا می کنم ✤ صاحب غیاث بدون حوالہ ذکر معنی دوم کرد و معنی اوّل را گذاشت و صاحب انند نقل بر دار بہار۔ خان آرزو در سراج گوید کہ ہمدیگر را در آغوش گرفتن است (ظہوری ۵) خاطر تنگ کشاید بہ بغل گیری تنگ ✤ قطرہ تا غوطہ نزد در دل دریا نشگفت ✤ مؤلف عرض کند کہ اگر خان آرزو عوض معنی مصدری بہ معانقہ قناعت می کرد یا صراحت حاصل بالمصدر می فرمود خوب بود حیف است کہ بر نزاکت تعریف کہ لازمہ تحقیق است اعتنا نکرد (بغل گرفتن)۔ مصدری کہ گذشت صراحت ماخذش ہمدرا انجا کردہ ایم و اشارۂ این ہم ہمانجا کہ حاصل بالمصدر آنست و بس و معنی دوم خلاف قیاس نیست کہ کشتی گیران بنغلگیری می کنند نہ بہ محبت معاصرین عجم گویند کہ چوں دو کشتی گیر باہم بصورت معانقہ می چسپند فارسیان گویند کہ چہ خوش (بغل گیری) است و این استعمال بمعنی حقیقی است طنزاً و لیکن تا آنکہ قرینہ کشتی نباشد از مجرد (بغل گیری) معنی دوم پیدا نمی شود بر خلاف آن معنی اوّل بدون قرینہ ہم (اردو) (ا) بغلگیری۔ مؤنث۔ اُردو میں معانقہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے (بغلگیر ہونا) کو (معانقہ کرنا) کے معنوں میں لکھا ہے لیکن بغل گیری کو ترک کیا ہے اور اردو میں معانقہ مستعمل ہے (۲) کشتی بازوں کا باہم لپٹ جانا (حاصل بالمصدر کے معنوں میں)۔

بغل تری اصطلاح۔ بقول شمس بکتابت قرآن چہارم نجالت مؤلف عرض کند کہ وای بر محقق بی تحقیق کہ (بغل تری) را کہ بہ فوقانی چہارم گذشت گذاشت و نون را عوض فوقانی نقل کردہ در سلسلۂ ردیف نگاشت و این دلیل آنست کاتب مطبع یک نقطۂ فوقانی را کم نکرد بلکہ محقق بی تحقیق مرتکب تصحیف است بہ بخوری (اردو) دیکھو بغل تری

بغلنقار (الف) (ب) بقول برہان بروزن

(ب) **بغلنقاز** سنگ اندازیا قاف پرنده

ایست ابلق پای وگردنی دراز و منقاری پهن دارد
وگوشت او حلال است و فرماید که بجای حرف ثانی
قاف و بجای حرف آخر رای قرشت هم بنظر آمده
صاحب جامع بر مرغ ابلق و دراز پا و گردن قانع
صاحبان هفت و اند نقل نگار بر هان صاحب
مؤیدی فرماید که جانور یست بزرگ و فربه که گوشت
او بغایت لطیف میشود و بر بغنقار (به قاف دوم
و بحذف لام و رای مهمله آخر عوض زای هوز) هم
نقل همین معنی کرده معلوم میشود که حذف لام تصرف
مطبع نولکشور است که در دیگر نسخ قلمی (بقلنقار)
نوشته و خان آرزو در سراج گوید که پرندیست ابلق
گردن و پای دراز و پهن منقار و فرماید که ظاهرا
مرکب معلوم می شود یا ترکی الاصل و هم او گوید که
بعضی بجای زای معجمه رای مهمله گفته اند و این اصلی
ندارد - صاحب محیط ذکر الف وب نکرد و بر مجرد
قاز گوید که لغت عربست و فارسی این غاز بغین

عوض قاف و آن نوعی از مرغابی است بزرگتر از اردک
گرم و تر و غلیظ تر از اردک و افعال و خاصیت آن نیز
مانند آن و روغن آن محلل و مفتح و جهت ریاح
و مغص و استسقا و درد مفاصل مشرباً و ضماداً نافع
مؤلف عرض کند که حقیقت اردک بر بطلک مذکور
که گرم در دوم و خشک در اول است - و به تحقیق ما بغلنقاز
قسمی است از قاز که بزرگ تر از انست در قد و قامت
و اکثر ابلق بنظر می آید فارسیان آنرا بترکیب بغل با
قاز مرکب و مفرس کرده اند - بغل بمعنی استر لغت
عربست (هکذا فی المنتخب) و قاز لغت ترکی است
(هکذا فی لغات ترکی) و صاحب اند هم آنرا ترکی
نوشته با جمله نون بعد لغت بغل زائد که فارسیان
در بعض لغات همچنین کرده اند چنانکه جانا و جانان - پادا
و پاداش - پس مجموعهٔ آن (بغلن قاز) شد و آنچه
بقاف عوض غین می آید مبدل آن چنانکه عراقیان چناغ را
چناق کردند و آرغ را آرق - و آنچه به رای مهمله عوض
زای معجمه می آید هم مبدل این چنانکه برغ و بزغ

پس معنی لفظی (بغلنقاز) (آستر قازان) وکنایہ از قاز بزرگ است وبس یکی از معاصرین عجم خوب گفت کہ فارسیان چیزی راکہ کلانیت وفربہی آن بیان کردن می خواہند اوّل آن لفظ خرمی آرند چنانکہ (خربط) پس عجمیان عربی الاصل عوض (خربط) (بغل قاز) گفتند وسپس قیاس عجم برای سہولت تلفّظ بزیادت نون (بغلنقاز) استعمال کردند واختلافی کہ در تعریف واقع است ہیچ کہ عموماً قاز۔ اکثر بزرگ قدمی باشد وپایش اصلا ابلق نباشد بلکہ عموماً سرخ مائل برنگ زرد وانچہ خان آرزو (الف) را بی اصل پندارد قاعدہ تبدیل را یاد ندارد وترکی الاصل گفتنش ہم خطاست ازینجاست کہ محقّقین ہمہ زبان ومعاصرین شان ہر دو ازین ساکت ونظر بر لغت قاز این را مرکّب گفتن بسیار آسان ولیکن شان تحقیقش تقاضای آن می کند ومی فرماید کہ چنیں است وچنان وانچہ صاحب محیط قاز را لغت عرب نگاشت توجہ بسوی لغات ترکی نگماشت واز انکہ بہ تحقیق ما (بغلنقار) قسمی از قاز است ماطبیعت و خواہش را از قاز نوشتہ ایم وبرای تکمیلش اشارہ (بط) کردہ ایم این است حقیقت این کہ ہمہ محقّقین بالاپی بہ حقیقتش نبردہ اند حاصل اینست کہ این مفرد بس است وبس (اردو) بڑے قد کا ابلق قاز جو اکثر تالابوں میں پایا جاتا ہے جسکو اہل دکن اسکی کلانیت کی وجہ سے جنگلی قاز کہتے ہیں۔ مذکّر۔ صاحب آصفیہ نے قاز پر جو کچھ فرمایا ہے ہم نے اسکی نقل آردک پر کی ہے۔

بغل واکردن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بغل کشادن است برای معانقہ اعم ازینکہ برائے ملاقات باشد یا رخصت (ظہوری ؎) دعوائے اتّحاد ظہوری خلاف نیست ٭ بر خویش وا کنم بغل اورا بر کشم ٭ (اردو) دیکھو بغل باز کردن۔

بغلہای کوہ اصطلاح۔ صاحب روزنامچہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدّین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی دامن کوہ است **مؤلّف** عرض می کند کہ در عرض معنی بر الفاظ اصطلاح غور نمیکند این جمع است

وبمعنی بیان کردہ اش واحد تحقیق طلبان این را محاورۂ فارسی ندانند بلکہ فارسیان دامن کوہ را بغل کوہ گویند و بغل ہای کوہ کنایہ از دامن ہای کوہ باشد یعنی زمین ہر دو طرف کوہ کہ بغلش را ماند (اردو) پہاڑ کے دونوں پہلو کی زمین۔ مؤنث (دامن کوہ) بمعنی واحد اردو میں مستعمل ہے بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ پہاڑ کے نیچے کی صحرا۔ اسکی جمع پہاڑ کے دامن۔ مذکر۔

(الف) بغلۂ جادّہ اصطلاح۔ صاحب رہنما لجوائی

(ب) بغلۂ کشتی سفرنامۂ ناصرالدین شاہ

(ج) بغلۂ کوہ قاچار نسبت الف گوید کہ ہماں (بغل براہ) است کہ گذشت و نسبت (ب) می فرماید کہ حصّہ یک طرف کشتی و صاحب بول چال گوید کہ بمعنی سر دیوار کشتی (یعنی حصّۂ بالائی یا دیوار کشتی کہ برای حفظ سیر کنندگانش می سازند) وصاحب رہنما نسبت (ج) گوید کہ بغل کوہ باشد کہ بر (بغلہای کوہ۔ ذکرش گذشت) صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ درین ہر سہ لغت بغلہ بمعنی بغل است وہای ہوز آخرہ زائد و ہر سہ مرکّب اضافی است والف موافق قیاس و مرادف (بغل براہ) کہ بالا گذشت و (ب) بمعنی آخرش ہم خلاف قیاس نیست کہ در ہر دو جانب کشتی سر دیوارش بغلی پیدا کند و طرز بیان رہنما خوب نباشد ازینجاست از نقص بیانش اختلاف در معنی قائم می شود۔ طرز بیان صاحب بول چال بہتر از رہنما است **(اردو)** (الف) دیکھو (بغل براہ) (ب) کشتی کی وہ مختصر دیوار جو اسکی دونوں جانب بناتے ہیں تاکہ اسپر رہنے والے پانی میں گر نہ پڑیں یعنی کشتی کی منڈیر۔ مؤنث (ج) دیکھو بغلہائے کوہ جس پر بغل کوہ کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔

بغلی بقول وارستہ (۱) چیزے کہ در بغل گنجد (۲) بمعنی کوچک آرند (والہ ہروی ۱۲) یار ہم سرودہ ہم بغلی مطلوب است ٭ روز ہم گاہ بلند است و کسی کوتاہ است ٭ بہار گوید کہ معنی اوّل حقیقی و معنی

دوم مجاز آن و نقل همین سند کرده۔ صاحب غیاث فرماید
که (۳) کنایه از قرآن کوچک تقطیع آنرا بسفر در بغل
توان داشت۔ صاحب انند نقل نگار بهار و غیاث
مؤلّف عرض کند که معنی اوّل موافق قیاس است
که یای نسبت بر لفظ بغل زیاده کرده اند و معنی لفظی
این چیزی که منسوب به بغل است هیچ ضرورت ندارد
که گنجیدن را داخل معنی کنیم و برای معنی دوم و سوم
طالب سند استعمال می باشیم که محقّقین اهل زبان ازین
ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و مدّعیان
این هر دو معنی۔ هندنژاد۔ انچه وارسته سند و اله
هروی را برای معنی بیان کرده خود آورده و انچه بهار
و انند نقل نگار۔ نقلش برداشته هیچ یکی از ینها معنی
شعر را نفهمیده است هر چه کرده اند همین قدر است
که باستناد همین یک شعر (بغلی) را قائم کردند و معنی
دوم را بحدّ فهم خود از همین یک شعر پیدا کردند و از نکه
از معنی سند بی خبر بودند در عرض معنی سکندری خوردند
مخفی مباد که (هم بغل) بمعنی رفیق و مجمی است که

دست به بغل سیر کن۔ یا در بغل بیاید و بگنجد از
قبیل (هم سفر و امثال آن) پس واله هروی
درین شعر بزیادت یای مصدری معروف استعمال
(هم بغلی) بمعنی مصدری کرده گوید که یار من سرو قد
است یعنی بلند و بالا مثل سرو و مارا (هم بغلی)
او مطلوب است۔ یعنی از نزاکت صلاحیت آن
پیدا کند که در بغل ما بیاید و بگنجد و این حاصل نمی
شود تا آنکه یار ما با وجود بلند قدی نازک و مختصر
هم نباشد چنانکه خورشید فلک که در وقت عروج
بلندی دارد و بعد زوال کوتهی پس (هم بغلی)
نزاکت و اختصار است نه مجرّد (بغلی) اگر با عتبار
لفظ (هم) که در مصرع اوّل دو جا واقع است
(بغلی) را لغت خاص قرار دهیم تا آنکه کنایه ازان
نازک و (صلاحیت در بغل گنجیدن دارنده)
نگیریم معنی شعر لطف خیز نباشد فتامّل (اردو)
(۱) وہ چیز جو بغل سے منسوب ہو۔ جیسے (بغلی تکیہ
(بغلی گھونسا) (۲) چھوٹی سی چیز جو بغل میں سما جائے

اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے (ہم بغلی) (بغل میں سما جانے کی صلاحیت) (۲) حاصل بالمصدر یعنی بغل میں سما جانے کی صلاحیت مؤنث (۳) چھوٹی تقطیع کا کلام اللہ۔ مذکر۔

بغماز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم در فارسی زبان (۱) بمعنی قالب خشت و (۲) دائرہ و فرماید کہ بمعنی اوّل بارای مہملہ ہم آمدہ صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود گوید کہ بروزن ہمراز۔ گرداگرد ہر جا و ہر چیز را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست بمعنی دوم و باعتماد صاحب فدائی کہ صاحب زبانست معنی دوم را تسلیم کنیم و نسبت معنی اوّل اگر سند استعمال بدست آید تو انیم گفت کہ مجاز معنی دوم است کہ قالب خشت ہم گرداگرد خشت می باشد وقتی کہ گل سرشتہ را درمیان قالب نہند مخفی مباد کہ اگر سند استعمال این بہ رای مہملہ آخر عوض زای ہوّز بدست آید تو انیم گفت کہ مبدّل این است چنانکہ بنغ و برغ۔ واضح باد کہ نظر بر لغت معرّب (بغمہ) کہ بقول صاحب سوا راالسبیل بمعنی گردن بند و گلوبند ماخوذ از (بوغماق) ترکی است تو انیم گفت کہ فارسیان از لغت (بغمہ) ہای ہوّز را بالف بدل کردند چنانکہ خارہ و خارا و ہنگامہ و انگامہ و زای ہوّز را در آخرش زیادہ کردند چنانکہ کشاور و کشاورز و این لغت مفرس را بہر دو معنی بالا استعمال کردند کہ من وجہ بامعنی گردن بند تعلّقی دارد بر سبیل مجاز کہ گلوبند ہم گرداگرد گردن باشد و قالب خشت ہم گرداگرد خشت۔ معاصرین عجم ہم این توجیہہ را پسند می کنند (**اردو**) (۱) اینٹ بنانے کا سانچہ۔ قالب مذکر۔ (۲) ہر چیز اور ہر جگہ کی اطراف۔

بغند بقول سروری بفتح باو غین معجمہ وسکون نون۔ کنارہای کیمخت کہ غرغن نیز گویند (سوزنی ؎) روز ہیجا از سر چابک سواری بردری ٭ از برخش وران اسپ خصم کیمخت و بغند ٭ صاحب جہانگیری پوست غیر کیمخت را بغند گوید و فرماید کہ غرغند و غرغن ہم گویندش (ولہ ؎) در حملہ از نکاور دشمن

جدا کند و کیمخت را بناچیخ شش سهره از بغند و صاحبان رشیدی و برهان و ناصری و سراج و مؤید همزبانش صاحب جامع برمرادف غرغن و غرغنده قانع **مؤلف** عرض کند که اصل این برغند بود که غیر کیمخت متحقق از ماخذ اوست یعنی کیمخت بقول برهان پوست کفل را نامد است (خیلی سخت و کلفت) و برغند پوست بر و آغوش را گویند که بسیار نرم می باشد مرکب است از لفظ بر بمعنی حقیقتش و غند که بالضم بقول برهان بمعنی گرد کرده شده و جمع آمده مخفف غنده که به همین معنی می آید و از همین است لغت مرکب (غنده رود) و معنی لفظی (برغند) چیزے که جمع کرده شده از بر اسپ و چارو ایان دیگر و کنایه از پوست بر و بغل چارو ایان. پس اعراب صحیحش فتح اوّل و ضم غین معجمه و بغند مخفف آن بحذف رای مهمله چنانکه باهار و باها و غرغند که می آید مبدل همان برغند که موحده بدل شده به غین معجمه و همین است تمثیل اوّل این تبدیل که از نظر ما گذشت و مخفف آن غرغن بحذف دال مهمله چنانکه بدتر و بترین است حقیقت این لغت که در عیان ماخذ ازان بیخبر اند و صاحب سروری در تعریف این تسامح کرد یا در اصل نسخهٔ سروری (پوست کنار و رای کیمخت) باشد و کاتبش همچون (خرّ عیسے صعقا) که به مناسبت خرّ موسیٰ را عیسیٰ کرد (کنارهای کیمخت) نوشت بیچاره ندانسته باشد که مقصود **مؤلف** چیست والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) چارپایوں کے بر و بغل کا پوست جو نہایت نرم ہوتا ہے۔ بر خلاف کیمخت کے جو پٹھوں کا سخت پوست ہے۔ مذکر۔

بغوی صاحب رشیدی بذیل بغشور گوید که نسبت به بغشور بغوی گویند و صاحب انند فرماید که به کسر و او و تشدید تحتانی لغت عرب است باشندهٔ شهر	بغشور را نام و خلاف قیاس **مؤلف** عرض کند که ما بر لغت بغشور اشاره این کرده ایم و در اینجا صراحت کامل کنیم که منسوب به بغشور را بقاعدهٔ عربی

وفارسی (بغشوری) توان گفت نہ بغوی ولیکن صاحب منتخب بدیل بغشور ذکر این کردہ و (محی السنۃ بغوی صاحب مصابیح وشرح السنۃ) را بسند آوردہ وصراحت مزید کند کہ مشار الیہ از علمای شہر بغشور بود وبہ ہمین نسبت او را بغوی گوید (تمت کلامہ) اندریصورت بغوی مخفف بغشوری باشد بحذف شین معجمہ ورای مہملہ باقی حال لغت عرب نیست بلکہ معرب است از ینکہ بغشور مرکب فارسی زبانست چنانکہ صراحت ماخذش ہمدر انجا مذکور وانچہ صاحب منتخب بغشور را معرب کوشور گفتہ این تسامح اوست کہ کوشور نام شہری نیست بلکہ بغشور مقامی است در فارسی زبان کہ گذشت وعجبی نیست کہ عربان صاحب مصابیح را بغوی لقب کردہ باشند از لغت عرب بغو کہ بالفتح در عربی مصدر است بمعنی نگریستن بتامل (کذا فی المنتہی الارب) ومقصود از بغوی نسبت بسوے شہر بغشور نباشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) شہر بغشور کے رہنے والے کو محاورۂ عرب میں بغوی کہتے ہیں اور فارسیوں نے بھی اس کا استعمال کیا ہے۔

(الف) بغیاز
(ب) بغیازی

الف بقول سروری بغین معجمہ ویای حطی بوزن (۱) انباز شاگردانہ باشد (شمس فخری ص) بہر طریق کہ خواہی ہمیشہ مال دہد ۔ بخشش وبصلہ خیر وصدقہ وبغیاز ۔ وفرماید کہ فغیاز وبرمغاز نیز بایں معنی آمدہ صاحب جہانگیری فرماید کہ با اول مفتوح وثانی زدہ رزی کہ استاد در عوض کار بشاگرد بدہد وآنرا شاگردانہ نیز گویند و (۲) مزدہ را گویند و (ب) بمعنی (۱) مزدگانی۔ صاحب رشیدی ہمزبانش صاحب برہان بذکر ہر دو معنی الف نسبت معنی اولش صراحت مزید کند کہ آن زریست اندک کہ بعد از اجرت۔ استاد

بشاگرد دهد و فرماید که الف (۳) بمعنی شیرینی یا بهای شیرینی که در وقت جامهٔ نو پوشیدن بخش کنند و فرماید که بارای مهمله نیز آمده و نسبت (ب) ذکر معنی بالا گوید که (۲) بمعنی شاگردانه هم آمده صاحب ناصری باتفاق برهان می فرماید که فغیازی هم مرادف (ب) باشد صاحب جامع ذکر هر سه معنی الف نسبت (ب) بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج قول رشیدی را که نقل جهانگیری است نسبت تعریف معنی اوّل الف غلط داند و گوید که زر نیست که بعد از اجرت استاد بشاگرد دهد و آنچه برهان این را به رای مهمله هم آورده آن را هم خطا پندارد و فرماید که در معنی اوّل (ب) هم تامّل است **مؤلّف** عرض کند که غلط و خطا و تامّل این هر سه لفظ مایهٔ تحقیق خان آرزو است که بدون حجّت و برهان استعمالش می کند و این از شان محقّقین خیلی بعید است هر چه او نسبت این لغت نوشته بی دلیل و بی تحقیق و صراحتش اینست که ظاهرا الف لغت ترکی زبان معلوم می شود و لیکن سکوت صاحبان کنز و لغات ترکی و معاصرین ترک اجازت آن نمی دهد که این را لغت ترکی دانیم و نظر بر اعتبار صاحبان جامع و ناصری و سروری که اهل زبانند این را لغت فارسی زبان دانیم مرکّب از بغ که مخفّف باغ است و یاز بمعنی شگفتگی که بجایش می آید - پس معنی لفظی این بترکیب اضافی باغ شگفتگی و کنایه از رزی خفیف که استادان اطفال مکتب نشین را از مشاهرهٔ خود می دهند برای میوه خوری و بهای شیرینی و معنی دوم مجاز آن و هم برین قیاس معنی سوم که صدقه جامهٔ نو پوشیدن هم باعتبار نتیجه قرین معنی اوّل است یعنی این پول صدقه هم ذریعهٔ شادمانی و بالیدگی غربا چنانکه بهای شیرینی برای اطفال و در (ب) بزیادت یای نسبت بمعنی مژدگانی یعنی چیزی که عطا کنند بکسی که مژده می رساند و معنی دوم هم که معاوضه منه سعی و مژدهٔ مشاهره با استاد است مجاز آن

وانچہ بفا عوض موحّدہ می آید مبدّل این چنانکہ زبان وزفان وانچہ بہ رای مہملہ عوض زای ہوّز باشد ہم مبدّل این چنانکہ بزغ وبرغ وصراحت ماخذ برمغاز ہمانجا کردہ ایم کہ من حیث الماخذ تعلّق ازین ندارد این است حقیقت این لغت وماخذش کہ محقّق اکبرآبادی آن را بر غلط وخطا و تامّل گذاشت وحق آنست کہ از حقیقت خبر نداشت وتوجّہ خود را بہ تحقیق این نگماشت وانچہ صاحبان رشیدی وجہانگیری در تعریف معنی اوّل الف اشارۂ بہوی معاوضہ کارکردہ اند سکندری نخوردہ اند بلکہ موافق حقیقت است کہ از استاد ماکہ تعلیم قرآن مجید می کرد تصدیق این حاصل است واین بغیاز معاوضہ آنست کہ کودکان بعد ختم ماہ والدین خود را برای مشاہرۂ استاد تقاضا می کنند تا مشاہرہ باستادان زود حاصل می شود واین تقاضا محض برای بغیاز خود است پس چرا معاوضہ کار نباشد عجبے نیست کہ خان آرزو را اتّفاق حصول بغیاز از استاد خود دست نداد تا معلوم می فرمود کہ تعریف صاحبان جہانگیری ورشیدی غلط نیست (اردو) (الف) (۱) دیکھو برمغاز (۲) خوشخبری دیکھو ایتوک (۳) وہ صدقہ جو امرائے لباس کے استعمال کے دن فقرا کو دیتے ہیں۔ مذکّر۔ (ب) (۱) وہ انعام یا معاوضہ جو مژدہ رسان کو دیا جاتا ہے۔ مذکّر (۲) دیکھو الف کے پہلے معنے۔

موحّدہ بافا

بف بقول جہانگیری باواوّل مفتوح بثانی زدہ مرادف بفتری (۱) چوبی باشد کہ جولاہگان ونسّاجان جامہ را چون ببافند آنرا حرکت دہند تا تار ہا پہلوی ہم واقع شود وآنرا دفتہ ودفتین نیز خوانند (حکیم سوزنی) زان پیرک جولاھہ بف خارۂ بدباف * نی نی دو پسر ماند نگویم کہ دو خرماند * صاحبان رشیدی وبرہان وسراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب جامع فرماید کہ (۲) کارگاہ جولاہگان ودفتین

ایشاں صاحب ناصری فرماید که افراز جولاہگان وآن مخفف بآف وبافته وبافت است چنانکه زربفته و زربفت - بافته ایست معروف که ابریشم را بازربافند وبر تصدیق قول خود از حکیم اسدی سند ها برائے زربفت وگهربفت آورده که نقلش درینجا خارج از بحث است **مؤلف** عرض کند که صاحب ناصری بتحقیق لغت زبان خود سکندری خورده وبه ماخذ پی نبرده جزین نیست که این اسم جامد فارسی زبانست وآلهٔ رانام است که مثل شانه برتار قائم وهریک تار درهریک دندانه اش داخل می باشد هرگاه بافنده پودرا داخل تار کند یکبار این شانه را حرکت می دهد تا پود با تار پیوندد وبا پود گذشته بچسپد فارسیان ازین (ربفت) مصادر بافتن وبافیدن را وضع کرده اند که بجایش گذشت واشارهٔ این هم همه را بنجا کرده ایم چگونه وضع کرده اند واسم مصادر مذکور که بآف است مزید علیه همین بَف باشد وماخذی دیگر هم بنظر می آید که صراحت آن بربفتری کنیم که می آید صاحب ناصری که اهل زبانست سکندری خورد که این را مخفف باف گفت وحقیقت برعکس آنست وغلط کرد که این را مخفف بافته وبافت نوشت وتمثیلیکه از زربفته وزربفت داد هیچ تعلق از بَف ندارد که (زربفت وزربفته) اسم مفعول ترکیبی است بقاعدهٔ فارسی متعلق بمصدر بافتن وماخذ مرادفات این را بجایش عرض کنیم (**اردو**) (۱) دیکھو باف کے تیسرے معنے (۲) کارگا - دیکھو بفتری کے دوسرے معنے -

بغار بقول برهان بروزن هزار (۱) چوبی باشد که کفش دوزان مابین کفش وقالب گذارند و (۲) درودگران بوقت شگافتن چوب بر رخنهٔ آن نهند صاحب ناصری فرماید که همان معنی بغار است که مرقوم شد وهمانا بغار که اکنون گویند تصحیف آنست صاحب جامع گوید که ظاهرا تصحیف بغاز است کما مر **مؤلف** عرض کند که صاحب جامع که اهل زبانست سکندری خورد که این را تصحیف بغاز

دانست و از ماخذ این خبر نداشت که صراحت آن بر بغاز کرده ایم و نظر بر ماخذ این را مبدل بغاز دانیم پس لغتی که به تبدیل حروف موافق قیاس مبدل و مستعمل شد آنرا تصحیف گفتن درست نباشد (اردو) دیکھو بغاز کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بغاز بقول صاحب هفت بکسر اول بازای هوز آخره بمعنی بغار که به رای مهمله گذشت۔ دیگر

کسی از محققین ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که مبدل همان بغاز که بجای خودش گذشت و صراحت ماخذ هم همدر انجا مذکور و ذکر تبدیل غین معجمه بفا هم همدر انجا کرده ایم ولیکن تا آنکه سند استعمال این پیش نشود این لغت مبدله را تسلیم نکنیم که همه محققین اهل زبان و معاصرین عجم سکوت ورزیده اند۔ (اردو) دیکھو بغاز کے پہلے اور دوسرے معنے اور (بغار)

بفت مخفف هماف بافت که بجای خودش گذشت و اشارهٔ این هم همدر انجا مذکور که چگونه تخفیف راه یافته و بافت مخفف بافته و بافته اسم مفعول بافتن و استعمال این بدون ترکیب با اسمی نمیشود چنانکه در بفت (اردو) بُنا ہوا۔ (۳۴۷۹)

بفتری بقول سروری بفتح با و نای قرشت و سکون فا (ا) بمعنی همان بف که بجایش گذشت و آنرا (کفتری) هم گویند و افراز هم (خسروانی ؎) کارگاه نطق را طبعش چو نساجی کند پر لفظ زیبا تار و معنی پود و گلکش بفتری ✤ صاحبان جهانگیری و رشیدی و ناصری و سراج هم ذکر این کرده اند صاحبان برهان و جامع و مؤید و غیاث بر کرسی بالامی فرمایند که (۲) کارگاه جولاهی را نیز گفته اند مؤلف عرض کند که اگر این را متعلق به بف دانیم لازم می آید که سه حرف آخره را زائد گیریم و این خوش نمی نماید اگرچه ما بر لغت بف آنرا اسم جامد فارسی زبان دانسته ایم ولیکن در اینجا نظر بر لغت (کفتری) که بالا مذکور می توانیم قیاس کرد که اصل لغت همان کفتری باشد و آن مرکب است از لغت کفت که

بکاف عربی مفتوح بمعنی شگاف و اسم مصدر کشیدن است که بجای خودش می آید فارسیان رای مهمله بر وزیاده کردند که افاده معنی نسبت کند چنانکه انگشت و انگشتر پس معنی لفظی کفتر منسوب بشگاف و کنایه از شانه جولاهگان که شگاف فها دارد و بزیادت یای نسبت بر وکارگاه را نام نهادند که منسوب بکفتر است و بفتری مبدل آنست که کاف بموحده بدل شود چنانکه کوشاسب و بوشاسب الذرین صورت

بفت را بمعنی اول مخففش دانیم و جا دارد که فارسیان مجرد بفت را که مبدل کفت است برای این آله شگاف نام کرده باشند که کف هم بمعنی شگاف می آید باجمله معنی دوم این حقیقی است و معنی اول بر سبیل مجاز که یکی از اجزای آن را هم موسوم کردند به همان واصل لغت بفتر را ترک کردند بنا وقفی از ماخذ- (اردو) (۱) دیکھو بف (۲) کارگاہ بقول آصفیہ فارسی- اسم مذکر- جولاہوں کے کپڑا بننے کا گڑھا

(الف) بفج (الف) بقول سروری بفتح با وسکون فا (۱) کف دهان وخیوکه از دهان مردم وقت تکلم پاشیده شود- وبقول شمس فخری گوید که (۲) کسی را نام است که در وقت تکلم آب (ب) بفج از دهانش پاشده شود (شمس فخری ۲ ه) تنک می رفت وآب از دیده می ریخت ✤ چنانکه آب از دهان وقت سخن بفج ✤ صاحب جهانگیری بر (ب) ذکر معنی اول کرده الف ومعنی دومش را ترک کرد (وله ه) ستم راه عدم پرسان همی رفت ✤ فروهشته ز بیمش چون شتر بفج ✤ تنک می رفت و آب از دیده می ریخت ✤ چنانکه از دهان وقت سخن بفج ✤ صاحب رشیدی ذکر (ب) بمعنی اول می کند وبذکر معنی دوم گوید که آنانکه معنی دوم را درست دانند در مصرع دوم سند اول لفظ آب را حذف کنند وفرماید که این اصح است از جهة روایت شعر فخری ومؤلف نفائس الفنون نیز به همین معنی آورده اما مشهور ومسطور در فرهنگها معنی اول است بنابران در جهانگیری مصرع فخری را چنان

خوانند لیکن نظر فخری بر معنی ثانی است که مؤلف نفائس آورده (انتهی) صاحب برهان بذکر (الف) و بذیل آن ذکر (ب) کرده به تصدیق هر دو معنی بالا گوید که (۳) دهانی را هم نامند که دائما آب آزان ریزد و (۴) لب طبر یدا هم که از قهر خشم فروهشته باشد صاحب ناصری بذکر (ب) بر معنی اوّل و چهارم قانع و صاحب جامع اکتفا بر معنی اوّل و دوم کرده الف و ب هر دو را صحیح داند. صاحب مؤیّد بذکر الف بحوالهٔ لسان الشّعرا معنی اوّل را ذکر کند و نسبت معنی چهارم می فرماید که لب شتر را نام است که از خشم فروهشته باشد و بحوالهٔ مؤیّد الفوائد (ب) را صحیح داند. خان آرزو در سراج بذکر (ب) معنی اوّل را اصل داند و معنی دوم را امجاز آن. مؤلف عرض کند که بی غوری محققین است که یکی سند شمس فخری را برای (الف) آرد به نقل (الف) و دیگری از همان سند استناد (ب) بنقلش می کند. و ستم این است که یکی از همان یک شعر بزیادت لفظ آب در مصرع ثانی سند معنی دوم می گیرد و دیگری بحذف آن شاهد معنی اوّل قرار می دهد. به تحقیق ما نظر بر کثرت اقوال محققین اصل لغت فارسی زبان به جیم فارسی است و آنانکه بجیم عربی آورده اند مبدّلش باشد چنانکه کاج و کاج. معاصرین عجم با ما اتّفاق کنند و گویند که در لغتی که جیم عربی و فارسی هر دو آمده لغتی را اصل دانیم که بجیم فارسی است حالا عرض میشود نسبت معنی که سند معنی اوّل و دوم همان یک شعر امیر شمس فخری است که بدون زیادت لفظ آب در مصرع ثانیش معنی اوّل را است و بزیادت لفظ آب معنی دوم را و ذوق زبان اجازت نمی دهد که لفظ آب را حذف کنیم و در لفظ چنانکه با شباع کاف آخره را در از کشیم که مخل فصاحت و شایان کلام استاد سخن نیست پس ما این سند را متعلّق به معنی دوم دانیم و با اتّفاق خان آرزو معنی اوّل را اصل و معنی دوم را امجازش خوانیم و کثرت اتّفاق محققین

الزبان بر معنی اوّل ہم متقاضی ہمیں است وبس - ومعنی سوم را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ ہمہ محققین زباندان اعنی سروری وناصری وجامع - ترکش کردہ اند وغیر از برہان دیگری از محققین فارسی زبان ذکرش نکرد وحق آنست کہ اینمعنی ماخوذ است از معنی دوم وحقیقۃً ہر دو یکی است حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم کہ شعر اوّل سند دوم (پیش کردۂ جہانگیری) متعلق بدوست اگرچہ جہانگیری ذکر این معنی نکرد "تمغی سست است وگواہش چست" باقی حال از معنی سوم لبے مراد است کہ ہمچوں شتر فروہشتہ باشد وآب از وریزد - کہ در انسانان ہم ہمچو خلقت بنظر گذشت وضرورت آن نیست کہ این را بہ خشم وقہر مخصوص دانیم چنانکہ صاحب برہان نوشتہ یا بہ بیم وترس چنانکہ شمس فخری در کلام خود آوردہ وضرورت اینہم نیست کہ این قسم لب را مخصوص بہ سطبری کنیم چنانکہ قول برہان است واینہم خوب نباشد کہ لب شتر را بدین اسم مخصوص کنیم چنانکہ صاحب مؤید برای تائید فضلای کند کہ سند شمس فخری بداہتاً تردید آن می نماید ودر کلامش وجود لفظ شتر بالفظ بفیج متقاضی آنست کہ بفیج را مطلق دانیم برای حیوان مطلق - کہ حیوان ناطق ہم دران داخل است ومجبے نیست مطبع نولکشور سطبر را شتر نقل کردہ باشد کہ در دیگر نسخ قلمی مؤید ستبر بہ تائے فوقانی است وبرای تحریف مطبع - زیادت نقطہا بیش نیست حاصل اینست کہ معنی چہارم را نظر بسند استاد سخن تسلیم کنیم بدین تعریف کہ لب آویختہ وفروہشتہ را نام است کہ آب از وریزد مثل شتر (اردو) (۱) وہ لعاب یا تھوک جو بعض انسانوں کے مُنہ سے تکلّم کے وقت اُڑتا ہے - مذکّر (۲) وہ شخص جس کے منہ سے تکلّم کے وقت لعاب یا تھوک اُڑے - مذکّر - (۳) وہ مُنہ جس سے ہمیشہ لعاب بہتا ہو - مذکّر (۴) وہ لب زیرین جو لٹکا ہوا ہو جس سے لعاب بہتا ہو جیسے اونٹ کا ہونٹ - مذکّر -

بفخم بقول سروری بفا و خا بروزن شبنم (ا) بمعنی بسیار (منجیک ت) بدان ماند بنفشه بر لب جوی ۴
کو بر آتش نهی گوگرد بفخم ۴ (کمال اسمعیل ت) گه مناظره با کوه اگر سخن رانی ۴ ز اعتراض تو بفخم شود
معید صدا ۴ د (۲) ازاری باشد که نثار چینان بر چوبها بندند تا نثار بدان از هوا یابند (عنصری ت)
بسکه از گردکردن بفخم ۴ نه شکر چیدهیچکس نه درم ۴ صاحبان جهانگیری و برهان و جامع و رشحات ذکر
هر دو معنی کرده اند - صاحب رشیدی بذکر معنی اول می فرماید که بمعنی دوم فخم است نه بفخم و بای بفخم
زاید است و ایشان از اصل کلمه پنداشته اند - صاحب ناصری بذکر هر دو معنی گوید که در شعر حکیم عنصری
(که بالا مذکور شد) فخم بفتحتین بحذف بای زاید است و فرماید که بعضی بتازی قرشت فخم نیز گفته اند که
تصحیف است و افصح پخم بپای فارسی است خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی بالا سهو گوید که سند
عنصری (که بالا مذکور شد) برای معنی اول مناسب است و دلالت بر معنی ثانی ندارد و خیال خود ظاهر
می کند که این سهو قوسی باشد چه باوجود آوردن فخم بدون بای تازی بمعنی مذکور بفخم را درین باب
آوردن خطاست و نیز میتوان گفت که فخم و بفخم را که بمعنی نثار چین گفته اند مستند آن همین شعر
عنصری است و دران معنی بسیار که از شعر منجیک غیر آن درست نمی شود بی تکلف راست می آید
پس اگر برای معنی نثار چین دیگر شعر استادی پیدا شود می تواند شد والا احتیاج گفتن آنمعنی نیست
و شعر شمس فخری که در سند لفظ (فخم) آورده اند هرگز سند نمی تواند شد - چراکه او در ذیل لغت نویسان
است - پس شعر خودش چطور درست شود (الخ) و هم او بذیل پخم به بای فارسی) می طراز د که آنانکه
بغوقانی خوانده اند تصحیف است و هم او بر (فخم - بفا) می نویسد که بفتحتین چادری که پهن کنند تا میوه
و نثار بر زمین نه افتد و فرماید که تخصیص بچادر نثار چینان خطاست نیز فرماید که پخم که به بای فارسی است

بفا بدل شده فخم شده مؤلف عرض کند که شک نیست که بخم به بای فارسی اصل است و قول ناصری که
از اهل زبانست اعتبار را نشاید و فخم که بفامی آید مبدل آن چنانکه سپید و سفید و انچه بفوقانی می آید
البته محل نظر است که تبدیل باسم فارسی یا فا با فوقانی بنظر نیامده ولیکن نظر باعتماد محققین کرنکر
تخم هم بجایش کرده اند توانیم قیاس کرد که بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه پیغاره و پیغاره و پس
ازان موحده بدل شد به فوقانی چنانکه بتکوب و بنکوت و جادارد که همین لغت تخم را تمثیل تبدیل
بای فارسی به فوقانی گیریم بای حال بخم به بای فارسی اسم جامد فارسی زبانست و تخم و فخم مبدلش
مبدل گفتنش خوشتر ازانست که تصحیف نام نهیم عوض تصحیف و چرا نگوییم که تخم به فوقانی هم اسم
جامد است و بس بالجمله موحده در لغت بفخم زائد است و هر دو معنی این را بر اعتبار صاحبان سروری
و جامع و ناصری تسلیم کنیم و شمس فخری هم اهل زبانست که خان آرزو ذکر قولش کرده ولیکن قول خان
آرزو را تسلیم نه کنیم که (اگر صاحب زبانی محقق زبان خود باشد سند اشعار او بکارش نمی خورد) این
کلیه ایست که برای محققین هند نژاد قائم کرده اند یعنی اگر محقق هند نژاد تعریف لفظی بدون
حوالهٔ محقق معتبر نه کند و بسند آن کلام خود پیش کند در خور اعتبار نباشد چرا که او صاحب زبان
نیست و اشعار او برای تحقیق لغت فارسی زبان مستند نمیتوان شد مثلاً خان آرزو که صاحب
سراج اللغت است اگر در تعریف لغت فارسی زبان بدون حوالهٔ لغات معتبره از کلام خود سند آرد
اعتبار را نشاید برخلاف آن محققین صاحب زبان مثل سروری و ناصری و جامع و شمس فخری میتوانند
که در تحقیق زبان خود از محاورهٔ زبان و کلام خویش که عین محاوره را ماند تمثیل پیش کنند انچه صاحب
ناصری از برای لغت (فخم بدون موحده) کلام عنصری را که بالا مذکور شد سندی گیرد سکندری می خورد

اگر در مصرع اوّلش موحدہ را بمعنی میت گیریم باید کہ بر مصدر (کردن) کہ ماقبل آنست یای وحدت یا شین ضمیر زائد کنیم والّا معنی شعر خبط می شود و باقی نمی ماند و مجرّد اضافت مصدر (کردن) خلاف قواعد است و اگر از اضافت کار نگیریم وزن شعر درست نمی شود حاصل این ست کہ محقّق دبانداں بر معنی شعر غور نکرد ورنہ مرکب خطای فاش نمی شد۔ فتأمّل (اردو) (۱) بہت (۲) وہ جھولنا جو فقرا، لانبے بانس پر قائم کرکے بالاخانوں یا فیل نشینوں سے اسکے ذریعہ سے بھیک مانگتے ہیں۔ اور شے مطلبہ کو اسی جھولنے کے ذریعے سے حاصل کرتے ہیں۔ مذکّر۔ دکن میں اسکو بھیک کی چھتری کہتے ہیں یہ اس بنیاد پر ہے کہ فقرا، اس جھولنے کو چھتری کے مشابہ بناتے ہیں اور پھر اسکو الٹ کر اسکے نیچے ایک طویل بانس قائم کرتے ہیں۔

بفدا کردن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید کہ مرادف فدا کہ بیاید۔ صاحب انند نقل نگارش وسند ہر دو از میر خسرو (ع) من برضای خویشتن جاں بفدای می کنم ❊ منت تست گر دہی تن برضای چوں منی ❊ مؤلّف عرض کند کہ (جان فدا کردن) و بزیادت موحدۂ اوّل (جان بفدای کسی کردن) ہر دو یکی است بہار در نقل شعر غلطی لفظی کرد یعنی تو را می نوشت و باستقاد وش عوض (جان بفدای کسی کردن)

(بفدا کردن) قائم کرد ذوق محاورہ نداشت و مصدر غلط انگاشت و انچہ این مصدر را مرادف فدا گوید ہم غلطی اوست (اردو) فدا کرنا۔ نثار کرنا۔

بفرتاش بقول شمس بفتح یکم و دوم (۱) بمعنی زدن و (۲) بقول بعض آلتی است بجہۃ بغرا کشیدن مؤلّف عرض کند کہ ہمہ محقّقین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت و معنی اوّل کہ مصدر لست ہیچ مناسبت با لفظ ندارد و

ومعنی دوم بیان کرده اش لغو محض - بغرا بمعانی خودش گذشت وفرتاش بدون موحده در فارسی زبان بمعنی وجود می آید که مقابل عدم است - جزین نباشد که همان (بغرقاش) که به غین معجمه عوض فا بمعنی دوم گذشت بتصرف کاتب (بفرتاش) قائم شد وبعضی آنرا هم عوض قاف به فوقانی نوشته اند وما همدر اینجا بدون سند استعمال آنرا تسلیم نکرده ایم ودرینجا همین قدر کافی است که معنی اوّل لغو است ومعنی دوم بدون سند استعمال اعتبار را نشاید که محقق بی تحقیق اعتباری ندارد (اردو) (۱) ناقابل ترجمہ۔

لغو (۲) دیکھو بغرقاش۔

بفرزندی برداشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بہ پسر خواندگی گرفتن (صائب ؎) چرخ آنروز که گهواره زپشیم برداشت ✤ پدر عشق بفرزندی خویشم برداشت ✤ (عرفی ؎) در کارگه عدل تو ازبس ہنر آموخت ✤ عدل تو بفرزندی برداشت ستم را ✤ صاحب انند نقل نگار بہار مؤلف عرض کند که ہمان که بر (بر داشتن بفرزندی) گذشت (اردو) دیکھو بر داشتن بفرزندی۔

بفرک ہمان با آن که بجایش گذشت وبقول محیط لغت فارسی با آن ہمین بفرک است ما اشارہ این همدر اینجا کرده ایم محققین فارسی زبان این را ترک کرده اند وغیر صاحب محیط (بذیل موز) دیگرے ذکر این نکرده وبقول خزینه در ترکی هم این را موز گویند واکثر اہل لغت (باپند السنه متعدده) فارسی این را ترک کرده اند (چنانکه صاحب خزینه ونفائس) وبعربی زبان طلح وموز هردو آمده ومحققین لغات اردو اعنی صاحب نفائس وفرہنگ آصفیه کیلا را لغت زبان ہندی دانند وصاحب منتخب که محقق لغات عرب در زبان فارسی است در ترجمۂ موز ذکر کیلا می کند وصاحب برہان بر کیله صراحت می فرماید که اسم موز است در ہندی وصاحب برہان موز را لغت فارسی دانسته

صاحب ناصری ذکر موز کرده گوید که کیله را نام است و صراحت کند که موز لغت عرب و اینهم صراحت می فرماید که این میوهٔ هند است و خان آرزو بر موز بحوالهٔ قوسی گوید که چون میوه مذکور در مصر و یمن و هند می شود و در ایران و توران نمیشود بنا ً علیه فارسی نباشد. نیز گوید که بعضے موز را عربی دانند و صاحب محیط بر موز بذکر بفرک گوید که در ایران هم اندکی یافته می شود و بر حاشیهٔ کتاب باشارهٔ نسخه بفرک را به نون عوض موحّدهٔ اوّل و طاء حُطّی عوض فا نطرک نوشته و ناظر در عربی بقول منتخب باغبان را نام است و صاحب اند نسبت نظر گوید که لغت عرب یعنی باغبانی نمودن نتیجهٔ اینهمه جگر کاوی آنست که اسم موز در فارسی زبان متحقّق نشد و هیچ سراغ بفرک در کتب لغات فرس یافته نمیشود و محقّقین فارسی زبان نطرک را هم ترک کرده اند و معاصرین عجم ساکت اگر بر اعتماد صاحب محیط که محقّق مفردات طب و پابند لغات السنه غیر هم می باشد نطرک را صحیح دانیم توانیم قیاس کرد که مفرّس است که فارسیان بر لغت نظر عربی کاف زائد (چنانکه پرستو و پرستوک) یا کاف تصغیر (چنانکه مردک) زیاده کرده باشند و معنی لفظی این باغبانی کوچک. و کنایه از موز که آنانکه در خانهٔ خود خانه باغ ندارند. یک دو درخت موز را قائم کنند نظر بسهولت کاشت و الله اعلم بحقیقة الحال اگرچه بسیاری ازین بیان بار دیف های آئنده تعلّق می داشت ولیکن ذکر آن همدرینجا برای تحقیق این لغت پسندیدیم (اردو) دیکھو بابن۔

بفرمان بودن مصدر اصطلاحی. بقول بحر مطیع بودن مؤلّف عرض کند که موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند	(اردو) فرمانبرداری کرنا (دیکھو بردن فرمان) **بفرمان رفتن** مصدر اصطلاحی۔ اطاعت کردن و مطیع بودن مرادف مصدر گذشته

(اردو)

(انوری ے) در تماشاگاہ زنقش ازپئ ترتیب حسن ٭ باد در فرمان روائی ہم بفرمان می رود ٭ (اردو) دیکھو برون فرمان۔

بفرمان گردیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف مصدر گذشتہ (صائب ے) سلیمان وار گر سازی ہوا را زیر دست خود ٭ فلک چون حلقۂ خاتم بفرمان تو می گردد ٭ (اردو) دیکھو برون فرمان۔

(۳۴۷۸)

(الف) **بفروخت آمدن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بفروش رفتن** صاحب بحر ہر دو را بمعنی فروختہ شدن آوردہ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (بفروش رفت) را بمعنی فروختہ شد نوشتہ کہ ماضی مطلق (ب) وحالا برزبان معاصرین عجم است و الف متروک (اردو) الف وب۔ بکنا۔ بقول آصفیہ فروخت ہونا (کب جانا) بقولہ فروخت ہو جانا۔

(۳۴۷۹) (۳۴۸۰)

(الف) **بفریاد آمدن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بفریاد آوردن** الف بمعنی فریاد کرنا است وب متعدی آن ہر دو موافق قیاس (انوری الف ے) بفریاد آمدم اینجا بفریاد ٭ مگر شاہ جہاں دادم دہد داد ٭ (صائب ب ے) بلند آوازہ سازد شور عاشق عشق سرکش را ٭ بفریاد آورد مشتے تمک دریای آتش را ٭ (اردو) (الف) فریاد کرنا۔ بقول آصفیہ غل مچانا۔ شور کرنا۔ آہ وزاری کرنا۔ داد چاہنا۔ (ب) الف کا متعدی کسی کو شور اور پکار اور داد خواہی پر آمادہ کرنا۔

(الف) **بفریاد خود رسیدن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بفریاد در رسیدن** خان آرزو در چراغ نسبت (الف) گوید کہ بداد خود رسیدن است (وحید ے) عاشق بداد خویش زبیداد خود رسید ٭ از زندگی گذشت بفریاد خود رسید ٭ صاحب بحر نقل نگارش و صاحب اند بذکر (ب) فرماید کہ بداد رسیدن (ظہوری ے) کشاد ہمت رندان رسد روزی بفریادم ٭ اگر در صحبت زاہد گاہے بندی گردم ٭ (صائب ے) ای کارساز خلق

بفریاد من برس ؛ زان پیشتر که کار من از کار بگذرد ؛ مؤلّف عرض کند که (ب) کافی بود و خان آرزو الف را برای تکمیل رسالهٔ چراغ هدایت قائم کرد و در دیباچه می نگارد که لُغاتی که در دیگر کتب نبود درین کتاب جمع کرده ایم می پرسیم از وکه لفظ خود را در (الف) بچه خصوصیت قائم کرده و خود هم داخل کسی باشد و اصل این هر دو مصادر (بفریاد کسی رسیدن) است و بس پس (ب) کافی بود و ضرورت نداشت که الف را قائم کند (اردو) (الف) اپنی فریاد کو پہنچنا۔ (ب) فریاد کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ دادرسی کرنا۔ انصاف کرنا۔ فریاد سننا۔ نیاؤ کرنا۔

بفریسند صاحب غیاث گوید و صاحب انند بدنمایش می پوید که این لفظ غلط است و بفرستند صحیح۔ چرا که مصدرش فرستادن است۔ پس زیاده کردن یای تحتانی بعد رای مهمله وجهی ندارد و استعاطتای فوقانی نیز درین لفظ از بعد سین مهمله یافته نشده مؤلّف عرض کند که ضرورت نداشت که این را در باب موحّده قائم کند که موحّدهٔ اوّل زائد است و فرسید مضارع مصدر فرستن که بجایش می آید و صاحب بحر عجم هم ذکرش کرده و این جمع آنست الغیاث از صاحب غیاث که از مصدر فرستن خبر ندارد و صاحب انند فریضه نقل نگاری را بجا می آرد۔ فارسیان گویند که "نقل نویس را عقل نباشد" حقیقت فرستادن و فرستن و فرستیدن را بجایش عرض کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که مضارع فرستن فرسد بود فارسیان برای سهولت تلفظ بزیادت تحتانی قبل سین فرسید کردند۔ چنانکه بست را بیست (اردو) بھیجنا کا مضارع بھیجے اور اسکی جمع بھیجیں۔

مصادر اصطلاحی بقول بحر

(الف) بفسان زدن تیغ و خنجر و امثال آن
(ب) بفسان کردن تیغ "
(ج) بفسان کشیدن تیغ "

تیز کردن تیغ و مانند آن مؤلّف عرض کند که موافق

قیاس است معاصرین عجم تسلیم می کنند (اردو) تلوار یا خنجر وغیره کو پتھر چٹانا - دیکھو برسنگ راندن -

بفش بقول جهانگیری با اوّل مفتوح و بثانی زده بمعنی شکوه و عظمت و کرّ و فر و فرماید که بوش هم بهمین معنی آمده (حکیم سنائی ؎) پخته از حسرت طلب گل شان ✤ سوخته زاتش و فا دل شان ✤ باد و بفشی برای حرمت فرع ✤ با عوام و بهاندشان برشرع (ولہ ؎) بدیں باد بفش و سرورشیں گوئی ✤ سنائی نیم بوعلی سیم جوئی ✤ صاحب رشیدی گوید که بمعنی (اوش و بوش) یعنی کرّ و فر - صاحبان برهان و ناصری و جامع ذکر این کرده اند - خان آرزو در سراج چه خوش تحقیقے کرده می فرماید که ظاهرا مبدّل بوش است و بر بوش می فرماید که بضمّ اوّل و کسر وا و بمعنی تقدیر و هستی و تحقیق خود ظاهر می کند که شین برای نسبت است و بجاز برای تقدیر استعمال یافته و فرماید که بفتح اوّل و سکون دوم بمعنی کرّ و فر و خودنمائی **مؤلّف** عرض کند که ما بر (اوش و بوش) که بمعنی کرّ و فر گذشت صراحت کرده ایم که آن مبدّل (هوش و بوش) است و هوش و بوش بهر دو بمعنی کرّ و فر اسم جامد فارسی زبان و حقیقت بوش بهین قدر است که معنی حقیقی آن هستی و قدرت داشتن و مجازش کرّ و فر مصدر باشیدن باشد بر سبیل تبدیل و تحقیق کاملش بجای خودش کنیم و اصل لغت زیر تحقیق واو بدل شده به فا چنانکه دام و فام پس این مبدّل بوش باشد و بس (اردو) دیکھو اوش و بوش -

بفکین بقول برهان با کاف بروزن قزوین بلغت زند و پازند کوشک و بالاخانه صاحب جهانگیری در ملحقات برمعنی کوشک قانع صاحب ناصری هم ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که کوشک بمعنی بنای بلند بجایش می آید و جز این نیست که این اسم جامد فارسی قدیم است و بس (اردو) بلند عمارت مؤنث - بالاخانه - دیکھو (بالاخانه) -

بفلان چیز برداشت مقوله - بهار گوید که ای برابر آ بچیز پنداشت بر قیاس (بفرزندی برداشتن) (میرزا طاهر وحید ؎) سوختم از بهر و آن نامهربان یاور نداشت ❊ بود گوئی در دو سنگینیم بکاهی برنداشت ❊ **مؤلف** عرض کند که (برداشتن بچیزی) بمعنی حقیقی چیزی را از چیزی دفع و دور کردن است و همین معنی حقیقی ازین شعر پیداست یعنی شاعر گوید که درد سنگینی مرا بود ولیکن یار ما بمقدار کاهی آن را دفع نکرد و هیچ همدردی ما نکرد - مخفی مباد که (برداشتن بفرزندی) هیچ تعلق از معنی حقیقی ندارد بلکه متعلق است بمعنی بست و هشتم برداشتن که مجاز بست و ذکرش بجای خودش گذشت - حیف است از بهار که این مقوله را باستناد کلام طاهر وحید قائم کرد و اصلا بر معنی شعر غور نکرد - حق آنست که قیام این مقوله ضرورت نداشت و زحمت بیجا برداشت (اردو) ناقابل ترجمہ -

بفلان گفتهٔ نرسی مقوله - بقول وارسته (یعنی این همه عظیم الشانی و بر کار خود سواری که فلانه که سرامد عصر است او را گفته بمن نرسی) (سعید اشرف ؎) گدای نشئه جام تو نشئه های دگر ❊ هزار بار بتر یاک گفتهٔ نرسی ❊ صاحب بحر و بها وارسته را نقل نگار **مؤلف** عرض کند که وای بر محقق مصطلحات که مقوله تصنیف کرده است و بر معنی شعر غور نکرده شاعر خطاب به یار گوید که (همه نشئه های عالم محتاج نشئه جام تو می باشد و تو بارها بتر یاک گفته که با نشئه جام برابر نشوی) هر چه درین شعر قابل بیان است لفظ (نرسی) که مخاطب مضارع منفی و بمعنی لفظی اوست و مراد از برابر و مقابل نشوی و صراحت این معنی مجازی بر مصدر (رسیدن) می آید - هیچ ضرورت نبود که این مقوله ازین شعر پیدا کنند و ضرورت نداشت که در ردیف موحده این را جا دهند (اردو) دیکھو رسیدن

بفم بقول سروری بکسر با و فتح فا بمعنی (۱) دلتنگ و فرومانده صاحب جهانگیری باتفاق معنی بیان کرده سروری می فرماید که بالفتح و فرم نیز به همین معنی می آید صاحب رشیدی همزبانش و بقول صاحب برهان بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی (۲) اندوه و دلگیری هم و فرماید که بفتح ثانی هم آمده و صاحبان ناصری و جامع همزبانش خان آرزو در سراج نقل نگار سروری و برهان در اعراب و معانی مختلفه صاحب محیط بر فرم گوید که دوائی است زنان برای تنگی فرج مستعمل دارند و او بر خلاف آئین خود از صراحت مزید ساکت و نمی گوید که مال کدام زبان است واز خواص و طبیعتش هم ذکری نکرد واسم آن در دیگر السنه هم ننوشت صاحب انند فرم و فرمته هر دو را بدین معنی لغت عرب گفته و صاحب برهان این را مرادف بفم و بمعنی دوای مذکور هم لغت فارسی دانسته ذکرش بجای خودش کرد و صاحب منتخب برم را بفتحتین لغت عرب گوید بمعنی ملال و دلتنگی و دانهٔ انگور که بسیار کوچک می باشد (الخ) مؤلف عرض کند که زنان هند و عجم همین دانهٔ قسم خاص انگور را می سایند و سفوف آن داخل فرج می کنند تا تنگی پیدا شود از عمل قابضه پس معلوم شد که فارسیان از همین برم عربی لغت فرم را به تبدیل موحده بفا چنانکه زبان وزفان مفرس کردند و بهر دو معنی یعنی دلتنگی و دوای مذکور استعمال کردند و معنی اوّل حقیقی و معنی آخر مجاز آن و شک نیست که لغت زیر تحقیق هم مبدّل برم عربی است که فارسیان رای مهمله را بدل کردند بفا اگرچه این قسم تبدیل پیش ازین از نظر ما بگذشت ولیکن عیبی ندارد که همین یک لغت را سند این قسم تبدیل گیریم و فرم که می آید با بفم هیچ تعلّق ندارد و تصفیهٔ اختلاف اعراب بوجه آنکه سند استعمال پیش نشد جزین نیست که باعتبار صاحبان ناصری و جامع و سروری که از اهل زبانند اعراب بیان کرده شان را صحیح پنداریم و باعتبار ما خذ بفتحتین باشد که اصلش (برم) است این است حقیقت این

لغت که خان آرزو از ماخذش سکوت ورزیده و برفرم می فرماید که از صراح وغیره بدین معنی عربی معلوم می شود واز برم عربی خبر ندارد و عجبی نیست که عربان هم برم را بر سبیل تبدیل فرم کرده باشند. (اردو) (۱) عاجز- تنگ آیا ہوا۔ بتنگ (۲) اندوه بقول آصفیه فارسی- اسم مذکر غم- الم- رنج- فکر- تردّد- تشویش مصیبت

بفنج بقول سروری بفا و نون بوزن منهج ماری که در باغها باشد و گزندنه رساند (شمس فخری ۵) دعا و مدح اورا ورد خود سازد که اغنی باتو باشد کم ز بفنج ٭ صاحب برهان فرماید که نوعی از مار است و ماری هم گزند بمردم نرساند صاحبان ناصری وجامع همزبانش خان آرزو در سراج بحواله قوسی با معنی بیان کرده سروری متّفق وگوید که در جهانگیری یَفَنج به فتح تحتانی وسکون غین و فوقانی مفتوح وجیم وبدون نون یَغَج هم می آید مؤلف عرض کند که این هر سه لغت را با عربی و ترکی هیچ تعلّق نمی نماید ظاهرا لغت فارسی قدیم معلوم می شود که معاصرین عجم هم برزبان ندارند و این قسم مار را نمیدانند باقی حالِ لغت اوّل اصل باشد و دوم مخفّف آن بحذف نون چنانکه ایشان و ایشا و لغت زیر بحث هم مبدّل ومخفّف که از لغت اوّل تحتانی بدل شد به موحّده چنانکه بالیوس و بابوس و غین معجمه بدل شد بفا چنانکه غلیو و فلیو و فوقانی را حذف کردند چنانکه راست وراس وانچه بعض صاحبان تحقیق قسم مار و صفتش را جدا می کنند تسامح شان می نماید- یعنی این همان قسم است که گزند نمی رساند مخفی مباد که (فنج) هم به همین معنی می آید و آن مخفّف این باشد بحذف

موحّده (اردو) بفنج سانپ کی ایک قسم ہے جو باغوں میں رہتا ہے اور بے ضرر ہے۔ مذکر۔

موحّده با قاف

بق بقول غیاث بالفتح وتشدید قاف بمعنی پشّه و فرماید که در فارسی بضرورت نظم به تخفیف مستعمل

صاحب اند نقل نگارش. صاحب منتخب که محقق عربی زبانست ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ما این را بتخفیف مفرس دانیم (انوری ؎) گهی ذلیل کند قوم فیل را از طیر ✤ گهی هلاکت نمرود را گمارد بق ✤ (اردو) پشہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مچھر۔ ڈانس۔

بقال بقول خان آرزو در چراغ هدایت بمعنی فروشندهٔ غلّه چنانکه در هندوستان شهرت دارد و فرماید که بعضے گویند که بدینمعنی بدال است و فارسیان کسی را گویند که میوه و انار و بهکردگان و پنیر فروشد (وحید ؎) چگویم ز بقال صاحب جمال ✤ ازان خط سبز و ازان رنگ لال ✤ اسیران براطراف از شهر دوده ✤ نمد پوش گرد کلفت چوبه ✤ ازان بی مروّت دل پر کله ✤ چو انگور شد خوشهٔ آمله ✤ ز مژگان شوخش دل مرد پیر ✤ ز سوراخ غربال همچون پنیر ✤ و بالآخر می فرماید که از مثنوی مولوی معنوی بمعنی عطار معلوم می شود و اهل کشمیر شخصے را که سود و سودا کند استعمال کنند (انتهی) زلّه بر دارش بهار نقل عبارت سراج المحققین کرده بدین صراحت مزید که بدّال را لغت صحیح داند و برای سند بیان آخرین سراج المحققین نقل کلام مولوی معنوی می فرماید (؎) بود بقالی و او را طوطی ✤ خوشنوا و سبز و گویا طوطی ✤ صاحب اند به نقل عبارت بهار این را لغت عربی گوید و صاحب شمس گوید که تره و دانه فروش و عامه تره فروش را گویند. صاحب منتخب فرماید که لغت عرب است بالفتح و تشدید قاف بمعنی تره فروش و عام غلّه فروش مؤلف عرض کند که فارسیان لغت عرب را استعمال کرده اند بهمان معانی لغوی و تصرّفی دران نکرده اند و از غلّه فروشی انکار نمی کنند و هر دو سند وحید و مولوی معنوی هم این لغت را مخصوص نمی کند بامیوه فروش و خطای خان آرزو ست که بر معنی اشعار غور نکرد و در معنی بدون سند تصرّف فرمود جز این نیست که قلّت معلومات اوست معاصرین عجم هم بقال را بر زبان دارند و میوه

فروش را بقال نمی گویند. نمی دانیم که خان آرزو برای زینت چراغ هدایت به تطویل تعریف حقیقت جویان را چرا بظلمات می برد (اردو) بقال بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - لغوی معنے کنجڑا - اصطلاحی معنے - مودی - بنیا - پرچونیا -

(الف) **بقالب ریختن** مصادر اصطلاحی - صاحب

(ب) **بقالب زدن** بحر نسبت (الف) گوید

که بمعنی مهیا کردن است ونسبت (ب) فرماید که مرادف برقالب زدن مؤلف عرض کند که ما بر (برقالب زدن) صراحت کافی کرده ایم که اعادهٔ آن در اینجا طول کلام است (اردو) دیکھو برقالب ریختن

بقاول بقول اند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ لغت فارسی است بفتح اوّل وچهارم که بکاول را گویند یعنی داروغهٔ مطبخ مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر دو بان ندارند ومحققین فارسی زبان ساکت وبکاول بجایش می آید ونسبت آن در اینجا همین قدر کافی است که آن لغت ترکی زبان است. وبقول صاحب لغات ترکی بمعنی چاشنی گیر که همان داروغهٔ مطبخ را اسم اصطلاحی است اگر سند استعمال این بقاف عوض کاف پیش شود توانیم گفت که مبدّل بکاول است ومفروض که کاف بقاف بدل می شود چنانکه کند وقند (اردو) دیکھو بکاول

بقائم ریختن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته (۱) جنگ ناکرده عاجز آمدن وفرمایش کردن بهسطاح شطرنج بازان (۲) بازی حریف دیدن وازراه عجز مهرها از دست ریختن وگفتن که بازی قائم است چه دران وقت گویند "فلانی بقائم ریخت" وفرماید که ظهوری در رسالهٔ خوان خلیل در صفت بازی ممدوح گوید (ه) چون بحر رخش بازی انگیزد ❊ مفت بُرد ار بقائمی ریزد ❊ بهار نقل وارسته برداشته وبرای معنی اوّل اسناد ذیل پیش کرده (نظامی ه) بآوارگی در خراسان گریخت ❊ ازان قائم وی بقائم بریخت ❊ (وله ه) بحیرت ماند مجنون از خیالش

بقائم رنجیت لیلی اجمالش ۔ عجب است از بحر کرا و
هم بر نقل وارسته اکتفا فرمود۔ صاحبان اندو
غیاث نقل نگار بهار مؤلف عرض کند که همه
محققین بالا از بازی شطرنج خبر ندارند از بنجاست
که در تعریف این صراحت کافی نکرده اند۔ مخفی مباد
که در بازی شطرنج یکی مات است و دیگری برد و
ستوش قائم مات لغت عرب است ماضی مطلق
از مصدر موت بمعنی مرد و در اصطلاح شطرنج
بازان ختم بازی به حکومت فارسیان این را بزبان
خود برد گویند که مخفف (بازی برد) است یعنی
کامیاب شد ولیکن خبر ندارند که برد و مثل مات فتح
حاکمانه نیست بلکه چیزی است که صراحتش بجایش
کرده ایم که بازی شطرنج بقواعدش ناقابل بازیدن
می شود و هم این را گویند "بازی برابر شد" و سوم
قائم و این حالتی را مانند که چون زید شاه مقابل را
شاه دهد (شاه دادن را کشت دادن هم گویند)
و شاه برای نقل مقام صرف یک خانه دارد و در آن
نقل مقام می کند و کشت را دفع میسازد۔ ولیکن
زید باز او را کشت می دهد و شاه بدفع کشت بخانهٔ
اوّلین می آید که غیر آن خانه دیگری برای نقل
مقام ندارد و پس ازان زید باز کشت می دهد
و شاه همچنان بخانهٔ خالی می آید تا آنکه سلسلهٔ
این کشت منقطع نمیشود الی یوم القیامه۔ اگرچه
زید اختیار دارد که ازین کشت دادن باز آید و
مهرهٔ دیگر را ببازد ولیکن هرگاه بازی او بنسبت
مقابل ضعیف باشد این کشت را نمی گذارد و
غنیمت پندارد۔ پس مقابل آن مهره های یکا
را که در دست می دارد می ریزد و می گوید که بازی
قائم شد یعنی بدون جنگ با و هزیمت روی نمود
همین را فارسیان (بقائم رنجیتن) گویند و (بازی
قائم) هم مراد از (بازی قائم) همین است که ازین
طرز عمل که بالا مذکور شد یعنی از کشت زید و نقل
مقام شاه بازی ختم نمی شود و قائم می باشد الی
یوم القیامه۔ همین قدر است حقیقت معنی

دوم ومعنی اوّل مجاز آن در جنگ (اردو) (۱) لڑائی نہ کرکے عاجز آنا اور صلح کرلینا (۲) شطرنج میں بازی قائم ہونا یعنی بغیر مات کے بازی ختم ہونا۔ افسوس ہے کہ صاحب آصفیہ نے (بازی قائم) یا (بازی قائم ہونا) کو ترک فرمایا ہے

بق بق صاحب انند بذیل بق می فرماید کہ بسیار بق بق کردن۔ محققین فارسی زبان ازین ساکت۔

مؤلف عرض کند کہ انوری در قصائد استعمال این کردہ است (ے) صفت کفر بشعر از تو در افزود چنانکہ بق بق از فاضلی وطنطنہ از خاقانی ✤ یعنی مباد کہ بخ بخ بہ خای معجمہ کلمۂ تحسین ولغت عرب است کہ بجای خودش گذشت وآں را ہیچ تعلق باین نیست۔ وبعض محققین اردو بک بک را بمعنی ہرزہ سرائی آوردہ می فرمایند کہ اصل این در عربی (بق بق) است ودر فارسی کاوکاو وصاحب برہان (کاوکاو) را بمعنی تجسس وتفتیش آوردہ صاحب محیط در عربی زبان بق بق را بمعنی زیادہ گفتن نوشتہ وصاحب سراج بق را بہ تشدید بمعنی بسیار گو آوردہ۔ پس جز بن نیست کہ فارسیان ہمین لغت عرب را کہ بمعنی عام است برای بیہودہ گوئی خاص کردہ اند اندرین صورت مفرس توانیم گفت (اردو) بک بک بقول آصفیہ ہندی اسم۔ مؤنث۔ بکواس۔ ہرزہ سرائی۔ زرّ۔ بڑبڑ۔ جھک۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ عربی میں بق بق۔ فارسی میں کاوکاو۔ مگر ہماری تحقیق میں بک بک کا ترجمہ عربی میں بق بق اور فارسی میں کاوکاو نہیں ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

بقتدو بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار پیروی کردن **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محقق گمنام در غلط انداز ومقصودش غیر از پیروی نباشد کہ حاصل بالمصدر است معلوم می شود کہ معاصرین عجم از اقتداء عربی این را مفرس کردہ اند بحذف الف وزیادت موحدہ در اولش و تبدیل الف آخر بادا وچنانکہ تاغ وتوغ (اردو) پیروی۔ دیکھو اقتدار۔

بقچہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بالضم بمعنی بستہ خورد و صاحب سواالسبیل این را معرب بوغچہ ترکی گفتہ بمعنی پلوندہ **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست کہ مبدل بغچہ باشد کہ بجایش گذشت و صراحت کافی ہمدرا نجا کردہ ایم غین معجمہ بدل شد بقاف چنانکہ آروغ و آروق (اردو) دیکھو بغچہ

بقدر مال باشد سرگرانی مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی مسلکت **مؤلف** عرض کند کہ مقولہ ایست فارسیان ایں را بحق مالداراں استعمال می کنند۔ مقصد اینست کہ مالداران سرگرانی دارند و مفلساں آسانی و ہمین مقولہ صراحت این ہم می کند کہ سرگرانی مالداراں بہ اندازۂ مال است یعنی غنیا را بسیار سرگرانی است و متوسطین را متوسط (اردو) دکن میں کہتے ہیں "جیسے دولت ویسی مصیبت" یہ قریب قریب اسی فارسی مقولہ کا ترجمہ ہے بعض اہل دکن کہتے ہیں "جیسا مال ویسا جنجال"

بقدر یک سنگ اصطلاح۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار۔ بمقدار گردش آسیا **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست کہ سنگ را بمعنی آسیا استعمال کردہ اند و مجرد سنگ بمعنی آسیا از نظر ما نگذشت صراحت کامل سنگ بجایش می آید (اردو) بمقدار چکی کی گردش کے

بقراط بقول ملحقات برہان نام طبیبے است کامل و ماہر و حاذق صاحب غیاث گوید کہ بالفتح باشد۔ صاحب انند می فرماید کہ حکیمی بود دہریہ انیس و جلیس سکندر و عالم را قدیم می گفت و مخلوق نمی دانست و برخلاف عادت خود صراحت نکرد کہ این لغت کدام زبان است۔ صاحب مؤید این را بدلیل لغات عرب جا دادہ۔ فارسیان در کلام خود استعمال این کردہ اند (انوری ؎) سبابۂ بقراط قضا یک حرکت یافت ؎ شریان حسود تو و شریان بقم را ؎ صاحب فرہنگ آصفیہ کہ محقق زبان اردو است این را لغت یونانی گوید (اردو) بقراط بقول آصفیہ۔ یونانی۔ اسم مذکر (صحیح بفتح موحدہ اور

زبان زد خاص و عام بضم موحدہ) جس شخص نے فن طب سے بخل اُٹھا کر اسے عام کر دیا یہی بقراط طبیب ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کے زمانہ کی نسبت اختلاف ہے۔ روضۃ الصفا والا لکھتا ہے کہ بقراط اور ذی مقراطیس یہ دونوں بہمن و اسفندیار کے زمانہ میں تھے۔ دیگر مورخ بیان کرتے ہیں کہ بقراط سکندر رومی سے سو برس پہلے گزرا ہے تاریخ الحکما والے نے ارسطاطالیس کے بعد اس کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ بقراط بن رافیس اسقلیبوس ثانی کے شاگردوں میں اور اوّل کی اولاد میں سے جس شخص نے اوّل فن طب وضع کر کے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ غیروں اور پردیسیوں کو یہ علم ہرگز ہرگز نہ سکھانا تاکہ ہمارے خاندان کی بات بنی رہے وہ یہی اسقلیبوس تھا۔ اس حکیم کی رائے اس فن میں صرف تجربہ پر موقوف تھی اس کے بعد حکیم نوس نے تجربہ کو خطا ٹھہرا کر اس میں قیاس کو شامل کیا ۱۱۷ سال تک اطبا نے اس کی پیروی کی جب برمانیدس طبیب کا زمانہ آیا تو اس نے تجربہ میں خطا ثابت کر کے تنہا قیاس پر عمل شروع کیا جب یہ مر گیا تو اس کے شاگردوں میں اختلاف رہے ہوا بعض نے تجربہ کو پسند اور قیاس کو خارج کیا بعض نے تجربہ اور قیاس دونوں کو باطل سمجھا اور کہا کہ طب حیلوں کا نام ہے۔ چنانچہ افلاطون کے زمانہ تک یہی حال رہا۔ مگر جب بقراط نے تجربہ اور قیاس کو بچشم غور دیکھ کر اس امر کا تصفیہ کیا تو دونوں کو لازم و ملزوم پایا۔ اور کہا کہ تجربہ قیاس کے بغیر خطرناک ہے۔ اور قیاس تجربہ بغیر مستلزم ہلاکت۔ غرض اس نے لازمی طور پر قیاس کو شامل تجربہ کر دیا اور ان تینوں طبیبوں کی کتابوں کو جلا دینے کا حکم دیا۔ ہاں متقدمین کی وہ کتابیں جو تجربہ اور قیاس پر مبنی تھیں انہیں برابر جاری اور قابل اعتماد رکھا۔ بلکہ جب اسقلیبوس اور اسکے شاگرد جو اس امر میں بقراط کے مخالف تھے اس دنیا سے چل بسے تو اس نے مسند طبابت پر

اجلاس فرمایا اس کے وقت میں صنعت۔ تجربہ نے بڑا زور پکڑا جب وقت اس نے دیکھا کہ پردیسیوں اور بیگانوں کی ممانعت کے سبب اس فن میں نقصان اور ضعف آتا چلا ہے تو تمام مسائل طبی کو کتابی طور پر جمع کر کے پردیسیوں۔ اجنبیوں اور عام لوگوں کو اجازت دیدی اور اولاد کو وصیت کر دی کہ اصحاب ذکاء و فطنت سے ہرگز ہرگز اس فن کے بتانے میں دریغ و مضائقہ نہ کرنا چنانچہ بقراط کی اسی رائے صائب و فکر جمیل کی برکت سے یہ شریف فن خلق اللہ میں پھیل گیا۔ بقراط حکیم کم رفتار۔ کم خواب۔ کم گو اور اکثر روزہ دار تھا۔ ہر وقت سر جھکا رکھتا اور بے سوچے کوئی بات نہ کہتا۔ ۹۵ برس زندہ رہا۔ سولہ برس تحصیل علم میں ۷۰ سال تصنیف و تدریس و عبادات الٰہی میں صرف کئے۔ اس حکیم نے پانچ انچھروں میں ساری طب ختم کر دی۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ اگر مادہ فاسد سر میں ہو تو غرغرہ کرائیں اور جو فی معدہ میں تو قے۔ علیٰ ہذا اگر خام معدے میں ہو تو مسہل دیں اور جو جلد میں تو عرق یعنی پسینہ لیں اور عروق یعنی رگوں میں پایا جاوے تو فصد کھلوائیں اسی کا قول ہے کہ چار چیزیں نور باصرہ کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ گرم کھانا کھانا۔ جلتا پانی سر پر ڈالنا۔ سورج کو تکتے رہنا۔ دشمن کی جانب نظر کرنا۔ یہی کہتا ہے کہ تین چیزیں آدمی کو دبلا کرتی ہیں۔ نہار منہ پانی پینا۔ سخت زمین پر سونا۔ پیکار بہت بولنا۔ اسی کا قول ہے۔ چار چیزوں سے بدن خراب ہوتا ہے۔ نہار منہ حمام سے۔ خالی یا بھرے معدے جماع سے۔ خشک گوشت کھانا اور نہار منہ پانی پینا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ بیمار کو جس چیز کی رغبت ہو اس کا دینا بغیر رغبت کی چیز کے کھلانے سے بہتر ہے۔ ایک دفعہ بہمن بن اسفندیار نے بقراط کو نہایت شوق سے بلایا۔ ہزار اشرفیاں بھیجیں اور کہا کہ یہ لیجئے اور تشریف لائیے مگر بقراط نہ گیا اشرفیاں واپس کر دیں

اور یہ جواب دیا کہ میں علم و فضل کو مال کے عوض بیچنے والا نہیں ہوں۔

بقراول حرف زدن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ باحتیاط سخن گفتن است صاحبان بحر و بہار و انند نقلش برداشتہ اند مؤلف عرض کند کہ قراول بجائے لیش می آید و در اینجا ہمین قدر کافیست کہ لغت ترکی زبان و بقول صاحب لغات ترکی فوجے کہ برای جنگ بمکانی تعیّن شود۔ پس شک نیست کہ حرف زدن بااین جماعت تقاضای احتیاط می کند ولیکن محققین اہل زبان مثل ناصری و سروری و جامع ازین ساکت و دیگر اہل لغت ہم ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم ہم بزبان ندارند نمی دانیم کہ خان آرزو این مصدر اصطلاحی را از کجا پیدا کرد و سیچ اشارہ ماخذ نکرد۔ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ ہر چہار محققین بالا ہند نژاد اند (اردو) احتیاط سے بات کرنا۔

بقراول رفتن مصدر اصطلاحی۔ (ب) **بقراول می رود** (الف) بقول برہان جمال بمعنی نشانہ قائم کردن و (ب) بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار۔ بر نشانہ می رود۔ صاحب بول چال (قراول رفتن) را ہم مرادف الف نوشتہ۔ صاحب رہنما بر (قراول رفتہ) می فرماید کہ (نشانہ قائم کردہ) پس معلوم شد کہ در تعریف ب تسامح کردہ است و صراحت خوشی نکردہ باجملہ موحّدہ در اوّل این زائد حالا سخن درین است کہ ب را بقول صاحب رہنما مقولہ دانیم یا (الف) را بقول بول چال مصدری اصطلاحی۔ معاصرین عجم (الف) را بر زبان نمارند یعنی استعمال دیگر مشتقات مصدر (بقراول رفتن یا قراول رفتن) غیر از حال نمی کنند۔ استعمال الف را درست ندانیم و ب را مقولہ خوانیم۔ مخفی مباد کہ قراول لغت ترکی زبانست و بر مصدر گذشتہ صراحتش کردہ ایم و معنی لفظی (الف) رفتن بجائی کہ برای

جنگ متعین است و بمجاز قائم کردن نشانه که کنایه است
(اردو) الف سیدھا باندھنا - بقول آصفیه شست
لگانا - نشانه باندھنا (ب) نشانه باندھتا ہے -

(الف) **بقربان رفتن** مصادر اصطلاحی - خان
(ب) **بقربان سر رفتن** آرزو در چراغ بر (الف)
گوید که معروف و مشهور است و فرماید که مرادف
(بقربان گردیدن) که می آید - زلّه بردارش بهار
بذکر الف هیچ نه نوشت و (معروف و مشهور) استاد
خود را هم ترک کرد و صاحب بحری فرماید که نثار شدن
است و بس و (ب) بقول مجرّد بهار صاحب اند
نقل نگار اوست مرادف (الف) مؤلّف عرض
کند که اگرچه معنی بیان کرده بحر موافق قیاس است
ولیکن استعمال این بدون موحّده یافته ایم که معاصرین
عجم برزبان دارند و با موحّده زائد استعمال هر دو را
مشتاق سندی باشیم که هر چهار محقّقین بالا هند نژاد
و محقّقین اهل زبان اعنی سروری و ناصری و
جامع و برهان ذکر این نکرده اند و معاصرین عجم
برزبان ندارند (اردو) (الف و ب) قربان ہونا -

(الف) **بقربان سر گشتن** مصادر اصطلاحی -
(ب) **بقربان گردیدن** بهار گوید که الف
مرادف (بقربان رفتن) است (حکیم شفائی ؎)
چکنم مرهم تدبیر بدل بر دگری ÷ که بقربان سر زخم
دگری گردد ÷ خان آرزو در چراغ بذکر (ب) گوید
که معروف (وحید ؎) شنیدم گفتهٔ جانان چه
می گردد وحید اینجا ÷ چه می گردد بقربان تو می گردد
بقربانت ÷ صاحب بحر هم ذکر ب کرده می فرماید
که بمعنی نثار شدن است صاحب انند نقل نگار
هم مؤلّف عرض کند که (گردیدن یا گشتن بقربان
سر کسی یا کسی) بمعنی اطراف کسی گشت و طواف
کردن است و کنایه از نثار شدن (اردو) دیکھو
بقربان رفتن -

بقلم آب خوردن مصدر اصطلاحی -
بقول بهار کنایه از آب بسیار کم خوردن (صائب
؎) قانع بدستبوس شدن زان جهان حسن ÷ از

بحر تشنه را بقلم آب خوردن است ✤ صاحب انند
نقل نگارش مؤلّف عرض کند معنی حقیقی این
خبری دهد از آئین و دستور عجم که در زمانهٔ سلف
بیمار را که صاحب فراش می بود و بوجه ضعف
یارای نشست و برخاست نمیداشت آب به نی
وقلم بحلق می رسانیدند - چنانکه درین روزها بتو
پیالهٔ ناوچه دار و بعض بیماران امراض زبان
وحلق که صاحب فراش باشند بوسیلهٔ همان نی
وقلم آب می خورند وظاهر است که بمقابلهٔ آبخوره
ازین طرز عمل آب کمی بحلق میرسد وخورده میشود
پس ازهمین رسم وعادت این محاوره قرار یافته و
مبالغه بهار که لفظ بسیار را داخل معنی کرده است
ضرورت ندارد (اردو) پانی بہت کم - اور کم پینا -

بقلم آمدن مصدر اصطلاحی - بمعنی نوشته
شدن و مرقوم شدن مجهول (بقلم دادن و بقلم
رفتن) است که می آید - معاصرین عجم برزبان دارند
وبقلم هم می آید (اردو) کبھی کبھی بقلم دادن کا مجہول

بقلم بازدادن مصدر اصطلاحی - بقول بهار
خط بطلان کشیدن بر چیزی - صاحب انند نقل نگا
وبقول بحر محو کردن مؤلّف عرض کند که بحث
این بر (بازدادن بقلم) گذشت (اردو) دیکھو
بازدادن بقلم -

(الف) **بقلم دادن** مصدر اصطلاحی الف

(ب) **بقلم رفتن** رج بقول واسته

(ج) **بقلم گرفتن** کنایه بامتناع از نوشتن
(شفیع اثر ۵) داد سیم وزر خود نگرفتن بشیوهٔ بقلم
پیش چشم تو که غارتگر این بستان است
در بحر فکری ۵) هر دو بسیار نفیس است ندانم
کاقول ✤ آن کی را بقلم گیرم و این را گویم ✤ بهار
واسته را نقل نگار و صاحبان انند و بحر هم ذکر این
کرده اند مؤلّف عرض کند که موافق قیاس
است و (بقلم رفتن) هم محاورهٔ عجم است بمعنی
نوشته شدن مراد از بقلم آمدن که گذشت و
معاصرین عجم هم برزبان دارند از بجاست که با بجا

(۳۷۸)

قائم کرده ایم و بقلم آورده ایم (اردو) الف وج لکھنا (ب) لکھا جانا۔

(الف) **بقلنقار** اصطلاح۔ صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر (الف) کرده

(ب) **بقلنقاز** گوید کہ ام جانور سیست کبود رنگ و دانش کہ گردن و پایش دراز باشد و پهن و گوشتش حلال است و فرماید کہ لغت ترکی است و صاحب سروری بذکر (ب) فرماید کہ منقار این جانور هم پهن می باشد۔ صاحب ملحقات برهان هم آورده **مؤلف** عرض کند کہ ما بحث این بر بقلنقار کرده ایم کہ بہ غین معجمہ عوض قاف گذشت و همان اصل است و این مبدل آن کہ غین معجمہ بدل شد بقاف و الف مبدل (ب) شد و ذکر تبدیل هم بصراحت ماخذش همدرنیامده مذکور شد (اردو) دیکھو بقلنقاز

بقم بقول ملحقات برهان (۱) بفتح بای ابجد و قاف و سکون میم چوبی باشد سرخ کہ بدان چیزها رنگ کنند و (۲) بضم اوّل و قاف اهل یمن درخت داتوره را گویند کہ عوام تاتوله خوانند۔ خوردن قدری ازان مستی آورد۔ صاحب جامع همزبانش۔ صاحب رشیدی گوید کہ بکم بفتحتین و بہ کاف عربی کہ می آید لغت فارسی است بمعنی اوّل الذکر و این معرب آن۔ صاحب غیاث می فرماید کہ بمعنی اوّل لغت عرب است بہ تشدید قاف کذا فی القاموس و فرماید کہ فارسیان بہ تخفیف استعمال کنند و هندی آن مجیٹہ۔ صاحب انند بذکر هر دو معنی این را لغت عرب گوید و صراحت کند کہ انچہ بہ کاف عوض قاف لغت فارسی است بمعنی اوّل است و بس و نسبت معنی دوم می فرماید کہ درخت جوز مائل را نام است۔ صاحب سوار السبیل هم این را معرب بکم فارسی گوید **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم از موضوع ما خارج است و لغت بقم هم کہ عربی بودن آن متحقق و انچہ بکاف می آید اسم جامد فارسی زبان و این همانست کہ طبیبت و خواص آن بر (ارن یعنی) گذشت و اشارہ این هم همدر انجا کرده ایم۔ کم الملحقاتی۔ صاحب ملحقات برهان است کہ این را در لغات فارسی جاداد

وجه این جزیں نباشد که فارسیاں استعمال این لغت معرّب هم کرده اند چنانکه انوری (ے) زرشک اشک بداندیش تو برنگ بقم ✤ زرنج روی بدآموز تو نظیر زریر ✤ (وله ے) رنگ او با لعل چون شاخ بقم ✤ یا نه باری رود چون رنگ زریر ✤ مخفی مباد که خیال ما این است که انوری بکاف عربی لغت زبان خود را نوشته باشد کاتبین تصحیف پسندیا ملّایان مصحّح مطابع بنا واقفیت لغت فارسی بقم عربی را بجایش نشانده باشند و محققین سند جوی بوثیقه همین استعمال این را هم لغت فارسی خیال کرده اند ازینجاست که صاحب ملحقات برهان برخلاف موضوع خود این را جا داد - واللہ اعلم بحقیقة الحال (اردو) (۱) دیکھو ارن بیشر (۲) خارج از موضوع -

بقنقار بقول مؤیّد همان بغلنقار که بزیادت لام بجایش گذشت و ما حقیقت این را همدرانجا ذکر کرده ایم صاحب هفت هم ذکر این کرده معلوم میشود که از مؤیّد الفضلا نقل آن را برداشته بالجمله این مبدّل ومخفّف آن است وبس (اردو) دیکھو بغلنقار -

موحّده با کاف عربی

بک بقول سروری بفتح با (ا) ورغ باشد که بتازی ضفدع گویند (شمس فخری ے) کسیکه چون سرطان باتو کج رود بشکن ✤ بسنگ پشتش چون بارکیں فگن چون بک ✤ صاحب جهانگیری می فرماید که همین وزغ را چغز ومکل نیز گویند (کمال غیاث ے) از مرغ تا ماهی واز مور تا ملخ ✤ از مار تا بعقرب واز عکّه تا به بک ✤ روزی خوران خوان پر از نعمت تواند با هر گوشه که می نگرم صد هزار لک ✤ (بسحق اطعمه در کاشتن برنج وبودن آن درمیان آب وگل ومجتبش با وزغ و لاک پشت گوید ے) بسر بازیش بد بلای درشت ✤ ندیمی بک وصحبت لاک پشت ✤ صاحبان برهان

وناصری وجامع ورشیدی وسراج هم ذکر ایں کرده اند۔ وصاحب ناصری گوید که غوک را نام است ووک به واو عوض موحده هم می آید مؤلف عرض کند که صراحت غوک بر بزغ گذشت واشارهٔ ایں هم هدر انجا موجود وچندین نباشد که ایں اسم جامد فارسی است ووک که می آید مبدل ایں همچوں آب وآو (اردو) دیکھو بزغ کے پہلے معنے۔

(۲) بک۔ بقول سروری بضم با موحده یعنی رخسار که در حالت باد کردن برچینهای ورولش پر و برآمده شود (بلور بهائی جامی) ؎ تا ز لعبت زنیم پر از باد کن بخت ✤ گر نه تپانچه باز خوری تو زما بمک ✤ صاحبان جهانگیری وبرهان وناصری وجامع ورشیدی وسراج هم ذکر ایں کرده گویند که بمعنی رخسار وروی آمده مؤلف عرض کند که این مجاز معنی سوم می نماید که رخسار پر از باد هم کوزه را ماند واینچه بمعنی مطلق رخسار وروی گفته اند مجاز مجاز باشد یکی از معاصرین عجم می گوید که بق بالضم آوازی است که چوں بر رخسار پر از باد زنند پیدا می شود فارسیاں به تبدیل قاف باکاف (چنانکه تریاق وتریاک) ایں را نام کردند برای رخسار پر از باد۔ برسبیل مجاز وبرای رخسار وروی هم مستعمل شد برسبیل مجاز نوعی معنی سوم هم مجاز ایں واللہ اعلم بحقیقة الحال باقی حال اسم جامد فارسی زبان است (اردو) هوا بھرا ہوا رخسار۔ مذکر۔ رخسار دیکھو آئینہ می گوں۔

(۳) بک۔ بالضم بقول سروری نوعی از کوزه۔ دهن تنگ شکم فراخ که تنگ نیز گویند (شیخ نزاری) ؎ بک وخیک خالی مره دور میش ✤ حریفاں پریشاں زاندازه بیش ✤ صاحب جهانگیری هم ذکر ایں کرده گوید که کوزه دهن تنگ وکوتاه گردن ودهن شکم ومدوره۔ صاحبان برهان وناصری وجامع ورشیدی وسراج هم ذکر ایں کرده اند۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند که غلیانی سفالین

از جنس کوزہ و رقابی فارسی مند اول است و آنرا نیز غلیان بک نام است **مؤلف** عرض کند کہ اگر ایں را اصل قرار دہیم و اسم جامد معنی دوم مجازا ایں باشد۔ چنانکہ اشارہ ایں ہمدرا انجا کردہ ایم و اگر معنی دوم را حقیقی پندار یم۔ چنانکہ بعض معاصرین عجم گویند ایں مجاز آں باشد **(اردو)** ایک صراحی کا نام جس کا منھ تنگ اور پیٹ بڑا اور گردن کوتاہ ہوتی ہے۔ مؤنث۔

(۴) بک۔ بقول سروری بالضم بمعنی مطرقۂ عظیم کہ آہنگراں وامثال آں بدو دست کار فرمایند **مؤلف** عرض کند کہ صاحب منتخب مطرقہ را بالکسر بمعنی چکش آہنگراں گوید و چکش بقول برہان افزاری باشد زرگراں و آہنگراں را و صاحب غیاث بر مطرقہ صراحت می فرماید کہ پتک و چکش کہ بہندی ہتوڑا دگھن نام دارد و پک بہ بای فارسی ہم بہمین معنی می آید جزیں نیست کہ آں مخفف پتک باشد کہ اصل است و ایں مبدل پک کہ بای فارسی بدل شد بہ عربی چنانکہ تب و تپ **(اردو)** گھن۔ بقول آصفیہ سنسکرت۔ اسم مذکر۔ بہت بڑا ہتوڑا۔ پتک۔ مطرقہ جسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر لوہار لوگ گرم لوہے پر ضرب مارتے ہیں (امیر) پہلواں مانتے ہیں دب کے تمہارا نواہ ہاتھ تلوار کا پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے ؛ ۔

(۵) بک۔ بقول برہان۔ بفتح اول بمعنی گریزگاہ۔ صاحبان ناصری و سراج بحوالۂ برہان ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ صاحبان ناصری و سراج نسبت ایں تحقیق خود را نہ نوشتہ اند و بحوالۂ برہان ذکر ایں کردہ اند معاصرین عجم ساکت جزیں نباشد کہ مجاز معنی ششم دانیم کہ از دشت و بیابان ایں معنی مجازی را پیدا کردہ اند **(اردو)** بھاگنے کا مقام۔ مذکر۔ گریزگاہ بھی بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

(۶) بک۔ بالفتح بقول برہان وجامع بمعنی جنگل وبیشہ۔ صاحبان ناصری وسراج بحوالۂ برہان ذکر ایں کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار جامع کہ صاحب زبان است وماخوذ از پک کہ بہ بای فارسی بمعنی ہر چیز ناہموار می آید بای فارسی را بہ عربی بدل کردند چنانکہ اپسب واسب وبرای دشت وبیابان استعمال کردند۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ وجا دارد کہ فارسیاں لغت ترکی راکہ بقول صاحب لغات ترکی بالضم بہ ہمین معنی آمدہ استعمال کردہ باشند بہ تصرف در اعراب اندریصورت مفرس توانیم گفت (اردو) جنگل دیکھو اغریوس۔

(۷) بک۔ بالفتح بقول برہان وجامع نام شہریست در ماوراء النہر صاحب سراج ذکر ایں بحوالۂ برہان کردہ مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ ایں معلوم نہ شد جا دارد کہ یکی از ہمہ معانی بک داخل وجہ تسمیہ باشد وباشد کہ متعلق بہ معنی ششم باشد کہ درمیان دشت وبیابان واقع باشد تعریف جغرافیائی ایں شہر متحقق نشد (اردو) بک ایک شہر کا نام ہے جو ماوراء النہر میں واقع ہے۔ مذکر۔

(۸) بک بالفتح بقول برہان وجامع خیار دشتی۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ توسی وبرہان ذکر ایں کردہ وصاحب محیط بر بک ذکر ایں نکرد وبر خیار ہر چہ نوشتہ است بر (ازرنگ) و(بادرنگ) گذشت ودر انجا اشارہ ایں نیست جا دارد کہ فارسیان خیار دشتی را بدیں اسم موسوم کردہ باشند۔ نظر بہ معنی ششم بک۔ (اردو) جنگلی کھیرا۔ مذکر۔

(۹) بک۔ بالضم۔ بقول برہان بمعنی بی ہنر وبی عقل ودر نسخۂ دیگرش بی ہنری صاحب جامع گوید کہ بمعنی بی عقلی وبی ہنری۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ توسی وبرہان گوید کہ بمعنی بی ہنری ورعنائی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ صاحب برہان ذکر رعنائی نکرد۔ رعنائی را ہیچ تعلق از ین

نیست اگر سند استعمال پیش شود در خور آنست که معنی مستقل قائم کنیم ولیکن این مجرّد بیان خان آرزو را معتبر نمدانیم و نظر بر اعتبار صاحب جامع که از اهل لسانست بی هنری را معتبر دانیم۔ مخفی مباد که بک بالفتح و بالضم به ای فارسی بمعنی بی هنر و خود رای و خود پسندی آید و بزبان سنسکرت بقول صاحب ساطع بالفتح بمعنی یاوه و بیهوده گوست پس قرین قیاس است که فارسیان این را به تصرّف در اعراب بالضم استعمال کرده برای بی هنر و بی تمیز مجاز بمعنی بی هنری هم وانچه به ای فارسی می آید مبدل این چنانکه تپ و تپ (اردو) بی عقل۔ بی هنر (بے ہنری) مؤنث۔

(۱۰) بک۔ بالکسر بقول برهان و جامع بمعنی انگشت و زغال۔ خان آرزو در سراج بحوالهٔ قاسمی و برهان ذکر این کرده مؤلّف عرض کند که به اعتبار صاحب جامع که از اهل زبانست اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) کوئلا۔ دیکھو انگشتو کا نمبر (۱)۔

(۱۱) بک۔ بقول ناصری از بازیهای بچول نام یکی چیک و شکل دیگر را بک خواند مؤلّف عرض کند که غیر از ناصری دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و تعریف بالاتسکین حقیقت بیان نمی کند ضعیف است از و که صراحت بچول و چیک بجایش نکرد و ابهام بیانش که بالا مذکور شد بهتر از ترک نبود (اردو) بک۔ ایک کھیل کا نام ہے جسکی مزید صراحت معلوم نہو سکی۔ مذکّر۔

بکار صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار گوید که اسٹیشن را گویند مؤلّف عرض کند که اسٹیشن به ای هندی لغت انگلیسی زبان است۔ منزلی را نامند که بهل دخانی دقیقهٔ چند برای ساز و راق قیام کند که در محاورهٔ معاصرین عرب محطّه نام دارد۔ مخفی مباد که بکار بفتح اوّل و دوم محاورهٔ ترک بمعنی عمده بالغ و مدرک آمده عجبی نیست که معاصرین عجم بر سبیل تفریس این را

بمعنی اوّل الذکر مخصوص کردہ باشند کہ مسافرین درین مقام تا مدت قیام آزادی باشند و از گاسکہ دخانی بیروں آمدہ رفع حاجات خودی کنند و رای این ہیچ ماخذ دیگر بخیال ما نمی آید۔ صراحت کامل بر استاسنہ گذشت کہ مفرد اسٹیشن است (اردو) اسٹیشن بقول آصفیہ۔ انگلش۔ اسم مذکر۔ مقام۔ قیام گاہ۔ ٹھکانا مؤلف عرض کرتا ہے کہ عام و خاص اوس خاص مقام کو کہتے ہیں جہاں سے ٹرین یعنی ریل روا ہوتی ہے یا درمیان راہ میں مسافرین کے اترنے یا سوار ہونے کے لئے ٹھہرتی ہے۔ دیکھو استاسنہ۔ استاسیون۔

بکار آب بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از دائم الخمر بودن است یعنی ہمیشہ شراب خوردن صاحبان بحر و بہار و سراج و ہفت و مؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ آب بمعنی شراب بر معنی نوزدہمش گذشت۔ پس این مصدر اصطلاحی موافق قیاس است و لیکن حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) دائم الخمر رہنا۔ صاحب آصفیہ نے دائم الخمر پر لکھا ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا۔ ہر وقت نشہ میں غرقاب رہنے والا۔

بکار آبی صاحب مؤید الفضلا بحوالہ قنیہ گوید کہ باضافت (۱) یعنی بشراب مشغولی و (۲) بالوقف یعنی بکار میوہ آبی۔ آنچہ مذکور شد۔ نقل عبارت کتاب مطبوعہ مطبع نولکشور است و در دیگر نسخ قلمی نسبت معنی دوم می نویسد کہ (بکار میوہ آبی را) مؤلف عرض کند کہ حق آنست کہ معنی اوّل موافق قیاس است کہ آب بمعنی شراب بر نشان نوزدہمش گذشت و معنی لفظی این بکار شراب ہستی و مرادش ہمان کہ بالا مذکور شد و معنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ موافق قیاس نیست و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) تو شراب پینے میں مشغول ہے (۲) میوہ آبی کی کاشت کر۔

(الف) **بکار آمد** اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) **بکار آمدن** انند آنچہ بکار آید (نظامی
ے) زتاریخ آں خسرو نامدار ٭ بکار آمد اینست
کامد بکار ٭ مؤلف عرض کند کہ (ب) مصدر
الف است والف (۱) ماضی مطلقش و سند ایں ہم
در کلام نظامی مذکور کہ بالا گذشت و (۲) اسم فاعل
ترکیبی بمعنی کہ صاحب انند ذکرش کردہ و ایں
داخل قاعدہ سوم (اسم فاعل) ترکیبی است کہ
بجایش گذشت یعنی دو اسم جامد غیر صفت جمع
شدہ افادہ معنی اسم فاعل کردند یکی کار و دیگر
آمد۔ مخفی مباد کہ آمد اسم مصدر آمدن است کہ
اسم جامد بمعنی ورود باشد۔ پس (کار آمد) اصل
است و (بکار آمد) بزیادت موحّدہ در اوّلش
مزید علیہ آں و معنی لفظی (ب) (۱) مستعمل شدن
در کار و (۲) کنایہ از مفید شدن (انوری ے)
ہر چہ خوباں را بکار آید زمن ٭ در خط مشکیں
بکار آوردۂ ٭ (ظہوری ے) لب خشکی نگاہی
دارم ٭ شاید آید بکار زمزم ما ٭ (صائب ے) بکار
بخیۂ زخمی نیامدم ہرگز ٭ ازیں چہ سود کہ ہموار رشتہ
اندمرا ٭ (اردو) (الف) (۱) کار آمد ہوا (۲)
کار آمد بقول آصفیہ مفید مطلب۔ فائدہ مند۔
(ب) (۱) مستعمل ہونا (۲) کار آمد ہونا مفید ہونا

بکار آوردن مصدر اصطلاحی۔ متعدّی
معنی حقیقی بکار آمدن کہ گذشت (انوری ے)
ہر چہ خوبان را بکار آید زحسن ٭ در خط مشکیں
بکار آوردۂ (اردو) کام میں لانا۔

بکار بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
(۱) در عمل آوردن (ظہوری ے) صیقل گریۂ
بکار برد ٭ ہر کہ آئینۂ بزنگ نہاد ٭ صاحب بحر
می فرماید کہ بعمل آوردن و (۲) صرف کردن۔
صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود در
فرہنگ خود گوید کہ خرج و صرف و استعمال کردن
است (ولہ ے) تا ملامت نمک بکار برد ٭
دل وجانی فگاری باید ٭ (ولہ ے) گریۂ شادی

(۲۴۸)

بکار برم ٭ خندہ اندر دہان نمی گنجد ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) کام میں لانا (۲) خرچ کرنا۔ استعمال کرنا۔

بکار بر گرفتن مصدر اصطلاحی۔ برداشتن و گرفتن بکاری (ظہوری ؎) ہر دم از شادی رگ دل می پرد ٭ غمزہ اش نشتر بکاری بر گرفت ٭ (اردو) کسی کام کے لئے اٹھانا۔ لینا۔ (۳۴۸۳)

بکارت بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہا و بحر و انند ازالۂ بکارت کردن مؤلف عرض کند کہ بردن در بجا بمعنی نہم است و اشارۂ ایں بر (بردن بکارت) گذشت و سند استعمال ہم ہمدرا نجا مذکور (اردو) دیکھو بردن بکارت۔

بکار خوردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بکار آمدن و مفید مطلب شدن چنانچہ ذکر ماضی قریب این بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کردہ و صاحب روزنامہ ہم ایں را آوردہ مؤلف عرض کند کہ محاورۂ معاصرین عجم است و در کلام متقدمین بنظر نیامد۔ صاحب بول چال ہمین مصدر را (بکار کسی خوردن) نوشتہ و بخیال ما ضرورت لفظ کسی نباشد (اردو) کام آنا۔ بقول آصفیہ کار آمد ہونا۔ مفید مطلب ہونا (ہوس ؎) بالیں پہ دم نزع وہ خود کام نہ آیا ٭ مرنا بھی مرا ہا مرے کام نہ آیا ٭۔ (۳۴۸۴)

بکار کسی کردن چیزی مصدر اصطلاحی بحق کسی استعمال کردن چیزی را۔ موافق قیاس است و معاصرین عجم ہم استعمال ایں کنند و بر زبان دارند۔ قریب بمعنی بکار آوردن است کہ گذشت (صائب ؎) زبسکہ سنگ ملامت فلک بکار م کرد ٭ نہفتہ در جگر سنگ چوں شرارم کرد ٭ (ولہ ؎) چہ بود ہستی فانی کہ نثار تو کنم ٭ ایں زر قلب چہ باشد کہ بکار تو کنم ٭ (اردو) کسی کے کام میں لانا کسی کیلئے کسی چیز کو استعمال کرنا۔ (۳۴۸۵)

بکار گرفتن چیزی مصدر اصطلاحی۔ گرفتن چیزی در کار و استعمال کردن چیزی مراد

بکار آوردن کہ بجای خودش گذشت - قریب بمعنی حقیقی است (انوری ؎) تا بکاری در گرفتی تازگی ✤ تو گرفتی تازہ در کار آمد است ✤ (اردو) کام میں لانا - بقول آصفیہ استعمال یا برتاؤ میں لانا (ثاقب ؎) لاتے زباں کو کام میں کرتے وہ ہم سے بات ✤ مجبور رہ گئے کہ سرے سے وہاں نہ تھا ✤

بکار ماندن مصدر اصطلاحی - مرادف بکار خوردن است کہ گذشت - معاصرین عجم استعمال این نمی کنند و بر زبان ندارند و از بکار خوردن کاری گیرند (انوری ؎) بغمزہ چشم تو گفتش کہ گر تو داری و گر نہ ✤ من این ندانم و دانم بکار ہای کہ ماند ✤ (اردو) دیکھو بکار خوردن (۳۴۸۷)

بکار و بار در آمدن مصدر اصطلاحی - مشغول کار و بار خود شدن (ظہوری ؎) بس است خواب بافسون فسانہ بگذارم ✤ بکار و بار در آیم بہانہ بگذارم (اردو) اپنے کار و بار میں مشغول ہونا (۳۴۸۷)

بکاسہ و نمک محتاج شدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند کنایہ از کمال نکبت و افلاس و بقول بحر کمال مفلس شدن مؤلف عرض کند کہ مقصود از محتاجی است و معنی بیان کردہ صاحب بحر بہتر از بہار (شفیع اثر ؎) حسود را ز حسد بس ہمین قدر کہ بود ✤ بکاسہ و نمک چشم شور خود محتاج ✤ (اردو) کوڑی کوڑی کو تنگ یا حیران ہونا - بقول آصفیہ نہایت تنگدست ہونا - از حد تہی دست اور مفلس ہونا - ایک ایک پیسہ کے واسطے حیران و پریشان ہونا -

بکاغذ بردن مصدر اصطلاحی - بقول بہار (۱) بعزت تمام بردن (شیخ شیراز ؎) نہ قندی کہ مردم بصورت خورند ✤ کہ ارباب معنی بکاغذ برند ✤ صاحب بحر بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) مسوّدہ را صاف کردن - صاحب ملحقات برہان بمعنی اوّل قانع - خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل گوید کہ بعزت تمام بردن چیزی بگران خرچ صاحب مؤید

بذکر مضارع ایں می فرماید کہ در شرفنامہ بمعنی اوّل است یعنی بعزّت تمام برند و فرماید کہ اوّل بمعنی ترکیبی (در کاغذ برند) است و ایں معنی لازمی است زیرا کہ ہرچہ عزیز باشد آنرا در کاغذ کردہ ببرند (الخ) وہم او کلام سعدی را کہ گذشت بسند خود آوردہ۔ صاحب شمس کہ محقّق بی تحقیقش نام نہاد و ایم بذکر معنی اوّل می فرماید کہ (۳) کنایہ از کتاب بوستانست۔ مؤلّف عرض کند کہ آفرین بر تلاش طبیعت و نفرین بر تحقیقش کہ خوب کنایہ پیدا کرد از ینکہ سند سعدی از کتاب بوستان بدستش آمدہ حق آنست کہ معنی لفظی ایں (۴) نوشتن بر کاغذ و قلمبند محفوظ کردن علم و فن در کتاب است و ہرچہ صاحب بحر ذکر معنی دوم کردہ است مقصودش ہمین باشد ولیکن تعریفش شکلے دیگر پیدا کردہ و آنرا بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم و معنی اوّل کنایہ باشد نظر بر عادت کہ چیز قیمتی را در کاغذ ملفوف کردہ محفوظش کنند و ما بحدیکہ بر کلام شیخ شیراز غور کردہ ایم استعمال معنی چہارم کردہ است نہ اوّل و تائید ایں از غالش پیدا است کہ (ارباب معنی است) بالجملہ معنی چہارم اصل است و معنی اوّل مجاز آں و معنی دوم ناقابل تسلیم و خلاف قیاس و معنی سوم لغو محض (اردو) (۱) بہت عزت سے لیجانا (۲) مسودہ کا مبیضہ کرنا۔ (۳) کتاب بوستاں۔ مؤنث (۴) کاغذ پر لکھ لیجانا کسی مضمون کا قلمبند کرنا۔ محفوظ کرنا۔

بکام باز رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بازکامیاب شدن (انوری ؎) سپاس ایزد کاندر زمان دولت وجاہ ÷ بکام باز رسیدی بصدر و مسند و گاہ

مؤلّف عرض کند کہ (بکام رسیدن) بمعنی کامیاب شدن بجا بکار می آید و کلمہ باز اعادۂ خوش طالعی می کند برای کسی کہ ناکام شود و باز کامیاب گردد چنانکہ آب رفتہ بجو باز آمدن کہ بجایش گذشت (اردو) پھر کامیاب ہونا۔

بکام بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر حسب دلخواہ بودن مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (انوری ؎) ملکا ملکت

بکام تو باد ٭ مالک ہم نام تو بنام تو باد ٭ (اردو) بکام ہونا کہہ سکتے ہیں۔ حسب مراد ہونا۔

(۳۴۸۹) **بکام در آمدن** مصدر اصطلاحی۔ کامیاب شدن (ظہوری ؎) زکام من نترا و وحدیث شکر و شکایت ٭ اگر بکام در ایم و گر زکام برایم ٭ (اردو) کامیاب ہونا۔ بقول آصفیہ۔ مراد کو پہنچنا۔ مراد حاصل کرنا۔ مقصد پانا۔

(۳۴۹۰) **بکام دل رسانیدن** مصدر اصطلاحی۔ کامیاب کردن (انوری ؎) نہ در وصال تو بختم بکام دل برساند ٭ نہ در فراق تو بختم ز خویشتن برہاند ٭ (اردو) کامیاب کرنا کہہ سکتے ہیں۔

(۳۴۹۱) **بکام دل نشستن** مصدر اصطلاحی۔ کامیاب شدن و بآرام و قرار نشستن (ظہوری ؎) بگذار پہلوی تو نشینیم بکام دل ٭ از عجز من تکبر دربان ندیدہ ٭ (اردو) دیکھو بکام در آمدن۔ اطمینان سے بیٹھنا۔

(۳۴۹۲) **(الف) بکام دوستاں باشیدن** مصادر

(ب) **بکام دوستان بودن** اصطلاحی (ب) بقول بحر موافق تمنائے احباب بودن و آں مراد از خوبی و دولت و رفاہیت باشد مؤلف عرض کند کہ تعریف خوشی نکرد کنایہ باشد از (موافق و مساعد بودن زمانہ با احباب) و بس (غنی ؎) بکام دل رسانیدہ است تو را دوستی ہا را تا آخری تا دم آخر بکام دوستاں باشد ٭ کنفی مراد کہ از سند پیش کردہ بحر مصدر (بکام دوستاں باشیدن) پیدا است کہ فرق لفظی در ان و ما مشیدن ہمین است از بنجاست کہ ما (الف) را قائم کردہ ایم (اردو) الف و ب زمانہ دوستوں کے مساعد ہونا

(۳۴۹۳) **بکام رسانیدن** مصدر اصطلاحی۔ مراد دادن بکام دل رسانیدن کہ گذشت (انوری ؎) دو شکام دو جہاں بادی کاندر دو جہاں ٭ دشمناں را مرسانا قضا بر تو بکام ٭ (اردو) دیکھو بکام دل رسانیدن۔

(۳۴۹۴) **بکام رسیدن** مصدر اصطلاحی۔ ہست شدن کار و کامیاب شدن (ظہوری ؎) رسید

بکام زیک وعدہ است ہزار خلاف ✤ ہلاک می کند آخر بہانۂ تو مرا ✤ (انوری ؎) امروز چوں بکام رسید از نشاط آں ✤ کانچہ از قضا شنید ہماں دید از قدر ✤ (اردو) کام بننا۔ بقول آصفیہ۔ کام درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ مُراد بر آنا۔ کامیاب ہونا۔ مقصد پورا ہونا۔ مدّعا حاصل ہونا۔

بکام کسی درکشیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بکام کشیدن) کہ می آید وسند این از ظہوری ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو (بکام کشیدن)۔

بکام کسی دیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار برحسب آرزوی ومدعای وی دیدن (ملّا نظیر نیشاپوری ؎) خودرا بکام دشمن خود دید ہر کہ او ✤ با دوستان تغافل دشمن نواز کرد ✤ مؤلّف عرض کند کہ از سند پیش کردۂ بہار مصدر (خودرا بکام کسی دیدن) پیدا است کہ کنایہ باشد از (کامیاب شدن غیر وغیر را کامیاب دیدن) تسلّم او است کہ این مصدر ناقص قائم کرد وحق آنست کہ ضرورت بیان این مصدر نبود (اردو) کسی اور کے آرزو اور مدعا کے موافق دیکھنا۔ اور بہ لحاظ معنوں کے لحاظ سے (غیر کا کامیاب ہونا) غیر کو کامیاب دیکھنا۔

بکام کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار در کام ریختن صاحب انند نقل نگارش (ظہوری ؎) بنام تو صد شہد وشکّر چشند ✤ حلاوت بکام تو کی درکشند ✤ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن سندش متعلق بہ مصدر (بکام کسی درکشیدن) است کہ گذشت۔ البتہ از قول صائب سند این یافتہ ایم (؎) فریب زندگی تلخ داد دایہ مرا ✤ زشکّر کہ بطفلی مرا بکام کشید ✤ (اردو) حلق میں ٹپکانا۔ کھلانا۔ پلانا۔

بکام شستن مصدر اصطلاحی۔ کامیاب شدن (انوری ؎) بباركاہ بزرگی نشست باز بکام ✤ جمال مجلس سلطان وبارگاہ وزیر ✤ مؤلّف عرض کند کہ از قبیل (بکام باز رسیدن) است۔ مقصود این غیر از کامیاب شدن ذہیت

ویلحاظ کلمۂ باز کہ داخل سند است اعادۂ خوش ظالمی ظاہری شود (اردو) دیکھو (بکام رسیدن)۔	یافتن است (انوری ؎) آری گرت بیایم بروزے بکام یابم ٭ ورنہ چنانکہ باشد زیں روز در نمانم ٭ (اردو) موافق پانا۔ کہہ سکتے ہیں۔
بکام یافتن مصدر اصطلاحی۔ موافق	

(۳۴۹۶)

بکاول بقول ملحقات برہان بضم واو وسکون لام۔ بزرگ وریش سفید مطبخ را گویند و فرماید کہ این لفظ ظاہرا در ہندوستان بسیار متعارف بہار گوید کہ در فرہنگ مجدالدین علی قوسی بضم باو واو بمعنی باورچی است ولیکن در ہندوستان بفتح ہر دو بمعنی داروغۂ مطبخ وکسی کہ اطعمہ را پیش امرا وسلاطین قسمت کند مستعمل۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ ذکر این کردہ و نیز بل لغات فارسی زبان آوردہ۔ خان آرزو در سراج نذکر اقوال بعض محققین می فرماید کہ انچہ حالا در ہندوستان متعارف است داروغۂ مطبخ و باورچی خانہ و نیز کسی کہ اطعمہ را بحضور سلاطین وامرا قسمت کند **مؤلف** عرض کند کہ ما بر بکاول کہ بکاف عوض کاف عربی گذشت صراحت کردہ ایم کہ لغت ترکی است بمعنی داروغۂ مطبخ وانچہ در ہند عوض این متعارف است (خانساماں) است وبس کہ مخفف خوانسامان باشد وہمین است ترجمہ بکاول یا بکاول در فارسی زبان کہ انتظام مطبخ متعلق بدوست وہمین را داروغۂ باورچی خانہ ہم گویند وہمین است کہ بر سفرۂ سلاطین وامرا اغذیہ واطعمہ را پیش می کند نہ تقسیم ولفظ بکاول اصلا در ہندوستان مستعمل نیست واہل ہند داروغۂ باورچی خانہ وخانساماں ہم فرق می کنند کہ رتبۂ آخر الذکر از اول فائق است وآنکہ پیش امرا وسلاطین در وقت طعام حاضری باشد خوانسامان است نہ داروغۂ باورچی خانہ (اردو) خانساماں۔ بقول آصفیہ داروغہ۔ میر ساماں۔ صاحب لوگوں کو کھانا کھلانے والا۔ میز لگانے اور میز پر جانے والا **مؤلف**

عرض کرتا ہے (داروغہ باورچیخانہ) بھی اردو میں مستعمل ہے۔ اور صاحب آصفیہ ہی نے (خوان ساماں) پر فرمایا ہے کہ کھلانے پلانے کا سامان کرنے اور رکھنے والا۔ میر سامان۔ میر بکاول۔ اسم مذکر۔

بکاہ بقول شمس بالفتح وقت بامداد و فرماید کہ بہ بای فارسی ہم آمدہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی در بای فارسی کنیم و در بیخا ہمین قدر کافی است کہ بہ کاف عربی نیامدہ و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند غیر از تسامح و بی تحقیقے صاحب شمس نباشد کہ در کاف عربی قائم کرد (اردو) دیکھو بگاہ۔

بکبر بقول برہان بفتح اوّل و بای ابجد و سکون ثانی و رای قرشت دوائیست کہ آنرا (خیارچنبر) گویند و در مہملات بکار برند و فرماید کہ بقول بعض این لغت ہندیست صاحبان ہفت و اند نقلش برداشتہ صاحب محیط ذکر مستقل این نکرد و بر (خیارشنبر) گوید کہ معرّب (خیارچنبر) فارسی و خرنوب ہندی است و در انگلیسی زبان کیشیا و بہندی املتاس و گرمالہ و آں ثمر درختی است کہ مغز آں گرم و تر در اوّل و گویند و در دوم۔ محلّل و ملیّن برفق و مزیل زردی رنگ و بالخاصیت مسکّن حدّت خون و ثوران است و منقّی عصب و محلّل جمیع اورام حارّہ و مسہل برفق و بنیا یہ حتّی زنان حاملہ و اطفال را مناسب و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط بدیل اسمای ہندی ہم ذکر این نکرد و از محققین فارسی زبان غیر از ہفت و اند و برہان دیگری این را نہ نوشت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند اگر از اعتبار صاحب برہان کارگیریم اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ مخفی مباد کہ کبر نام درختی است کہ اشارۂ آں بر باسوس گذشت عجبی نیست کہ فارسیان بزیادت موحدہ در اوّلش برای این نام نہادہ باشند نظر بہ تعلّقے واللہ اعلم (اردو) املتاس بقول آصفیہ

ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک درخت اور اوس کے پھل کا نام۔ جس کا گودا مسہل میں دست لانے کے واسطے دیا جاتا ہے۔ مغز فلوس۔ معتدل الحرارت۔

بکبک بقول شمس بالکسر بند انگشت و پاشنۂ پا کہ بتازیش عقب نامند و آنرا ابل و پل نیز خوانند وصراحت کند کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ غیر از شمس دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و در ترکی و عربی و سنسکرت ہم نیافتیم۔ معاصرین عجم ازین ساکت چنین نباشد کہ محقق بے تحقیق از تحقیق کار نگرفت **(اردو)** پاشنہ۔ دیکھو بسبل کے دوسرے معنے۔

بکبکہ بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بدو کاف تازی و بای دوم نیز تازی بوزن مصطبہ (۱) روغن کہ باکشک آمیختہ باشند صاحب برہان ذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲) یعنی فاسد کار و فساد کنندہ ہم صاحبان ناصری و انند و سراج ہمزبانش صاحب **مؤیّد** بحوالۂ شرفنامہ ذکر این کردہ گوید کہ در لسان الشعرا بلبلہ مرقوم است و در ادات بکبلہ و در بعض فرہنگ بکبلہ۔ مخفی مباد کہ کشک بقول برہان دوغ خشک شدہ و بقول بعض نانخورشی کہ آنرا از ماست می پزند و بقول بعض طعامے معروف **مؤلف** عرض کند کہ بکبک در سنسکرت بقول ساطع بیہودہ گوئی را گویند و خیالش این است کہ در عربی ہمین را بق بق گویند (انتہی) پس عجبی نیست کہ فارسیان ہمین لغت سنسکرت را بزیادت ہای ہوز در آخرش بمعنی دوم وضع کردہ باشند و بمجاز برای معنی اوّل ہم مستعمل شد واللہ اعلم بالصواب۔ **(اردو)** (۱) وہ گھی جس میں خشک دہی ملا ہوا ہو۔ یعنی غیر خالص گھی مذکر (۲) فساد بقول آصفیہ۔ فتنہ انگیز۔ مفسد۔ جھگڑالو۔

بکتاش بقول برہان بفتح اوّل و تای قرشت بروزن خشخاش (۱) امر بر خرامیدن و جلوہ کردن

یعنی بخرام و جلوه کن و (۲) نام یکی از بادشاهان خوارزم و گویند که باین معنی ترکی است و بکسر اوّل هم آمده صاحب ناصری نسبت معنی دوم می فرماید که نام غلام حارث بن کعب قزوائی که رابعه بنت کعب (که زنی عارفه بوده) باوی علاقه کرده حارث برادر رابعه که حکومت بلخ داشته پس از اطلاع خواهر خود را کشته و بکتاش نیز حارث را کشته خود را نیز بر سر قبر رابعه بخنجر هلاک کرده و فرماید که این حکایت علی الاجمال در الٰهی نامه شیخ عطار منظوم و گوید که نام مردی هم بود از اهل خراسان. صاحب کمالات نفسانی و روحانی و در بلاد روم با عثمان بک جدّ امجد سلاطین سلسلهٔ عثمانیه رابطه داشته طریقه فقر بکتاشیه با و منسوب است و (۳) بمعنی بزرگ طائفه (سعدی ؎) چه خوش گفت بکتاش با خیل تاش ✤ چو دشمن خر است ای پسر باش باش ✤ و نسبت معنی اوّل گوید که بمعنی ندیده ام صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده نسبت معنی دوم گوید که نام درویش صاحب حالی که اکنون از سلسلهٔ او در پای تخت روم و کربلا محترم هستند. صاحب غیاث بقول بعض می فرماید که بالکسر بکاف فارسی مرکب است از لفظ باک که مخفف بیگ است بترکی بمعنی صاحب و امیر و تاش بمعنی غلام. پس معنی مجموع صاحب غلامانست و می تواند که بمعنی خداوند هم باشد چه در ترکی تاش و داش برای اشتراک آید و بقول مؤیّد در نسخهٔ (مطبوعهٔ مطبع منشی نولکشور) با معنی اوّل و دوم (۴) بمعنی بن گوش هم و دیگر نسخ متعدده قلمی قانع بر معنی دوم و متصل آن لفظ مستقل بنا گوش نوشته که هیچ تعلّق ازین لغت ندارد رحیف از دست دهازی مطبع) خان آرزو در سراج گوید که بمعنی دوم لغت ترکی است و ذکر معنی اوّل هم کرده مؤلّف عرض کند که معنی اوّل لغو است که بکتاش را امر حاضر گفتن غیر ازان ممکن نیست که بکتاشیدن یا وکتاشیدن یا بیای فارسی پکتاشیدن یا بدون موحده کتاشیدن مصدری باشد بمعنی خرامیدن و این مصادر را نیافتیم و صاحب ناصری هم که از اهل زبانست از معنی اوّل کنده

کردہ و صاحب جامع سکندری می خورد کہ در معنی اوّل با برہان اتفاق دارد و خان آرزو ہم غور نکردہ و پی بہ حقیقت نبردہ۔ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم کہ عجبے نیست کہ لغت ترکی باشد ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) خرامان ہو (۲) بکتاش خوارزم کے ایک بادشاہ کا نام مذکر (۳) قبیلہ کا بزرگ (۴) ناقابل ترجمہ۔

بکتانوش اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان نام پیری کہ پادشاہ جنیاں بود صاحب اسند بحوالہ فرہنگ فرنگ این را لغت فارسی گوید صاحب شمس می طراز دکہ نام پری کہ با وحشتہ بود و صاحب ہفت متفق با ملحقات برہان مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ متحقق نہ شد و از نیکہ (بکتاش) را لغت ترکی قرار دادہ اند ما ہم ترکی دانیم حیف است کہ تعریف مزید ایں معلوم نہ شد (اردو) جنات کے بادشاہ کا نام بکتانوش ہے۔ مذکر۔

بکتر بقول سروری۔ بکاف و تای قرشت بوزن جعفر (۱) پارہای آہن موصل کہ مخمل بر روی آن کشند و در روز جنگ پوشند (ابو شکور) بسر بر نہادہ زر زرگفری ٭ ز پولاد کردہ ببر بکتری ٭ صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود در فرہنگ خودی فرماید کہ یکگونہ جامہ جنگ است کہ از تختہ ہای آہن و پولاد ساختہ روز جنگ بالای تن و زیر جامہ دیگری پوشند تا تن را از آسیب تیر و تیغ برہاند و (۲) بچم بختر است کہ نام نخستین شہر بلخ باشد و از ہمین رود آہی را کہ جیحون است (رود بکتر) نیز گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و صراحت ماخذ بر بگتر کنیم کہ بکاف فارسی می آید و بمعنی دوم مبدل بختر بمعنی اولش کہ گذشت چنانکہ خمان و کمان صراحت مزید بر بگتر می آید کہ بکاف فارسی است (اردو) (۱) بکتر بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی

زرہ جو لڑائی میں پہنتے ہیں۔ لوہے کی کڑیوں کا بنا ہوا جامہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ لوہے کی کڑیاں زرہ میں ہوتی ہیں اور فارسیوں نے بکتر میں لوہے کی تختوں کا ہونا بیان کیا ہے چونکہ یہ لفظ زبان فارسی کا ہے اسلئے اونہیں کا قول زیادہ قابل اعتبار ہے (۲) دیکھو بختر۔

بکتوسان بقول برہان وجامع باتای قرشت وسین بسفض بروزن مجوسان نام مردی بودہ دانا وفہمیدہ وعاقل ونام شاعری ہم صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر ایں کردہ گوید کہ در فرہنگہا نیافتم صاحبان انند ومؤید ایں را لغت فارسی گویند وخان آرزو در سراج گوید کہ مرد دانا وشاعری اغلب کہ یکی باشد مؤلف عرض کند کہ نظر بر طرز تعریف برہان وجامع اغلب کہ یکی نباشد۔ بخیال ما ایں ہم لغت ترکی می نماید چنانکہ بکتاش کہ بہ شین معجمہ متحقق شد تبدیل شین معجمہ بامہملہ والف ونون زائد تان بزبان در فارسی آمدہ واز نیکہ عَلَم است وجہی نیست کہ آنرا ترکی دانیم وایں را فارسی۔ البتہ میتواں گفت کہ نظر بہ تبدیل وزیادت ایں را منوس گوئیم۔ حیف است کہ محققین بالا از تعریف مزید کار نگرفتند وایں قدر اجمال تفوق بر ترک ندارد (اردو) بکتوساں ایک مرد عاقل اور ایک شاعر کا بھی نام ہے جس کی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہو سکی۔

بکتوسن بقول مؤید بحوالۂ زفانگو یا نام مردے۔ صاحب ملحقات برہان بر بکتوش ہم کہ بشین معجمہ عوض سین مہملہ وحذف نون است ہمین قدر تعریف کردہ وصاحب مؤید بدیل لغات فارسی ایں را آوردہ مؤلف عرض کند کہ ہر دو محققین از بہن اجمال بیان تضیع اوقات کردہ اند (اردو) بکتوسن ایک شخص کا نام ہے۔ مذکر۔

بکخا بقول ملحقات برہان بکسر اول وخای نقطہ دار بالف کشیدہ حریر سادہ را گویند خان آرزو

در سراج گوید که تصحیف است صحیح به میم باشد مؤلف عرض کند که اگر مجرد بیان صاحب ملحقات را تسلیم کنیم این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم که حالا معاصرین عجم ازان بی خبر اند و دخل بمعقولات خان آرزو را غیر از شعار او هیچ ندانیم که تصرفی در زبان فارسی می کند و مکخا را به میم بجایش نه نوشت و دیگر کسی از محققین فارسی زبان هم ذکرش نکرده و محققین ترکی و عربی و سنسکرت هم ازان ساکت پس می دانیم از کجا که این تصحیح را از کجا یافتی و ماخذش چیست - الهام نباشد - چنانکه بر بعض لغات اشاره آن می کنی (اردو) ساده حریر - مذکر -

بکر بقول وارسته (۱) دوشیزه و فرماید که در بعضی بلاد که باکره استعمال یافته از مخترعات عوام است و صحیح بکر و لاغیر و فرماید که هذا من تدقیقات مجدالدین علی قوسی و بحواله فرهنگ اخلاق ناصری) گوید که اول هر چیزی بهار گوید که بالکسر دوشیزه و جمع آن ابکار و بحواله قوسی نقل عبارت وارسته ی کند و ذکر معنی دوم هم کرده فرماید که از بعض مواقع بمعنی (۲) نازک و لطیف مستفاد میشود چنانکه باده بکر - نوشه بکر - سخن بکر - مضمون بکر - معنی بکر و نکته بکر (میر الهی ؎) نقل شیرین چه کنی پسته لب شور طلب ✤ باده بکر نخواهد گزگ مستعمل ✤ (حکیم زلالی ؎) چو شد پرویز از شیرین عنان تاب ✤ ز سر جوش شکر برداشت عناب ✤ که شاید بشکند زان لعل نوشین ✤ خمار بوسه های بکر شیرین ✤ (میرزا عبدالغنی قبول ؎) جز من که تنگ در برش امشب کشیده ام ✤ مضمون بکر را که تواند بخواب بست ✤ (مغز نظرت ؎) معنی بکری اگر پیدا شود مرد است چرخ ✤ مطلع خورشید مضمون مکرر بسته است ✤ (محسن تاثیر ؎) معنی بکر اگر دختر رز نیست چرا ✤ شعر رنگین همه جا شد می ارباب سخن ✤ (خاقانی ؎) از نکته بکر دزد خامه ✤ من موی شگافم و تو سندان ✤ مؤلف عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب بمعانی

اوّل الذّکر و فارسیان استعمال این معنی اوّل ابتر ترکیب فارسی کرده اند و معنی دوم پیدا کرده بهار بدون سند استعمال ہیچ مخفی مباد که (باده بکر) از تشبیهات بکر است - چنانکه از کلام میر الٰہی پیدا است یعنی باده بکر - بکر باشد که بکر را به باده تشبیه داده اند یعنی از بکر ہم لطف و سروری پیدا میشود چنانکه از باده و (بوسهٔ بکر) که در کلام حکیم زلالی است - مرکّب اضافی است فتأمّل و (مضمون بکر) که از کلام میر زا پیدا است ہم مرکّب اضافی است و ہم بریں قیاس (معنی بکر) که مغز فطرت و محسن تاثیر در کلام خود آورده اند کنایه باشد از معنی دقیق که زود حل نه شود و ہم چنین از (نکته بکر) که از کلام خاقانی پیدا است بکر مراد است نکته را به تشبیه بکر آورده - دیگر ہیچ و نظامی (بکر جان) بترکیب اضافی آورده و جان را به بکر تشبیه داده که بکر جان - جاں باشد و (بکر سفتن) در ملحقات می آید و سند ایں ہم با تعریفش ہمدر انجا مذکور شود و بالجمله فارسیان در مجرّد لفظ بکر اینقدر تصرّف کرده اند که بمعنی بکارة استعمالش کرده اند از ینجا است که (معنی بکر) را کنایه قرار داده اند از معنی دقیق - واضح باد که بکارة بلغت عرب بمعنی دوشیزگی آمده کذا فی المنتخب و بکر بمعنی مصدری نیست پس باکره که بروزن تانیث فاعل است بقول اکثر در لغت عرب مستعمل نیست ولیکن صاحب محیط المحیط ذکرش کرده و بکر بمعنی بکارة در محاورهٔ اردو ہم مستعمل بعضے از معاصرین بر انند که بکر بمعنی بکارة در فارسی نیامده و در ہر یک مرکّب فارسی زبان بکر بمعنی دوشیزه مستعمل است ما با خیال شان اتّفاق نداریم و صراحت ہر دو در ملحقات می آید چنانکه (بکری) که بمعنی بکارت دارنده می آید و نظر بر تصرّف فارسیان که در معنی بکر کرده اند بکر را بمعنی بکارت مقرّر داشتیم (اردو) بکر - بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنّث - دوشیزه - کنواری - دوشیزگی مؤلّف عرض کرتا ہے کہ یہ معنی دوشیزگی اردو زبان کا استعمال ہے - عربی میں اسکے معنے (البکارة) لکھے ہیں -

بکران بقول رشیدی (۱) بالضّم وفتح کاف بمعنی تہہ دیگی کہ بریان شدہ باشد مخفف (بنکراں) کہ می آید۔ برہان گوید کہ بروزن نقصان۔ برنج وہر چیز دیگر کہ ورتہ دیک طعام چسپیدہ وبریان شدہ باشد۔ صاحب غیاث ایں را بالضّم بمعنی تہ دیگی آوردہ وصاحب اند نقل عبارت صاحب ناصری کردہ کہ می آید۔ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) بفتح اوّل ودوم امر بکرانیدن ہم یعنی تراشیدن آں تہ دیگ و فرماید کہ اصل ایں بنکراں است بضمّ اوّل یعنی تراشیدہ بن دیگ۔ صاحب جامع ہمزبان برہان خان آرزو در سراج بہ تعریف معنی اوّل گوید کہ بروزن نقصان برنج وغیرہ بریان شدہ کہ تہ دیگ بچسپد مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل متحقق است کہ مخفف بنکراں است کہ می آید و نسبت معنی دوم عرض میشود کہ بکرانیدن یا بنکرانیدن یا کرانیدن بمعنی تراشیدان بنکراں نیامدہ پس کم التفاتی صاحب ناصری است کہ ایں را امر بکرانیدن گفتہ وخود او ہم بکرانیدن قائم نکردہ ودیگر محققین مصادر ومحققین اہل زبان مثل سروری وجامع وبرہان ہم ازیں مصدر ساکت پس بکراں را امر حاضر بکرانیدن گرفتن بدون وجود مصدر چگونہ درست تواند شد۔ البتہ کرانیدن مصدر یست متعدی کردن کہ بجایش می آید وجا دارد کہ بزیادت موحّدہ مکسور زائد بکراں را امر حاضرش دانیم وبہ تحقیق ما (۳) بکران بالکسر جمع بکر است چنانکہ (بکران بہشت) و (بکران چرخ) کہ می آید والف ونون آخر برای جمع (اردو) (۱) کھرچن بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مؤنث پکتے میں جو طعام یا کوئی اور چیز سرخ و بریان ہو کر ہانڈی کے پیندی میں تہہ پر ساجم جاتا ہے۔ تہ دیگ۔ تہ دیگی۔ تہ گیرہ۔ سینکراں۔ عربی میں قرورہ (۲) کھرچن کو نکال کر دوانا کا امر حاضر۔ کرنا کا متعدی (۳) دوشیزہ لڑکیاں۔ مؤنث۔

بکران بہشت اصطلاح۔ بقول جہانگیری

در ملحقات کنایہ از حوران بہشت صاحب ناصری در ملحقات وصاحبان برہان وبحر وسراج ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلف عرض کند کہ الف ونون در بکراں برای جمع وایں مرکب اضافی است بمعنی دوشیزگان بہشت وکنایہ از حوران۔ (اردو) حوران بہشت کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے حور پر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مؤنث حورا کی جمع وہ گوری چٹی عورت جسکی آنکھ کی پتلی اور بال بہت سیاہ ہوں۔ فارسی اور اردو میں مفرد استعمال ہے۔ خوبصورت لڑکیاں۔ جو بہشت میں نیک آدمیوں کی بیویاں ہونگی (نظیر) ہمنے جو اسے دیکھا تو جانا کہ پری ہے ۔ پریوں نے جو دیکھا تو انہیں حور کی سوجھی ۔

بکرانِ چرخ اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از ستارگان (خاقانی) صبح از صنعت چو یوسف مہ نیمۂ ترنج ۔ بکران چرخ دست بریدن برابرش ۔ صاحب ناصری در ملحقات وصاحبان بحر وبرہان وسراج ورشیدی وجامع ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است والف ونون جمع در آخر بکر و معنی لفظی ایں دوشیزگان چرخ و کنایہ از ستارگان (اردو) ستارے۔ ستارہ کی جمع۔ ستارہ کا بیان (ارزن رزیں) پر ہوا ہے۔

بکران کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول سفرنگ بشرح ہفتاد وسومی فقرہ دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور بفتح موحدہ وکسر کاف بمعنی بانجام رسیدن ومنتہی گردیدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) انتہا کو پہنچنا۔ ختم ہونا

(الف) **بکراجی** الف۔ بقول رشیدی مرادف بکرہی بالفتح میوہ ایست شیریں از نارنج کوچکتر

(ب) **بکرائی** واز لیمو بزرگتر ودر ولایت ایک دشبانکارہ بسیار صاحب جامع بر (ب) گوید کہ

(بکردی) بہ واو عوض ہای ہوّز ہم مرادف این است۔ صاحبان سروری و جہانگیری و ناصری و برہان و سراج ہم ذکر (ب) کردہ۔ صاحب محیط بر (ب) می فرماید کہ در فارسی زبان نام لیموی شیرین است و بر لیموی شیریں گوید کہ بفارسی بکرائی و بہندی امرت پھل نام دارد سرد تر و در منافع بسیار ضعیف تر از لیموی ترش۔ امّا مضر عصب نیست و مفرّح زیادہ و بر امرت پھل می نویسد کہ لیموی شیرین است نزد اہل ہند بسیار سردوگراں و دافع باد و ورم اعضا و فزاینده رنگ رو و برافروزنده او و مقوّی و دافع ماندگی و مصلح آں زیرہ سفید و عسل **مؤلف** عرض کند کہ (ب) اصل است۔ بقول معاصرین عجم و اسم جامد فارسی زبان و الف مبدّلش چنانکہ رویندم و رویدن و انچہ بواو عوض ہای ہوّز بحذف الف می آید مبدّل و مخفّف (الف) چنانکہ اوسہ و اوسو و انچہ (الف) بہ تخفیف الف می آید مخفّفش (**اردو**) دکن میں میٹھا لیمو کہتے ہیں۔ جو لیمو سے قدیں بڑا اور شیرین ہوتا ہے۔ مذکّر۔

بکر پوشیدہ خزاں اصطلاح۔ بقول جامع کنایہ از شراب انگوری و شرابی کہ ازاں نخوردہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ غیر از جامع دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر ایں نکرد۔ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان است تسلیم کنیم و کنایہ لطیف است و معنی لفظی ایں دو شیرہ کہ خزاں او مخفی است و خزاں بقول برہان۔ خزیدن و باآہستگی بجای رفتن و رز دشدن برگ درخت۔ پس دو شیرہ کہ خزان او مخفی است کنایہ باشد از شراب انگوری کہ انگور را افشردہ درست کردہ اند و ازالۂ او پنہان است مقصود آنست کہ ایں بظاہر دو شیرہ است ولیکن خزاں او مخفی است (**اردو**) انگوری شراب یا وہ شراب جس کا کوئی حصّہ پیا نہیں گیا۔ مؤنّث۔

بکر پوشیدہ روی اصطلاح - بقول جہانگیری (در ملحقات) کنایہ از شرابی باشد کہ اورا ہنوز از خم نیاورده باشند صاحبان رشیدی و برہان و ناصری و جامع و بحر و سراج و مؤیّد ہم ذکر ایں کرده اند مؤلّف عرض کند کہ بکر در ینجا بمعنی حقیقی دوشیزہ باشد و (پوشیدہ روی) صفت آں و ایں مرکّب توصیفی کنایۂ از شرابی است کہ در خم مخفی - موافق قیاس است وبس (اردو) وہ شراب جو خم میں بستہ اور محفوظ ہو جو استعمال میں نہ آئی ہو - مؤنث -

بکر تراشی اصطلاح - بقول وارستہ (۱) امر تازہ اختراع کردن (طالب کلیم ؎) معنی بکر تراشی چہ بود کوہ کنی ✤ خامہ فکر کم از تیشۂ فرہاد نشد ✤ خان آرزو در (چراغ ہدایت) می فرماید کہ (۲) معنی تازہ پیدا کردن و از ہمان سند استناد کند کہ گذشت - صاحب بحر نقل ہر دو معنی کرده بہار بر معنی اوّل قانع بدین صراحت مزید کہ کنایہ از ایجاد کردن امری عجیب و غریب است مؤلّف عرض کند کہ بکر در ینجا بمعنی بکارت است چنانکہ بر لفظ بکر صراحت کرده ایم کہ تصرف فارسیاں در معنی لغت عرب است و مجموعاً حاصل بالمصدر (بکر تراشیدن) کہ معنی لفظی ایں ازالہ بکارت کردن و بکر تراشی بمعنی (۳) ازالۂ بکارت و (۴) کنایہ باشد از کار دقیق را بجا آوردن چنانکہ کوہ کندن و از ہمین معنی عام محقّقین بالا معنی اوّل را پیدا کرده اند - و تصدیق تحقیق ما از کلام طالب کلیم می شود کہ بالا گذشت و ہمین یک شعر ماخذ ہمہ محقّقین است - بعض معاصرین ہند نژاد بکر را در ین مرکّب بمعنی دوشیزہ می گیرند و ما را اختلاف است (اردو) (۱) کسی تازہ بات کا اختراع کرنا (۲) تازہ معنی پیدا کرنا (۳) ازالۂ بکارت کرنا (۴) دقیق اور مشکل کام کرنا - کا حاصل بالمصدر -

بکر سفتن مصدر اصطلاحی - استناد

این مصدر مرکب از کلام نظامی است (وهو هذا
ست) سخن گفتن و بکر جان سفتن است ❊ نه هر کس
سزای سخن گفتن است ❊ بعض معاصرین عربی
دان از این شعر نظامی مصدر (بکر جان سفتن)
پیدا می کنند و (بکر جان) را مرکب اضافی بمعنی
(دوشیزهٔ جان) می گیرند که جان باشد باضافت
تشبیهی مؤلف عرض کند که لفظ جان را
داخل اصطلاح کردن غیر ازین نیست که حلقهٔ
وسعت زبان را تنگ کنند چنانکه عادت معاصرین
است (بکر سفتن) مصدر ریست - واضح که پیدا
می شود از همین کلام نظامی و مرادف (بکر
تراشیدن) است که بر (بکر تراشی) گذشت
معنی لفظی این (۱) ازالهٔ بکارت باشد ولازم
که بکر را بمعنی بکارت گیریم - چنانکه ذکرش بر لفظ
بکر گذشت و (۲) کنایه باشد از کار دقیق
ومشکل کردن دیگر هیچ (اردو) (۱) ازالہ بکارت
کرنا (۲) دقیق اور مشکل کام کرنا - دیکھو (بکر تراشی)

بکر کسی نشاندن مصدر اصطلاحی - همان
(بر کرسی نشاندن) که گذشت (اردو) دیکھو
(بر کرسی نشاندن) -

بکر فکر اصطلاح - بقول خان آرزو در سراج
نکته خوب و بدیع که دست زده طبع دیگری نباشد
مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است باضافت
تشبیهی کنایه از فکر دقیق و نازک که بکر در اینجا بمعنی
بکارت است چنانکه بر لفظ بکر گذشت از قبیل (بکر
جان) که ذکرش بر (بکر سفتن) کرده ایم (اردو)
دقیق اور نازک فکر -

بکر مشاطهٔ خزان اصطلاح - بقول جهانگیری
در ملحقات (۱) کنایه از می انگوری - صاحب ناصری
در ملحقات می فرماید که (۲) کنایه از شراب صاف
است (خاقانی ست) طفل مشیمهٔ رزان بکر مشاطهٔ
خزان ❊ حاملهٔ بهاران باد عقیم آذری ❊ صاحب
رشیدی گوید که (۳) شرابی که هنوز ازان نخورده باشند
صاحب برهان ذکر معنی اول و سوم کرده صاحب بحر

همزبانش خان آرزو در سراج بمعنی سوم قانع صاحب شمس بتصرف لفظی چنانکه عادت اوست (بکر مناظر خزان) را آورده - گوید که مراد ازین است - جزین نیست که مشاطه را مناظر نقل کرده پی بحقیقت نبرد مؤلف عرض کند که در پنجابکر بمعنی دوشیزه باشد و (مشاطه خزان) مرکب اضافی وصفت دوشیزه - مخفی مباد که مشیمه بقول منتخب پرده را گویند که در وبچه می باشد و بابچه از شکم بیرون می آید بمعنی سوم قرین بقیاس است (اردو) (۱) انگوری شراب مؤنث (۲) شراب صاف مؤنث (۳) وه شراب جو خم میں محفوظ ہے جب میں سے خرچ نہوی ہو - مؤنث -

بکر نگاه اصطلاح - بقول وارسته معشوقه که هنوز دلربائی نیا موخته باشد (باقر کاشی) نازم بطفل بکر نگاهی که در خیال + چشمش نکرده غارت یک خانمان هنوز + صاحبان بحر و بیار و غیاث و انند همزبانش مؤلف عرض کند که بکر در پنجابی بمعنی دوشیزه و (دوشیزه نگاه) اسم فاعل ترکیبی بمعنی شرمگیں که نگاه دوشیزه همیشه شرمگیں می باشد دیگر هیچ تعریف محققین حاصل آنست و زائد از ضرورت (اردو) شرمگین - صاحب آصفیه نے اس کو ترک کیا ہے لیکن شرمگیں اردو میں مستعمل ہے وہ شخص جو شرمندہ ہو جس کی آنکھ میں شرم ہو (شرمیلا) بقول آصفیہ شرما و یا شرمالو - شرمندہ - شرمگیں -

بکروی بقول جهانگیری و برهان و مؤید جامع و هفت و سراج و انند بالفتح هماں بکرائی که گذشت و اشارهٔ این هم همدرا نجا کرده ایم صاحب جهانگیری سند این از فردوسی آورده (ے) بخانه درون بود با بکروی + نهاده برش سیب و ناز و بهی + (اردو) دیکھو بکرائی -

بکرهی بقول جامع و رشیدی هماں بکرائی که گذشت و اشارهٔ این هم همدرا نجا کرده ایم و صراحت ماخذ هم همدرا نجا (اردو) دیکھو بکرائی -

بکری بهار بذکر این از معنی ساکت و صاحب اند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ گوید که بالفتح بمعنی مست (مرزا فطرت ؎) باز خم باده پر بخانه شد ؛ دختر رز بکری پیمانه شد ؛ **مؤلف** عرض کند که بمعنی مست اصلا نیست و بدون تعلق لفظی معنی قائم کردن شایان محققین نباشد- بکری بیای نسبت معروف بکارت دارنده از قبیل سودائی و کنایه از مرغوب و مقبول که دوشیزهٔ بکر دارنده مرغوب و مقبول می باشد شاعر گوید که خم باده باز پر بخانه شد یعنی پر شد از شراب و شراب در خم آمد- مخفی مباد که فارسیان شراب را بر سبیل مجاز پری نامند و دختر رز یعنی شراب محبوب پیمانه شد یعنی ساغر مشتاق است که شراب از خم داخل ساغر شود- واضح باد که اگر بکر را بمعنی دوشیزه گیریم ترکیبش با تحتانی درست نمی شود و هیچ معنی ندارد همین یک مرکب است که تائید و تصفیه خیال ما می کند (چنانکه بر لفظ بکر اشاره اش کرده ایم که فارسیان بر سبیل تفریس بکر را بمعنی بکارت استعمال کرده اند فتامل (اردو) مشتاق-

بکسر بقول خان آرزو در سراج بضم و سین مهملهٔ مفتوح پارچه گوشت **مؤلف** عرض کند که همه محققین فارسی زبان و معاصرین عجم از ین ساکت و بر زبان معاصرین تکّه گوشت است مخفی مباد که همین لغت به های هوز آخره عرض رای مهمله می آید- عجبی نیست که تسامح خان آرزو یا غلطی کاتب این را به رای مهمله آخر قائم کرد اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد که این مبدل آن باشد چنانکه هوبه و هوبر- (اردو) تکّا بقول آصفیه- اردو- اسم مذکر- اسکی فارسی تکّه- گوشت کا ٹکڑا- پارچه گوشت-

بکسل بقول شمس بالفتح بمعنی (۱) تری و نم و (۲) خبر نیکی صراحت کند که لغت فارسی زبانست

مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین مسکت سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) (۱) تری۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث خشکی کے خلاف سیل۔ نمی۔ رطوبت (۲) خوشخبری۔ مؤنث۔

بکسمات بقول سروری بالفتح نوعی از نان (بسحق اطعمہ) تو زبکسمات و حلوا بجازہ بند محل ✤ کہ بدین جازہ بتواں سفر حجاز کردن ✤ صاحب جہانگیری می فرماید کہ با اول مفتوح و بنانی زدہ و سین مفتوح نانی است کہ آنرا مربع بریدہ می پزند و در ریسمانہا بخشند و مسافران بر و بحر بجہت توشہ بدارند۔ صاحبان رشیدی و سراج و مؤیدہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است خلاف موضوع خود می فرماید کہ لغت فارسی است و معرب ایں بسکمات نوعی از کوک است کہ در قرن می پزند **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ ایں ہیچ متحقق نشد بظاہر مرکب می نماید ولیکن ترکیبش ہیچ متحقق نمی شود جز ایں کہ بکسمد بہ بای فارسی و دال مہملہ آخر لغت یونان است برای ہمین قسم نان کہ در سفر بکار آید عجبے نیست کہ فارسیاں بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ چنانکہ (تپ و تب) و دال مہملہ بہ فوقانی چنانکہ (زر دشت و زرتشت) و زیادت الف میاں میم و فوقانی بکسمات کردند و بقول سوار السبیل معرب ایں بسماط و بکسماد و بکسماط ہر سہ آمدہ (اردو) بکسمات۔ فارسی میں ایک خاص قسم کی روٹی کا نام ہے جو توشۂ سفر کے لئے پکائی جاتی ہے جسکو ایک ڈوری میں پرو کر ساتھ رکھتے ہیں۔ مؤنث۔

بکسماست بقول شمس با با دسین مہملہ ہر دو مفتوح بحوالۂ تنجری نام حلوائیست۔ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکردہ و سند استعمال پیش نہ شد بخیال ما می رسد

کرمحقّق بی تحقیق همان لغت بجسمات را به بی تحقیقی بزیادت سین دوم نوشت و در معنی اختلافی که واقع است نتیجهٔ کم التفاتی باشد یا تسامح تنجری با جمله قیاس غالب است که این لغت تازه نیست غیر لغت گذشته (اردو) دیکھو بجسمات۔

بکسه بقول جهانگیری با اوّل مضموم و ثانی زده پارچهٔ گوشت را نام است۔ صاحبان رشیدی و برهان و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند و همین لغت را خان آرزو در سراج به رای مهملهٔ آخره عوض های هوز نوشته مؤلّف عرض کند که ما خیال خود را همدر اینجا ظاهر کرده ایم و در اینجا همین قدر کافی است که اسم جامد فارسی قدیم باشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و عوض این تکّهٔ گوشت را استعمال می کنند (اردو) دیکھو بکسہ۔

بکسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی بقول بهار مرادف (برکسی چیزی کردن) بمعنی قرار دادن و مخصوص گردانیدن کاری بخود یا بدیگری صاحب انند نقل نگارش مؤلّف عرض کند که ما این را خلاف محاوره دانیم حیف است که سند استعمال پیش نکرده مجرّد ادّعایش با آمین گویش اعتبار را نشاید معاصرین عجم بر زبان ندارند و محقّقین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) کسی پر کوئی کام مخصوص کرنا اور قرار دینا۔

بکسیختہ بقول شمس بضمّ باو یای پارسی قطع کرده و گسسته مؤلّف عرض کند که محقّق کوتاه نظر ندانست که مصدر گسیختن که بجایش می آید اصل این است و این بزیادت موحّده در اوّل ماضی مطلق اوست با های آخره که افادهٔ معنی مفعولی کند ضرورت نداشت که این را بصورت اسم جامدی قائم کنند۔ شامل است بر همه معانی مفعولی مصدر گسیختن و مقصودش از یای فارسی غیر از یای مجهول نباشد

ویای مجہول را یای فارسی گفتن ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ (اردو) دیکھو گفتن یہ اس کا اسم مفعول ہے

بکسی رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر برابر و ہم چشم او گردیدن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد معنی حقیقی ایں (۱) واصل شدن و رسیدن بکسے و بخدمت کسی و بقرینۂ بیان (۲) رسیدن بمرتبۂ کسی ہم۔ دیگر محققین فارسی زبان ذکر ایں نکردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) کسی کے برابر اور مساوی ہونا (۱) کسی تک پہنچنا (۲) کسی کے مرتبہ کو پہنچنا۔

بکسی زبان داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری در ملحقات (۱) کنایہ از آنست کہ خود را ازو وانماید (ظہوری ؎) ایں کہ در دش بدلم لطف نہانی دارد ✤ آگہم بالب من نالہ زبانی دارد ✤ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) رازدار او بودن ہم۔ خان آرزو در سراج بارشہ بری متفق مؤلف عرض کند کہ او سند ظہوری (بکسی زبان داشتن) پیدا است کہ بجایش گذشت واز سندی کہ در ینجا پیش شد واضح میشود کہ این را مصدر عام قرار دادن بہ خصوصیت زبان درست نیست اگر تخصیص مقصود باشد (بالب زبان داشتن نالہ) بمعنی بالب ہم کلام بودن و محبّت داشتن نالہ قائم کنیم واگر تعمیم مقصود باشد (بکسی چیزی داشتن) بمعنی تعلّق باکسی داشتن ولیکن بخیال ما تخصیص بہتر از تعمیم است۔ مخفی مباد کہ (زبان داشتن نالہ بالب) بمعنی حقیقی صاحب زبان بودن نالہ بواسطۂ لب از ہمین سند پیدا است فتأمّل ہر دو معانی بیان کردہ محققین بالا بخاطر ہا نمی چسپید (اردو) (۱) اپنے آپ کو کسی اور خیال کا کرنا۔ ظاہر کرنا (۲) کسی کا رازدار ہونا۔

بکسی سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار اعتماد داشتن چیزی را بخود یا بدیگری صاحب انند نقل نگارش (مخلص کاشی ؎) بود شہرہ دنیا دبی اعتباری ✤ چرا اینقدر ہا وہیسپاری

مؤلف عرض کند کہ طرز بیان بہار درست نیست اعتماد بر کسی کردہ کاروبار خود باو تفویض کردن است و بس (اردو) کسی پر سونپنا۔ کسی پر بھروسہ کرنا۔ کسی پر اعتماد کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (کسی پر تکیہ کرنا) کو انہیں معنوں میں لکھا ہے۔

بکشتن دادن مصدر اصطلاحی۔ پروے جان نکردن و بدست مرگ دادن و حوالہ مرگ کردن (ظہوری ؎) خویش را ناحق بکشتن دادہ بودیم از فراق ٭ الحذر زین فکر باطل الحذر بر ما مگیر ٭ (اردو) مرنے دینا۔ جان کی حفاظت نہ کرنا۔

(۳۸۹۹)

(الف) بکشتی خوردن
(ب) بکشتی می خورد

متولہ (ب) بکسر موحّدہ بہ سکون رای مہملہ۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدّین شاہ قاچار بمعنی۔ می افتاد بکشتی۔ ماضی استمراری (بکشتی خوردن) کہ بر الف قائم کردہ ایم مخفی مباد کہ خوردن بمعنی ملاقی شدن می آید پس ملاقی شدن بکشتی بای معیّت سوار شدن و افتادن بکشتی است۔ بالجملہ (ب) باعتبار محاورۂ معاصرین عجم مقولۂ را ماند و لازم نیست کہ استعمال دیگر مشتقات الف بر سبیل قیاس کنیم الّا بوجود سند استعمال (اردو) (الف) کشتی میں پڑنا۔ سوار ہونا (ب) کشتی میں سوار ہوتا تھا۔

بکشہ بقول سروری و انند و برہان بکاف و شین معجمہ بوزن پردہ۔ ریشی باشد کہ بر گردن و شکم پدید آید و بعربی نکفہ خوانند۔ صاحب جامع گوید کہ مراد از ریش۔ زخم است۔ صاحب ہفت ذکر ایں کردہ مؤلّف عرض کند کہ دیگر محقّقین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند ولیکن باعتماد صاحب سروری و جامع کہ محقّق اہل زبانند ایں را اسم جامد فارسی قدیم دانیم ولیکن با نکفۂ عربی تعلّقے ندارد (اردو) وہ زخم جو گردن یا پیٹ پر نکلتا ہے (کسی مرض کی وجہ سے)۔

(الف) بکف آمدن
(ب) بکف آوردن

مصدر اصطلاحی - (الف) بقول بحر بمعنی بدست آمدن و (ب) بقولش بمعنی (۱) بدست آوردن و (۲) تصرف نمودن و (۳) ظاهر کردن - صاحب لمحات برهان ذکر هر سه معنی (ب) کرده - بهار بمعنی اوّل (ب) قانع وصاحب اند نقل نگارش (عبد الحسین کاشانی عارف تخلّص ؎) گدائی دلِ بی آرزو شهنشاهی است ✤ گر این نگین بکف آورده سلیمان باش ✤ (انوری ؎) گردون بکفایت بکف آورد رکابش ✤ آری چه عجب کسب شرف کار کفاست (ظهوری ؎) بر رخ غمکشان کشد گریه ترانهای تر ✤ غصّه گر آورد بکف دامن های های را ✤ (انوری ؎) بر ذرّهٔ وجود رساند خدنگ خویش ✤ شست شهاب گر بکف آرد کمان تو ✤ صاحب مؤیّد بحوالهٔ تنبیه ذکر ماضی مطلق (ب) بمعنی اوّلش کرده گوید که بمعنی سوم هم آمده مؤلّف عرض کند که هر قدر اسناد استعمال (ب) بکف آمد ازان بمعنی اوّل (ب) متحقّق شد و برای معنی دوم وسوم مشتاق سند میباشیم که از محقّقین اهل زبان کسی ذکر این نکرده - در محاورهٔ فرس استعمال الف هم از نظر ما نگذشت واز معاصرین عجم هم نشنیدیم اگرچه موافق قیاس است (اردو) (الف) ہاتھ آنا - دیکھو بدست آمدن (ب) (۱) حاصل کرنا (۲) تصرّف کرنا (۳) ظاہر کرنا -

بکف برنهادن جام

مصدر اصطلاحی - بدست گرفتن جام (انوری ؎) مست از درم در آمد و وش آن مه تمام ✤ در بر گرفته چنگ و بکف برنهاده جام ✤ (اردو) ساغر ہاتھ میں لینا

بکف تیغ گرفتن

مصدر اصطلاحی - گرفتن تیغ بدست (انوری ؎) برق در خاره رهان گشت جز آن چاره ندید ✤ چون بکف تیغ زر اندود لب جام گرفت ✤ (اردو) تلوار ہاتھ میں لینا

بکف داشتن چیزی

مصدر اصطلاحی - داشتن چیزی بدست و بکف نهادن (ظهوری ؎) جز و غمی داشت ظهوری بکف ✤ بر دل اغیار

ہیچ نخوردم دریغ ✤ (ولہ ؎) در بیع تو آنچہ دل بکف داشت ✤ دیں بود کہ در مراد دادیم ✤ (اردو) ہاتھ میں رکھنا۔ قبضہ میں رکھنا۔

بکف کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار واند۔ مرادف معنی اوّل (بکف آوردن) کہ گذشت **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (میر معزی ؎) بودی تو بموصل کہ ہمی لشکر خصمت ✤ گفتند کہ کردیم خراسان بکف آسان ✤ (اردو) دیکھو بکف آوردن کے پہلے معنے۔

بکف گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار واند مرادف معنی اوّل بکف آوردن کہ گذشت **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (حسین سنائی ؎) آں دردل ریشم کہ چوں گیرم بکف تیغ دعا ✤ آسماں بہر شفاعت سر نہد برپای من ✤ (اردو) دیکھو بکف آوردن کے پہلے معنے

باک لاک صاحب ناصری گوید کہ بضمّ اوّل و رابع کہ لام باشد از اتباع است ہمچوں خان و مان و تار و مار بمعنی (۱) ناہموار و درشت و (۲) بی عقل و بی ہنر و فرماید کہ آنرا (لاک و باک) نیز گویند و فرماید کہ بمعنی بی مغز و میانہ تہی ہم و (۳) مخفّف پتک آہنگراں ہم (شمس فخری ؎) جہاں چو خاک درست عرصۂ ملکت ✤ چرا نگوید دانا بہ تہمت بکلک ✤ **مؤلّف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ واو و عطف بیان باک و لاک می آید و نظر باعتماد صاحب ناصری کہ از اہل زبانست۔ محاورۂ فارسی زبان دانیم و نسبت معنی سوم مشتاق سندی باشیم کہ معاصرین عجم انکار کنند و تسامح صاحب ناصری و انند۔ مخفی مباد کہ آنچہ صاحب ناصری ضمّ ثالث را رابع نوشتہ تسامح اوست و آنچہ مثال خان و مان و تار و مار می دہد برای باک و لاک است کہ می آید در بینجا باید کہ از تار و مار و خانمان کار گیریم و این اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) (۱) ناہموار۔ بقول آصفیہ اونچا نیچا۔ غیر مسطّح ناموافق (۲) نالائق۔ بیہودہ۔ نااہل (احسان ؎) کہیئے کیا کیوں طفل اشک اپنے گلے کے ہار ہیں ✤ اس

زمانے کے تو کچھ لڑکے بھی ناہموار ہیں ✤ (۲) بے عقل و بے ہنر (۳) دیکھو بتک۔

بکم بقول سروری ہماں بقم کہ گذشت (شاعر فرزدق ؎) ہر کہ در دنیا شود قانع بکم ✤ سرخ رو باشد بعقبےٰ چوں بکم ✤ صاحب جہانگیری ذکر ایں کردہ راست گوید کہ معرب ایں بقم است صاحبان برہان وجامع ایں را مرادف بقم گویند و ما صراحت کامل بر بقم گردہ ایم۔ صاحبان ناصری و رشیدی و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند (اردو) دیکھو بقم و ارن بیشر۔

بکماز بقول شمس بکسر اوّل بمعنی مہمانی۔ صاحب دری و پہلوی ہم ذکر ایں کردہ مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازیں ساکت ولیکن قیاس می خواہد کہ ایں مرکب باشد با بای معیت و (کماج) کہ بضم اوّل نام نانی مشہور است (کذا فی البرہان) جا دارد کہ فارسیاں جیم را بہ زای ہوّز بدل کردند چنانکہ چچہ وچزہ و ایں مرکب را بمعنی بالا استعمال کردند۔ لغت فارسی قدیم باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم بر زبان ندارند و مہمانی را استعمال کنند (اردو) مہمانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ مہمانداری۔ ضیافت۔ دعوت۔ تواضع (آغا ؎) استخواں تک نہ رہے بہ گئے پانی ہو کر ✤ تجھ پہ یاں ہوں تو سگ یار کی مہمانی ہو ✤

بکمال بقول شمس آہن چرم دوزان کہ بداں خط کشند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان خوانیم ورنہ دون سند استعمال محض بیان صاحب شمس را معتبر ندانیم (اردو) وہ آہنی آلہ جس سے چرم دوز چمڑے پر جدول کھینچتے ہیں۔ مذکر۔

بکمند کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بہار بند کرایں را بر معروف قانع و نقل نگارش (انند) ہمزبانش

مؤلّف عرض کند که چیزی را بکمند کشیدن معنی حقیقی است و کمند لغت فارسی و بان مبدّل خمند رسنے باشد یا چرمی که بوسیلهٔ آں چیزی را از بلندی بکشند و به واسطهٔ آں بر بلندی دیوار و خانه می رسند۔ اکثر محقّقین ایں را ترک کرده اند۔ صراحت کمال بجایش کنیم (اردو) کمند کسی چیز کو کھینچنا

(الف) **بکنار آمدن**
(ب) **بکنار آوردن**
(ج) **بکنار بردن**

استعمال۔ (الف) بمعنی (۱) آمدن در آغوش و (۲) کنایه از حاصل شدن مقصد و (۳) رسیدن بکنارهٔ دریا (انوری ؎) تا همچو چنگ تو بکنارم

نیامدی ✤ بودم چو زیر چنگ تو بانالهاے زار ✤ و (ب) متعدّی الف بهر سه معنی بالا (ظهوری ؎) کشتی ساحلی خطر دارد ✤ بکنار آورم میانی چند ✤ و (ج) بردن چیزی بکنارهٔ دریا (ظهوری ؎) می برد زور گریه ام بکنار ✤ موج را بازوی شناگی هست ✤ (اردو) (الف) (۱) آغوش میں آنا (۲) مقصد حاصل ہونا (۳) ساحل پر پہنچنا کنارے پر پہنچنا۔ (ب) (۱) آغوش میں لینا (دیکھو برآوردن کے تینتیسویں (۳۳) معنے (۲) مقصد حاصل کرنا (۳) کنارے پر لانا (ج) ساحل پر پہنچانا۔ کنارے پر لیجانا۔

(۳۵۰۳) (۳۵۰۴) (۳۵۰۵)

بکند بقول مؤیّد بمعنی آشیاں۔ صاحب هفت ایں را بفتح اوّل و دوم و کاف و نون زده آورده

مؤلّف عرض کند که معاصرین عجم آشیاں بر زبان دارند و دیگر محقّقین فارسی زبان ذکر ایں نکرده اند و معاصرین عجم ازیں ساکت۔ حیف است که سند استعمال بهیں نه شد اگر بدست آید تواں قیاس کرد که فارسی قدیم باشد که حالا متروک است و کند مخفّف کنده و کنده و موحّدهٔ اوّل زائد و ایں برای جانورانی باشد که خانهٔ خود زیر زمین کنده درست کنند۔ همچوں خرگوش و موش و فارسیان مجازاً بمعنی آشیاں استعمال کرده باشند۔ قیاس ایں قدر می خواهد والعلم عند اللہ

(اردو) دیکھو آشیان۔

بکن کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول ملحقات برہان (۱) آرد نخود بریان کردن و (۲) سفوف خشک در دہن کردن صاحب بحر بحوالۂ ملحقات گوید کہ آرد نخود بریان کردہ یا سفوف خشک را در دہن کردن است **مؤلف** عرض کند کہ ملحقات برہان پیش ما نیست اختلافی کہ در بحر عجم واقع است تسامحش بیش نباشد۔ اگرچہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین مصدر اصطلاحی سکوت ورزیدہ اند ولیکن بعض از قدمای معاصرین عجم ایں را بکاف فارسی استعمال قدیم دانند و گویند کہ اصل ایں پکندن بود بہ پای فارسی اوّل و دال مہملہ بعد نون۔ در زمانۂ سلف فارسیان از برای سفرنان را کہ پکندنام داشت ریزہ ریزہ ہمچوں سفوف کردہ بطریق زاد راحلہ با خود می داشتند و می خوردند و استعمال ایں سفوف را در محاورہ (پکندہ کردن) می گفتند۔ دال حذف شد بکثرت استعمال (انتہی) پس جا دارد کہ بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ اسپ و اسب و دال مہملہ را حذف کردند و معنی دوم تخصیص مبتذل شد بہ تعمیم و انچہ در معنی اوّل تخصیص نخود بریان است مجاز باشد بای حالی ہر دو معنی بالا را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ تبدیل در لفظ و معنی متقاضی آنست از ینکہ صاحب ملحقات بمقابلۂ سکوت محققین اہل زبان چیزی نمیست (اردو) پھانکنا۔ بقول آصفیہ سفوف وغیرہ کو ہتیلی پر رکھ کر پھونکی مارنا کسی خشک چیز کو منہ کے اندر (یکبارگی ڈال جانا (الخ) پس (۱) بمعنی نہ ہوے چیزکہ بسیک بار گی (۲) خشک سفوف پھانکنا

بکنگ بقول [illegible] بحوالۂ مؤید الفضلا مازنی دلفین بدزبان سنگ جوان ہم ہمین باشد صاحب برہان فرماید کہ بفتح اوّل و ثانی بروزن [illegible] بکاف فارسی ہم صاحبان ناصری و

جامع وہفت وغیاث ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلف عرض کند کہ بر اعتبار صاحبان سروری وناصری وجامع کہ از اہل زبانند ایں را اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) دُم بریدہ حیوان دکن میں دُم کٹ اور دم بُریدہ بھی کہتے ہیں۔

بکُن مکرمت لیک منّت منہ مقولہ۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ایں را بطور مثلی ذکر کردہ اند۔ مثل نباشد بلکہ مقولہ ایست بر طریق موعظت۔ مقصود آنست اگر بر کسی کرم واحسان کنی منّت بر ومنہ وبر ممنون اظہارش مکن۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "نیکی کر اور ظاہر نکر" اس ہاتھ سے دے اُس ہاتھ کو خبر نہ دے"

بکوا کب ستردہ اصطلاح۔ بقول صاحب لمعات برہان اے بکواکب روشن گردانید چنانچہ (ع) زنگ ہوا را بکواکب ستردہ یعنی تاریکی ہوا را بہ روشنائی ستارگان محو کرد۔ صاحبان بحر وہفت ہم ذکر ایں کردہ اند صاحب مؤید بکوا قضیہ ذکر معنی بالا کردہ برای تائید فضلای فرماید کہ ایں بعض ترکیب است مؤلف عرض کند کہ وای بر ہمہ محققین وصد وای از مؤید۔ استناد ہمہ از ہمین یک مصرع بالاست کہ ازان (زنگ ستردن) بمعنی حقیقی است۔ قوت اخذ ہر چہار محققین قاصر ماند کہ (بکواکب ستردہ) را ازین سند پیدا کردہ اند۔ ہیچ است وہیچ ومصدر بالا بجای خودش می آید (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بکوزہ فقاع تپاندہ است مقولہ۔ بہار گوید کہ یعنی راہ دخل وتصرف بستہ است ونمی گذارد کہ سر بیروں کند وفرماید کہ اصلش از تدفین فقاع در زمین ماخوذ است وقیل در مقام استفہام گویند "فلاں چیز در کوزہ فقاع است کہ دست کس آں نمی رسد" حاصل کلام آنکہ حصول آں ممکن است نہ ممتنع۔ صاحب انند عرف بحرف نقلش برداشتہ مؤلف عرض کند کہ

هر دو هند نژاد و بدون سند استعمال اختیار ندارند که این مقولهٔ مهمل را محاورهٔ فارسی زبان قرار دهند بگوش ما نخورد و معاصرین عجم رشتخندی کنند و محققین فارسی زبان دست بر دهان - اعتبار را نشاید (اردو) ناقابل ترجمه -

بمعنی قریب و در نسخهٔ قلمی این لغت را نیافتیم و خیال ما قرین بقیاس است که کاتب مطبع بلوس را که به لام می آید بکوس کرد و معنی قریب و خدعه را با اضافه یک نقطه قریب نوشت تصرف لفظی و معنوی اهل مطبع حقیقت لغت را در پردهٔ خفا نشاند (اردو) دیکھو بلوس -

بکوس بقول مؤید که نسخهٔ مطبوعه مطبع نولکشور است

(الف) بکوک (الف) بقول سروری و رشیدی بروزن قبول (ا) نشانه تیر باشد صاحب برهان

(ب) بکول گوید که بفتح اول و ثانی بواو رسیده و بکاف زده نشانه تیر که عربان آنرا هدف خوانند و (۲) ظرف و جام شراب خوری و بقول بعض ظرفی که بصورت حیوانی ساخته باشند و بدان شراب خورند و فرماید که باین معنی بجای کاف آخر لام هم بنظر آمده و صاحبان ناصری و جامع همزبانش - خان آرزو در سراج بذکر هر دو نسبت معنی دوم گوید صحیح بلوک است که بلام دوم بجای کاف اول می آید - مؤلف عرض کند که کاف بدل می شود بلام چنانکه اکماک و المالک پس معنی اول را با عتماد محققین صاحب زبان اسم جامد دانیم و معنی دوم هم و آنچه به لام عوض کاف اول می آید مبدل این - و صاحب ناصری که از اهل زبانست بکول را هم مبدل این گفته - پس بکوک اصل است و بکول هر دو مبدلش یعنی دوم از اینجاست که (ب) را قائم کرده ایم و آنچه الف را اصل قرار داده ایم مبنی بر این قیاس است که اگر بلوک را اصل قرار دهیم بکوک و بکول را مبدلش گفتن مشکل است که تبدیل لام بکاف بنظر نیامده (اردو) الف ب (ا) نشانه - دیکھو اندازه (۲) جام شراب مذکر بمعنی

مؤنّث (ب) جام شراب مذکّر۔

بک و لک اصطلاح۔ بقول برہان و بحر بضمّ اوّل و چہارم (۱) بمعنی ناہموار و درشت و (۲) بمعنی بی عقلی و بی ہنری۔ صاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ مخفی مباد کہ ہمین لغت بدون واو عطف ہم گذشت و صاحب ناصری در انجا نسبت معنی دوم بی عقل و بی ہنر گفتہ۔ پس در اینجا نظر بر سکوت صاحب جامع کہ صاحب زبان است نسبت معنی دوم قول صاحب ناصری را معتبر دانیم چنانکہ بر (بکلک) مرقوم شد کہ صاحب ناصری محقّق اہل زبان است و سند ش کہ ہمدر انجا مذکور است تائید معنی بیان کردہ اش می کند۔ پس زیادت واو عطف متقاضی تبدیل معنے نباشد و معنی دوم ایں را کہ مصدر لیست بدون وجود سند استعمال مجرّد بر قول محقّقین ہند نژاد بر خلاف محقّقین اہل زبان تسلیم نہ کنیم (اردو) ۱ و ۲ دیکھو بکلک۔

(الف) **بکونک** (الف) بقول جہانگیری مرادف بکونہ با اوّل مفتوح و ثانی مضموم و واو مجہول و نون مفتوح۔ شمشیر چوبیں کہ آنرا بنونک نیز خوانند۔ صاحب رشیدی بہ نقل عبارتش گوید کہ بلونک بہ لام ہم آمدہ صاحب برہان بر مجرّد بیان معنی قانع و صاحب ناصری (ب) را ہم مرادف ایں گفتہ صاحب جامع ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج مذکر (الف ب) می فرماید کہ بعضی بنونک و بلونک و بلونہ نیز گفتہ اند و اغلب کہ تصحیفات باشد مؤلّف عرض کند کہ ہمین معنی بر لغت بلوندک ہم بروزن فرزندک می آید و تصحیف نباشد بلکہ تبدیل است و خان آرزو خبر ندارد کہ اصل ہمہ بنونک بہ نون دوم و چہارم اسم جامد فارسی زبان است مرکّب از موحّدۂ زائدہ و لغت عرب (نون) کہ قسمی است از شمشیر کہ بشکل ماہی بود و کاف تصغیر۔ پس نون دوم بہ لام

بدل شدہ بلونگ شد چنانکہ نیلوفر و لیلوفر و پس ازاں لام بہ کاف بدل شدہ بکونگ گردید چنانکہ الماک و اکماک و ہمچنین کاف بہ ہای ہتوز بدل شدہ بکونہ و بلونہ شد چنانکہ پروانک و پروانہ و ور (بلوندک) کرمی آید۔ دال مہملہ زائد باشد۔ چنانکہ شقتالو و شفتالو و اختلاف اعرابش تصرف زبان است و بس (اردو) لکڑی کی تلوار جو بطور کھلونے کے بناتے ہیں۔ مؤنث۔

(الف) بکھان | صاحب ملحقات برہان نسبت الف وب گوید کہ (ا) غلہ ایست کہ آنرا سنگ شکن

(ب) بکھاین | و سنگ شکنگ خوانند صاحب ہفت نسبت الف فرماید کہ این ہمان است کہ بہندی کلتھی نام دارد صاحب شمس بر الف گوید کہ بالضم در فارسی زبان (۲) دوغ را نام است صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بر الف می فرماید کہ نوعی از غلہ و صاحب محیط ذکر مستقل این نکرد و بر کلتھی می فرماید کہ اسم ہندی حب القلت است و آنرا کلت و جگرگ نیز گویند و قسمی را ازاں بجیم بہ بای فارسی و جیم عربی گویند و این قسم را بعربی کاسر الجر نامند و در سنسکرت کلدا و کالورنتم۔ بقول صاحب تذکرۃ الہند سرد در اوّل اولی بارطوبت نافخہ و مزہ زمخت و شیرین و ہنگام ہضم تلخ و سبک۔ منی بیفزاید و ضیق و پیس و سرفہ و بواسیر را نافع و شکنندہ سنگ گردہ و مثانہ و منافع بیشمار دارد (الخ) و بر سنگ شکن حوالہ حب القلت و بر حب القلت می فرماید کہ بیریانی اقونیا و نزد بعض عرب البلوس و بسریانی قلتا و عراقیان ماش ہندی گویند و ذکر الف وب نکرد۔ محققین اہل زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم گویند کہ عجبے نیست کہ فارسی قدیم باشد در محاورۂ حال ماش ہندی نام دارد با جملہ (ب) را اسم جامد دانیم و الف مخفف آں و معنی دوم بیان کردہ شمس خبر می دہد ادبی تحقیقش (اردو) الف و ب

کلمتی۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک کیا ہے۔ صاحب نفائس نے فرمایا ہے کہ ایک غلّہ ہے جو ماش سے مشابہ ہے (مؤنّث) (۲) وہی۔ مذکّر۔ دیکھو ایرن۔

بکھوجتان بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بفتح با و سکون کاف و واو و جیم تازی و ضمّ ہا و بعد از جیم تای قرشت بمعنی خرپشتہ صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج و انند و ہفت ہم ذکر ایں کردہ اند و صاحب برہان صراحت مزید کند کہ آں ہر چیز دراز یست کہ میانش بر آمدہ و بلند و دو طرفش مالیدہ و پست بود صاحب مؤیّد ہم بحوالۂ شرفنامہ آوردہ و بحوالۂ لسان الشعرا دادات گوید کہ با خای معجمہ عوض جیم (بکھوختان) و در نسخۂ دیگرش اینقدر بیفزاید کہ در دستور (بکھوجتان) مرقوم است یعنی بعد کاف تاے قرشت و در نسخۂ مطبوعہ مطبع نولکشور (بکھوجمان) بہ میم عوض فوقانی۔ صاحب شمس ایں را بہ نون عوض فوقانی (بکھوجنان) و بزیادت نون بعد واو (بکھون جمان) آوردہ ایں است حلیۂ تحقیق لغات فارسی و پایۂ تدقیق محقّقین و بربادی لغات فارسی زبان و سامان گمراہی حقیقت جویاں۔ ما اتّفاق صاحبان سروری و ناصری و جامع را کہ ہر سہ از اہل زبانند معتبر دانیم و ایں را اسم جامد فارسی قدیم خوانیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و خرپشتہ را استعمال کنند (اردو) خرپشتہ فارسیوں نے اس دراز چیز کو کہا ہے جو درمیان میں بلند ہو اور اطراف میں پست۔ مذکّر۔ ٹیلہ۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکّر۔ ٹبہ۔ پہاڑی پشتہ۔ کریوہ۔

(الف) **بکیابسا** بقول سروری بحوالۂ ادات (ب) بکسر با و سکون کاف با ی حطّی و سین مہملہ بمعنی تملیت
(ب) **بکیا سا** یعنی بار اندک و گلیم و بحوالۂ تحفۃ السعادت می فرماید کہ بای فارسی آوردہ بمعنی شملہ

وفرماید کہ در فرہنگ (الف) باضافہ بامعنی بستہ کوچکی کہ بالای بار نہند و سرباری نیز گویند۔ صاحب فرہنگ جہانگیری بر (ب) معنی آخرہ سرباری را ذکر کردہ و ذکر (الف) نکردہ و صاحب رشیدی بذکر معنی (ب) بستہ کوچک را پشتہ کوچک نوشتہ و (سرباری را (سربائی) (جزین نیست کہ غلطی کتابت باشد) صاحب برہان بذکر (ب) بربستۂ کوچک قانع وصاحبان جامع و ناصری و سراج ہمزبانش۔ صاحب مؤیّد گوید کہ تملیت و گلیم است و صاحب برہان بر تملیت ہم ذکر بار کوچکی کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ (الف) را اسم جامد فارسی قدیم دانیم و (ب) را منفّش فارسیان گلیم ہم بار سری را گویند کہ در یک گلیم تواں بست و ہماں است تملیت معاصرین عجم بر زبان ندارند و بستہ کوچک را استعمال کنند (اردو) چھوٹا سا بستہ۔ مذکّر۔

موحّدہ باکاف فارسی

بگ بقول اند بالفتح (۱) بمعنی غوک فرماید کہ باکاف تازی ہم گذشت و گوید کہ (۲) بالکسر مخفّف بیگ است کہ در ترکی زبان امیر را نامند۔ صاحب بول چال ذکر معنی دوم کردہ فرماید کہ مرادف بیگ و بی بمعنی خان زادہ و سردار زادہ **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مبدّل بگ بمعنی اوّل اوست۔ کاف عربی بدل شد بہ فارسی ہمچوں کند و گند و بمعنی دوم اگرچہ لغت ترکی می نماید کہ معاصرین عجم استعمالش کنند ولیکن صاحب لغات ترکی ذکر ایں نکردہ و بیگ را بمعنی امیر و بلند مرتبہ آوردہ عجبی نیست کہ معاصرین عجم بحذف تحتانی بر سبیل تفریس استعمال بگ بمعنی دوم کردہ باشند (اردو) (۱) دیکھو بگ کے پہلے معنے (۲) امیر۔ امیر زادہ۔ بلند مرتبہ۔

بگاہ صاحب رشیدی گوید کہ مخفّف ایں بگہ باشد بمعنی (۱) بوقت (۲) زود و بر بگاہ (بہ بای فارسی) صراحت کند کہ اصح بہای تازیست صاحب ناصری فرماید کہ یعنی بوقت و (۳)

گاه سحر و صبح و (بیگاه) وقت غروب و شام
را گویند (حکیم فرخی ؎) با دادار کی بگاه آمد
بار وی چو ماه ❊ آنکه آراسته زوگردد هر روز
سیاه ❊ بهار گوید که بالفتح معنی ترکیبی این
(هم) بروقت خود است و نیز بمعنی زود و شتاب
و فرماید که بجای فارسی بمعنی سحر و صبحدم
می آید - نان آرزو در سراج گوید که بگه
مخفّف آن بمعنی بوقت خود زود چنانکه گویند
بگاه چیزی کرد یعنی بوقت برخاست و دیر
نکرد و این مجازست و معنی دیر نکردن از آن
مستفاد است - پس صاحب رشیدی که
این را در معانی حقیقت آورده خطا نموده
و مقابل این بیگاه بمعنی بی وقت - گاهی
بای موحّده را حذف کنند و گویند گاه و بیگاه
و هم او بر بگاه بجای فارسی مذکر قول رشیدی
می طراز د که اغلب که بمعنی زود و بروقت
بجای تازیست و بمعنی سحر و صبح بجای فارسی
چنانکه مشهور است وجه اشتباه آنست که بیگاه
مقابل هر دو آمد پس بعضی را گمان شده که
بگاه هم یک لغت است و آن خطاست مؤلّف
عرض کند که معنی اوّل حقیقی بزیادت موحّده بمعنی
وقت که موحّده هیچ معنی نمی کند چنانکه بگاه رزم
شیری و دلیری است " یعنی وقت رزم
فارسیان استعمال این بدون موحّده بیشتر
کنند و بمعنی چهارم هم حقیقی یعنی بروقت که
موحّده بمعنی بر آمده چنانکه " بروقت اینکار
کردم " یعنی وقت اینکار رهیس بود که کردش
و سند فرخی هم برای معنی چهارم است نه برای
معنی سوم - چنانکه ناصری خیال کرده و معنی
سوم را بر اعتماد صاحب ناصری به بای عربی
تسلیم کنیم و مقابل این بیگاه بمعنی شام و مغرب
تائید این می کند و بگاه که به این معنی می آید
مبدّل این چنانکه تب و تپ - طبع آزمای آرزو
بمعنی بر خیال اوست و قولش بمقابله صاحب زبان

چیزی نیست (اردو) (۱) وقت - مذکر - (۲) جلد (۳) صبح - مؤنث - (۴) وقت پر -

بگتر بقول جهانگیری نوعی از سلاح باشد که در روز جنگ پوشند. صاحب رشیدی گوید که جامه ایست که در روز جنگ می پوشند. گاهی از مخمل سازند و پارهای آهن موصل بر روی آن کشند. صاحب برهان صراحت مزید کند که بروزن کفتر آهنی چند است که بهم وصل کرده بر روی آن مخمل و زربفت و امثال آن کشند و در روزهای جنگ پوشند. و بترکی قتلاو گویند. صاحب ناصری همزبانش صاحبان جامع و انند و هفت و مؤید و غیاث هم ذکر این کرده اند. خان آرزو بذکر قول رشیدی و برهان قول برهان را صحیح پندارد و فرماید که آنچه در هندوستان بزره طلاقی نمایند درست نباشد مؤلف عرض کند که حاشا که چنین باشد اهل هند زره و بکتر را دو قسم لباس دانند و بکتر را قسمی از زره پندارند. اصل این بخشتر بود به بای فارسی و خای معجمه مرکب از بخ که بمعنی خوش می آید و تر بمعنی بسیار چنانکه بهتر فارسیان به تبدیل بای فارسی بموحده چنانکه تپ و تب و خای معجمه با کاف عربی (چنانکه خمان و کمان) بکتر کردند و پس ازان کاف عربی در محاورهٔ زبان بدل شد به کاف فارسی چنانکه کندو گندو با کاف عربی هم مستعمل چنانکه سجایش گذشت معنی لفظی این بسیار خوب و کنایه از لباس جنگی که تعریفش بالا مذکور شد و حق آنست که این را اسلحه گفتن خطاست بلکه محافظ جسم است از ضرب اسلحه و رای زره باشد که از حلقه های آهن درست کرده می شود و زره را بالای بگتر می پوشند (اردو) دیکھو بکتر کے پہلے معنے -

بگتیان بقول انند بروزن مسکینان بزبان فارسی - نام قوم از سلاطین ترک - صاحب غیاث محقق اول ایراد مؤلف عرض کند که دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین

لغت ساکت ومعنی لغت ہم ناقابل تسکین واگر ایں متعلق بسلاطین ترک است۔ لغت ترک باشد نہ فارسی۔ صاحب کنز ولغات ترکی ہم ازیں ساکت جزیں نباشد کہ نتیجہ بی تحقیقی غیاث است وصاحب انند نقل نگارش اعتبار را نشاید (اردو) سلاطین ترک سے ایک قوم کا نام بگتینان ہے۔ مذکر۔

بگدہ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار نام پیش قبض کہ آنرا در ہندی کٹار گویند۔ صاحب رہنما بر قسمی از اسلحہ قانع۔ صاحب بول چال می فرماید بالضم ایں را در ہندی بغدہ نام است مؤلف عرض کند کہ بغدہ بالضم بقول صاحب فرہنگ آصفیہ در اردو زبان بمعنی دشنۂ قصاب مستعمل کہ آنرا در دکن ساطور گویند کہ لغت عرب است وکویتہ ہم نامند کہ بوسیلۂ آں گوشت را قیمہ کنند ومی فرماید کہ بغدہ لغت فارسی زبان است وبہ تحقیق مؤلف در فارسی نیامدہ۔ پس بخیال ما اعتبار صاحب روزنامہ زیادہ تر است از صاحبان رہنما وبول چال تعمیم صاحب رہنما تردید روزنامہ نمی کند واختلاف بیان بول چال ہیچ۔ پس بتائید قول معاصرین عجم بگدم بمعنی پیش قبض باشد۔ اگرچہ بگدہ بظاہر مبدل بغدہ معلوم می شود ولیکن از لغات فرس وعرب وترک حقیقت بغدہ دریافت نمی شود۔ پس ایں را بمعنی پیش قبض اسم جامد فارسی زباں دانیم (اردو) پیش قبض بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خنجر۔ دشنہ۔ چھرا۔ کٹارہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے غضب کیا ہے کہ پیش قبض کی یہ تعریف کی ہے پیش قبض ایک خاص ہتھیار ہے جو خنجر اور دشنہ کے سوا ہے۔ جس کو دکن میں کٹار کہتے ہیں اور صاحب آصفیہ نے بھی کٹار پر پیش قبض کا ذکر کیا ہے (مذکر) لیکن اس کے ذیل میں بھی خنجر اور نیمچہ کا ذکر کیا ہے جو ہماری رائے میں بے محل ہے۔

(الف) بگردآمدن
(ب) بگردآوردن

مصادر اصطلاحی (الف) بقول بحر بفتح کاف فارسی رونق بهم رسانیدن (صایب هروی) جان حزین را وگر مژده درد آمد است ٭ سلسلهٔ عشق ما باز بگرد آمد است ٭ وهم او بر (ب) می فرماید که بفتح کاف فارسی بگردش آوردن. خان آرزو در چراغ هدایت مذکر معنی بالا سندی پیش می کند (راقم) رسد چون نوبت ما جام می از جانی خنده ٭ بگرد آرد مکر سرگشتگی پیمانهٔ ما را ٭ بهار زلّه بردارش وصاحب انند نقل نگارش مؤلّف عرض کند که دریں هر دو مصادر گرد بمعنی گردش است وهمین است اسم مصدر (گردیدن) که بجایش می آید وصاحب برهان گرد را بمعنی مصدری آورده تسامح اوست که فرق در مصدر و حاصل بالمصدر نکرده با بجمله الف بمعنی حقیقی (۱) آمدن بگردش است و (۲) کنایه باشد از افتادن در مصیبت و گردش روزگار. سند بحر. بکار ما می خورد. ومعنی بیان کرده اش اصلا ازیں سند پیدا نمی شود اگر سند دیگر بدست آید آنرا معنی (۳) قرار دهیم و دیگر کسی از محققین فارسی زبان با او نیست و معاصرین عجم ساکت و معنی (ب) حقیقی است و جا دارد که ازان هم معنی دوم یعنی (۲) بمتلای مصیبت کردن پیدا کنیم که موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (الف) (۱) گردش میں آنا. پھرنا (۲) گردش میں آنا. بقول آصفیه. چکّر میں آنا. تباہی یا مصیبت میں پھنسنا (۳) رونق دار ہونا. رونق حاصل کرنا (ب) (۱) گردش میں لانا. پھرانا (۲) مصیبت میں گرفتار کرنا.

بگرد است

مقوله. بقول وارسته یعنی تباه وضائع و برابر گرد و غبار است (طغرا) هوا از عکس گلها سرخ و زرد است ٭ دلِ کشمیر در پیشش بگرد است ٭ و فرماید که دل بفتح دال تالابی است معروف در کشمیر. صاحبان بحر و غیاث و انند هم زبانش مؤلّف عرض کند که

موافق قیاس است فارسیان استعمال ایں بجائے
(ہیچ است ولاشئی) کنند۔ موحدہ در اوّل ایں
زائد است۔ فارسیان بدون موحدہ ہم استعمال
ایں بہ ہمیں معنی می کنند بہار ایں را با مصدر
(بگرد رفتن) آوردہ (اردو) گرد ہے۔ بقول
آصفیہ (اردو) (محاورہ) بے حقیقت ہے۔ بے اصل
ہے۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ ناچیز محض ہے۔
ہیچ ہے۔ نقطہ مقابل نہیں ہے۔ ہمسری نہیں
کرسکتا۔ ماند ہے۔ بے رونق ہے۔ مدہم ہے۔ مات
ہے۔ عاجز ہے۔ شرمندہ ہے۔ نادم ہے۔ خجل ہے
(روشن ؎) دل کی تپش سے گرمی خورشید
سرد ہے ✤ سینہ اگر یہی ہے تو دوزخ بھی گرد ہے ✤
(میر تقی ؎) گرمی سے میری ابر کا ہنگامہ سرد
ہے ✤ آنکھیں اگر یہی ہیں تو دریا بھی گرد ہے ✤
(ناسخ ؎) کیا سنہری اسکی رنگت ہے کہ سونا
سرد ہے ✤ سامنے جب آگئے دینار و درہم گرد
ہے ✤ (عارف ؎) مجنوں کو لوگ کہتے ہیں صحرا نورد
ہے ✤ اک وہ تو کیا کہ خضر مرے آگے گرد ہے ✤ ۔

بگرد او نرسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
صاحب تحقیق الاصطلاحات ادنی مرتبہ اونرسیدن
(خالص اصفہانی ؎) انچناں می رمد ز من چشمش ✤
کہ بگردش نمی رسد آہو ✤ مؤلف عرض کند کہ چوں
تیز رو بگذرد در پس او گرد بلندی شود کسی کہ در تعاقب
می آید چوں بگرد او نرسد۔ تا بہ پیشرو چہ رسد از
ہمیں است ایں مصدر و مراد از ایں (۱) نرسیدن
کسی بہ کسی (۲) کنایہ از معنی اوّل الذکر۔ با جملہ مصدر
اصلی (بگرد چیزی و کسی نرسیدن) است کہ می
آید و استناد ایں ہمہ را بجا مذکور شود (اردو)
گرد کو نہ پہنچنا۔ گرد کو نہ لگنا۔ بقول آصفیہ (۱)
کسی تیز رفتار حیوان کے اسقدر پیچھے رہجانا
کہ اسکی جو گرد چلنے میں اڑتی جاتی ہے اس تک
بھی نہ پہنچنا۔ عاجز رہنا۔ تھک جانا پیچھے
رہجانا (۲) کچھ بھی مناسبت اور ہمسری نہ رکھنا
کسی طرح مقابل اور روکش نہ ہوسکنا۔ برابر نہ ہوسکنا

مقابلہ نہ کرسکنا۔ نقطہ مقابل نہ ہونا (سودا) غرض وہ گرم عناں ہے کہ جب چمکتا ہے ✤ نہیں پہنچتی ہے برق اسکی گرد کو زنہار ✤

بگردبودن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر بالفتح بمعنی بودن بگردش - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد **مؤلف** عرض کند کہ قریب بمعنی اوّل (بگرد آمدن) است۔ مشتاق سند استعمال می باشیم کہ مجرّد قول محقق ہند نشاید تسلیم محاورہ را کفایت نمی کند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) گردش میں رہنا۔

بگردچیزی گردیدن | مصدر اصطلاحی - طواف آں کردن و قربان چیزے گردیدن و اطراف چیزے گردیدن (صائب) بگرد تربت رشک روان دلیر مگرد ✤ کہ ابر سینۂ خورشید را نسازد سرد ✤ (ولہ) چوں فلاخن بگرد خویش مگرد ✤ ہرچہ بر دل گراں بود رانداز ✤ مخفی مباد کہ فارسیان (کسی) را داخل چیزی کنند و بلحاظ سند دوم - جا دارد کہ (بگرد کسی گردیدن) ہم قائم کنیم - (اردو) طواف کرنا۔ قربان ہونا۔ اطراف پھرنا۔

بگردچیزی نرسیدن | مصدر اصطلاحی ہماں بگرد او نرسیدن است کہ گذشت۔ بہانا ذکر ایں کردہ و صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ما ہمدرانجا اشارۂ اینہم کردہ ایم (عبداللطیف خاں تنہا) ہزار خندہ بگرد کدورتم نرسد ✤ بگو بغنچہ چہ خود را عبث خراب کند ✤ (محسن تاثیر) خوابیدہ سبزۂ کہ زخط تو دیدہ ام ✤ صد مخمل دو خوابہ بگردش نمی رسد (اردو) دیکھو (بگرد او نرسیدن)۔

بگردرسیدن | مصدر اصطلاحی - قریب کسی شدن در مرتبہ و ہمین مصدر مثبت است کہ ازاں (بگردچیزی نرسیدن) قائم شد و صراحت مینیش بر (بگرد او نرسیدن) گذشت (انوری) من بگردت کے رسم چوں باد را ✤ آب رویت پی کند در کوی تو ✤ (ظہوری) ظہوری بگردم کجای رسد ✤ بفرسنگ از خویش

بگریختم ✤ (اردو) گرد کو پہنچنا۔ دیکھو (بگرد او نرسیدن) جس کا یہ مثبت ہے۔

(الف) بگرد رفت مصدر اصطلاحی۔ راستہ مذکر الف گوید کہ خراب وتباہ شد (ظہوری ؎) زداغ دل شدہ روشن چراغ کوکب ما ✤ بگرد رفت سحر پیش ظلمت شب ما ✤ (صائب ؎) خط غبار بوجہ حسن تلافی کرد ✤ اگر دو سلسلۂ مشکبار رفت بگرد ✤ صاحب غیاث نقل نگارش۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر (ب) کردہ گوید کہ بمعنی برباد شدن (صائب ؎) از خط حلاوت لب جاناں بگرد رفت ✤ از جوش مور ایں شکرستاں بگرد رفت ✤ بہار بر (ب) نقل معنی مصدری (الف) کردہ در تعریش اتباع وارستہ می کند (صائب ؎) زرفتن دل تو خاکسار رفت بگرد ✤ بنای صبر و شکیب قرار رفت بگرد ✤ صاحب انند نقل بردارش مؤلف عرض کند کہ الف اضی مطلق (ب) وتعریف بیان کردۂ صاحب تحقیق الاصطلاحات بہتر از وارستہ و بہار کہ بر باد شدن بہتر از خراب و تباہ شدن است اگرچہ نتیجہ ہر دو یکی است (اردو) (الف) برباد ہونا (ب) برباد ہونا۔

بگرد سر رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (بگرد سر گردیدن) بمعنی قربان شدن (وحید ؎) گفتی نمی رود سر کوی ما وحید ✤ او میرود بگرد سرت چوں نمی رود ✤ و فرماید کہ اگر اینمعنی نبود ابہامے کہ منظور شاعر و طرف لطف است از میان می رود صاحبان بحر و بہار ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلف گوید کہ بکسر ثانی موافق قیاس است و معنی حقیقی ایں طواف کردن است و کنایہ از قربان و فدا شدن کہ گشتن و گردیدن اطراف چیزی عمل آنست صاحب انند ایں را (گرد سر فلاں رفتن نوشتہ) بخیال مالفظ کسی بہتر از فلاں است (اردو) قربان ہونا۔ بقول آصفیہ۔ تصدق ہونا۔ نثار ہونا۔ واری جانا۔ فدا ہونا

(عارف ؎) بیکار مرکے بھی تو نہ ہم خستہ تن ہوے ✤
قربان تیرے لے بت ناوک فگن ہوے ✤ -

(الف) بگرد سر گردیدن مصادر اصطلاحی بقول صاحب بحر بکسر ثانی و بقول (خان آرزو در چراغ ہدایت) (بگرد سر رفتن) مراد فش سند استعمال پیش نہ شد - عیبی ندارد - معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) قربان ہونا - دیکھو بگرد سر رفتن -

(ب) بگرد سر گشتن

بگرد ش بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی سیر و تفرج است مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بفتح اول و دوم برزبان دارند موافق قیاس است (اردو) سیر بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث - گلگشت تفریح - (مومن ؎) مومن آؤ تمہیں بھی دکھلائیں ✤ سیر بت خانہ میں خدائی کی ✤ -

بگرد ش آوردن مصدر اصطلاحی بقول بہار (بدیل (بگرد آوردن) مراد اوست حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد - موافق قیاس است معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) دیکھو بگرد آوردن -

بگرد فلاں - اصطلاح - بہار بند کرایں از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بفتح اول و کسر دوم بمعنی قربان فلاں (ملا فوقی یزدی ؎) من بگرد جفتۂ نرم کلانش کز صفا ✤ ریدہ صد رہ بر بروت آفتاب خاوری ✤ (اردو) اس کے قربان - اُس پر فدا -

بگرد فلاں چیز رسیدن مشکل است مقولہ بہار گوید و انند بدنبالش می پویدکہ در بجا لفظ مشکل بمعنی نفی است یعنی کمال دوریست ازاں چیز (صائب ؎) منزل نقل مکان ماست اوج لامکاں ✤ آسمانہا را بگرد ما رسیدن مشکل است ✤ مؤلف عرض کند کہ ما بر (بگرد او نرسیدن) حقیقت ایں اصطلاح عرض کردہ ایم انچہ بہار نسبت لفظ مشکل صراحت کند ہیچ

است که معنی لفظی این مشکل را ظاهری کند در
ابری و نفی اصلا پیدا نمی شود - مخفی مباد که
در نفی و مشکل فرقی است بیّن - فتأمّل - فارسیاں
چوں می خواہند که بمقابلهٔ (الف) تفوّق (ب)
بران کنند نسبت (الف) این مقوله را استعمال
می کنند (اردو) یہ اسکی گرد کو نہیں پہنچ سکتا -
یہ اس سے بہت پیچھے ہے -

بگرد فلاں رفتن مصدر اصطلاحی - بقول
انند بکسر کاف فارسی ہماں (بگرد سر رفتن) کہ
گذشت (اردو) دیکھو بگرد سر رفتن -

بگردن فلاں اصطلاح - بہار و انندش نقل
نگار ہر دو از معنے ساکت و می فرمایند کہ اکثر استعمال
ایں الفاظ بار و خون و منّت است و ما غیراں
نیز آریم (حافظ شیراز ؎) منکہ سر در نیاورم بدو
کوں ✤ گردنم زیر بار منّت اوست ✤ (محسن
ثاثیر ؎) ہر چند گل مسلّم خوباں گلشن است ✤
گر چہرہ می شود بتو خونش بگردن است ✤ لاادری
؎) ساق سیمین تو بلورین است ✤ گر غلط گفتہ
ام بگردن من ✤ مؤلّف عرض کند کہ در سند
خواجۂ شیراز (بگردن فلاں) مستعمل نیست بلکہ
(زیر بار بودن گردن) است نمی دانیم کہ محقق
با نام و نشاں چہ قسم تحقیق می کند و چرا از موضوع
خود غافل - از کلام محسن (خون بگردن) و از
سند لاادری (بگردن من) پیدا است مخفی مباد
کہ (چیزی را بگردن کسی کردن) بر ذمّۂ او
کردن است و بس - از ینکہ خون و بار متعلّق
بہ گردن است استعمال این ذوقی دارد با ہر دو
حاصل این است کہ بگردن کسی مستعمل شد بجای
(بذمّہ کسی) (اردو) فلاں کی گردن پر - فلاں کے ذمّہ

بگردن کردن مصدر اصطلاحی - بہار و
انندش نقل نگار از تعریف ایں ساکت مؤلّف
عرض کند کہ (بگردن کردن چیزی) بمعنی انداختن
چیزے بگردن است (حافظ شیراز ؎) شنیدہ
ام کہ سگاں را قلادہ می بندی ✤ چرا بگردن

حافظ نمی کنی رسنے ٭ (اردو) گردن میں ڈالنا۔ باندھنا

بگردون سر کشیدن مصدر اصطلاحی۔ (۱) کنایہ از بلند شدن (۲) تفاخر و غرور کردن است (ظہوری ؎) خرمن خجلت بگردوں سر کشد ٭ گر ظہوری بدرود تخمی کہ کشت ٭ معاصرین عجم تصدیق معنی دوم می کنند ہر دو موافق قیاس (اردو) (۱) بلند ہونا (۲) آسمان پر دماغ رہنا۔ آسمان پر دماغ ہونا بقول امیر مغرور ہونا۔ فخر کرنا (بحر ؎) آسمان پر دماغ یار رہا ٭ کبھی جھک کر وہ مہ لقا نہ ملا ٭ (امیر ؎) آسماں پر دماغ یار کا ہے ٭ خاکساروں پر التفات نہیں ٭

(۳۵۰۷)

بگرس بقول خان آرزو در چراغ بفتح با و سکون کاف فارسی و رای مہملہ مفتوح و سین مہملہ نوعے از سقرلاط خوب کہ آب دراں کم سرایت کند و آستہ صراحت مزید کند کہ کلاہ بارانی ازاں سازند (زکی ہمدانی ؎) بارگاہ طرب بادہ پرستاں ابر است ٭ شفقی بگرس و بارانی باراں ابر است ٭ بہار گوید کہ کلاہ و بارانی ازاں سازند (ولہ ؎) پس از داغ جگر ہر لالہ را ٭ کلاہ بگرس گلنار دادند ٭ صاحب اند نقل نگارش صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم گوید کہ بانات دورخی را نام است کہ آنرا ماہوت دورخہ ہم گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) ایک قسم کی دورخی بانات جس سے بارانی ۔ ٹوپی بناتے ہیں جس میں پانی کا اثر نہیں ہوتا ۔ مؤلف

بگرہ بستن آب مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از (۱) رونق آوردن در چیزی بہ تکلف و (۲) کار مشکل ترکردن۔ معاصرین عجم معنی دوم را بر زبان دارند و استعمال معنی اول در کلام متقدمین بنظر آمدہ (صائب ؎) ترا کہ دست و دلی ہست قطرۂ بفشان ٭ کہ چوں گہر بگرہ بستہ اند آب مرا ٭ (اردو) (۱) کوشش کے ساتھ کسی چیز میں رونق پیدا کرنا (۲) بہت مشکل کام کرنا۔

(۳۵۰۸)

بگری بقول ناصری بکسر اوّل و دوم و سوم امر است بگریہ کردن و فرماید کہ بحذف با گری نیز گویند

صاحب اند نقلش برداشتہ (ریحانی طوسی ؎) بگری ای ابر و بخند ای برق وای تند ربزار ؛
تا مگر باز ایں جہاں آرند فرخ نوبہار ؛ مؤلّف عرض کند کہ گریستن مصدریست کہ می آید و گری
امر حاضرش بہر دو تحتانی آخرہ و ایں مزید علیہ و مخفّف آں بزیادت موحّدہ در اوّل و حذف
یک تحتانی از آخر۔ بعضے برانند کہ مزید علیہ امر حاضر گریستن است و نمی دانند کہ امر حاضرش گریس
است۔ اندریصورت باید کہ ایں را بحذف سین مہملہ آخر گیریم و اصل آنست کہ فارسیان
در محاورۂ خود استعمال امر حاضر گریدن بیشتر می کنند۔ و محقّقین مصادر ہند نژاد غور بر حقیقت
نمی کنند (گریدن) مصدری نیامدہ کہ ایں را متعلّق بدو کنیم (اردو) رو۔ رونا کا امر حاضر۔

بگریبان سر کشیدن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی مخفی کردن سر بگریبان و (۲) غور و فکر کردن (صائب ؎) صائب زبرگ ریز بر د فیض نو بہار ؛ چوں غنچہ ہر کہ سر بگریبان کشیدہ است ؛ (اردو) (۱) اپنے سر کو گریبان میں چھپانا۔ (۲) گریبان میں منھ ڈالنا۔ بقول آصفیہ۔ سر جھکا کر تامّل کرنا۔ گردن جھکا کر غور کرنا۔ دیکھو برآوردن سر بجیب۔ (۳۵۰۹)

بگزادہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر بمعنی امیرزادہ و رئیس و شریف مؤلّف عرض کند کہ مرکّب است از ہماں بگ کہ گذشت (اردو) امیرزادہ۔ مذکّر۔ رئیس۔ شریف۔

بگزہتاب پیمودن مصدر اصطلاحی۔ کار بیکار و بیہودہ دبی نتیجہ کردن است کہ مہتاب را بگز پیمودن و از نتیجہ آگاہ شدن ممکن نیست (انوری ؎) خرد زان تیرہ شد الحق پس انگہ گفت با من ہم ؛ بگز مہتاب پیمائی بگل خورشید اندائی ؛ (اردو) ہوا مٹھی میں بند کرنا (دیکھو آب بہ پرویز پیمودن)۔ (۳۵۱۰)

(الف) **بگسل** (الف) بقول برہان بکسر

(ب) **بگسلانیدن** اوّل وسین بی نقطه و سکون ثانی ولام امر (برگسستن) واز هم جدا کردن وفرماید که این لفظ را جائی استعمال کنند که ممکن بود وایں معنی در چیزهای دیگر بطریق حقیقت است ودر انسان ومردماں بطریق مجاز یعنی ترک اختلاط وآشنائی کن - صاحب ناصری هم ذکر ایں کرده (منوچهری ؎ خطاب به اسپ خود گوید) بیابان در نورد وکوه بگذار ❊ مناز لها بکوب وراه بگسل ❊ (ناصرخسرو ؎) کشتی است جهاں چو رفت رفتی تو ❊ ور می نزدی طمع او وبگسل ❊ (وله ؎) حبل ایزد حیدر است اورا بگیر ❊ وز فلان وبوفلاں بگسل خیال ❊ وفرماید که معنی بریدن نیز در شواهد بالا ثابت می شود وبمجاز بمعنی ترک اختلاط وآشنائی کردن وصفت ترک کننده نیز آمده (ب) بقول بحر بالکسر گسستن یعنی (۱) بریدن و (۲) از هم جدا کردن و (۳) شکستن و (۴) سست گردانیدن کامل التصریف ومضارع ایں بگسلاند مؤلف عرض کند که بای اوّل زائد ولیکن گسلانیدن بدون موحّده مستعمل نیست اگرچه موافق قیاس است وگسلیدن به ہمین معانی می آید اگرچه بظاہر لازم ایں معلوم می شود ولیکن آں ہم مرادف ایں است - قیاس تقاضای آں می کند که گسلانیدن را بجایش قائم کنیم که اصلست وایں مزید علیه آں صراحت ماخذ ایں بر بسلانیدن گذشت - معنی دوم اصل است ومعنی اوّل وسوم وچہارم مجازش بالجمله الف امر حاضر (ب) شامل بر ہمه معانی (ب) انچه محقق اوّل الذکر الف را متعلق به (برگسستن) داند غلط کرده است (اردو) الف امر حاضر ہے (ب) کا (ب) (۱) کاٹنا - (۲) جدا کرنا (۳) توڑنا (۴) سست کرنا -

بگسیخته بقول شمس بضمّ با ویای فارسی قطع کرده وگسسته مؤلف عرض کند که گسیختن مصدریست که بجایش می آید مرادف بگسلانیدن که گذشت صراحت ماخذش ہمدرانجا کنیم دریں جا

ہمین قدر کافی است کہ گسیختہ اسم مفعول آنست باہمہ معانیش و ایں مزید علیہ آں بزیادت موحّدہ در اوّلش ضرورت نداشت کہ مثل اسم جامد ایں را قائم کنند (اردو) دیکھو گسیختن جو مرادف ہے بکھیرنا نہیں کا یہ اُسی کا اسم مفعول ہے۔

بگفتار آوردن استعمال۔ بمعنی حقیقی یعنی کسی را آمادہ گفتگو کردن (صائب ؎) مستمع صاحب سخن را بر سر کار آورد ؛ غنچۂ خاموش بلبل را بگفتار آورد ؛ (اردو) بات کرنے پر آمادہ کرنا۔ کھلوانا۔

بگفتار شہ مغز از سر کنم
بگفت کسان مغز در سر کنم

صاحب مؤیّد ایں را بطور مقولہ قائم کردہ گوید کہ یعنی بگفتار شہ سخن را سر ایم و بگفتار دیگراں خاموش بمانم۔ ایں است در نسخۂ مطبوعہ مطبع نولکشور و در دیگر نسخ قلمی مؤیّد در مصرع اوّل بجای (مغز از سر کنم) (مغز را تر کنم) نوشتہ و ہمین است اصل الفاظ شعر و تصحیف مطبع نولکشور ولیکن ایں مقولہ عجم نیست و ہر چہ ازیں شعر قابل اخذ است (مغز تر کردن) و (مغز در سر کردن) و ایں ہر دو مصادر اصطلاحی بجایش می آید در ردیف میم و ای بر صاحب مؤیّد کہ برای تائید فضلا از موضوع خود قدم بیرون می نہد و ایں را در ردیف موحّدہ می آورد و مقولہ نام نہد و از نقل شعر نظامی باخفای ناشش سخن می سراید۔ عجبی نیست کہ بضمن تائید فضلا امتحان شان ہی گیرد (اردو) ناقابل ترجمہ دیکھو (مغز را تر کردن اور (مغز در سر کردن)

بگفتن آتش۔ دہن نمی سوزد مثل صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر ایں کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت مؤلّف عرض کند کہ فارسیان ایں مثل را بجائی زنند کہ مقصود شان از نقل سخن باشد یعنی چوں کسی نظر بر قبح قولش احتراز کند می گویند کہ (نقل کفر کفر نباشد) و استعمال ایں مثل ہم می کنند

مقصود شان ہمین قدر است کہ اگر نام آتش بر زبان گیرند دہن نمی سوزد و اگر کفر کسی را نقل کنند۔ تا قتل آں کافر نمی شود (اردو) دکن میں (نقل کفر کفر نباشد) اوس موقع پر مستعمل ہے۔ جب کہ کوئی شخص کسی کے قول قبیح کا ذکر اپنی زبان سے کرنے میں تامل کرے۔

(الف) **بگل آفتاب اندودن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بگل آفتاب پوشیدن** صاحبان شمس و مؤید و ہفت ذکر الف کردہ و استعمال ب در کلام انوری یافتہ می شود کہ مرادف (الف) است و الف ہمان است کہ بر آفتاب بگل اندودن) گذشت (انوری ے) لیکن بگل آفتاب چوں پوشم ٭ چوں پشت چو ماہ نو دو تا دارم ٭ (اردو) الف و ب۔ دیکھو آفتاب بگل اندودن۔ (۳۵۱۲)

بگل بر آوردن در مصدر اصطلاحی (۳۵۱۳)

بند کردن در بہ گل باشد (صائب ے) برا در بند بر دنش در بہشت بگل ٭ میان ما و تو ہر کس حجاب می گیرد ٭ مؤلف عرض کند کہ (بر آوردن در) بجایش گذشت و ایں متعلق است بہماں (اردو) دروازہ مٹی سے بند کرنا۔

بگل خورشید اندودن مصدر اصطلاحی (۳۵۱۴)

مرادف ہماں (بگل آفتاب اندودن) کہ گذشت و سند ایں بر (بگز مہتاب ہمیودن) گذشت (اردو) دیکھو آفتاب بگل اندودن

بگل خورشید پنہاں کردن مصدر اصطلاحی (۳۵۱۵)

مرادف مصدر گذشتہ (انوری ے) بر من از خورشید ہم پیدا تر است ٭ کاں بگل خورشید پنہاں می کنم ٭ (اردو) دیکھو آفتاب بگل اندودن۔

بگل در ندارد مقولہ۔ بقول شمس یعنی بقالب ندارد و دیگر کسی از متقدمین فارسی زبان ذکر ایں نکردہ بگل بمعنی قالب ہم نیامدہ و

معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند۔ پس بدون سند استعمال ایں را تسلیم نہ کنیم کہ محقق ہند نژاد و اکثر از بی تحقیقے کار می گیرد (اردو) قالب میں نہیں ہے۔ نہیں رکھتا ہے۔

(۳۵۱۳) **بگلر فتن پا** استعمال (۱) رفتن پای در گل بمعنی حقیقی و (۲) کنایہ از طاقت رفتار نماندن و معذور از رفتار شدن (صائب ؎) چوں بگل رفت ترا پای بدل دست گذار ٭ ایں حنائیست کہ شب بندی و بکشائی صبح ٭ (اردو) کیچڑ میں پھنسنا۔ بقول آصفیہ (۱) دلدل میں پھنسنا (۲) کسی مصیبت یا دقت میں گھرنا (آتش ؎) مجھے دیوانے کی زنجیر سے آواز آتی ہے ٭ وہ کیچڑ میں پھنسا ہے جو ہے آب و گل کے زنداں میں ٭۔

(۳۵۱۴) **بگل فرو شدن پای** مصدر اصطلاحی۔ درماندن پای در گل و قوت رفتار باقی نماندن و معذور شدن از رفتار۔ موافق قیاس است (صائب ؎) نمی روم بہ بہشت بریں ز خانہ خویش ٭ بگل فرو شدہ پایم ز آستانۂ خویش ٭ (اردو) کیچڑ میں پاؤں پھنس جانا۔ چل نہ سکنا

(۱) **بگل گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ بقول رشیدی خس پوش کردن۔ صاحب برہان می فرماید کہ کنایہ از خس پوش کردن و مخفی نمودن است۔ صاحبان مؤید و ہفت و بحر و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند و بعض از انہا صراحت کسر اوّل ہم فرمودہ اند صاحب بحر.....

(۲) **بگل گرفتن مزار** را بہ ضم کاف فارسی ہم قائم کردہ گوید کہ بمعنی پوشیدن گور بہ گلہا است و صاحب شمس ذکر (بگل می گرفت) بمعنی ماضی استمراری نعت (۱) کردہ مؤلف عرض کند کہ (بگل گرفتن چیزی) مصدر عام است و (بگل گرفتن مزار) مصدر خاص و محاورہ فارسیان بہ تخصیص مزار است بہر دو اعراب (اردو) (۱) خپوش کرنا۔ گھاس پس چھپانا۔

(۲) پهلوؤں میں چھپانا جیسے قبر کو پہلوؤں میں چھپانا

بگلو بستن مصدر اصطلاحی - بقول بحر مرادف برگردن انگندن **مؤلف** عرض کند که مشتاق سندی ما شیم که از زبان معاصرین عجم نشنیدیم و دیگر محققین فارسی زبان ازیں ساکت (اردو) دیکھو برگردن انگندن -

بگم بقول برہان و اند مرادف ہمان بجم که بکاف عربی گذشت - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد **مؤلف** عرض کند که مبدّل ہمان بجم است چنانکه کنند و کنگ و صراحت ماخذ بر قلم کرده ایم که بقاف عرض کاف مذکور شد (اردو) دیکھو بقم کے پہلے معنے

بگمار بقول سروری بکسر با بمعنی مستولی کن (رشید وطواط ؎) باز گرداں ز حرب لشکر خویش ٭ بر دل از لہو لشکری بگمار ٭ **مؤلف** عرض کند که امر حاضر مصدر گماردن است که بجای خودش می آید و محققین مصادر ایں را امر حاضر گماشتن قرار داده اند و صراحت کافی بجایش کنیم دریں جا ہمیں قدر کافی است که موحّده در اوّل ایں زائد و ضرورت نداشت که سروری ایں را بطور اسم جامد جاوید گمان غالب است که او اسم جامد خیال کرد (اردو) دیکھو مصدر گماردن - یہ اسکا امر حاضر ہے

(الف) **بگماز** بقول سروری با کاف فارسی و میم بروزن پرواز - (۱) شراب را گویند (فردوسی ؎) نوازندۂ چنگ در چنگ چنگ ٭ ز دل برده بگماز چوں زنگ رنگ ٭ و فرماید که در فرہنگ بمعنی (۲) پیالہ نیز آورده (خسیکتی ؎) ای مہر ضیا بخش برآ از خاور ٭ بگماز نشاط نوش بر روی قمر ٭ (فردوسی ؎) تو با ایں سواراں بس ارجمند ٭ بیارای دل را بہ بگماز چند ٭ و گوید که صاحب شرفنامہ و میرزا ابراہیم بمعنی (۳) غم و اندوہ و (۴) مہانی آورده اند و ایں خلاف جمہور است - صاحب جہانگیری با اوّل مکسور و ثانی زده بذکر معنی اوّل و دوم گوید که (۵) بمعنی شراب خوردن ہم (فردوسی ؎) بہ بگماز بنشست یکروز شاه ٭ ہمیدوں بزرگان ایران

سیاه ۔ و فرماید که (بگماز کردن) کنایه از مجلس شراب داشتن است (فردوسی ؎) یکی بزم ساهم انگهی ساز کرد ۔ سه روز اندران بزم بگماز کرد ۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل می فرماید که (بگماز چند) بمعنی شراب چند عبارت از پیالهٔ چند است و (بگماز کرد) یعنی بزم شراب داشت ۔ صاحب برهان بالکسر ذکر همه معانی کرده ۔ صاحب ناصری بذکر جمله معانی بالا معنی سوم و چهارم را بحوالهٔ برهان نقل کند و صاحب جامع ذکر هر پنج معانی بصراحت کند ۔ صاحب مؤیّد (در نسخهٔ مطبوعهٔ مطبع نولکشور) بذکر معنی اوّل و سوم و چهارم ۔ بحوالهٔ صاحب تنبیه گوید (۶) نوعی از ابریشم کمینه هم که آنرا بوشه نام است و قیل مهمانی شراب (الخ) و در دیگر نسخ قلمی مؤیّد ذکر معنی ششم نیست بلکه این معنی بعد لفظ بگماز بر (بلا به قز) نوشته ۔ تصرّف مطبع نولکشور بیش نباشد که بعد ذکر (بلا به قز) تعریفش را بذیل بگماز آورده ۔ خان آرزو در سراج گوید که معنی اوّل حقیقی است و بمعنی مهمانی شراب و پیاله از عالم قهوه باشد که بمعنی قهوه خانه مستعمل و (دو باده) و (سه باده) بمعنی دو ظرف باده بطریق ذکر مظروف و ارادهٔ ظرف ۔ و فرماید که انچه بمعنی شراب خوردن نوشته اند ارادهٔ ازان بزم شراب است و بس مؤلّف عرض کند که هر پنج معانی را تسلیم کنیم باعتماد جامع که صاحب زبان است و معنی اوّل را حقیقی دانیم بمعنی شراب و اصل آن بگمار بود ۔ مرکّب از خمار عربی با بای معیّت بمعنی چیزی که با او خمار است ۔ کنایه باشد از شراب ۔ در محاورهٔ زبان خای معجمه با کاف فارسی بدل شده چنانکه فرسخ و (فرسنگ بزیادت نون) و رای مهمله بدل شده به زای هوّز ۔ چنانکه برغ و بزغ ۔ یکی از معاصرین عجم می فرماید که اسم جامد فارسی قدیم به زای فارسی (بگماژ) شنیده ایم (واللّٰه اعلم) بالجمله این معنی اوّل اسم جامد فارسی قدیم است و معنی

دوم مجاز آں چنانکه خان آرزو تعریف کرده و در کلام اخیکتی بگماز بمعنی اوّل هم تواں گرفت و در کلام فردوسی که بذیل معنی دوم نقل شده اگر بگماز را بدون اضافت خوانیم و چند را بمعنی چندے گیریم معنی اوّل هم درست میشود و معنی سوم هم مجاز معنی اوّل است که خمار شراب کم از غم واندوه نیست و معنی چهارم هم مجاز اوّل که اکثر در مهمانی عجم شراب می باشد - حالا عرض می شود نسبت معنی پنجم - از کلام فردوسی که بذیل معنی پنجم منقول است مصدر اصطلاحی (بگماز نشستن) مستعمل که بمعنی شراب خوردن و شراب نوشی کردن است و انچه جهانگیری (بگماز کردن) را بمعنی مجلس شراب داشتن از کلام فردوسی پیدا کرده است هم درست و نتیجه مصدر مرکب است در محاوره زبان بالجمله

(ب) بگماز کردن بمعانئے که در اسناد بالا گذشت از ملحقات همین بگماز است - صاحبان برهان و هفت و بحر هم ذکر (ب) کرده اند (اردو) (الف) (۱) شراب - مؤنث (۲) پیاله شراب - جام شراب - ساغر شراب - مذکر (۳) غم واندوه - مذکر (۴) مهمانی - مؤنث (۵) شراب خواری - مؤنث (ب) محفل شراب قائم کرنا - (ج) شراب پینا -

بگند بقول برهان بفتح اوّل و ثانی و سکون نون و دال ابجد بمعنی آشیاں که جا و مکان مرغاں باشد - صاحبان ناصری و جامع و انند ذکر این کرده اند - صاحب سفرنگ بشرح شصت و ششمی فقره (نامه سوم شت شای کلیو) این را لغت ژند و پاژند بمعنی مطلق جا و مقام گفته مؤلف غرض کند که تخصیص با آشیاں مرغاں مجاز آں باشد اسم جامد فارسی قدیم است و بس - مخفی مباد که صاحب برهان بر لفظ کند بکاف عربی بدون موحده گوید که در ترکی زبان دیهه را گویند - صاحب کنز هم ذکر این کرده - پس عجبی نیست که فارسیاں از همین لغت ترکی زبان کاف عربی را بفارسی بدل کرده

بزیادت موحّده مغربیه بدین معنی قرار داده باشند. صاحبان قواعد فارسی برای این تبدیل همین لفظ را بسند آورده اند (اردو) آشیاں و آشیانہ بقول امیر آشینه سے مشتق معلوم ہوتا ہے جس کے معنے دری میں پرند کا انڈا۔ مذکّر۔ پرندوں کا گھر جسے گھوسلا کہتے ہیں (اس کا تفصیلی بیان آشیان پر گزرا)

بگنک بقول سروری بحوالۂ فرہنگ بہ کاف اوّل فارسی بروزن مرک حیوان دم بریدہ۔ صاحبان

بگنگ برہان و ہفت و اسند ذکر ایں کردہ اند و صاحبان ناصری و جہانگیری) و جامع و رشیدی ایں را بہر دو کاف فارسی آوردہ اند و خان آرزو گوید کہ آنچہ برہان ایں را بکسر اوّل بروزن درنگ آوردہ مصحّف است **مؤلّف** عرض کند کہ ہمین لغت بہر دو کاف عربی بجایش گذشت جزویں نیست کہ ایں مبدّل آں باشد کہ کاف عربی بفارسی بدل میشود چنانکہ کندو گندو (اردو) دیکھو بگنک۔

بگنی بقول سروری بفتح با و سکون کاف فارسی و کسر نون نوعی از شراب کہ آنرا نبیذ خوانند (استاد طیّان ؎) مست گشتم ز جرعہ بگنی ✤ شد مزاجم ز بنگ مستغنی ✤ و فرماید کہ بجای فارسی ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری می فرماید کہ شرابی است کہ از برنج و جوار زن و امثال آں سازند (مولوی معنوی ؎) بخور بی تلفّل و کوزہ مئی کو نشکند روزہ ✤ نہ زانگور است و نز شیرہ نہ از بگنی نہ از نخسم ✤ صاحبان رشیدی و مصطلحات و برہان و بہار و ہفت و اسند و ناصری و جامع و مؤیّد و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ اصل ایں بگینی بود بہ بای فارسی بزیادت تحتانی بعد کاف فارسی مرکّب از بگین و یای نسبت۔ بگین بروزن بقین بلغت ژند و پازند نام است و آں غلّہ ایست کہ گذشت پس معنی لفظی ایں منسوب بہ غلّہ ارزن و کنایہ از شرابی کہ از ارزن ساختہ میشود و آنچہ شراب ہای برنجی و جوی را ہم بہ ہمین اسم موسوم کردند مجاز است

دبس (اردو) ایک خاص قسم کی شراب جسکو عربی میں نبیذ کہتے ہیں جو کنگنی اور چاول اور جوسے بنائی جاتی ہے

بگوش آمدن مصدر اصطلاحی - بقول بہار مرادف (بگوش خوردن) یعنی شنیدہ شدن (میرزا جلال الدین اسیر شہرستانی ؎) نالۂ زنجیری آید بگوش ٭ آشنائی حلقہ بر در می زند ٭ (نظامی ؎) عتاب عروساں نیاید بگوش ٭ صراحی تہی گشت و ساقی خموش ٭ (صائب ؎) زہر نوادل عشاق کی بجوش آید ٭ زعندلیب مگر نالۂ بگوش آید ٭ (ظہوری ؎) بسان مار بر خویش از غم ضحاک پیچیدم ٭ حکایت ہای اہل پند ہر گاہم بگوش آمد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) آواز کان میں آنا - بقول امیر سنائی دینا (نصیر ؎) تیشۂ فرہاد کی آواز آئی کان میں ٭ اس دل دیوانہ نے جس سنگ پر پہلو کیا ٭ -

بگوش جان شنیدن مصدر اصطلاحی - بتوجہ و بطوع و رغبت شنیدن (انوری ؎) ناز تو بطبع دل بدیدیم ٭ راز تو بگوش جان شنیدیم ٭ (اردو) جان و دل سے سننا - توجہ کے ساتھ سننا -

بگوش خوردن مصدر اصطلاحی - بقول بہار مرادف بگوش آمدن کہ گذشت - صاحبان بحر و اند ہم ذکر ایں کردہ اند (حکیم زلالی ؎) چو ایں رازی بگوش غزنوی خورد ٭ سرش غوطہ بخون دل فرو برد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بگوش آمدن -

بگوش دل شنیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و اندش نقل نگار - شنیدن بمن عقیدت و خلوص و ارادت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بگوش جان شنیدن) کہ گذشت (شیخ شیراز ؎) پند سعدی بگوش دل بشنو ٭ رہ چنین است مرد باش و برو ٭ (اردو) دیکھو بگوش جان شنیدن -

بگوش رسانیدن مصدر اصطلاحی -

(۳۵۱۸)

بقول بهار (مرادف (بگوش زدن) بمعنی شنوانیدن
مؤلّف عرض کند که کنایه باشد از رسانیدن
خبری بگوش۔ مرادف معنی اوّل (بگوش زدن)
که می آید (اردو) سماعت تک پہنچانا۔ سنوانا۔

بگوش زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بهار (۱) مرادف (بگوش کشیدن) بمعنی شنوانیدن
(ملّا فوقی یزدی ؎) واعظ مزن بگوش من افسانهٔ
بهشت ✤ کاواز این دهل بمن از دور میرسد ✤
(ولهٔ ؎) مژدهٔ عیلے بگوشم می زند دور از لی ✤
باورم ناید که نبود هیچ بر چیزا عتماد ✤ مؤلّف
عرض کند که از معاصرین عجم به تحقیق پیوست که استعمال
این (۲) اکثر بمعنی لازم است یعنی مرادف
بگوش خوردن چنانکه گویند "این خبر بگوشم
زد" (اردو) (۱) دیکھو بگوش رسانیدن۔
(۲) دیکھو بگوش خوردن۔

بگوش کسی حلقه کشیدن | مصدر اصطلاحی
عبید و غلام قرار دادنش (صائب ؎) خط
عذار تو خورشید را بدام کشید ✤ ز هالهٔ حلقهٔ بگوش
مه تمام کشید ✤ (ظهوری ؎) چه حلقه ها که بهانه
طرّه بر سر هم ✤ کجاست بخت کزا نها یکے بگوش
کشم ✤ مؤلّف عرض کند که کنایه است که
مولایان سلف در گوش غلامان خود بر سبیل علامت
علامی حلقهٔ از مس یا طلا یا نقره می کردند و
از همین عمل شان این اصطلاح قرار یافت
(اردو) کسی کو اپنا غلام بنانا۔

(الف) بگوش کشیدن | مصدر اصطلاحی
بقول بهار دانندش نقل بمعنی مرادف بگوش
زدن یعنی شنوانیدن (مخلص کاشی ؎) حیف
باشد پند گفتن با نصیحت ناشنو ✤ این دُر
یکتا چرا باید بگوش کر کشید ✤ (حکیم زلالی ؎)
بگوشش عقد گوهر می کشیدم ✤ چو نو دمیع
بر گل می وزیدم ✤ (نعمت خان عالی ؎)
ز شعر خود غزلی تازه به عالی ✤ باین بهانه
صدائی بگوش یار کشم ✤ (میر معصوم کاشی

(۳۵۱۹)

(ب) زبس ضعیف شدم در خزاں گلستاں را ۔ بگوش صفیری کہ در بہار کشم ۔ مؤلف عرض کند کہ ایں مصدر عام بمعنی (کردن در گوش) باشد و بس اگر استعمال ایں بالفظ حلقہ شود معنی خاص دارد چنانکہ در مصدر گذشتہ گذشت ۔ و مخلص کاشی استعمال چنیں مصدر عام با ذکر یکتا کرده است و معنی آں کشیدن گوہر در گوش است و بس و ہمچنیں حکیم زلالی استعمال ایں کردہ است البتہ ظہوری .....

(ب) **بگوش کشیدن حکایت** را بمعنی شنوانیدن حکایت آوردہ ہمچنیں خان عالی .....

(ج) **بگوش کشیدن صدا** را بہ معنی شنوانیدن و رسانیدن آواز بگوش استعمال کردہ است و میر معصوم کاشی (کشیدن صفیر) بمعنی کردن صفیر آوردہ پس حاطب اللیلی بہار است کہ باستناد اینہمہ اشعار ۔ امتیاز در معنی نمی کند و نزاکت معنی را از دست می دہد ۔ فتامل ۔

(اردو) (الف) دیکھو بگوش زدن (ب) حکایت سنانا ۔ (ج) سنانا ۔

بگوش ہوش شنیدن مصدر است طلاحی بقول انند مراد ف بگوش دل شنیدن کہ بجایش مذکور ظہوری

(ب) بگوش ہوش شنیدم حکایت رخصت ۔ بدت صبر نہادم سجل بیزاری ۔ مؤلف عرض کند کہ اگرچہ بہار در مصرع اوّل (بگوش ہوش شنیدم) نقل کردہ ولیکن عیبی ندارد کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم ہر زبان دارند (اردو) دیکھو بگوش دل شنیدن یگہ بقول رشیدی دانند و ناصری و سراج مراد ف بگاہ چنانکہ (بگہ خیزی کہ) یعنی بوقت برخاست و دیر نکرد مؤلف عرض کند کہ حقیقت (بگاہ) بجایش گذشت جزیں نیست کہ ایں مخفف آں است بحذف الف چنانکہ (راہ ورہ و) (اردو) دیکھو بگاہ ۔

(الف) **بگہامن** (ب) بقول موید (در نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور) سنگ شکن را گویند

(ب) بگهان | که بهندی آن را گلهتی نام است وج مرادف آن و در نسخهٔ قلمی بعوض
(ج) بگهیان | (ج) ذکر الف کرده بزیادت میم بعد الف وقبل از نون وصاحب انند در (ج) تحتانی بعد های هوز وقبل الف آورده ذکر (ب) هم کند ومتفق با نسخهٔ نولکشور است - صاحب محیط ذکر این نکرده در گلهتی هرچه نوشته است نقلش بر بگهان وبگهائن کرده ایم - یکی از معاصرین عجم گوید که ما (الف) را شنیده ایم که در فارسی قدیم حسب القلت را می گفتند و (ب) مخفف آن باشد - مخفی مباد که صاحب مؤیّد الف وب را بذیل لغات فرس آورده و (ج) نتیجه تصحیف مطبع نولکشور باشد وبس - بالجمله الف را اسم جامد فارسی قدیم دانیم و (ب) مخفّفش و (ج) چیزی نیست - مخفی مباد که بگهان وبگهاین به کاف عربی به همین معنی گذشت - پس (ب) را مبدّل بگهان دانیم یا آنرا مبدّل این که کاف فارسی بعربی وبالعکس آن بدل می شود چنانکه کند وگند وانچه در (الف) میم عوض تحتانی قائم شده جادارد که آنرا هم مبدّل بگهاین خیال کنیم که به کاف تازی مذکور شد - اندرینصورت تبدیل تحتانی با میم یا بالعکس آن خلاف قیاس می نماید که از نظر ما نگذشت ومتقنین فارسی زبان هم ذکر این نکرده اند واز اینکه محقّقین زبانداں ازین لغات سکوت ورزیده اند وصاحب مفردات طب هم ذکر این نکرد تحقیق مزید نسبت این لغت دشوار است - (اردو) دیکھو بگهان -

بگیارق | بقول انند بالکسر وضم رای مهمله لغت فارسی است (۱) نام امیر و (۲) بمعنی غلامان یک صاحب - صاحب غیاث ذکر این بحوالهٔ لطائف اللغات کرده مؤلّف عرض کند که دیگر محقّقین فرس واهل زبان ازین ساکت - معاصرین عجم هم بر زبان ندارند ومعاصرین ترکی این را

لغت ترکی زبان گویند۔ اگرچہ صاحبان کنز و لغات ترکی ذکر ایں نکردہ اند ولیکن از ترکیب لفظ بگ با یارق قیاس می خواہد کہ لغت ترکی باشد واللہ اعلم بحقیقتہ الحال (اردو) (۱) امیر۔ مذکر (۲) ایک مول کے غلام۔ مذکر۔

(الف) **بگیر آمدن** مصادر اصطلاحی۔

(ب) **بگیر آوردن** (ب) بقول بہار بدست آوردن چنانچہ گویند "فلاں چیز بگیر آوردم یا فلاں شخص بگیر من آمد" صاحب اند نقلش برداشتہ۔ اگرچہ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند و (الف) بیشتر مستعمل کہ لازم ایں است چنانکہ از معاصرین عجم شنیدہ ایم گویند کہ "آں چیز بگیر من نیامد" یعنی ہمدست و حاصل نشد۔ مخفی مبادکہ (گرفت و گیر) حاصل بالمصدر گرفتن است کہ بجایش می آید و مصدر گرفتن مرکب از گرفت و علامت مصدر تن باشد کہ صراحت کامل بجایش کنیم و مصدر (گیردن) اگرچہ متروک است ولیکن امر حاضرش گیر بر زبان و محققین مصادر گیر را امر حاضر گرفتن دانستہ اند ولیکن نہ چنانست۔ بلکہ امر گیردن است کہ مرکب باشد از اسم مصدر گیرد۔ علامت مصدر دن و متعدی ہمین است گیرانیدن کہ بجایش می آید۔ معاصرین عجم از ہمین اسم مصدر گیر مصدر مرکب (گیر آمدن) بر زبان دارند و ایں ہر دو مصدر زیر بحث مزید علیہ است بزیادت موحدہ در اولش و (گیر و دار) کہ بجایش می آید از ہمین لغت گیر است و بس۔ صراحت کامل ہر یکی بجایش مذکور شود (اردو) (الف) قبضہ میں آنا۔ حاصل ہونا۔ ہاتھ آنا (ب) قبضہ میں لانا۔ حاصل کرنا۔

موحدہ با لام

بل بقول سروری بکسر با (۱) بمعنی بہل و بگذار (حکیم سنائی ؎) بل تا کف پای تو ببوسیم ؛ انگار کہ مہر لا نکاشیم ؛ (شرف شفردہ ؎) مراگوئی بگو حال دل خویش ؛ دلت خونی شود بل تا نگویم ؛ صاحب جہانگیری گوید کہ مخفف بہل است صاحب برہان ہم ذکر این کرد و صاحبان جامع و ناصری سراج ہم این را آوردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہلیدن مصدر بہت کہ بجایش می آید و امر حاضرش ہل و مزید علیہ آں بزیادت موحدہ بہل و این مخفف آں است بحذف ہای ہوز۔ قول سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اعتبار را شاید و موافق قیاس است (اردو) چھوڑ دے ہلیدن کا امر حاضر۔

(۲) بل۔ بقول جہانگیری و جامع با اوّل مضموم احمق و نادان کہ آنرا بتاری ابلہ گویند (امثلہ معنوی ؎) من بلم خود را اگر زخمی زدم ہر خود زدم ؛ ور بطراری ربودم رخت طراری چہ شد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بعض از معاصرین عجم گویند کہ مخفف بوالہوس است کہ فارسیان استعمالش کردہ اند و لغت فارسی زبان نیست ولیکن میتوانیم مفرس گفت۔ اگر از خیال شان کہ تحقیق زائد دارد۔ قطع نظر ہم کنیم۔ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است و جا دارد کہ مخفف و مفرس آبلہ گیریم کہ بقول منتخب لغت عرب است بالضم جمع ابلہ یعنی نادان یا مخفف و مفرس آبلہ بای حال در تفریس این تاملے نمی نماید۔ (اردو) نادان۔ احمق۔ مذکر۔

(۳) بل۔ بقول جہانگیری و برہان و جامع با اوّل مضموم بمعنی بسیار چنانکہ بلہوس و بلکامہ بمعنی

بسیار ہوس و بسیار کام صاحب رشیدی می فرماید که مفرد مستعمل نشده (رودگی ؎) در پیش خود
آن ہجر چو بلکامه نهم ؎ پروین زسرشک دیده بر جامه نهم ؎ فرماید که بعضے گفته اند که صحیح
بوالهوس و بوالکامه است و این از باب کنیت هاست که در محاورات عرب مستعمل است یعنی
ملازم شئی - پس بوالهوس و بوالکامه کسی که ملازم هوس و کام خود باشد چنانکه عرب ابوتراب و
ابوالفضل و مانند آن گویند و مراد مقارنت و ملازمت تراب و فضل و مانند آن کنند - چنانکه
در فرهنگ سامانی گفته و حق آنست که در فرس این اعتبارات بعید است و در عربی صحیح - باآنکه
لبلکبک و بلغاک و امثال آن که بیشتر می آید ازین است چه اعتبار کنیت در انها درست نیست
اما بلفنده که در فرهنگ برای این معنی شاهد آورده درست نیست چه بلفنده بکسر باست مخفف
بیلفنده بمعنی بیند و خسه چنانکه سامانی گفته که الفنده اندوخته و چون حرف با بدان مقارن
شود الف بها بدل گردد (انتهی) صاحب ناصری هم متفق با صراحت رشیدی - غان آرد و در
سراج بذکر قول رشیدی گوید که بوالهوس را فارسی شمردن خطاست زیرا که هوس در عربی بمعنی
عشق است و چون عشق را با مدار و خام خصوصاً مجازی را از امراض سوداوی و دماغی شمرده اند
آنرا هوس گویند و بنابران کیمیاگران را هوسیں خوانند یعنی در جنون اندازهٔ مردم - و لهذا
بوالهوس بالف و لام دیده شده - هر جا دیده شد برسم الخط - بالکامه وغیره ابای تمام دارد
از توجیهیه بعضے مذکور هر چند الف و لام از راه تفنن بعضی فارسیان عربی دان با الفاظ فارسی آورند
چنانچه استاد درویش واله هروی در مثنوی که مقابل تحفة العراقین خاقانی گفته گوید (ه)
تا مهر تو گشت نور افشان ؎ زو آخور شید جان شد خراسان ؎ و نظیر شاد دیگر آنکه خورشید را با لف

ونون که علامت صیغه تثنیه است آورده ونیز از متاخران نعمت خان عالی المخاطب به دانشمند خان که در فضائل وکمالات وزبان دانی او هیچ کس را شک نیست گوید که (ع) گل مگرلاف انا الیار زده در گلشن ❊ بر سر دار خیال سر منصور کنم ❊ پس انچه بعضے از متاخران برین مصرع میرزا عبد القادر بیدل مرحوم (ع) النوید آفتاب عالم تاب ❊ اعتراض دارند از قلت تدبر است وبالآخر فرماید که نزد مؤلف فقیر چیز دیگر مقرر است وآن آنست که این قسم تصرفات کمیاب بر قادر سخن که به پایه استادی رسد جائز است ونویسنده را گو که عراقی یا خراسانی باشد درست نیست (انتهی) مؤلف عرض کند که صاحب جامع محقق اهل زبان ومعتبر تر از خان آرزو است و انچه در بارهٔ زبان خود گفته اعتبارش کنیم وبل را اسم جامد فارسی زبان دانیم وبلهوس را (بدون واو بعد موحده وبدون الف لام) فارسی دانیم وضرورت ندارد که با (بوالهوس) عربی مقابله وبحثی کنیم که هیچ ضرورت دخل بمعقولات وطبع آزمائی بتردید محاورهٔ اهل زبان نیست انچه خان آرزو نسبت بعض محاورات فرس (که بقاعدهٔ عرب الف لام بروز یاده کرده اند) بحثی کرده ضرورت آن نیست که نسبت محاوره شان از قیاس کار گیریم - کتب لغت پابند ووابستهٔ زبان است نه بالعکس این - اگر والهروی (ذوالنورشیدین) نوشت تفنن نباشد واگر خان عالی (انا الیار) گفت غلط نیست وانچه خان آرزو این قسم استعمال را مخصوص استاداں کند ودیگراں را از این قسم استعمال منع می فرماید نمی دانیم که طنبوره چه می سراید - هرچه قابل لحاظ است همین قدر که ماورای الفاظ مستعملهٔ مذکورهٔ بالا بر بنیاد قیاس دیگر لغات عرب را بایں تصرف استعمال نکنیم ولیکن اگر (ذوالنورشیدین) و (انا الیار) را در کلام فارسی خود بسند بالا استعمال کنیم عیبے نباشد

و این قسم استعمال را تفنّن نام نهادن کار خان آرزو است او نمی داند که فارسیان در زبان خود بر سبیل تفریس در لغات عرب چقدر تصرّف ها کرده اند (اردو) بهت - دیکھو بسیار - (۴) بل - بقول برهان و جامع بفتح اوّل وسکون ثانی پاشنهٔ پا - صاحب ناصری بذکر این از فردوسی سند آورده (ه) در بیغ آن بر و برز و بالای تو ؛ رکیب دراز و بل و پای تو ؛ خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که این خطاست و صحیح بدینمعنی بپای فارسی است و فرماید که توسی پاگ بکاف فارسی بدینمعنی آورده آن نیز تصحیف و صحیح بلام است مؤلّف عرض کند که انچه به پای فارسی بدین معنی می آید بالکسر است عیبی ندارد که آنرا اسم جامد فارسی زبان گیریم و این را مبدّل آن چنانکه تپ و تب و تبدیل اعراب نتیجه لب و لهجهٔ مقامی است - و جا دارد که این را مخفّف معنی دوم بسل گوئیم به حذف سین مهمله که به همین معنی گذشت و بل را که به پای فارسی می آید مبدّل این دانیم (اردو) پاشنه دیکھو بسل کے دوسرے معنے (۵) بل - بقول برهان بفتح اوّل وسکون ثانی در عربی اثبات بعد اثبات مؤلّف عرض کند که فارسیان استعمال این کنند و از بنکه بدین معنی لفظے دیگر در فارسی زبان یافته نمیشود ذکر این داخل موضوع ما نیست و استعمال این با کاف هم می شود یعنی بلکه - مخفی مباد که در فارسی زبان استعمال این برای تاکید اثبات می شود چنانکه گویند " نه همین قدر بل چنان و چنین " و صراحت مزید بلکه بجایش کنیم (اردو) بلکه بقول آصفیه - فارسی - حرف ترقی و اضراب - دیکھو بلکه (۶) بل - بقول برهان بفتح اوّل وسکون ثانی نام میوه ایست در هندوستان شبیه به به ایران و آنرا نار هندی هم گویند و بشیرازی بل شیرین و بعربی طرثوث و بقول بعض میوهٔ که بسبزرگی

آلو چہ باشد و درخت آں بدرخت رزد آلوی ماند صاحب جامع برمیوۂ ہند قانع و خان آرزو در سراج می فرماید کہ اغلب کہ ایں لفظ ہندی باشد لیکن در ہندی بیل بیای مجہول خوانند و می تواند کہ از عالم توافق زبان بود و قاعدۂ توافق آنست کہ لفظی کہ در ہر دو زبان آمدہ اگر مخصوص ہند باشد بی تکلّف آں لفظ ہندیست کہ فارسیاں نیز استعمال کردہ اند و اگر مخصوص نبود از عالم اشتراک زبان است و توافق لسان۔ (انتہیٰ) مؤلّف عرض کند کہ حقیقت ایں بر معنی اوّل ابل گذشت (اردو) دیکھو ابل کے پہلے معنے۔

بلا بقول خان آرزو در چراغ لفظ عربیست بمعنی معروف و فارسیان بمعنی (۱) بسیار نیز آرند چنانچہ (سلیم ؎) طالع شہرت پروانہ بلا شد در عشق ٭ ورنہ بی تابی دل از ہمہ کس می آید ٭ بہار گوید کہ (۲) بالفتح زحمت و مکروہ۔ بلیّہ و بلیّات جمع آں و فارسیان (۳) بمعنی امر غریب و کار بسیار عمدہ فوق الطّاقتہ و (۴) ستم نیز استعمال کنند چنانچہ لفظ قیامت و ہمچنیں (چہ بلا) و (چہ قیامت) بہ ہمیں معنی امّا بمعنی سوم بالفظ کردن (مخفی مباد کہ در نسخۂ قدیم بہار ذکر معنی چہارم نیست) (باقر کاشی ؎) نہ مجنوں داشت ایں ہمّت نہ فرہاد ٭ تکلّف برطرف با قر بلا کرد ٭ و فرماید کہ بمعنی دوم بالفظ بار یدن و بر سر کسی آوردن و جنبیدن و رنجیدن و شدن و کشیدن مستعمل و با لفظ بر چیدن و گرداندن کنایہ از دور کردن وی بود صاحب انند نقل نگارش مؤلّف عرض کند کہ استعمال ایں در ملحقات می آید و بہ تحقیق ما (۵) بہ موحّدۂ مکسور بمعنی بدون و بغیر است کہ موحّدہ بر لای عربی زیادہ کردہ اند۔ چنانکہ بلا تاخیر و بلا تحاشی کہ می آید (اردو) (۱) بلا۔ بقول آصفیہ۔ صفت میں از حد نہایت (۲) مصیبت۔ آفت۔ مؤنّث۔ قہر غضب

مذکر۔ (۳) کلمۂ تعریف و تعجب۔ نہایت چست۔ چالاک آدمی۔ قیامت غضب جیسے وہ اس کام میں بلا ہے (۴) ستم۔ مذکر (۵) بلا۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ بغیر۔ سوا۔ بن (یہاں باے جارّہ بمعنی معیت یا زائد ہے) جیسے بلا تردد۔ بلا تامل۔

بلا آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم است یعنی نازل شدن بلا کسی (حزنی اصفہانی ؎) جاناں ز تو بر سرم بلائی آید ٭ وز تو بدلم تیر جفائی آید ٭ (اردو) بلا نازل ہونا۔

بلا آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی مذکر ازیں از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعدی مصدر گذشتہ مصیبت آوردن بر کسی و بمعنی مصیبت کردنش متعلق بمعنی دوم بلا (ظہوری ؎) صد بلا مرہم آردش بر سر ٭ زخم تیری کہ از کمان تو نیست ٭ (ولہ ؎) آں بلا ہا ہمہ دل بر سر من می آرد ٭ بدرش می کنم از سینہ بجرأت سوگند ٭ (اردو) بلا لانا۔ بلا نازل کرنا۔

بلا افتادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بلا آمدن است کہ گذشت (اشرف ماژندرانی ؎) سرمہ مست بخونخواری چشمت افزود ٭ چوں سیہ مست شود ترک بلائی افتد ٭ (اردو) دیکھو بلا آمدن۔

بلا اندوختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیاں (عشق بلا اندوز) گفتہ اند و از ہمین استعمال شان۔ صاحب آصفی ایں مصدر را قائم کردہ است۔ بخیال ما تخصیص استعمال تعمیم را نمی پسند د معنی لفظی ایں جمع کردن بلا مرادف (بلا آوردن) است و بس (اشرف قزوینی ؎) عشق می گویم و جاں میدہم ای وای کہ من ٭ چہ بلا عاشق ایں عشق بلا اندوزم ٭ متعلق بہ معنی

دوم بلا باشد (اردو) دیکھو بلا آوردن۔

بلا انگیختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی مصیبت و بلا آوردن و برپا کردن آفت و مصیبت باشد متعلق بہ معنی دوم بلا (قاسمی گونابادی ؎) زطوق آں یکی پرچم آویختہ ٭ بلائی زہر سوی انگیختہ ٭ (اردو) بلا لانا۔ آفت برپا کرنا

بلا باریدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی نازل شدن بلا مرادف بلا آمدن است (کلیم ہمدانی ؎) از در و دیوار می بارد بلا در راہ عشق ٭ یک سر ما بم پیش رو نامد کہ طوفانی نداشت (اردو) بلا نازل ہونا۔ دیکھو بلا آمدن۔

بلا بالا اصطلاحی۔ بقول بہار از اسامی محبوب است۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر ایں کردہ مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی سوم بلا۔ اسم فاعل ترکیبی است یعنی قدی بکمال غرابت و خوبی دارندہ۔ اگرچہ موافق قیاس است و لیکن ہمانا سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) معشوق کا نام جیسے سرو قد۔ سرو قامت۔

بلا بر آمدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی سوم بلاست (فیاض ؎) فیاض کہ سر حلقۂ رندان جہاں بود ٭ آمد چہ بلا زاہد مستور بر آمد ٭ (اردو) بلا کا ثابت ہو نکلنا جیسے "فن سپہ گری میں وہ بلا کا مشاق نکلا"

بلا بر چیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی کنایہ از دور کردن آں (اشرف مازندرانی ؎) رفتہ از گل چیدنش خاری بدست و میرود ٭ خار خار غول کہ بر چیند بلای دست او ٭ مؤلف عرض کند کہ از ہمین سند اشرف (بر چیدہ کسی بلای دیگری) ہم پیدا است (اردو) بلا دور کرنا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کسی اور کی بلا اپنے سر لینا۔

بلا بر سر آمدن استعمال۔ مراد

گذشت (ظهوری ؎) زدیم بر سر من گرچه صد بلا آمد ❊ گناه ما همه در گردن دل افتاده است ❊ (اردو) بلا سر پر آنا - دیکھو بلا آمدن -

بلا بسر رسانیدن مصدر است اصطلاحی - مراد از بلا آوردن است که گذشت (انوری ؎) هر چند رسانید بلا ها بسر من ❊ یارب مرسان هیچ بلائی بسر او ❊ (اردو) دیکھو بلا آوردن -

بلایه بقول سروری بلام و بای دوم نیز تازی بوزن فتاده (۱) زن نابکار و فحّاش (استاد کسائی ؎) کس بسگ اندر فگن که گیر کسائی ❊ نیز نگاید کس زنان بلایه ❊ و فرماید که شیخ عطّار بجای بای دوم یای حُطّی آورده صاحب برهان گوید که بکسر اوّل بروزن گلایه بمعنی هرزه گوی و نابکار و فاسق و بدکاره و فحّاش باشد و فرماید که این لفظ را بیشتر بر زنان اطلاق کنند و (۲) بتضرّع و چاپلوسی سخن کردن را نیز گویند و گوید که بعضے بمعنی اوّل بجای بای ابجد یای حُطّی هم آورده اند - صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که بمعنی دوم بفتح باشد چه لایه بحذف با بمعنی عجز و انکسار است (ع) بلایه گفتمش ای روزمن جوز لف تو تار ❊ صاحب جامع هم ذکر هر دو معنی کرده - خان آرزو در سراج گوید که تحقیق اینست که بلایه بر وزن تحتانی بوزن کرایه بمعنی هرزه و نابکار است و بر وزن بدکاره را برای هیں گویند و بر هر چیز زنا نیز اطلاق کنند و بمعنی دوم لایه است نه بلایه مؤلّف عرض کند که صاحبان تحقیق که از اهل زبانند معنی اوّل را به موحّدهٔ چهارم تسلیم کنند پس این را بدل بلایه دانیم که به تحتانی چهارم می آید یا آنرا بدل این که تبدیل موحّده با تحتانی آمده چنانکه بالبوس و بالیوس - قول سروری و ناصری و جامع معتبر تر از خان آرزو ست و جز این نباشد که های نسبت بر آخر لفظ بلای زیاده شده که مزید علیه بلا است یعنی لفظی این کسی که منسوب به بلاست و کنایه از نابکار و فحّاش و شک نیست که بمعنی دوم لایه اصل است و موحّده در اوّلش

زائد محققین بالا غور بر استعمالش نکردہ اند و بلابہ
ابہ موحّدۂ اوّل اسم جامد دانستہ اند (اردو) (۱)
فاحشہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی اسم مؤنث۔ بدکار
عورت۔ بیسوا۔ قحبہ۔ چھنال (موثر) دختر
رز سے تو ہرگز نہ ملونگا ساقی ؛ کیونکہ وہ فاحشہ
ہر ایک سے جا کہتی ہے ؛ (۲) دیکھو لابہ۔

بلابہ قز اصطلاح۔ بقول شمس در لغت فارسی
نوعی از ابریشم کمینہ کہ آنرا پوشہ گویند۔ و در
سکندری با دامہ مؤلف عرض کند کہ غیر
از صاحب شمس دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر ایں نکردہ و معاصرین عجم بر زبان
ندارند با دامہ بمعنی جنسے از ابریشم بر معنی مفہش
گذشت و پوشہ بمعنی مطلق پردہ بجایش
می آید نمی دانیم کہ محقق بی تحقیق انیمعنی را از
کجا پیدا کردہ و ماخذش چیست و قز بمعنی ابریشم
خام بد قماش بجایش می آید و معنی بلابہ بجایش
مذکور شد۔ پس معنی ترکیبی ایں ابریشم خام نابکا

وضائع اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بدون
سند استعمال اعتبار را نشاید۔ مخفی مباد کہ بعض
صاحبان لغت ایں را بہ تحمانی چہارم عوض
موحّدہ آوردہ اند چنانکہ می آید اگر سند استعمال
ایں پیش شود ایں را بمبدّل آں دانیم (اردو)
ایک ہلکے قسم کا ابریشم۔ مذکّر۔

(الف) بلا پروردن مصدر اصطلاحی
(ب) بلا پروردہ صاحب آصفی ذکر
(الف) کردہ از معنی ساکت و سند استعمال پیش
نکرد و بحوالۂ بہار بسندش ذکر (ب) می کند و
بہار بر (ب) گوید کہ مرادف (بلاجوی) از
اسمای معشوق است و در نسخۂ دیگرش از اسمای
عاشق و سندی پیش نکرد و صاحب انند نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی حقیقی
دفع بلا نکردن و بلا را جا دادن و پروردن
میتواں گرفت و برای معنی معشوق بیان کردۂ
بہار مشتاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما

نگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ مجرد قول بہار اعتبار را نشاید و قول نقل نگارش بکار نیاید

(اردو) الف بلا کو پالنا (ب) بلا پرور عاشق اور معشوق کا نام۔

(الف) **بلا تاخیر** استعمال۔ الف بکسر اوّل بمعنی حقیقی بدون تاخیر و

(ب) **بلا تحاشی** بعجلت۔ صاحب یوسف سراج ایں را بہمین معنی استعمال کردہ و (ب) بقول بحر بکسر اوّل و شین معجمہ بی درنگ و بی اجتناب و بی یکسو شدن و فرماید کہ بفتح شین معجمہ بجای یای تحتانی الف

آوردن۔ تصرف فارسیان است صاحبان غیاث و انند بذکر ایں گویند کہ بیقسم تصرف در املای تمنا ہم شد کہ تمنّی را تمنّا کردند

مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی پنجم بلا است

(اردو) (الف) بلا تاخیر بمعنی بغیر تاخیر کے۔ جلد کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے (بلا توقف) کا ذکر فرمایا ہے۔ بمعنی بلا تامل۔ جلد (ب) بے تحاشا بقول آصفیہ مضطربانہ۔ بے تابانہ۔ جیسے بے تحاشا بھاگنا۔ بے سوچے سمجھے۔ بے دھڑک بلا تامل۔ جیسے بے تحاشا مار بیٹھنا۔

بلاج بقول سروری بعد از موحدہ لام بوزن علاج (ا) بوریائی کہ در مسجدہا افگنند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ بالفتح (۲) لوخ را گویند و آں گیاہیست کہ ازاں بوریا بافند۔ صاحب رشیدی متفق با جہانگیری۔ صاحب برہان ذکر ہر دو معنی کند۔ بدیں تعمیم کہ معنی اوّل را با مسجد مخصوص نمی کند صاحبان ناصری و جامع ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ صاحب انند ایں را لغت فارسی گفتہ بعضے از معاصرین عجم برانند کہ برگ درخت بلاذر را بسبیل تبدیل بلاج کردہ اند چنانکہ سوز و سوج۔ ہمانا ایں موافق قیاس می نماید بای حالی معنی دوم اصل است و معنی اوّل باتعمیم بیان کردہ۔ صاحبان زبان مجاز آں (اردو) (ا) بوریا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم

چٹائی ۔ حصیر (۲) درخت بلاز کا پتا جس سے بوریے بنائے جاتے ہیں ۔ مذکر۔

بلاجستن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان (بلاجو) را کہ اسم فاعل ترکیبی است بصفت طبع استعمال کردہ اند ۔ از ہمین استعمال محقق ہند نژاد ایں مصدر را قائم کردہ است اگرچہ موافق قیاس ولیکن استعمال دیگر مشتقات ایں از نظر ما نگذشتہ (ملا جامی) ؎ چشم زخوباں گلفشاں دل ہمدم آہ و فغاں ۔ طبع بلاجو ہمچناں باشد بدیشاں ہائلم ۔ نفہمیدہ کہ (بلاجو) بجای خودش می آید (اردو) بلا سر پر لینا ۔

بلاجنیدن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنے ساکت مؤلف عرض کند کہ حرکت کردن بلا یعنی بر سر آمدنش (باقر کاشمی ؎) چوں زلف تو از صبا بجنبد ۔ (بہار عرفی) بلا بجنبد ۔ (اردو) بلا حرکت کرنا ۔

(دیکھو بلا آمدن و بر سر آمدن ۔

بلاجوی | اصطلاح ۔ بقول بہار و انندش نقل نگار از اسمای معشوق است و در نسخۂ دیگرش از اسمای عاشق مؤلف عرض کند کہ قیاس می خواہد کہ عاشق را بدیں اسم موسوم کنیم مشتاق سند استعمال می باشیم برای معشوق و ایں ہمان است کہ اشارۂ آں بر بلاجستن کردہ ایم ۔ مخفی مباد کہ تحتانی آخرہ زائد باشد و (بلاجو) اسم فاعل ترکیبی و (جو) امر حاضر از جوئیدن است و بس (اردو) بلاجو ۔ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو ہمیشہ نزول بلا کا خواہاں ہو یعنی عاشق ۔ محاورۂ اردو میں بلاجو ۔ معشوق کا نام نہیں ہے ۔ معشوق ۔ مذکر۔

(الف) بلاچین | اصطلاح ۔ بقول بہار و انندش نقل نگار ۔ بچیم فارسی کنایہ از صدقہ و قربانی (ملا فوتی یزدی ؎) شکری شد لب او را بلاچیں ۔ کہ حرفش بود ہمچوں نام شیریں ۔ مؤلف

عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی قربان نه قربانی بهار بر معنی شعر و ترکیب لفظی غور نکرد و نقل نگارش راه به پی نبرد و تخفی مباد که از سند فوقی .....

(ب) **بلا چیں شدن** بمعنی قربان و فدا شدن پیدا است (اردو) الف قربان - مذکر فدا - مؤنث (ب) قربان ہونا - فدا ہونا -

بلا خاستن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف (بلا بر سر آمدن) که گذشت (خسرو ؎) بہوش آں خال را بہر خدا از دیدۂ مردم ✤ که مسکیں مرغ را غافل بلا از دانہ می خیزد ✤ (اردو) دیکھو بلا بر سر آمدن -

بلا خواستن استعمال - صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خواہش بلا کردن است بمعنی حقیقی (ابو الفرج رونی ؎) ای عشق بخونیشتن بلا خواستہ ام ✤ انگہ که ترا بآرزو خواستہ ام ✤ (سعدی ع) الا تا نخواہی بلا بر خود ✤ (اردو) بلا چاہنا -

بلا داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که عجیب و غریب بودن و بمجاز مجازا تردد داشتن (حزیں اصفہانی ؎) از کوی غم آواز حزینے که شنیدی ✤ نالیدن دل بود ندانم چہ بلا داشت ✤ (اردو) بلا ہونا - جیسے آواز تھی یا بلا تھی جس نے سنی بیخود ہوا

بلادر بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا (۱) درختی مشہور و (۲) پیرایہ عروساں که از زر سازند و بحوالۂ مؤید گوید که بمعنی زرینہ که عروس بر سر بندد و (۳) نوعی از بار درخت ہم (امیر خسرو ؎) بستہ بلادر ہمہ در سر بلا ✤ دادہ بہ بیہوشی عالم صلا ✤ و فرہاد که (بلادور) با ضافہ واو ہم آمدہ - صاحب جہانگیری نذکر (بلادر و بلادور) با اوّل مفتوح و دال مضموم نذکر معنی اوّل گوید که نام درختیست که در دواہا بکار برند و آنرا بہندی بھلاوہ و بھیلہ گویند و ایں دارو

در بلا دهندی شود و نسبت معنی دوم می فرماید که
زرینه و پیرایه باشد که زنان بپوشند. و بقول
بعض نام پیرایه که زنان بر سر بندند. صاحب
رشیدی همزبانش صاحب برهان. ذکر هر سه
معنی کرده اینقدر صراحت نسبت معنی سوم کند
که بار رهمان درخت را نام است که ذکرش بر معنی
اوّل گذشت. صاحب ناصری باتّفاق برهان
(بلادور) را که بجایش می آید بامعنی دوم مخصوص
کرده. صاحب جامع هم ذکر هر سه معنی می فرماید
خان آرزو در سراج نذکر معنی سوم گوید که بار
درختی و فرماید که بعربی هم به همین معنی مشهور است
بریں تقدیر بوزن مساجد باید و گوید که در برهان
بوزن بها در آورده. مؤیّد این است که بعضے
بلادور باضافه واو نیز به همین معنی آورده اند
و نیز نام پیرایه ایست که زنان بر سر بندند. ظاهر
مشابهت به بلادر داشته باشد و گوید که در برهان
بمعنی مطلق پیرایه آورده و آں خطاست (انتهی)

مؤلّف عرض کند که صاحب سوار السبیل این را
بمعنی سوم معرب گفته. پس متحقّق که لغت عربی نباشد
و بقول محقّقین زبانداں اعنی سروری و ناصری
و جامع و برهان لغت فارسی است بمعنی سوم بعضی
از معاصرین عجم گویند که زنان عجم این بار درخت
را بر سراپای کسی تصدّق کنند که اندیشهٔ زخم چشم
دارد و به عقیدهٔ ایشاں ازیں رسم بلایش دور
می شود از اینجاست که به (بلادور) موسوم شده و
بلادر بحذف واو مخفف آں. پس معنی اوّل اینجا
باشد که درخت بلادر را به بلادر موسوم کرده اند
معنی دوم هم قول معاصرین است که نقاب زر
که بر روی عروس می اندازند مقصود ازاں هم
همین قدر که نگاه ناظرین بر چهرهٔ عروس نیفتد و
بلای چشم زخم از و دور باشد و به همین وجه این
سربند موسوم شده به بلادور و بلادر بحذف واو
مخففش. مخفی مباد که حقیقت این معنی سوم بر
فقیر واگذشت (اردو) (۱) بھلادیں کا درخت

مذکر (۲) دوقسمہ جو دلہنوں کے منہ پر باندھا جاتا ہے۔
مذکر۔ (۳) دیکھو انقردیا۔

بلادری بقول ملحقات برہان (۱) نوعی از معجون باشد کہ از بلادر ترتیب دہند۔ صاحبان ہفت و مؤید ہم ذکر ایں کردہ اند و صاحب شمس گوید کہ بضم دال مہملہ عربی و (۲) شرابیکہ از بلادر سازند۔ صاحب ہفت ایں را بفتح اوّل و ضم دال گوید مؤلف عرض کند کہ تحتانی آخرہ برای نسبت است و بس۔ معاصرین عجم تصدیق ہر دو معنی می کنند (اردو) بلادری (۱) معجون اور (۲) شراب کی قسم ہے جو بھلاوے سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث

بلادستہ اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است (۱) بمعنی گندہ دہن شدن و (۲) گندگی خاطر مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازیں ساکت و موافق قیاس ہم ہمیں است جادارد کہ بر (بلادست) ہای نسبت یا زائد گیریم اندریں صورت ہم معنی بیان کردۂ صاحب شمس را با ایں تعلق نباشد

کہ گندگی دہن و پراگندگی خاطر را بلادست یا بلادستہ گوئیم باقی حال بدون سند استعمال۔ اسم جامد ش نہ گوئیم (اردو) (۱) گندہ دہن۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جس کے منہ سے بدبو آئے۔ سکنج۔ بہاستور (انتہی) پس گندہ دہنی معنی اوّل کا ترجمہ ہے (۲) پریشانی (پراگندگی) خاطر۔ مؤنث۔

بلادچیپ اصطلاح۔ بمعنی بسیار دل چسپ (ظہوری ؎) داغ از داند خالت چہ بلادچیپ است + آہ از جلوۂ قدّت چہ بلا موزون است + معلوم می شود کہ خان آرزو در چراغ ہدایت معنی اوّل لفظ بلا از ہمین قسم استعمال قائم کردہ است ولیکن بخیال ما ایں متعلق بہ معنی سوم بلا ہم نتیجۂ آں بسیار یعنی معنی لفظی ایں (عجیب دل چسپ) یعنی بسیار دل چسپ باشد و ہمین معنی باشد در (چہ بلا موزون) کہ در مصرع دوم ظہور نسبت (اردو) بلا کا دل چسپ یعنی

(۱۵۲)

بهت دل چسپ -

بلادور صاحبان جهانگیری ورشیدی وبرهان وسروری وهفت وجامع ذکرایں کرده اند **مؤلّف** عرض کند که همان (بلادُر) است که گذشت وصراحت ماخذ ایں همه انجا کرده ایم که ایں اصل است وآں مخفف ایں (اردو) دیکھو بلادُر -

بلاده بقول سروری بروزن فتاده فاسق وبدکار (شمس فخری ؎) چناں ایمن شد از عدلت که برخاست ✤ زگیتی فتنهٔ درد وبلاده ✤ (استاد رودکی ؎) هرآں کریم که فرزند او بلاده بود ✤ شگفت باشد اگر از گناه ساده بود ✤ وفرماید که در نسخهٔ جلیے معنی مفسد آمده صاحبان جهانگیری ورشیدی وجامع هم ذکرایں کرده اند - صاحب ناصری گوید که همان بلابه است که مرقوم شد وصاحب برهان فرماید که بفتح اوّل وبکسر اوّل هم آمده خان آرزو در سراج بذکر هر دو اعراب بیان کردهٔ برهان می فرماید که لیکن بجای موحّده بنیمعنی گذشت **مؤلّف** عرض کند که مقصودش جزیں نباشد که دال مهمله عوض موحّده را صحیح نداند وما بر اعتبار صاحب سروری وجامع وناصری که از اهل زبانند ایں را مبدّل آں دانیم که موحّده بدال شد بدال چنانکه بالان ودالان وانچه درانجا تخصیص استعمال برای زنان درمعنی اوّل است دربنجا باقی نماند وصراحت ماخذش همدرانجا کرده ایم بالجمله ایں مرادف ومبدّلش بمعنی اوّل است بتعمیم که اشارهٔ آں درانجا هم شد (اردو) فاسق بقول آصفیه - بدکار - بدکردار - زانی - بدراه - گنهگار - بدذات -

بلادیدن استعمال - صاحب آصفی ذکرایں کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که مبتلا و گرفتار شدن است (اصفهانی ؎) درجلوه گاه دوست شفائی فتادگاں ✤ غیراز بلا ازاں قدوبالا چه دیده اند ✤ (اردو) مبتلا

بلا ہونا - بلا میں گرفتار ہونا -

بلاذوق بفتح اوّل بمعنی بسیار ذوق متعلق به معنی اوّل بلاست از قبیل ربلا دچسپ که حقیقت انیقسم استعمال ہمدر انجا مذکور شد (ظہوری) - چہ بلاذوق که در عشق وغریبی بود است ؛ خاک غربت سرمه عیست ہرجا وطنیست ؛ (اردو) بلا کا ذوق - نگر -

بلار بقول برہان بفتح اوّل بروزن بہار آذربویه باشد وآن بیخ خاریست که اشنان گویند اگر با سرکه بسایند وبر دار الثعلب طلا کنند مفید باشد - صاحبان ناصری وجامع وہفت وانند ہم ذکر ایں کرده اند وبلال ہم بدیں معنی می آید چنانکه صاحب جامع اشارهٔ آں کرده - خان آرزو در سراج گوید که ہماں اشنان که گذشت مؤلّف عرض کند که صراحت ایں براشنان کرده ایم وبر آذربویه اشارهٔ فلار گذشت که اسم ایں در عربی زبان است وایں مبدّل آں - چنانکه فوذنیان وبروزیدن وانچه به لام آخر عوض رای مہملہ می آید مبدّل ایں چنانکه چنار وچنال (اردو) دیکھو (آذربویه) و (اشنان) -

بلارج بقول برہان بفتح اوّل وچہارم پرنده ایست که آنرا لگ لگ خوانند - صاحبان ناصری وہفت وجامع وانند ہم ذکر ایں کرده اند - صاحب سواء السبیل ایں را معرّب گفته فرماید که اسم ایں به یونانی بلارگوس است بفارسی لگ لگ صاحب محیط گوید که اسم تقلق است وبرلق لق فرماید که معرب لگ لگ وبرلگ لگ گوید که اسم فارسی از جملهٔ طیور معروفهٔ بزرگ جثّه که در اوائل ربیع می آید - خوراک آں حشرات وخباثت - گرم وخشک در آخر سوم وخوردن گوشت آں جہت فالج ولقوه وخدر ورياح غليظه و برودت مستحکمه در اعضا وضعف باه وجذام وسموم گزندگان نافع (الخ) مؤلّف عرض کند که جزیں نیست که فارسیان استعمال معرّب کرده اند

(۳۵۲۲)

لغت فارسی نیست (اردو) لگ لگ ایک بڑے قامت کے پرند کا فارسی نام ہے جسکو عربی میں لق لق کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے اسکا ذکر نہیں کیا لیکن لقلقہ کے ذیل میں بطور حاشیہ لکھا ہے کہ عربی میں لقلقہ لگلگ پرند کے زور کے ساتھ بولنے کو کہتے ہیں۔

بلا رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت موٴلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی بر سر آمدن بلاست مرادف (بلا بر سر آمدن) کہ گذشت (جمالی اصفہانی ؎) بر من نماند ہیچ بلائی و زحمتی ٭ کز جور دور گنبد گردان نمی رسد ٭ (اردو) بلا آنا۔ دیکھو بلا آمدن۔

بلا رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت موٴلف عرض کند کہ دور شدن بلا باشد (صائب ؎) بیطاقتی مکن کہ بلای سیاہ خط ٭ از صد ہزار تبت واژدن نمی رود ٭ صاحب آصفی بصراحت (تبت واژدن گوید کہ آیہ تبت یدا ابی لہب را برای دفع بلا معکوس خوانندن است (اردو) بلا جانا۔ بلا دفع ہونا

بلارک بقول سروری (۱) نوعی است از فولاد کہ بغایت جوہر دار باشد (خلاق المعانی ؎) تیغ بلارک ارچہ ز گوہر تونگر است ٭ پیوستہ ہم ز پہلو کلکت کند تراش ٭ و فرماید کہ (۲) بر شمشیر یکہ از فولاد ساختہ باشند نیز اطلاق کنند (حکیم خاقانی ؎) روضۂ آتشیں بلارک قست ٭ با وجود شگاف ناوک تست ٭ و گوید کہ (۳) بمعنی جوہر تیغ ہم آمدہ (نظامی ؎) بلارک چناں تافت از روی تیغ ٭ کہ در شب ستارہ ز تاریک میغ ٭ صاحب برہان ہم ذکر ہر سہ معنی بالا کردہ۔ صاحب ناصری بذکر ہر سہ معنی بالا می فرماید کہ بلالاک بہ بای فارسی اوّل ولام عوض رای مہملہ ہم بہ ہمین معنی آمدہ۔ صاحب جامع بذکر ہر سہ معنی بالا گوید کہ بجای رای مہملہ لام ہم آمدہ یعنی (بلالک) موٴلف عرض کند کہ

بخیال ما (بلالک) بہ موحّدہ و لام دوم عوض رای مہملہ اصل است۔ قلب (لک بلا) مرکّب از لک کہ بقول برہان بمعنی صد ہزار است و بلا بمعنیش و معنی لفظی ایں چیزی کہ صد ہزار بلا دارد و کنایہ از تیغ یعنی معنی دوم مطلقاً و معنی اوّل و سوّم مجازاً آں و انچہ بہ بای فارسی و بہ تبدیل رای مہملہ بہ لام می آید مبدّل آنست چنانکہ اسب و اسپ و چنار و چنال (اردو) (۱) فولاد کی ایک قسم جو نہایت جوہر دار ہوتی ہے جس کو فارسیوں نے بلارک کہا ہے مذکّر۔ (۲) تلوار۔ مؤنّث (۳) تلوار کا جوہر۔ مذکّر۔

بلارکیتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ مرادف (بلا آوردن) کہ گذشت (سعدی ؎) طمع کرد در مال بازرگاں ٭ بلارکیت بر جان بیچارگان ٭ (اردو) دیکھو بلا آوردن

بلارہ | بقول جہانگیری مرادف بلال با اوّل مفتوح آذر بویہ و آں بیخ خارپست۔ دیگر کسی از محقّقین اہل زبان غیر از جہانگیری ذکر ایں نکرد مؤلّف گوید کہ حقیقت ماخذ بر بلار ذکر کردہ ایم کہ بہ رای مہملہ گذشت و جزیں نیست کہ ایں مبدّل آنست چنانکہ برغ و بزغ (اردو) دیکھو بلار۔

بلازادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ پیدا شدن بلاست (رشانی مشہدی ؎) من از بی مہری افلاک می نالم کہ روز و شب ٭ بلاہای جواں زیں مادراں پیر می زائد ٭ (اردو) بلا پیدا ہونا۔

بلازدہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مصیبت زدہ و آفت رسیدہ دیگر کسی از محقّقین اہل زبان ذکر ایں نکرد و لیکن معاصرین ہم زبان دارند۔ خلاف قیاس نیست (اردو) بلازدہ اس شخص کو کہتے ہیں

جو گرفتار بلا هو۔

بلا زیر سر داشتن | مصدر اصطلاحی۔ همان (بلای زیر سر داشتن) است که می آید (اردو) دیکھو بلاے زیر سر داشتن۔

بلاژ | بقول جهانگیری مرادف بلاش که می آید با اوّل مکسور در هر دو لغته و به زای عجمی بمعنی بی سبب و بی جهت و بی تقریب (پور بهای جامی ۵) بود زاهد بلاژ شد فاسق بلا امردی دید شد بروعاشق صاحب رشیدی گوید که بالفتح و آوردن این لغت در این باب مناسب نیست چه بای بلاژ و بلاش جزو کلمه نیست و صحیح لاش و لاژ است بمعنی لاش عبث و باطل و فرماید که در اکثر اوقات لاش با ماش مذکور می شود چنانچه صاحب فرهنگ سامانی بدان تصریح نموده و صاحب قاموس نیز آورده در معنی (ابرج و دبیدج) که بپارسی آنرا (لاش و ماش) گویند صاحبان برهان و جامع هم ذکر این کرده اند۔ غالب آرزو در سراج گوید که لاش مبدّل لاژ است۔ غالب

چوں بلاژ و بلاش اکثر بها استعمال شده در اینجا آورده اند لیکن قوسی معنی لاش کم خرد و بی اعتبار نوشته و لاش ازین ماخوذ است می فرماید که بکسر اوّل خطاست چرا که صحیح فتح است (الخ) **مؤلّف** عرض کند که کسے از خیالی به حقیقت ماخذ نبرد۔ لاش مبدّل لاژ اصلا نیست چنانکه ادّعای خان آرزو دست حقیقت امنیست که بلاش بکسر موحده مخفّف (بلاشئ) و بلا در اینجا بکسر اوّل بمعنی چهارم اوست که بمعنی بدون و بغیر گذشت و معنی (بلاشی) بی وجه و بی سبب تحتانی آخره حذف شده بلاش قائم ماند و بلاژ به زای فارسی مبدّل آن که شین معجمه به زای فارسی و برعکس آن بدل میشود چنانکه بشن و برژن و باژگونه و باشگونه دیگر اینچه خان آرزو ادّعای فتح اوّل کند غلط است و انچه رشیدی لاش را بمعنی عبث و باطل صحیح داند درست است و انچه موحّده را جزو کلمه نمیداند تسامح اوست مخفی مباد که لاش بمعنی ضائع و زبون و هیچ می آید اصل آنهم (لاشی) باشد و لاشه هم تعلّق دارد از

ہماں (لاشی) کہ صراحت ہر یکی بجا بیش کنیم (اردو) بے سبب۔ بے وجہ۔ ناحق۔ عبث۔ صاحب آصفیہ	نے ان سب کو ترک کیا ہے۔ اور عبث پر فرمایا ہے ناحق۔ بلا وجہ۔ دیکھو بعبث۔

(الف) بلاس بہار گوید کہ فراہانی علیہ الرحمہ در شرح ایں بیت (ے) خواستم گفتن کہ دست و طبع او بحر است و کان ✤ عقل گفت ایں مدح شد یا ہزل با من ہم بلاس ✤ آوردہ گوید کہ "روزی مفلسی از تقاضای قرضخواہاں پیش یکی از آشنایاں شکوہ کرد او گفت اگر من ترا ازیں برہانم مکافات ایں چہ باشد گفت فلاں مبلغ از مال۔ گفت اگر خواہی خلاص شوی واز تقاضای قرضخواہاں آزردہ نباشی خود را بجنون شہرت دہ و ہر چہ از تو سوال کنند در جواب آں ہیچ مگو الا بلاس آں شخص ایں نصیحت را در گوش گرفتہ چوں ناصح را وداع کرد یکی از قرضخواہاں بدو رسیدہ سلام کرد او در جواب بلاس گفت و ہمبریں قیاس در جواب طلب قرض و سائر کلمات قرضخواہاں بلاس می گفت تا آنکہ مابین ایشاں نزاع انجامیدہ بخانۂ قاضی رفتند۔ چوں خصم دعوی خود بقاضی عرض کرد او ازوی پرسید کہ ترا در جواب ایں دعوی چہ سخن است گفت بلاس و ہمچنیں در جواب قاضی ہماں گفت کہ در جواب خصم گفتہ بود تا آنکہ قاضی حکم بجنون او کردہ خصم را تعن و تشنیع کرد کہ چرا دیوانہ را بمحکمۂ من آوردہ القصہ آں شخص بگفتن بلاس از کمند قرضخواہاں خلاص شد چوں ناصح خبر نجات او شنید بخدمت آمدہ گفت چوں نصیحت من بکار آمد بوعدہ وفا باید کرد او در جواب ناصح ہم بہ نصیحت او عمل نمود ناصح از بیمعنی بسیار آزردہ شد و گفت (ع) با ہمہ کس بلاس و با مانیز ✤ احوال مثل است چوں در مقام قریب کسی باشند کہ او را فریب نتواں داد ایں مثل خوانند و از اشعار قدما چنیں ظاہر می شود کہ بلاس بمعنی مکر و حیلہ آمدہ (خلاق المعانی ے) کردہ انداز سپہ گری قومی ✤ با ہمہ کس بلاس و با مانیز ✤ (انتہی)۔ (مولوی معنوی

[illegible] بلاس کم با چه معنی بلاس هم به خاصیتک نهان منم راز زمن نهان کنی ۱۲ صاحب غیاث
اشارہ قول بہار کردہ و صاحب انتہا بنقل تعریف بہار این را لغت فارسی گوید و صاحب سراج
این را معرب (پلاس) فارسی داند کہ بہ بای فارسی می آید و بقول منتخب در عربی بمعنی نگلیم۔ معرب پلاس
مؤلف عرض کند کہ ظاہرا مبدل پلاس می نماند کہ بہ بای فارسی بقول برہان بمعنی مکر و حیلہ می آید
و از نیکہ خدای این لغت نیک چند بہار است و غیر آں دیگری از محققین صاحب زبان ذکر این نکردہ
[illegible] در اعتبار۔ زائد از بہار نیست۔ خیال این است کہ بہ حذف نقطہ ہای بای فارسی این را
بہای عربی نقل کردہ اند و در شرح فرہانی ہم غلطی کتابت را یافتہ باشد و در ہمہ اسناد بالا ہم بہ
بای فارسی۔ پس وجہی نیست کہ این را مبدل پلاس دانیم (چنانکہ تپ و تب) بالجملہ [illegible]
(ب بلاس کردن) بمعنی مکر و حیلہ و فریب کردن پیدا است و ما این را ہم بہ بای فارسی [illegible]
بالجملہ پلاس بہ بای فارسی اسم جامد فارسی زبان است صاحب کنز کہ محقق ترکی است صراحت کرد
کہ لغت فارسی است و صاحب لغات ترکی سکاکت و در عربی غیر از معنی مذکورہ بالا نیامدہ۔ بقول ساطع
در سنسکرت بکسر اول بروزن ہراس بمعنی بہجت و شادمانی و اطمینان است و آں ہیچ تعلق ازیں ندارد
حیف است کہ بہار مصرع مثلے را کہ بالا گذشت بجایش قائم نکرد و بضمن این ہا داد کہ علی غیر محلہ
باشد و ما ہم از ترکش سکندری خوردیم۔ (اردو) مکرر دیکھو اشکل۔

بلاس ما انتحن	استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
امدہ کردہ از منشہ ساکت مؤلف عرض کند	
کہ قرار دادن بلاست (شفائی اصفہانی	

۵) مگذار روزگار ہم آسودہ بگذرد بہ یک
عشوہ را بلای شکیب زمانہ ساز۔ (اردو)
بلا قرار دینا۔

بلاساغون بقول سروری بلام وسین مهمله وغین شهریست عظیم ورای شهر میحون قریب بکاشغر (استاد معزی ره) رومیان بکسر گریزند از خطر سوی خطا به قصر از بیم بلاسری بلاساغون شود به صاحب جهانگیری در لغات گوید که شهریست از ترکستان که افراسیاب آنرا دارالملک خود ساخته (حکیم قطران ره) همیشه ذبح بلا باد بجای دشمن او به که نام اوست زبنداد تابلا ساغون به صاحب برهان همزبان سروری صاحب ناصری باتفاق تعریف جهانگیری گوید که این لغت ترکی است که در اشعار شعرای فرس استعمال شده وترکان آنرا (قوبالیغ) خوانند. خان آرزو در سراج می فرماید که در فارسی بودن این تردد است **مؤلف** عرض کند که در محقق بودن کسی ما را هم تردد که به نقل لغت حق تحقیق را ادا نمی کند ولقب سراج المحققین قبول می فرماید نمی دانیم که زله بردار کیست بهار چرا ازین لغت به بلاساغون گریخت یکی از فضلای معاصرین عجم گفت که این مفرس است

فارسیان از لفظ بلا که معنی کثرت وعجب است و ساغون که نام ترکی نیله گاه را گویند مرکب کرده اند و از آنجا که در نواحی این شهر نیله گاو بی حد و حساب پیدا شده شهر خود را بدین نام موسوم ساخته اند که (قوبالیغ) بود (بلاساغون) هم می گویند و در استعمال فارسیان وارد این تصرف بدل شده (بلاساغون) مستعمل شد چنانکه در متداول است. دیگر بیچ (اردو) بلاساغون ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے۔ منہ

بلاسیدن بقول اکثر بسوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی افسردہ شدن و خشک گردیدن **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرده. معاصرین عجم هم بزبان ندارند اگر سند استعمال بنظر آید میتوانیم قیاس کرد که اصل این (بلاسیدن) بود و کنایه از معنی بلا۔ رای مہملہ کثرت استعمال [illegible] دیگر بیچ (اردو) افسردہ ہونا۔ خشک ہونا۔ سوکھنا

بلاسیکوس بقول برہان بکسر اوّل وسین بی نقطہ وتحتانی بواو رسیدہ وبسین بی نقطہ دیگر زدہ بلغت یونانی چیزی است آبگینہ مانند وآنرا در کنارہای دریاہا پایند وبعربی ریۃ البحر خوانند۔ صاحبان ہفت زبان ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ جزیں نیست کہ صاحب برہان ایں را باوجود لغت زبان غیر بدینوجہ ذکر کردہ باشد کہ در فارسی زبان از برای ایں اسمی نباشد۔ صاحبان مفردات طب ایں را ترک کردہ اند (اردو) یونانی میں بلاسیوس اور عربی میں ریۃ البحر اس چیز کو کہتے ہیں جو مثل انیہ کے دریا کے کناروں پر پائی جاتی ہے۔ مذکّر۔

بلاش بقول سروری بحوالۂ تحفہ (۱) نام یکی از ملوک و (۲) نام شہریست۔ صاحب جہانگیری گوید کہ (۳) مرادف بلاژ کہ گذشت صاحب رشیدی ذکر معنی سوم کردہ وصاحب برہان نسبت معنی اوّل گوید کہ بفتح اوّل نام پسر فیروز شاہ کہ از ملوک فرس بود واورا سلطان ملک شاہ ہم می گفتند وبذکر معنی دوم گوید کہ بمعنی سوم بکسر اوّل است۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل متفق با برہان ونسبت معنی دوم صراحت مزید کند کہ ایں شہر موسوم شد بنام ہماں شہریار بلاش کہ بانی شہر بود وآنرا (بلاش کرد) می گفتند ودر چہار فرسنگی مرو شاہجہاں بودہ است صاحب جامع ہم ذکر ہر سہ معنی کردہ وخان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل بحوالۂ برہان می فرماید کہ گویا سہو است از کاتب والّا بطلان آں محتاج بیاں نیست ونسبت معنی دوم بحوالہ اش فرماید کہ ایں نیز خطاست چہ آں (بلاش کرد) است کہ دہی است از مضافات مرو بنا کردۂ بلاش کہ برادر زادۂ نوشیروان بود وبذکر معنی سوم ہرچہ نوشتہ منقش بر (بلاژ) کردہ ایم ونیز فرماید کہ بلاش (۴) بمعنی مرد عارف است وصاحبان جامع وبرہان ہم ذکر معنی چہارم کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ ما نفہمیدیم کہ در معنی اوّل چہ سہو کتابت برہان است حیف است

از خان آرزو که آمادهٔ بطلان است و از صراحت ساکت و از اینکه اتفاق محققین اهل زبان است با معنی اوّل را تسلیم کنیم و در عالم رویا مشتاق صراحت بطلان خان آرزوی باشیم و نسبت معنی دوم عرض می شود که صاحبان سروری و جامع از اهل لسانند و هر دو ذکر معنی دوم کرده اند و اعتمادشان بیشتر از خان آرزوست - پس نظر بر اعتبار هر دو محققین صاحب زبان بلاش را نام شهری تسلیم کنیم اگر شهر آباد کرده ملک بلاش را (بلاش کرد) نام باشد لازم نمی آید که شهرت آن به بلاش هم نباشد - اختلاف خان آرزو و شایان تحقیق اوست معاصرین عجم هم با جامع و سروری اتفاق دارند و گویند که همان (بلاش کرد) را در محاوره بلاش می گویند - تکمیل این بر (بلاش جرد) می آید - و آنچه خان آرزو نسبت معنی سوم نوشته مانقش بدیل بلاژ کرده ایم و صراحت ماخذش هم همدرانجا وجه تسمیه معنی چهارم جزیں نباشد که مردعارف را بر سبیل مجاز بلاش گفتند و این معنی متعلق به معنی اوّل است (اردو) (۱) فیروز شاہ کے فرزند کا نام بلاش تھا - مذکر (۲) اسی کے آباد کئے ہوئے ایک شہر کا نام بھی بلاش اور (بلاش کرد) مذکر - (۳) دیکھو بلاژ (۴) مرد عارف - مذکر -

بلاش جرد اصطلاح - بقول سروری بسکون شین معجمه و کسر جیم نام قریه ایست بر چهار فرسنگی مرو و آنرا ملک بلاش بن فیروز بنا کرد که یکی از ملوک فرس جاهلیت است صاحب برهان گوید که معرب (بلاش کرد) است **مؤلف** عرض کند که همان بلاش که بمعنی دوم گذشت که آغاز آبادیش بقول معاصرین عجم بصورت دیهی بود و چون رو بترقی نهاد شهری شد و معروف است به (بلاش) بدون جرد یا کرد (اردو) دیکھو بلاش کے دوسرے معنے -

بلاشدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت - **مؤلف** عرض کند که بمعنی (۱) بلا واقع شدن و قرار یافتن است و (۲) غضب

شدن و ختم شدن (فغانی شیرازی ؒ) نمونہ پیمانش
آفت جان کہ بود بہ خندہ زیر لبش بازہای بلاش کردہ
(سلیم طہرانی ؒ) طالع شہرت پروانہ بلاش در عشق
دل از ہمہ کس می آید (اردو) (۱) بلا
ہونا۔ بلا خرابی پانا (۲) بلا ہونا۔ غضب ہونا۔

بلاش گرد اصطلاح۔ صاحب مؤید این را بہ
کاف فارسی آوردہ و کتابت صاحب رشیدی ہم
ہمان مؤلف عرض کند کہ ہمان (بلاش کرد)
است کہ بہ کاف عربی بذکر معنی دوم بلاش گذشت

مع محققین بالاست کہ بہ کاف فارسی نقل کردہ
اند بمعنی لفظی (بلاش کرد) آباد کردہ ملک بلاش
و کنایہ از شہری کہ ذکرش بر معنی دوم بلاش
گذشت۔ بعض معاصرین عجم بکاف فارسی ہم
بر زبان زدہ و گویند کہ از مصدر گردانیدن
و گردانیدن است ولیکن علمای معاصر عجم
بکاف عربی صحیح پندارند و گویند کہ سوقیان عجم بنادانی
از ماخذ بکاف فارسی ہم گویند باحوال اسم مفعول از کلمہ
(اردو) دیکھو بلاش کے دوسرے معنے۔ مذکر۔

بلاغت کردن اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ بہار (۱) بمعنی بالغ شدن طفل (سعدی ؒ) چون بر پسر
آمد و بلاغت کرد مردم آمیز و مہر جوئی بود در بہار عجم نیافتیم۔ مخفی مباد کہ بلاغت بقول منتخب معنی تیز
زبانی و رسیدن بر تبہ کمال در ایراد کلام و بلوغ بقولش بحد مروی رسیدن کیوک۔ صاحب آنند بلاغت
را بمعنی جوان شدن ہم نوشتہ و صاحبان محیط المحیط و منتہی الارب و صراح بر معنی نیاوردہ اند پس
نمی توانیم گفت کہ این مصدر مرکب را بمعنی بالغ شدن گیریم و خیال ما اینست کہ سعدی علیہ الرحمہ ہم
بہ معنی استعمال نکردہ۔ می فرماید کہ "او چون بر پسر آمد یعنی بالغ شد سخن بلیغ کرد۔ الحاصل بلاغت
کردن بہ تحقیق ما (۲) بمعنی سخن بہ بلاغت گفتن است و بس (اردو) (۱) بالغ ہونا (۲) بلاغت کے ساتھ بات کرنا۔

بلاغور اصطلاح۔ بقول مجمعات برہان (اشخصی را
گویند کہ در شہری متوطن باشد و ازاں شہر باشد و

ندانند که از کجاست **مؤلف** عرض کند که بمعنی اسم فاعل ترکیبی دانیم و مشتاق سند استعمال باشیم از برہان تخصیص این معنی کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازیں ساکت و (۲) بکسر اوّل معنی عام دارد یعنی بدون غور متعلق بہ معنی چہارم بلا (اردو) (۱) وہ شخص جو اپنے وطن ہی میں رہتا ہو اور اسکو معلوم نہ ہو کہ اس کا وطن کونسا ہے۔ مذکر (۲) بلا غور کہہ سکتے ہیں یعنی بغیر غور کرنے کے۔ بے غور کئے۔

بلا فاصلہ اصطلاح بقول پول چال بحوالہ معاصرین عجم متصل۔ صاحب ہمنا بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ "بلا فاصلہ پیدا شد" یعنی متصل بنظر آمد۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و متعلق بہ معنی چہارم بلا کہ گذشت یعنی بدون فاصلہ پیاپے و پیہم (اردو) لگاتار بقول آصفیہ اردو۔ پیاپے۔ پے در پے۔ برابر۔ متواتر۔ پیہم بلا فصل۔ علی الاتصال۔ متصل۔

بلاق بقول ملحقات برہان بروزن طلاق (۱) پاچہ ازار را گویند و (۲) بالفتح در ہندی نام زیور کہ در بینی می اندازند۔ صاحب مؤید بر معنی اوّل قانع و ایں را لغت فارسی گفتہ۔ صاحبان انند و غیاث نسبت معنی دوم گویند کہ لغت ترکی است معنی علقہ بینی کہ زیور زنان است و بقول انند (۳) بمعنی چشمہ آب نیز۔ در ترکی مستعمل۔ صاحب شمس بذکر معنی اوّل می فرماید کہ (۴) ریش فرخ و گوید کہ بکسر با ہم آمدہ و بضم (۵) شاخ درخت و فرماید کہ بہ معنی ترکی است و صاحب سوا السبیل ہم ایں را بمعنی چوبہ (معرب) گوید۔ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب لغات ترکی تصدیق معنی سوم می کند و ذکر معنی دوم نکند اگرچہ صاحب آصفیہ معنی دوم ہم لغت ترکی گوید و لیکن باعتبار صاحب لغات ترکی ایں را ہندی دانیم و تصدیق خیال ما از (پہیل ساطع) می شود کہ ایں را لغت ہندی گفتہ و صراحت کند کہ ہندی بودن ایں شک نیست باجملہ بمعنی اوّل لغت فارسی زبان ہیئت اول بلاق کہ بہ ہمین معنی گذشت

چنانکه دغ و لغ و بمعنی دوم لغت هندی می نماید ولیکن صاحب مؤید بذیل لغات ترکی این را بمعنی چاک و سوراخ و بیشتر در بینی گفته و در نسخهٔ مطبوعه بعوض بیشتر پرهٔ بینی نوشته - پس خیال ما این است که ترکان سوراخی را بلاق گفته اند که در پرهٔ بینی برای زیور کنند هندیان هما زیور را به بلاق موسوم کردند و بمعنی سوم ترکی و معنی چارم و پنجم بدون سند استعمال بر مجرد بیان محقق بی اعتبار تسلیم نه کنیم سیما معنی چهارم که لغوی نماید (اردو) (۱) دیکھو بداق (۲) دیکھو برسن (۳) چشمه بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر پانی کی سوت - منبع - پانی جھرنے یا نکلنے کی جگه - (۴) ناقابل ترجمه (۵) شاخ درخت - مؤنث -

بلاکردن اصطلاح - بقول وارسته (۱) کنایه از کار عجیب بظهور آوردن (باقر کاشی ؎) نه مجنوں داشت این همت نه فرهاد ✤ تکلف بر طرف باقر بلا کرد ✤ صاحب بحر نقل او برداشت - صاحب آصفی گوید که بمعنی کار عمده کردن **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی اوّل و سوم لفظ بلا که گذشت و مراد ازان کار تعجب خیز کردن است - صاحب انند هم ذکر همین کرده و به تحقیق ما (۲) بلا قرار دادن هم (غنائی شیرازی ؎) خال نهاده پیش لب زلف کشاده گرد سخ ✤ کرو بلای عقل و دین دانه دوام خویش را ✤ (اردو) (۱) ستم کرنا - بقول آصفیه کوئی نئی اور عجیب بات کرنا (۲) بلا قرار دینا -

(الف) بلاکش اصطلاح - بقول بهار الف از اسمای معشوق - و در نسخهٔ دیگر ش

(ب) بلاکشیدن از اسمای عاشق - صاحب آصفی ذکر (ب) کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (ب) بمعنی مبتلا بلا شدن و برداشت بلا کردن است بمعنی حقیقی و (الف) (۱) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که بلا می کشد و مبتلا و متحمّل بلا می شود و (۲) کنایه از عاشق و بقول بهار - چنانکه بالا گذشت (۳) بمعنی معشوق ولیکن این معنی را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم و ای بر و که سند استعمال پیش نکرد و غور بر معنی ترکیبی نفرمود

موافق قیاس هم نیست و معاصرین عجم هم بدین معنی
برزبان ندارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (سید
قمی ۵) بلاکشان تو با خشم و جنگ ساخته اند ٭
تو سخت باش که ما را ز سنگ ساخته اند ٭ (ظهوری ۵)
راه بصبح چون برد شام غم بلاکشان ٭ کرده ز سال
و مه بروں شام فراق روز را ٭ (انوری ۵) گر
بلایش می کشم عیبم مکن ٭ کیں بلا آخر بکاری می کشم ٭
(اردو) (الف) (۱) بلاکش بقول آصفیہ زحمت کش
آفت جھیلنے والا (۲) مؤلف کی رائے میں بلاکش
عاشق کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر (۳) معشوق مذکر (ب)
بلا میں مبتلا ہونا۔ بلا کا متحمل ہونا۔ بلاکش ہونا۔ بلا سر پر لینا

(الف) **بلاگرداں** اصطلاح۔ (الف) بقول

(ب) **بلاگرداندن** بہار بکاف فارسی کنایہ از
صدقہ و قربانی (صائب ۵) بی بلاگرداں خطر دارد
ز چشم شور حسن ٭ وای بر شمعے کہ راند از نظر پروانہ را ٭
صاحب بحر گوید کہ تصدق و قربان و فدا کردہ شد۔
صاحب انند ہمزبان بہار و صاحب غیاث متفق
با بحر و صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ می فرماید کہ کنایہ
از دور کردن بلا بود (حافظ شیراز ۵) می سوزم
از فراقت رو از جفا بگرداں ٭ ہجراں بلای من مشو
یارب بلا بگرداں ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (ب)
مصدر ریست بمعنی واپس کردن بلا و دور کردنش
قریب بمعنی حقیقی و (الف) اسم فاعل ترکیبی و کنایہ
از معنی متذکرۂ بالا کہ چیزی واپس و دور کنندہ
بلاست۔ صدقہ و قربانی باشد۔ پس صاحبان
غیاث و بحر تسامح کردہ اند کہ بر الف ذکر معنی مفعولی
کردہ اند۔ فتامل۔ (اردو) (الف) بلاگرداں
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جو دوسرے
کی آفت اپنے اوپر لے لے۔ بلا دور کرنے والا۔
تصدق ہونے والا۔ قربان ہونے والا (انتہی)
مؤلف عرض کرتا ہے کہ تصدق اور فدا کے
معنے میں بھی مستعمل ہو سکتا ہے۔ آپ ہی نے (بلاگرداں)
ہونا کا ذکر فرمایا ہے بمعنی تصدق ہونا۔ قربان ہونا
(ب) بلا کو واپس کرنا۔ دور کرنا۔ پھیر دینا۔

بلاگردیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت - **مؤلّف** عرض کند کہ بلا واقع شدن و بلا شدن و مصیبت شدن است (فغانی شیرازی ؎) بیشتر شد از نسیم وصل آشوب دلم ✤ بوی پیراہن بلا گردید یعقوب مرا ✤ مخفی مباد کہ گردیدن بمعنی شدن می آید (اردو) بلا ہونا مصیبت ہونا۔

بلاگماشتن برکسی استعمال - صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی مبتلای بلا و مصیبت کردن کسی را (سعدی شیرازی ؎) در انجا ما نمی رہم تا اینجا شرط نباشد بلا بر ما بگماشتن (اردو) کسی کو مبتلائے مصیبت و بلا کرنا۔

بلال بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصری و جامع مراد ازیں ہمان بلا کہ بجایش گذشت **مؤلّف** عرض کند کہ ایں مبدّل آں چنانکہ اشارہ ایں ہمہ را نجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بلا۔

بلالانہ صاحبان انند و غیاث می فرمایند کہ بالکسر بمعنی مانند بلال کہ چوں حضرت بلال مرد صالح و بی تکلف بودند پس از بلالانہ مراد صالحانہ و بی تکلفانہ باشد **مؤلّف** عرض کند کہ (انہ) کلمہ ایست برای اظہار لیاقت کہ بجایش گذشت - فارسیاں استعمالش بر علم کردہ اند چنانکہ حاتمانہ تا آنکہ سنہ اہل زباں پیش نہ شود مجرّد قول غیاث و انند را کافی ندانیم - محققین صاحب زبان و معاصرین عجم ہر دو ازیں ساکت (اردو) مثل بلال کے۔

بلالک بقول برہان و ہفت و انند ہماں بلا کہ گذشت **مؤلّف** عرض کند کہ ایں اصل است و آں مبدّل ایں چنانکہ اشارہ ایں ہمہ را نجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بلارک۔

بلاماندن استعمال - صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ باقی ماندن مصیبت و زحمت است (جمال اصفہانی ؎) بر من نماند ہیچ بلائی و زحمتے ✤ کز جور دور گنبد گردان نمیرسد

(اردو) مصیبت اور بلا رہنا جیسے کہ اب ہم پر کوئی مصیبت نہ رہی جو ہونا تھا ہو چکا یعنی باقی نہ رہی

(۱) **بلا موزون** استعمال - از قبیل (بلا زیچپ)

(۲) **بلا ہشیار** و (بلا ذوق) است کہ بجائش گذشت (۱) یعنی بسیار موزوں و (۲) بسیار ہشیار۔ سند (۱) بر (بلا زیچپ) گذشت و سند (۲) از ظہوری (ے) نگہ اہل نظر نسبت مطلق بجواب ۔ نرگسش با ہمہ مستی چہ بلا ہشیار است ۔ مخفی مباد کہ استعمال ایں در کلام فارسی اکثر با کلمہ (چہ) دیدہ شد و گاہ گاہ بدون آں ہم (اردو) (۱) بلا کا موزوں (۲) بلا کا ہشیار

بلای آسمانی استعمال - بقول ہمارہ انند کش نقل بنگار کنایہ از آفت بزرگ مرادف بلای سیاہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و بمعنی حقیقی مصیبتے کہ بی اختیار پیش آید و دست خود نباشد و ہمین است (بلای ناگہانی) فارسیان (بلای آسمانی و سلطانی) بر زبان دارند بلای سلطانی مصیبتے را گویند کہ بعتاب ملک بر سر آید۔ معاصر [illegible] ہم بر زبان دارند (اردو) آسمانی بلا بقول امیر ناگہانی مصیبت (آتش ے) بڑھے ایڑی سے چوٹی اس پری کی ۔ زمیں پکڑے بلا سے آسمانی ۔ (میر حسن ے) گری اسپہ جو آسمانی بلا ۔ دل اس نازنیں کا ہوا ہو چلا ۔

بلا یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض می کند کہ مبتلا مصیبت و بلا شدن است (نعمت اللہ کرمانی ے) ہر کہ بہ لا در فتاد یافت بلای عظیم ۔ زود گذر تو زلا تا نفتی در بلا ۔ مخفی مباد کہ نفتی مخفف نیفتی باشد و ایں از مصدر افتادن و آں از مصدر فتادن (اردو) بلا میں پڑنا - بلا اور مصیبت میں گرفتار ہونا -

بلای جان اصطلاح - بقول انند بحوالہ مظہر العجائب (۱) از اسمای محبوب مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (۲) یعنی مصیبت جان یعنی مصیبتے کہ بر جان آید و ایں معنی حقیقی است و (۳) یعنی مطلق زحمت و مصیبت شدید و ناگوار

ترمستعمل است۔ فارسیاں گویند "اینکار بلای جان منست" یعنی مصیبتے عظیم برمن۔ معنی اوّل بیان کردہ اند اگرچہ موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) معشوق مذکر (۲) بلاے جان۔ وہ بلا اور مصیبت جو کسی کی جان پر آجاے۔ مؤنث (۳) بلاے جان مطلق اس مصیبت کو کہہ سکتے ہیں جو شدید ہو۔ اور۔ ناگوار تر۔ مؤنث۔

بلای زیر سر داشتن مصدر اصطلاحی۔ بہاری می فرماید کہ در بحث (فتنہ در سر بودن) می آید و در انجامی نویسد کہ مرادف (بلای زیر سر داشتن) واز محمود بیگ فغانی سندی آرد (ے) فغانی کرد پامال بلا عشقت نمی گفتم کہ ایں دزدیدہ دیدہ ویہ نہا بلائی زیر سر دارد ۔ مؤلف عرض کند کہ بہار طلب اللیل و از تعریف اصطلاحی دامناً گریزی کند۔ مقام ایں مصدر اصطلاحی بدون یای زائدہ بود و ما ہمدر انجا (بلا زیر سر داشتن) تمام کردہ و ایں کنایہ باشد از مخفی داشتن بلا و مصیبت چنانکہ از سند بالا ظاہر است (اردو) بلا کو مخفی رکھنا۔ بلا کو چھپا رکھنا۔

بلای سیاہ اصطلاح۔ بقول برہان وجامع و بحر کنایہ از تشویش و خلاف طبیعت و آزار باشد صاحب ناصری در ملحقات بر معنی بیان کردہ برہان (ظہور حادثہ صعب) را میزاید۔ بہار گوید کہ کنایہ از آفت بزرگ است و صاحب انند ایں را مرادف (بلای آسمانی) گفتہ و خان آرزو در سراج بر آفت عظیم قانع و فرماید کہ انچہ برہان کنایہ از تشویش و خلاف طبیعت نوشتہ خطاست۔ صاحب تعیین اصطلاحات گوید کہ بلاے سخت باشد (صائب ے) ای کہ محو چشم خوباں گشتہ ایمن مباش ۔ کیں بلا ہای سیہ دارد عجب دنیالہا ۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب ترصیفی یعنی بلائی کہ سیاہ باشد و کنایہ از بلای سخت و مصیبت شدید۔ خان آرزو ایرادی کہ بر برہان کردہ است درست است و انچہ صاحب ناصری معنی

مصدری بیان کرده آنهم درست نباشد۔ فارسیان
این را بتشبیه زلف وچشم وخال محبوب استعمال می
کنند۔ زار (د) کالی بلا۔ بقول آصفیہ۔ بلاے سیاہ۔
بلاے ہر انشاء (ہ) قسمیں تو ساری ہو چکیں باقی رہی
سے اب + کالی بلا کی غول بیابان کی قسم + رنگین
(ہ) نعی ہے شب ہے۔ شک ہے یا تو تیا ہے یہ +
زلف سیہ ہے یا کوئی کالی بلا ہے یہ + آفت بزرگ
ومصیبت سخت (ظفر ہ) اے سیہ بختی کہ دل زلف
سیہ میں پھنس گیا + اب رہائی ہو چکی کالی بلا میں پھنس گیا +

بلای طویلہ بر سر سیمیوں مثل۔ صاحبان
خزینہ وامثال فارسی ومحبوب الامثال ذکر ایں کرد
از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ عادت است کہ ہر بلا وبہتان بر آدم بی زبان
ومسکین می آید اگرچہ او بی قصور می باشد وگاہی
بسزای رسد ازین کہ حمایت او کسی نمی کند وخود
او بارای تردید ندارد ومسکینی او را وقیع نکند۔
فارسیان در ہیچو محل ایں مثل را زنند مقصود آنست

کہ چنانکہ بوزینہ بوجہ بیزبانی ومسکینی در طویلہ مورد
اقسام سزاہا می شود ہمچناں غریب بیزبان ومسکین
ہم۔ مخفی مباد کہ رسم است کہ بوزینہ را در طویلہ دانما
جا دہند وقریب اسپاں بزنجیری یا رسنے متعلق
کنند۔ مقصود آں می باشد کہ از راتبۂ اسپاں
چیزی کہ در اصطبل بر زمین افتد آنرا بخورد واصطبل
را صاف وپاک دارد از فرو ریختۂ راتب تا ماکیاں
از برای آں قریب اسپ نیایند ونشود کہ پر و
بال ماکیاں کہ مہلک اسپ است در کاہ و دانہ
شامل شود ایں است ضرورت بوزینہ در اصطبل
کہ ملحوظ خاطر می باشد ولیکن نقصانی دیگر اگر
در اصطبل بنظر آید دائما بلایش بر سر بوزینہ می
آید خیال می کنند کہ ہمین بوزینہ مرتکب اوست
وتعزیرش کنند وگاہی اسپ ہم بایں بیچارہ
لگد می زند۔ بالجملہ وجود ایں بی زبان در طویلہ
اگرچہ بمصالح ماست ولیکن او با وجود بی گناہی
اقسام تعزیر می کشد از ہمین عادت در فارسی زبان

ایں مثل قرار یافت (اردو) طویلہ کی سزا بندر کے سر۔ بقول آصفیہ کہاوت یعنی ہر ایک بلا اور بہتان آدم مسکین و بی زبان کے سر پڑتا ہے۔ قصور کسی کا اور مارا کوئی جائے غریب پر سب کا زور چلتا ہے

بلای ناگہاں استعمال۔ بلائے و مصیبتے کہ بغتہ بی اطلاع بر سر آید (انوری ؎) آسیب غم تو ہر کجا ہست ؛ دور از تو بلاے ناگہانست ؛ مؤلف عرض کند کہ بزیادت یای نسبت ہم بر زبان معاصرین عجم است یعنی (بلاے ناگہانی) (اردو) بلای ناگہانی کہہ سکتے ہیں۔ وہ بلا اور مصیبت جو انسان کے سر پر یکایک آئے جسکی اطلاع وہ پہلے سے نہ پائے مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے لیکن اہل زبان کی زبان ہے۔

بلایہ صاحبان جہانگیری و رشیدی و مؤید و جامع دہ ہفت و اند و برہان ذکر ایں کردہ اند و مرادف (بلابہ) دانستہ اند کہ بہ موحّدہ عوض تحتانی چہارم گذشت و ما اشارۂ ایں ہمدرا نجا کردہ ایم و صراحت ماخذ ہم کہ ایں اصل است و آن بدل ایں

فخری ؎) گر فلک بغض علم زاد چہ شد از بلایہ چہ زاد غیر خشوک ؛ (فخر گرگانی ؎) بیار بلایہ ایں بلید بد کنش را ؛ بلایہ کندہ پیر بدمنش را ؛ ہزار ایں جفت ہر از و بیش یابی ؛ چرا دل زایں بلایہ بر تابی

صاحب جہانگیری از مآثر خسرو دہلوی آوردہ کہ کارہای چپ و بلایہ یکن ؛ کہ بدست چپ ہند کتاب ؛ مؤلف عرض کند کہ در ایں شعر بلایہ بہ موحّدۂ چہارم است کہ چاپک دستی نقل نگار یکے نقطہ را فزود و دلالہ بہ با بای معیّت است چنانکہ صراحتش بر (بلابہ) گذشت۔ حاصل اینست کہ (بلا) بمعنی اوّل است کہ ہمدرا نجا گذشت و از معنی دوم انکار داریم چنانکہ ہمدرا نجا مذکور (اردو) دیکھو بلابہ

بلایہ قز اصطلاح۔ صاحب ملحقات برہان گوید کہ بفتح قاف و سکون زای ہوز نوعی از ابریشم کمینہ باشد۔ صاحبان ہفت و اند ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ذکر ایں بہ موحّدہ

(۳۵۲۵)

چهارم گذشت که فرزا بر شیم خام بد قماش را نام است و بلایه با او مرکب شد. محققین اهل زبان ازین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند شتاق سند استعمال می باشیم که محققین بالا صاحب زبان نیند (اردو) دیکھو بلایه قرز۔

بلبب آب چکانیدن | مصدر اصطلاحی۔ همانست که در معدوده (آب بلبب چکانیدن) گذشت (اردو)۔ (دیکھو آب بلبب چکانیدن)۔

(الف) بلبان | بقول بهار بالتحریک نام سازی است که بلبب نوازند وهم او گوید که.....

(ب) بلبانی | (اگر بلبان را نواز در آسمانی ؎ شوخ بلبانی که بشیرینی بهانی ؎ کان شکر قند وملاحت بلبانی ؎ آزرده شود جان من بیدل ازین غم ؎ گر بلبان را بلبانت برسانی ؎ صائب اند نسبت الف گوید که بهین سبب آنرا بهندی (منه چنگ) گویند وفرماید که صاحب کشف بلبان را بالفتح نوشته وشارحی که ثقه ومعتبر است بلبان را بفتحتین بمعنی الغوزه آورده۔ فقیر گوید که این لفظ در برهان ورشیدی یافته نشد۔ همین است قول صاحب غیاث که صاحب اند نقل نگار است صاحب شمس ذکر الف کرده مؤلف عرض کند که هر دو موافق قیاس است ویای نسبت در (ب) باشد (اردو) الف الغوزه بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی بانسری ہے جسکی جوڑی منہ میں رکھ کر بجاتے ہیں۔ اس کا رواج اکثر چرواہوں میں ہے (ب) الغوزہ نواز۔ وہ شخص جو الغوزہ بجائے۔

بلبب جام گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از شراب خوردن سند این از انوری بر (کف تیغ گرفتن) گذشت موافق قیاس است (اردو) لب کو ساغر لگانا۔ شراب پینا۔

بلبک | بقول جهانگیری با اول مفتوح وبثانی زده مسکه را گویند مؤلف عرض کند که دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ومحققین اهل زبان ومعاصرین عجم هم ساکت لغت عرب وترکی نیست۔ بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم واگر بسند آید متوقع است قیاس کرد که فارسیان به موحده که

افاده معنی معیّنت کند لفظ بس را مرکّب کرده اند و در آخرش کاف نسبت زیاده کردند چنانکه (زنان سنگ) خان آرزو در چراغ هدایت ذکر این قسم کاف کرده - پس معنی لفظی این چیزی که منسوب است بلب و کنایه از چیزی که بلبش توان خورد والله اعلم بحقیقة الحال غیر از اسم جامد فارسی زبان نمی نماید صراحت مزید بر بلبکه می آید و جا دارد که این را مختصف آن گیریم (اردو) مکھن بقول آصفیه هندی - اسم مذکر مسکه - کچا گھی - روغن تازه - نونی گھی - بن تایا گھی - دہی یا کچے دودھ سے نکالا ہوا گھی جسے تایا نہیں -

بلبکه صاحب رشیدی می فرماید که بفتح هر دو با مسکه صاحبان برهان و جامع و هفت و سراج و انند ذکر این نکرده اند - صاحب ناصری بحوالهٔ برهان ذکر این بفتح اوّل و بای ابجد و کاف و سکون ثانی کرده گوید که در فرهنگها نیافتم

مؤلّف عرض کند که باعتبار صاحب جامع که محقّق البزبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و ماخذ این همان است که بر (بلبک) مذکور شد - های آخره زائد باشد و بس و بلبک که گذشت مخفّف این بحذف ها (اردو) دیکھو بلبک -

بلبل بهار گوید که مرغی است معروف که در ولایت می باشد و اینکه در هندوستان بدین اسم موسوم است مرغی دیگر است و بلابل جمع آن - فرماید که آتش زبان - آتش نفس - آتش نوا - بلند صفیر - بیدرد - بیطالع - خوش آواز - خوش آهنگ - خوش ترانه - خوش خوان - خوش گوے - خوش نغمه رنگین نوا - زار - شوخ زبان - شوریده - شیرین نفس - فردنوا - محبوب - نوا پرداز - نواساز نوا فروز - هنگامه طراز - از صفات اوست - صاحب انند صراحت کند که لغت عرب است و فرماید که در زبان عرب معانی دیگر هم دارد - صاحب محیط گوید که بروزن قُلقُل عندلیب را نام است و بقا رسی

(ہزار داستان) وآں طائریست معروف بقدر گنجشک کوچک خوش شکل سبز رنگ ونزدیک سر آں سیاہ وسفید ونیکو آواز ومليح صورت ولہذا آنرا درخانہ ہا نگاہ می دارند وتربیت می نمایند۔ گرم وخشک در دوم وستوم وگوشت آں تسخین قوی نماید وبرای گرم مزاجاں صلاحیت ندارد وبار دمزاجاں را نافع وچوں گوشت آنرا بچشم سرطان در قطعہ جلد بستہ بر ذراع انسان بندند یا زیر تکیہ دارند منع خواب کند وبغایت محرک باہ خصوصاً مغز سر وبیضہ آں قوی تر دریں باب وسرگین آں ببیار جالی وباقوت قابضہ وضماد آں جہت نیکوئی رخسار وازالہ کلف وشعر زائد اجفاں نافع وحمول آں جہت استقاط جنین مؤثر وخاصیت پر آں جہت التیام جراحات وآشامیدن خون گرما گرم آں جہت تصفیہ قصبۂ ریہ وآواز مفید (انتہی)

مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است ذکر ایں کردہ فارسیان استعمال ایں کنند وبترکیب خود ہم استعمال کنند چنانکہ در ملحقات می آید۔ ہندیاں ایں را در قفس کوچک نگاہ دارند وبالای آں برقع کلفت اندازند تا داخل آں تیرگی شب باشد وتمیز در روز وشب نکنند وایں طریق عمل از برای آنست کہ شبانہ روز نغمۂ رنگارنگ زند ودائما توی قفس قدری گل سرخ می اندازند وسفرف گردہ ونخود در غذایش می دہند وہر روز یک بار پردہ از قفس جدا کنند تا ہوای تازہ گیرد وملخ کوچک وکرم ہا داخل قفس اندازند گویند ایں قسم خورش پسند خاطرش وحافظ صحت اوست فارسیان این را عاشق گل دانند۔ غزل فارسی از عشق بلبل با گل پر است۔ زاد وبوم ایں فارس است (صائب ؎) بلبل ما از گرفتاری ندارد شکوہ ٭ خندہ گل می کند چاک قفس بر روی ما (اردو) بلبل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر ومؤنث۔ ہزار داستاں۔ دستاں سرا۔ مرغ چمن۔ عندلیب۔ گلدم۔

مؤلف عرض کرتا ہے کہ گلدم ہندوستان کا بلبل ہے جو بلبل عجم کے سوا ہے۔

بلبل آمل اصطلاح - بقول بحر و غیاث و آنند لقب طالب آملی است که شاعر معتبر بود مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و آمل شهریست که تعریفش در ممدوده گذشت و طالب ازیهاں و نظر بر سخن سنجی او که در عالم مشهور است فارسیاں اورا بدیں لقب ملقب کردند (لا ادری ع) بلبل آمل لقب طالب است ؛ (اردو) بلبل آمل لقب ہے طالب کا جو فارسی کا ایک مشہور شاعر گزرا ہے جس کا کلام عاشقانہ بہت مشہور ہے - مذکر -

بلبلا مژدۂ بہار بیار مثل - ایں مثلی است

خبر بد بہ بوم شوم گذار از کلام سعدی علیہ الرحمہ صاحبان خزینہ و گلدستہ ذکر ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیاں چوں کسی را مخبر خبر بدی یابند از و تنفر کنند و ایں مثل را می زنند و اکثر دریں محل مصرع ثانی را خوانند مقصود آنست کہ خبر بد نباید پیش کسی گفت کہ باعث رنج طبائع مردم می شود برعکس آں مژدہ رساندن خوش می نماید و نقصانی نمی بخشد غیر از نفع برخلاف آں خبر بد کہ گاہی ازاں نقصان مخبر ہم می شود (اردو) دکن میں کہتے ہیں " خیر کی لا برائی کو بھلا " اور اس فارسی مثل کا مصرع ثانی بھی دکن میں مستعمل ہے -

بلبلانی صاحب مؤید بحوالہ شرفنامہ می فرماید کہ بفتح یکم و سوم طعامی است ترکان را و بحوالۂ رسالۂ علمی گوید کہ بمعنی حلوائی و فرماید کہ ایں لغت ترکی است مؤلف عرض کند کہ ازیں کہ او ایں را بذیل لغات فرس جاداد مقصودش جزیں نباشد کہ معنی اول فارسی است و بمعنی دوم ترکی از ینجاست کہ او ایں را بذیل لغات ترکی ہم جاداده بر معنی حلوا قناعت می کند و صاحب ملحقات برہان بحوالۂ مؤید ایں را نقل کردہ و صاحب انند گوید کہ ترکی است و صاحب ہفت ہم نقل مؤید کردہ و صاحب شمس ایں را لغت فارسی گفتہ گوید کہ نام حلوائی و ایں مثل است کہ (حلوای بلبلانی تا نخوری ندانی) و فرماید کہ گویند نام طعام ترکان ہم مؤلف عرض کند کہ وای بریں

تصحیف و تحریف کہ لغت ترکی کہ معنی حلوائی است
بلیلابی بہ تحتانی سوم و موحدۂ ششم باشد چنانکہ صاحب
لغات ترکی آوردہ پس حقیقت معنی دوم بوضوح پیوست
کہ متعلق بالغت بلبلانی نیست نسبت معنی اول عرض
میشود کہ کسی از محققین صاحب زبان اعنی سروری
وجامع وناصری و برہان ذکر ایں نکردہ و معاصرین عجم
ہم بر زبان ندارند و حق آنست کہ ایں را برای غذائے
بلبلاں گفتن موافق قیاس است۔ و در نسخ قلمی مؤید
بضم کیم و سوم نوشتہ و در نسخۂ مطبوعہ بفتح یکی از معاصرین
عجم عقدۂ ایں لغت را بواسطہ مثل بیان کردہ صاحب
شمس خوب کشادہ گفت کہ (حلوائی بلبلانی) ہماں حلوا
را نام است کہ از سفوف گردہ و نخود بریان باندکی قند
درست کنند۔ فارسیاں چوں کسی را بینند کہ ذوق نغمہ
بلبل نمی بردارد و اعتنا بدنمی کند می گویند کہ (حلوائے
بلبلانی تا نخوری ندانی کہ نغمہ چہ چیز است) پس متحقق
شد کہ بلبلانی ہماں حلوای بلبل را نام است و بس و
انچہ در ترک می سازند بلیلابی بہ تحتانی سوم کہ ہیچ

تعلق ازیں ندارد الحاصل بلبلانی لغت فارسی
بمعنی حلوای بلبل است دیگر ہیچ۔ پس می پرسیم از
صاحب مؤید کہ آیا ہمین است تائید فضلاوای
بر تو و متبعین تو کہ غیر از نقل نگاری کاری دیگر
نمی کنند و دم محققی خود میزنند (اردو) بلبلانی
اس گوندے کا نام ہے جو بریاں گرے اور چینون
کے سفوف اور خفیف سی شکر کے ساتھ بناتے ہیں مذکر

بلبل بوستان مازاغ اصطلاح۔ بقول ضمیمہ
برہان کنایہ از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وسلم۔ صاحب بحر کنایہ را اشارہ نوشتہ و صاحب
مؤید ہمزبان بحر و ملحقات برہان۔ صاحبان ہفت
وغیاث و انند ہم ذکر ایں کردہ اند و صاحب
شمس بی تحقیق نہ کر معنی بالا معنی بہشت را ہم اضافہ
کردہ کہ نتیجہ بی تحقیقی ایست **مؤلف** عرض کند
کہ مازاغ البصر و ما طغی را فارسیاں بہ تخفیف بعض
الفاظ و توسعہ ہستانی قرار دادند و آنحضرت را بلبلش و
بستر کب اضافی کنایہ لطیف از ذات با برکات

نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام (اردو) فارسیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (بلبل بوستان بانزاغ) کہا ہے۔ مذکر۔

بلبل چشم اصطلاح۔ بقول بحر وانند۔ نوعی از قماش۔ مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت چشم بلبل است کہ بہمین معنی می آید وازینکہ بریں قماش نقشی مثل چشم بلبلاں می باشد موسوم شد بریں اسم مخفی مباد کہ معاصرین عجم (چشم بلبل) را بر زبان دارند و استعمال (بلبل چشم) بہ ہمین معنی از نظر ما نگذشت اگرچہ محققین ہند نژاد ذکر ایں کردہ اند ولیکن محققین زباندان و معاصرین عجم ازین قلب اضافت سکوت ورزیدہ اند ما ایں را محاورۂ زبان فارسی ندانیم (اردو) چشم بلبل ایک کپڑے کا نام ہے جس پر نقش ونگار مثل بلبل کی آنکھ کے ہوتا ہے (مذکر)

بلبلستاں اصطلاح۔ بقول بہار وانندش نقل نگار معروف مؤلف عرض می کند کہ ایں از قبیل گلستان وشبستان است ولیکن فارسیان بہ کسر سین مہملہ ہم استعمال ایں می کنند چنانکہ گلستان را ہم (والہ ہروی ۵) طلسم دلربائی کردہ حسن اجزای خوبی را ❊ زیک گل دقفس زاں دادہ جا بلبلستانی را ❊ مخفی مباد کہ معنی لفظی ایں جائی کہ دراں کثرت بلبلاں باشد مراد از چمن و باغ (اردو) فارسیوں نے باغ کو بلبلستان کہا ہے۔ جیسے گلستان۔ مذکر۔

بلبل شدن اصطلاح۔ بقول وارستہ (۱) پیر شور آمدن و (۲) عاشق شدن (سلیم ۱) سفلہ را کی میتواں از لاف دولت منع کرد ❊ باغبار چوں درچمن گل دید بلبل می شود ❊ (خان خالص ۲) در فکر کہ غنچہ گشتہ باز ❊ گل کرد کہ بلبل تو گردم ❊ ضاحب بحر بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ (۳) گویا شدن ہم و فرماید کہ ببلبل کردن متعدی ایں است کہ می آید۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ گویا شدن برنگیں بیانی است وسندی از برای ایں پیش نکرد بہار ہر سہ معنی را ذکر کردہ (محمد قلی ۳) عاشق پر شکوہ خاموش از تغافل می شود ❊ طوطی از آئینہ چوں

رو دید بلبل میشود ؛ مؤلف عرض می کند که موافق قیاس است و بر سه معنی کنایه باشد - مخفی مباد که سند معنی دوم بکارش نمی خورد و متعلق است به (بلبل گردیدن) که می آید - معاصرین عجم استعمال بلبل شدن بمعنی دوم هم می کنند (اردو) (۱) شور پر آماده ہونا - شور کرنا (۲) عاشق ہونا (۳) گویا ہونا - رنگین بیان ہونا -

بلبل طنبور اصطلاح - بقول بهار چوبکی که بر کاسهٔ طنبور گذارند و آنرا خرک و خر طنبور نیز گویند و فرماید که اصل همین لفظ خر است اهل خرابات تغییر داده بلبل نامیده اند و بهندی کھورج خوانند (ناظم هروی) در مجلس مستان و گل افشانی ساقی ؛ صد رنگ فغان بلبل تصویر برآورد ؛ و گوید که این استعاره است و می تواند که مراد از بلبل طنبور ذات طنبور باشد باضافت مشبّه به الی المشبّه و هذا هو الاظهر - فاضل اند در نقل نگاری بهار پابند مؤلف عرض کند که بیچاره در نقل نگاری آنقدر مستغرق است که تحریف مطبع نولکشور را هم دریافت نمی کند تا به تحقیق چه رسد در کلام ناظم هروی (بلبل تصویر) را جا دادن و برای (بلبل طنبور) از و سند گرفتن بر اں ماند که (ما چه می گوئیم و طنبور چه می سراید) در نسخهٔ دیگر بهار عجم که غیر مطبوعهٔ نولکشور است در کلام ناظم (بلبل طنبور) یافتیم و آں نقش بلبل است که صنّاعاں بر طنبور می کنند چنانکه بر پرده و دیوار پس (بلبل طنبور) از قبیل (شیر قالین) است و پس (مرکّب اضافی) بمعنی حقیقی نه کنایه باشد و نه استعاره اگرچه می توانیم که باضافت تشبیهی طنبور را (بلبل طنبور) گوئیم که طنبور هم مثل بلبل شور می کند و لیکن فارسیان بلبل را در تشبیهات طنبوره نیاورده اند - پس معنی نقش بلبل بر طنبور درست می نماید (اردو) وہ بلبل کی تصویر جو عجم میں طنبور پر کھینچی جاتی ہے - مؤنث - طنبورہ - مذکر -

بلبل کردن مصدر اصطلاحی - بقول دارستتر متعدی بلبل شدن که گذشت (سلیم) سوا جوهر آئینه بلبلش کرد است ؛ وگرنه طوطی ما گفتگو نمی داند ؛ مؤلف عرض کند که از ین سند معنی

بگفتار آوردن پیدا است۔ صاحب بحر ذکر ایں تبدیل (بلبل شدن) کردہ و خان آرزو ہم در چراغ ہدایت ایں را با مصدر مذکور آوردہ فرماید کہ گویا کردن بہ رنگین بیانی است و زلہ بردارش بہار ہم بہمین یک معنی قانع و احتیاطش از ینکہ سند استعمالش بمعانی دیگر بدست نیامد ولیکن معاصرین عجم تصدیق می کنند کہ بمعنی عاشق گرداندن و بشور آوردن ہم مستعمل (اردو) (۱) گفتگو میں لانا۔ بات کروانا (۲) عاشق کرنا (۳) آمادہ شور کرنا۔

بلبلِ کُنج اصطلاح۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی چغد است کہ جانوریست معروف از ان جہت کہ مسکن چغد کنج است و ویرانہ۔ صاحبان برہان و ہفت ایں را بکسر لام و فتح کاف فارسی گویند و صاحبان جامع و بحر ہم ایں را بکاف فارسی نقل کردہ اند ولیکن در حلیۂ لفظ صراحت کاف فارسی نکردہ **مؤلّف** عرض کند کہ کُنج بہ کاف عربی مضموم بمعنی گوشہ و زاویہ و گنج بہ کاف فارسی مفتوح بمعنی زر و گوہر کہ در زمین دفن باشد پس ایں مرکّب اضافی است و بلبل در ینجا بمعنی شور کنندہ چنانکہ (بلبل شدن) بمعنی شور کردن گذشت و بخیال باکاف عربی صحیح باشد۔ چنانکہ خان آرزو نقل کردہ ولیکن اتفاق دیگراں باکاف فارسی خصوصاً جامع و برہان اجازت نمی دہد کہ خلاف محاورہ زبان روئیم اندریں صورت چارۂ جز ین نیست کہ (بلبل گنج) را کہ بکاف فارسی می آید مبدّل ایں دانیم چنانکہ کشتی و گشتی (اردو) چُغد بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ اُلّو۔ بوم۔ ایک قسم کا چھوٹا اُلّو۔ آپ ہی نے (چکوا چکوی) پر فرمایا ہے کہ (ہندی۔ اسم مؤنث ایک جفت سرخاب جفتک۔ چکاوک (دو آبی پرند کے نام جو اکثر دریا کے کنارے رہتے ہیں) دن بھر تو جوڑا ساتھ پھرتا ہے رات کو کہتے ہیں کہ ہر ایک جدا جدا ہو جاتا ہے چنانچہ ہندی شاعروں نے اسکا اکثر ذکر کیا ہے اور امیر خسرو نے بھی ایک مقام پر ان کا حوالہ دیا ہے (انتہی) **مؤلّف** عرض کرتا ہے

کہ جس پرند کو اہل دکن چکوا چکوی کہتے ہیں اسکو ہم نے دیکھا ہے بے شک یہ جوڑے کا نام ہے دونوں رات میں کسی درخت پر آتے ہیں اور ان کی آواز ان کے نام کی سی ہوتی ہے۔ صورت مثل چغد کے مگر قد بہت چھوٹا اہل دکن اس کے آنے اور آواز کرنے کو میمون خیال کرتے ہیں

بلبل گردیدن مصدر اصطلاحی۔ ایں ہمانست کہ تعریفش بر (بلبل شدن) گذشت وسند اینہم ہمرانجا مذکور (اردو) دیکھو بلبل شدن۔

بلبل مزاج اصطلاح۔ بقول بہار واندش نقل نگار مرادف (بلبل نوا) کہ می آید فرماید کہ ہر دو معروف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ طبیعت او مثل بلبل باشد (طالب آملی ؎) بدیں بلبل مزاجی دارم آں غیرت کہ گر روزے ؎ گل از بالم دمد لخت دل از منقار نگذارم ؎ (اردو) بلبل کا سا مزاج رکھنے والا۔ بلبل مزاج بھی کہہ سکتے ہیں

(الف) **بلبل نفس**
(ب) **بلبل نوا** اصطلاح۔ ہر دو مرادف یکدیگر است بہار ذکر (ب) کردہ بر

معروف قانع مؤلف عرض کند کہ کسی کہ مثل بلبل فغان وشور کند (خسرو الف ؎) مطرب بلبل نفس از نغمہ مست ؎ دمی غمزاش بردہ بسی دل زدست ؎ (مخلص کاشی ب ؎) نوا پرداز گر نبود صریر خامۂ مخلص ؎ کدام دیگر بر شور آورد بلبل نوایا نرا ؎ (اردو) الف و ب۔ بلبل کا سا نغمہ وشور کرنے والا۔ بلبل آہنگ بھی کہہ سکتے ہیں اور بلبل نوا بھی۔

بلبلہ صاحب رشیدی بذیل بلبلی ذکر ایں کردہ وصاحب برہان گوید کہ بفتح اوّل وثالث ولام وسکون ثانی (۱) کوزہ آبخورہ را گویند و (۲) بمعنی صدا و آواز صراحی و (۳) بمعنی اندوہ و گرفتگی دل۔ صاحبان جامع وہفت ہم ذکر ایں کنند صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ذکر ایں کردہ می فرماید کہ بمعنی اوّل لغت عرب است و بحوالۂ ادات ودستور ذکر معنی سوم ہم کردہ۔ صاحب انند ایں را لغت فارسی گوید و بمعنی اوّل و دوم

(۳۵۲۷)

اکتفا کند (خاقانی ۱) در بر بلبله فواق افتد ۲ کز دهان آب احمر اندازد ۲ (وله در صفت شراب ۱) چون ز دهان بلبله در گلوِ قدح چکد ۲ عطسهٔ عنبر بیز دهد مغز چو مانه از تری ۲ صاحب منتخب ذکر این بضمتین اوّل و دوم بمعنی اوّل کرده می فرماید که لغت عرب است مؤلّف عرض کند که بمعنی اوّل مفترس دانیم که فارسیان تصرّف در اعراب کرده اند و معنی دوم و سوم را باعتبار قول صاحب جامع که صاحب زبان است معتبر دانیم و ماخذ معنی دوم همین است که آواز بلبل از صراحی می برآید چنانکه قلقل و های هوز آخره برای نسبت است و بمعنی سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم دیگر هیچ (اردو) (۱) وہ صراحی جسکو ڈنڈی لگی ہو۔ مؤنث۔ دیکھو بابو جس پر صراحی کا ذکر ہے۔ آپ ہی نے گوزہ پر فرمایا ہے عربی اسم مذکر۔ دستی دار ظرف (۲) قلقل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ صراحی یا بوتل کے اندر سے پانی خواہ شراب کے نکلنے کی آواز (ذوق ۵)

شور قلقل یہ کیوں ہے دختر رز ۲ کیا کسی آشنا سے لڑتی ہے ۲ (۳) دیکھو اندوہ۔

بلبلی بقول سروری (۱) قسمی از پوست کہ نازک سازند و جانب در دن آں را رنگ کنند چوں کدری و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ (۲) جنسے از زرد آلو و (۳) بمعنی شراب و (۴) بمعنی پیالہ (فردوسی ۳) یکی بلبلی پر خ در جام زرد ۲ تہمتن بر دی روانہ بخورد ۲ (وله ۴) توای می گسار از مے زابلی ۲ بہ پیمای تا سر کی بلبلی ۲ و فرماید کہ در بیت اوّل اندکی تامّل است صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و مؤیّد و انند و ہفت ذکر ہر چہار معانی کردہ اند بہار بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۵) نام جبّہ مثل مشک کہ جوش دادہ می فروشند (لالا دری ۵) آنکہ بار غمش بدوش منست ۲ گلرخ بلبلی فروش منست ۲ خان آرزو در سراج گوید کہ بالضّم شراب وایں مرکّب است از بلبلہ کہ بمعنی کوزہ لولہ دار گذشت با یای نسبت و فرماید کہ ایں نوع کلمات عربی باشند

نہ فارسی وگوید کہ بہ مجاز بمعنی پیالہ ہم و ذکر معنی اوّل ہم کردہ و در چراغ ہدایت بذکر معنی اوّل ذکر معنی دوم ہم فرمودہ از سند بہار کہ برای معنی پنجم مذکور شد استناد می کند مؤلّف عرض کند کہ بمعنی اوّل منسوب بہ بلبل است بہ بای نسبت و نظر بہ نزاکت و رنگینی این چرم بدین نام موسوم شد۔ عجبی نیست کہ در رنگش نقش بلبل یا چشمش کنند ماخذ این می خواہد کہ بالضّم خوانیم و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است برای زردآلو کہ ذکرش بر (آلوی زرد) گذشت۔ یکی از معاصرین عجم می گوید کہ چوں بر درخت خشک شود بلبل بر غبت می خورد از بنجاست کہ فارسیاں بیای نسبت این را بلبلی گفتہ باشند ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند و زردآلو را استعمال کنند نسبت معنی سوم و چہارم ماخذ بیان کردۂ خان آرزو قرین قیاس است بہار معنی پنجم را چیز دیگر داند۔ ہمانست کہ بمعنی دوم گذشت (اردو) (۱) ایک نادرک پوست جسکے اندر رو حصّہ میں رنگ کرتے ہیں۔ مذکّر۔ (۲) زردآلو کی ایک قسم مذکّر (۳) شراب بمونث (۴) پیالہ۔ مذکّر (۵) وہی نمبر (۲)

بلبن بقول سروری بحوالۂ موید بفتح بای اوّل و دوم و سکون لام خرفہ را نام است کہ بعربی بقلۃ الحمقا نامند و فرماید کہ ظاہرا بکسر تین باید۔ صاحب رشیدی گوید کہ این را پربہن ہم گویند و فرماید کہ بخاطری رسد کہ این لفظ پلبہن باشد بہر دو بای فارسی زیادتی ہا چہ را را بلام بدل می کنند صاحب برہان ذکر این کردہ و بقول جامع گیاہ خرفہ و صاحب ناصری متّفق با رشیدی۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی فرماید کہ در ترکی زبان لقب بادشاہ عادلِ باذل شجاع غیاث الدّین کہ از ممالک غوریہ بود و مدتی سلطنت ہندوستان باستقلال کرد۔ صاحب محیط ہر چہ بر خرفہ نوشتہ نقلش بر نجلہ گذشت و نسبت ماخذ این عجبی نیست کہ فارسیاں پربہن را کہ می آید بہ تبدیل و تخفیف بلبن کردہ باشند۔ چنانکہ خیال بعض محقّقین است بای فارسی بہ عربی بدل می شود چنانکہ تب و تب

ورای مهمله به لام چنانکه چنار وچنال و های هوز حذف ولیکن جا دارد که این را اصل دانیم وآن را مبدّل ومزید علیه این یا هر دو را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو بخله۔

بلبوس بقول برهان بروزن بلبوس (ا) نوعی از پیاز صحرائی باشد که آنرا در عربی بصل الزیرو بصل الدیب خوانند گرم وخشک است در دوم (۲) نوعی از خشخاش هم که آنرا خشخاش زبدی گویند۔ صاحب جامع ذکر این کرده۔ صاحب انند این را لغت فارسی گفته وصاحب محیط فرماید که این لغت یونانی است وفیطلون هم گویند وفالیوس وبسریانی بالابس وبلغت ذیلمی بلیسا وبعربی بصل الذئب وبصل الزیر وبفارسی زیر وتلخهٔ پیاز وبترکی واغ سوغانی ودر طبرستان طرم نامند وآن پیاز صحرائیست اندک تلخ ومائل بشیرینی وقبض۔ زعفرانی رنگ نزد اکثر گرم وخشک در اوّل سوم ودر دوم شیخ طبع آن قریب بطبع پیاز۔ مجفّف۔ مدمّل۔ جالی بقوّت وجاذب خون بظاهر جلد ومنافع بسیار دارد (الخ) وبهر (خشخاش زبدی) می فرماید که به یونانی بابلیس نامند گیاهی است بسیار سفید نبات گرم وتند واز جملهٔ سموم ومقی ومسهل وجهت تنقیهٔ دماغ ودفع بلغم وصرع مفید وگویند گرم وخشک در دوم ودر اسهال آوردن فعل بتوعات دارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند که این لغت فارسی زبان نیست ومحقّقین بالا لغت یونانی راکه مخصوص برای معنی اوّل است به تسامح برای معنی دوم هم قرار دادند وخیال نفرمودند که آن بابلیس در زبان یونان است (اردو) (۱) جنگلی پیاز مؤنث۔ (۲) خشخاش زبدی ایک سفید رنگ کی گھانس ہے۔ اسم مؤنث۔

بلت بقول مؤیّد مطبوعهٔ نولکشور ذیل لغات فارسی با لفتح بریدن وبفتحتین بریدن شدن و

در دیگر نسخ قلمی یافتہ نمیشود۔ صاحب انندا ایں را لغت عرب بمعانی بالا وغیر ذالک گوید مؤلف عرض کند کہ تصرّف مصنّفین مطبع نولکشور است کہ بسیاری ازیں قسم کارہا کردہ اند و بر مؤلف کتاب تہمت بستہ (اردو) نا قابل ترجمہ ہے۔

بلتا بقول ناصری (بدیل بتا) بکسر اوّل مراد فش کہ گذشت (ص) مرا گفتی بگو حال دل خویش ؎ دلت خوں میشود بل تا نگویم ؎ مؤلف عرض کند کہ صراحت نکرد کہ ایں شعر مال کدام است عیبی ندارد کہ خود او اہل زبان است۔ مخفی مباد کہ بتا بمعنی بگذار بجایش مذکور شد۔ جا دارد کہ نظر بر اعتماد ش ایں را ہم بمعنی بگذار گیریم و بقولش در اینجا (بل تا) را مخفّف (بہل تا) گیریم کہ ہای ہوّز حذف شدہ (بل تا) باقی ماند ازین صورت بہل از مصدر ہلیدن امر حاضر است بزیادت موحّدہ در اوّلش بمعنی بگذار و بل بالکسر مخفّفش۔ پس معنی بگذار از مجرّد بل پیدا شد و تا بمعنی تا کہ باقی ماند۔ اگر (بلتا) را در ایں شعر بمعنی بگذار گیریم معنی شعر خبط می شود۔ حیف است کہ محقّق اہل زبان اعتنا بہ معنی سند نکرد۔ فتأمّل۔ دیگر کسی از محقّقین ذکر ایں نکردہ (اردو) چھوڑ دے۔ تا کہ۔

بلتیس بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج و ہفت بر وزن بلقیس نام دارو ئی مؤلف عرض کند کہ حیف از ایں تحقیق ہر شش محقّقین با نام و نشان کہ ترک ایں لغت بر ایں قسم تحقیق تفوّق داشت ہیچ صراحت نشد کہ لغت کدام زبان است و جا دادند در لغات فرس و وضع لغت تقاضای آں می کند کہ ایں را لغت یونانی دانیم و خیال می کنیم کہ ہماں بابلیس یا کہ بدیل بلبوس ذکرش کردہ ایم بلتیس نقل کردند و ایں محض قیاس است و بس صاحب محیط کہ محقّق مفردات طب است ذکر ایں نکرد (اردو) ایک دوا کا نام اور ہمارے قیاس کے لحاظ سے دیکھو بلبوس کے دوسرے معنے

بلج بقول برهان بفتح اوّل وثانی وسکون جیم بلغت عرب غورهٔ خرما را گویند یعنی خرمای نارس وچون سبز باشد آنرا بسر وجدال خوانند وچوں درغلاف باشد طلع گویند و فرماید که بضمّ اوّل هم بنظر آمده صاحب انند ایں را به همین معنی با حای حطّی عوض جیم گفته وصاحب منتخب هم تصدیق آں می کند **مؤلّف** عرض کند که ما ایں را بجیم آخر مفرس نمی دانیم از ینکه صاحب برهان صراحت لغت عرب کرده وجیم را با وجود صراحتش صحیح ندانیم که لغت عرب با جیم آخر بدیں معنی نیامده - پس جزین نیست که تسامح اوست وذکر ایں لغت عرب در موضوع ما ازیں داخل است که از برای ایں لغتے در فارسی زبان نیافتم وصاحب برهان هم نیافته باشد که ذکرش کرد (**اردو**) غورهٔ خرما یعنی وه خرما جو خام هو - مذکّر -

بلجفتن بقول نوادر که محقّق مصادر است بوزن ومعنی الفختن **مؤلّف** عرض می کند که دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر ایں نکرد وما صراحت ماخذ ومعنی الفختن بجایش کرده ایم صاحب نوادر سند استعمال پیش نکرد ومجرّد قولش اعتبار را کفایت نمی کند که معاصرین عجم هم بزبان ندانند (**اردو**) دیکھو الفختن -

بلجیک صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامه ناصرالدّین شاه قاچار ذکر ایں کرده گوید که معاصرین عجم ملک بلجیم را بدیں اسم موسوم کرده اند **مؤلّف** عرض کند که میم را بدل کردند به کاف برخلاف قیاس وایں ملکی است در یورپ که در مشرق آں جرمن ولکسمبرگ است و در جنوب مغربش فرانس (**اردو**) بلجیم ایک ملک ہے جو یورپ میں واقع ہے جسکے مشرق میں جرمن اور لکسمبرگ ہیں اور جنوب مغرب میں فرانس ہے مذکّر

بلخ بقول سروری (۱) اوانی شراب چوں صراحی وقرابه و (۲) شهری که برامکه از انجا بودند ومفتح العینوه

است وجیحون بر دوازده فرسنگی او گذرد و آنرا قبّة الاسلام نیز گویند (حکیم سوزنی ۱۲) بهای یاسمن و جگریم نرست امروز ۔ که دوستیم دو بلخ شراب دادیوار ۔ صاحب جهانگیری هم ذکر هر دو معنی کرده گوید که معنی دوم شهریست مشهور از خراسان و معنی اوّل کدوئی که شراب دران کنند۔ صاحبان رشیدی و برهان و ناصری وجامع وهفت و انند و سراج و مؤیّد هم ذکر این بفتح اوّل وسکون ثانی کرده اند صاحب ناصری گوید که شهریست مشهور از بناهای سلاطین قدیم عجم و سالها اهرا سب و گشتاسب در انجا زیستند و در انجا آتشکده ساخته بودند که نوبهار نام داشت و فرماید که چنانکه مرو را امروشاهجهان گویند۔ بلخ را بلخ بامیان می گفتند (حکیم فرخی ۱۲) مرحبای بلخ بامی همره باد بهار ۔ از در نوشاد رفتی یاز باغ نوبهار ۔ نوبهار بلخ را با چشم من قیمت نماند ۔ تا بهار کوره کانان پیش من بگشاد بار ۔ صاحب غیاث می فرماید که معنی دوم بفتحتین گفتن خطاست۔ صاحب مؤیّد این را بتبدیل لغات فارسی آورده و صاحب انند هم بهر دو معنی لغت فارسی گفته (اردو) (۱) کدوے شراب یعنی وہ کدوے خشک جس میں شراب بھر کر پیتے ہیں۔ مذکر (۲) بلخ۔ مذکر خراسان کے ایک مشہور شہر کا نام جس کو قبّة الاسلام بھی کہتے ہیں۔

بلخاست بقول شمس لغت فارسی است بفتحتین هماں بر انجاست که گذشت دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد و انچه بر برنجاست گذشت بلنجاست به نون بعد لام و جیم عربی بعد نون است معلوم می شود که کاتب شمس هماں بلنجاست را بحذف نون و تبدیل جیم با خای معجمه بلخاست نوشت دیگر هیچ (اردو) دیکھو بلنجاست

(الف) بلنج الف۔ بقول ناصری بروزن اعرج راج سیاه را گویند که قلیا باشد۔ صاحب جامع هم ذکر

(ب) بلنج ذکر این کرده گوید که در برهان با جیم فارسی آمده صاحب هفت هم به جیم عربی آورده و خان آرزو در سراج با جیم فارسی نوشته۔ صاحبان برهان و سروری و جهانگیری و انند این را به جیم فارسی آورده اند و صاحب

برہان صراحت مزید کند کہ بفتحتین ہم آمدہ صاحب محیط بر بلجلج بہ لام دوم وجیم عربی سوم ولام چہارم وجیم پنجم گوید کہ زاج سیاہ را نام است وبر زاج اسود فرماید کہ زاج مطبوخ وبر مطلق زاج می نویسد کہ معرّب است از زاک فارسی کہ آنرا بروی سنقریا و در انگلیسی سلفت آف رن وبہندی کسیس گویند وآں از معدنیات است اقسام می باشد سفید وسرخ وسبز وزرد وسیاہ ؛ ہر واحد از آنہا جدا جدا مسطور ونزد جالینوس قلقطار کہ زاج زرد است وقلقدیس کہ زاج سفید است وزاج سوری کہ سُرخ است ہمہ رطوبت مائیہ کہ منعقد ومنجمد می گردد وایں ہمہ در آب وطبخ منحل می شوند الّا سوری کہ آں شدید التجمید والانعقاد است وسبز در انعقاد وانطباخ شدید تر از زرد ومنقسم است بسہ قسم وایں ہمہ ادویہ اعنی زاج احمر وقلقطار وزاج اخضر در قوّت خود جنس واحد اند ودر لطافت وغلظ خود ہا مختلف واغلظ آنہا زاج سُرخ است والطف آں زاج اخضر وامّا قلقطار میان ہر دو متوسط وبقول ارسطاطالیس جمیع اقسام زاجات قطع خون سائل از جراحات نماید ونشف رطوبت وتجفیف آنہا کند (الخ) **مؤلّف** عرض کند کہ ہیچ متحقّق است کہ ایں لغت فارسی زبان نیست وزاک سیاہ لغت فارسی است کہ می آید وبلجلج غالباً لغت یونانی است کہ فارسیاں بحذف یک لام (چنانکہ لغلبات ولغلاق) وتبدیل جیم اوّل بالجای معجمہ چنانکہ (اسفانا ج واسفانا خ) بر سبیل مفرس استعمال کردہ اند والف اصل است وب) مبدلش کہ جیم عربی ہم بدل شدہ بہ جیم فارسی چنانکہ کاج وکاچ (اردو) کسیس بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی نہایت کساو دار پھٹکری ہے جو لوہے اور گندک کے پھونکنے سے تیار ہوتی ہے اگر اسے آگ پر بھون کر فولاد پر ملیں تو اس پر جوہر نمایاں ہو جائیں۔ فارسی میں اسے زاک زرد۔ زاک شتر دنداں۔ زاک سیاہ کہتے ہیں۔ تیسرے درجہ میں گرم وخشک۔ پس اس کا ترجمہ کالا کسیس ہے۔

بلخشتن بقول موارد بروزن ومعنی الفختن کہ گذشت دیگر کسی از محقّقین مصادر فرس ذکر ایں نکرد اگر

این را مبدّل و قلب بعض آں دانیم۔ قلب بعض البتہ درست می شود ولیکن تبدیل الف با موحّدہ خلاف قیاس صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم و دریں جا نظر بر سکوت ہمہ محققین وسیما محققین مصادر جز بں نگوئیم کہ تصحیف موارد است وبس (اردو) دیکھو الفختن۔

بلخم بقول سروری بلام وخای معجمہ بوزن مرہم فلاخن را گویند و فرماید کہ در نسخۂ میرزا سند ایں از مؤیدالدین است (ے) گلّہ بانان او نہند از قدر ٭ مہر و مہ را چو سنگ در بلخم ٭ صاحب برہان صراحت مزید کند کہ آں کفّہ باشد کہ از ابریشم یا از پشم بافند و دو ریسماں بر دو طرف آں بگذارند و شاطراں و شباناں بداں سنگ اندازند۔ صاحبان جامع و ناصری و ہفت ہم ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ایں را مبدّل فلخم دانیم کہ معنی فلاخن می آید فابدل شد بہ موحّدہ چنانکہ زفان و زبان۔ معاصرین عجم تسلیم کنند و فلاخن بر زبان دارند و فلاخاں ہم بدیں معنی آمدہ (اردو) گوپن یا گوپھن یقول آصفیہ اسم مذ گوپیا۔ فلاخن۔ ڈھیلوا۔ وہ رسّی کا بنا ہوا ہتھیار جس میں پتھر یا مٹّی کے گولے رکھ کر جانوروں کو اڑاتے ہیں۔

بلخی خان آرزو در سراج بذیل استعارات ذکر ایں کردہ گوید کہ منسوب بہ بلخ بمعنی حقیقی و گاہی بر کوبیازہ بلخی کہ تمثیل بہ ترکیبات ناشائستہ اطلاق کنند (خاقانی در ہجو رشیدی وطواط گوید ے) سخنت بلخی و سفیت کیر خوارزمی ٭ ز بلخی آخر تفسیر ایں سخن دانی ٭ و فرماید کہ مراد از بلخی کوبیازہ بلخی است چنانکہ در موضعی دیگر فرماید در ہجو ہماں رشید وطواط (ے) آئی چو سیر کوبۂ رازی ببانگ و نیست ٭ جز بر دو کوبیازہ بلخیت دستگاہ دگوید کہ ایں است تحقیق قوسی **مؤلف** عرض کند کہ از طرز بیانش ہیچ نمی کشاید کہ مقصودش چیست غیر از معنی حقیقی چیزی دیگر بفہم نمی آید۔ یکی از معاصرین عجم می فرماید کہ (کوب یازہ) چکش آہنگری را گویند و آں مطرقہ باشد و تصدیق ایں معنی از برہان ہم می شود کہ می آید ورندان و لوطیان عجم کیر فاعل را بدیں اسم

نامند وخصوصاً (کو بیازهٔ بلخی) برای لوطیان بلخ لقب است و در عرف عام مجرّد بلخی هم بدینمعنی گفته میشود (تمّ کلامه) پس در شعر دوم خاقانی (کو پیازهٔ بلخی) کنایه باشد از آله تناسل لوطیان بلخ و در شعر اول اشارهٔ بلخی از همان که بالا مذکور شد (اردو) فارسیوں نے آلهٔ تناسل لوطیاں بلخ کا نام بلخی رکھا ہے۔ مذکّر۔

بلخیم بقول مؤیّد چیزی که بداں سنگ اندازند و آنرا فلاخن نیز گویند **مؤلّف** عرض کند که دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد و این لغت آفریدهٔ مطبع منشی نولکشور است که همان (بلخم) را که بجایش گذشت بزیادت تحتانی قائم کرده و دیگر نسخ قلمی مؤیّد ازین ساکت و عوض این همان لغت صحیحه را قائم کرده اند (اردو) دیکھو بلخم۔

بلخیه بقول ناصری مرضی است که آنرا آبلهٔ فرنگ و آتشک نام است۔ چون در بلخ ظهور کرد منسوب شد بدانجا (یوسفی طبیب) بلخیه ترا چو عارض آمد ناگاه ۞ رنج و المست بجان و دل یا بد راه ۞ باید که پس از تنقیه از صبر و اشق ۞ با سرکه کنی ضماد در بیگه و گاه **مؤلّف** عرض کند که صاحب اکسیر اعظم هم ذکر این کرده گوید که بثور مع قروح و خشکر یشجات و سیلان زرداب است و آن از جنس سعفه رویه رطبهٔ خبیثهٔ ساعیه بود و طعذا حوالی خود را بسبب فساد بخورد و در اکثر با آن خفقان و غشی بود و گاهی بسبب گزیدن جانوری مثل پشّه خبیث در تیلا عارض شود و بسبب کثرت حدوث آن در بلدهٔ بلخ مسمی به بلخیه شد و ابو منصور گوید که بلخیه قرحهٔ منبسط در لحم بود و آنرا عمق بسیار نباشد و شرائین را متمدّد سازد و با آن تپ بود و چون نضج یابد سوراخها و سرها بسیار مدرک گردد و بسبب او خون حاد و فاسد بود و ابن الیاس گوید که بلخیه از بثور رویهٔ خبیثهٔ ساعیه است و حدوث او از اخلاط محترقهٔ فاسده از صفرا و بلغم یا سوداوی محترق بود و انطاکی گوید که بلخیه بثور یست که اوّلاً ببلخ یافته شده۔ بعده مثل آبلهٔ فرنگ منتقل به بلاد دیگر گشته پس بداں موسوم ساختند و سبب آں حرارت غریبی است که غریزی آنرا از قلب دفع

کرده پس انچه حوالی او از غشای اضلاع وصدر است قرحه کند و ازین جهت غشی وخفقان بادی بود وگاهی ازاں حجاب صدر متاکل شود وقتل کند پس هرگاه علاج سیاه یا سرخ گردد علاج نه پذیرد - پس بقول شیخ علاج مثل علاج سعفه ردی نمایند و انچه خاص بایں نفع کند طلا بگل ارمنی وسرکه است بدوام حتی که آنرا خشک کند وازاں قشرها فروافتد وبگوشت صحیح برسد و

ازاں عفونت وفساد زائل کند و یا ایں دوا که قوی ومجرب شیخ است بکار برند - زراوند مدحرج وزنگار واشق ومقل وخردل وزاج مساوی بروغن گندم وسرکه واندک عسل مرهم ساخته طلا کنند و یا بخراشند تا گوشت فاسد برداید وچوں گوشت صحیح پدید آید مرهمی که ازدم الاخوین ومرده سنگ کند وسفیدهٔ تخم باشند جرحت را مندمل سازند (اردو) دیکھو آتشک کا تیسرا معنے

(الف) **بلد** بقول بهار وانند بالتحریک (۱) رهنما و (۲) واقف از چیزی چنانکه گویند "من بلد فلانجا هستم" وظاهرا بمعنی اوّل مجاز است چرا که بدون وقوف رهنمائی نباشد (میرزا معز فطرت ل) بر ده از خود غم دزدیده نگاهش مارا ؛ بلدی نیست بغیر از رم آهو باما ؛ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که بمعنی راهبر است (شوکت بخاری ل) شور سودا بلد کوچهٔ تحقیقم شد ؛ تا در دل زره چاک گریبان رفتم ؛ صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار گوید که بمعنی واقفکار است وهم او (بلد راه) را بمعنی راه شناس آورده و (بلد راه شده) را بمعنی رهبر شده نوشته - صاحب روزنامهٔ ایں را بمعنی (۳) شهر آورده صاحب انندی فرماید که بمعنی اوّل ودوم لغت فارسی صاحب غیاث گوید که در عربی بمعنی شهر است ودر فارسی بمعنی راهبر وپیشوا صاحب منتخب گوید که بفتحتین در عربی بمعنی شهر است وبلدان بالضم جمع آں وبمعنی نشان که ابلاد جمع آنست - صاحب بول چال .....

(ب) **بلد جلو انداختن** بمعنی همراه گرفتن رهبر آورده مؤلف عرض کند که صاحب کنز که محقق

لغات ترک است (بلدک) را بمعنی معرفت و معروف و معلوم آوردہ۔ خیال ما این است کہ فارسیاں از ہمین لغت ترکی (الف) را مفرس کردہ اند بمعنی دوم و معنی اوّل مجاز اوست چنانکہ بہار گفتہ و بمعنی سوم لغت عرب و (ب) از ملحقات الف (اردو) الف (۱) رہنما۔ دیکھو برندہ کے تیسرے معنے (۲) واقفکار۔ کام سے واقف۔ کام جاننے والا۔ کارداں۔ آزمودہ کار۔ جہاں دیدہ۔ تجربہ کار۔ (۳) بلد بقول صاحب آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شہر (ب) رہبر کو ساتھ لینا۔

بلدرچین بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی کبک و تیہو صاحب روزنامہ فرمایدکہ (۱) تدرو (۲) کبک۔ صاحب بول چال ایں را بہ جیم عربی نوشتہ می فرماید کہ بودنہ را نام است کہ خرد از تیہو و بزرگ از کبک می باشد **مؤلف** عرض کند کہ بودنہ بقول برہان خود تیہو را نام است و بقول بعض شبیہ بہ تیہو و کوچک تر از اں کہ بعربی سلوی خوانند۔ صاحب منتخب بر سلوی می فرماید کہ مرغی است کہ آنرا سمانی نیز گویند و بفارسی آں را پودنہ خوانند۔ صاحب غیاث بر تذرو بہ ذال معجمہ گوید کہ خروس صحرائی است و فرماید کہ بہ دال مہملہ نوشتن و خواندن و بمعنی کبک گفتن خطاست بلکہ مرغی است از جنس ماکیاں کہ در بیشہ استرآباد و مازندراں بسیار و بغایت خوشرنگ بود **مؤلف** عرض کند کہ پریشان بیانی اینہا ستم است بر تحقیق جویاں۔ صاحب رہنما محقق گمنام و صاحب بول چال فائق تر از صاحب روزنامہ نیست بناءً علیہ قول صاحب روزنامہ را معتبر دانستہ تدرو و کبک را ترجمۂ لغت زیر بحث می دانیم و حرجی نیست کہ (معاصرین زبان فراموش) ایں اسم مرکب را از لغات ترک گرفتہ اند چنانکہ صاحب برہان بر سمانی ذکر ایں بہ جیم عربی کردہ می فرماید کہ بلدرچین لغت ترکی است و ایں را بفارسی کرک نام است پس جیم عربی بدل شد بفارسی چنانکہ جوجہ و چوچہ اند نصیرت

ایں را مفرس دانیم و ہم صاحب برہان بر کرک ذکر ایں کند و گوید کہ لغت ترکی است اما محققین ترکی ازین ساکت۔ صاحب محیط بر تدرو گوید کہ اسم فارسی تدرج است و بر تدرج می فرماید کہ بفتح فوقانی و دال مہملہ معرب تذرو فارسی است و بہ ترکی قرقاول و در تنکابن و مازندراں تورنگ و ہندی لوا گویند و آں طائر معروف۔ خوشرنگ۔ ملیح الشکل۔ ملوّن۔ منقش۔ شبیہ بدراج و ازاں کوچکتر و گوشت آں بہتر و طبع آں گرم و در خشکی کمتر از دراج و گویند گرم در دوم و خشک در اوّل بغایت لطیف و سریع الہضم و مولد خون صالح۔ مقوی دماغ و فہم و رافع نسیان و وسواس خصوصاً کہ تا سہ روز متواتر کباب آنرا تناول نمایند۔ و منافع بیشمار دارد (الخ) و بر بٹیر بہ تای ہندی گوید کہ لغت ہندی است مرغی است معروف بشکل قبج و ازاں خرد تر۔ گردن و دُم آں کوتاہ و بر اں خطوط سیاہ و سفید و مردم برای جنگ و بازی تربیت او می کنند مزاج آں گرم در اوّل اولی و خشک قلیہ و کباب او مفتح سدد جگر و طحال و گردہ و ہضم را نیک سازد و برای بواسیر ریحی و نفخ معدہ و انواع استسقا و ضعف جگر و ریزانیدن سنگ گردہ و مثانہ و زلق الامعا مفید و منافع بسیار دارد (الخ) مخفی مباد کہ ہمین پرندہ را فارسیان کبگ بہ کاف عربی اوّل و کاف فارسی دوم نامند دو قسم می باشد یکی کبگ دری کہ بزرگتر و دیگری غیر دری کہ کوچک تر می باشد و ہمین کوچک تر است کہ در ہندی آنرا بٹیر نام است و قبج در عربی ترجمہ (کیک دری) است (اردو) (۱) لوا بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مذکر۔ ایک قسم کی بٹیر ایک بٹیر سے مشابہ اور اوس سے چھوٹا پرند جو نہایت لذیذ ہوتا اور اکثر جھاڑیوں میں رہتا ہے۔ عربی میں اُسے سلوی کہتے ہیں جسکے سبب سے من و سلوا مشہور ہوا۔ فارسی میں وسمج اور سمانی (۲) بیٹر۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ایک کوے سے چھوٹا پرند۔

بلدلہ بقول شمس لغت فارسی زبان است می فرماید کہ بالفتح آنکہ چپاں باشد از حلقوم و سینہ اسپ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد و یکی از معاصرین عجم کہ صاحب اعتبار نیست می فرماید کہ طوقی چرمی را اہل فارس می نامند کہ در گردن اسپ اندازند و کالسکہ را بداں متعلق می کنند۔ بعض از معاصرین عجم گویند کہ ما ازیں بی خبریم **مؤلف** عرض کند کہ اگر قول عجم اوّل الذکر را باور کنیم اسم جامد فارسی جدید دانیم و نمیدانیم کہ از کلام السنۂ غیر ایں را مفرس کردہ اند (**اردو**) گھوڑے کی چرمی ہنسلی۔ مؤنث جو ہارنس میں ہوتی ہے جسکو گھوڑے کے گلے میں پہناتے ہیں اور جو تو کا تعلق اُسی سے ہے

بلدم بقول برہان با دال ابجد و ہای ہوز و حرکت غیر معلوم نام حوّاے کہ زن آدم علیہ السّلام است صاحب جامع ہم ہمین قدر نوشتہ و صاحبانند ہم نقل ایں بر داشتہ ایں قدر صراحت مزید کند کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ اگر لغت فارسی زبان است خیلی تعجب داریم از سکوت دیگر محققین فارسی زبان و از تحقیق مزید قاصریم (**اردو**) حوّا بقول آصفیہ۔ عربی اسم مؤنث باوا آدم کی بیوی کا نام۔ سب آدمیوں کی ماں۔ بنی آدم کی اماں۔

بلدیت بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار (۱) بمعنی راہ نمودن و (۲) شہریت و صاحب دل چال گوید کہ در محاورۂ حال (۳) واقفکاری و (۴) سررشتۂ حفظان صحت را نامند و صاحب روزنامہ برہمونی قانع کہ بہترین تعریف معنی اوّل است **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم از ہما

لغت فارسی بلد کہ گذشت ایں را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کردہ اند و معنی چہارم اصطلاح معاصرین باشد کہ سررشتۂ حفظان صحت را بدیں اسم موسوم کردند دیگر ہیچ و نسبت معنی دوم۔ مخفی مباد کہ بلد بمعنی شہر لغت عربی است چنانکہ ہمدر انجا اشارہ اش کردہ ایم (**اردو**) (۱) رہنمائی بقول آصفیہ راہبری

کا مرادف اور راہبری۔ بقولہ۔ اسم مؤنث۔ راہنمائی ہدایت (۲) شہریت بقولہ۔ اردو۔ اسم مؤنث۔ وہقانیت کا نقیض آپ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ غلط ہے کیونکہ عربی کے فاعل پر تاے مصدری لگا کر بنا لیا ہے (۳) وقفکاری بقولہ۔ اُردو۔ اسم مؤنث۔ شناسائی۔ کاروانی (۴) صفائی کا سرشتہ۔ مذکر۔ حفظان صحت کا سررشتہ۔ مذکر۔ میونسپالٹی انگریزی مؤنث

(الف) بلرزنگ بقول شمس بکسر تین و لے اوّل مہملہ و دوم عجمہ آنکہ در جامہ و ازار بندگرہ زنند کہ آنرا (فلزنگ) نیز گویند (استاد ؎) آنزان از دکان فرود آید چو بار ؎ پس بلرزنگش بست اندر نہان ؎ و فرماید کہ .....

(ب) بلریزہ مثلہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں ہر دو لغت نکرد و معاصرین عجم برزبان ندارند و آنچہ در فالغت فلزنگ آمدہ بمعنی خوردنی و ملعامی است کہ از مہمانی ہا برداشتہ بجای دیگر برند یکی از معاصرین عجم گفت کہ در ولایت رسم است کہ مہمانان چوں از طعام سیر شوند باقیماندہ را در جامہ و ازار بندگرہ زنند و بخانہ می برند۔ پس جا دارد کہ ایں را مبدل آں دانیم کہ فابدل شد بہ موحدہ۔ چنانکہ فروزیدن و بروزیدن و زفان و زبان معاصرین عجم برزبان ندارند و (ب) را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم۔ صراحت ماخذ بر فلزنگ کنیم (اُردو) وہ کھانا جو کھانے کے بعد بچ رہے اور مہمان اپنے دامن یا لنگ میں باندھکر گھر لیجاتے ہیں۔ مذکر۔

بلس بقول سروری بضم با و لام (۱) عدس را گویند و صاحبان جہانگیری و رشیدی ہم ذکر ایں کردہ اند صاحب برہان مذکر معنی بالا گوید کہ بزیادت نون در آخر ہم بہمین معنی می آید و بحوالہ صحاح الادویہ می فرماید کہ (۲) بمعنی تین ابیض کہ انجیر سفید باشد۔ صاحبان ناصری و جامع ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ ما بر استظہار حقیقت ایں غلہ بیان کردہ ایم کہ اسم آں در مین بلسن بہ نون در آخر است و اسم فارسی ایں مرکب کہ می آید فارسیاں بحذف نون آخر مفرساً استعمال ایں کردہ اند صاحب محیط (بلسن) را بنون آخر ذکر کردہ است

وبقولش بلس بدون نون آخر در لغت تین انجیر و ماذکر انجیر بجایش کرده ایم (اردو) (۱) دیکھو استرار (۲) دیکھو انجیر

بلسان بقول برہان بروزن سرطان نام درختی است مشہور در مصر گویند بعد از طلوع شعری نشتری کی از آہن ساختہ باشند بر برگ آں درخت فرو برند و روغن ازاں رواں شود با پنبہ جمع کنند و بعضی گویند شیشہا در زیر برگی کہ نشتر زدہ اند بیاویزند و امتحاں وی چنانست کہ قطرۂ بر شیر گاو چکانند بعد لمحہ مانند دلمۂ پنیر بستہ شود و بر آب چکانند و بر ہم نزنند آب مانند شیر سفید گردد و آنرا بعربی دھن البلسان خوانند و موضعی کہ درخت بلساں انجاست باغ فرعون بودہ است و آنرا عین الشمس خوانند و گویند کہ از سجدۂ عیسے علیہ السلام است و تخم آنرا حب البلساں نام است گرم و خشک در دوم۔ کوفت و رعشہ را نافع و بید انجیر ہم ہمیں است صاحب جامع ہم ہمیں تذکرہ را باختصار نوشتہ۔ صاحب سوار السبیل گوید کہ معرب بلسامن یونانی است کہ گلہای سفید دارد و در دواہا بکار آید۔ صاحب محیط می فرماید کہ بیونانی بوسیزیون و بلسامن نام درختی است مصری دو نوع است یکی را اشام نام و دیگری را افلس و روغن آں از نوع ثانی می گیرند و ایں در افعال بسیار ضعیف و بدل آں می تواند شد و بحوالۂ کتب نصاری می نویسد کہ حضرت مریم یا مسیح علیہما السلام چوں گریخت و بمطریہ اقامت نمود نزدیک آں چاہے بود کہ پارچہای خود را دراں شست و آب آنرا رنگیت و ازاں بلساں روئید۔ بالجملہ بہترین آں حب آنست و بایدک تخدیر زباں را می سوزد و بوی روغن دراں ہم بود و روغن آں فی الحقیقت شیر است و آں مختلف الطبع و بقول شیخ عود آں گرم و خشک در دوم و حب آں ازاں اندک گرم تر و روغن آں گرم تر از ہر دو و بقول جالینوس بلساں مجفف و مسخن در درجۂ دوم و بسبب لطافت خود خوشبو و روغن آں در قوت الطف از نبات و منافع بیشمار دارد الخ۔ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ صاحب برہان ہمیں را بید انجیر گفتہ و لیکن بخیال ما ورای بید انجیر است

کہ ذکرش بر باد انجیر گذشت و در انجا ہیچ اشارۂ و علامتی ازیں یافتہ نمیشود (اردو) بلسان ایک درخت ہے جس کے روغن سے اطبا ادویہ میں کام لیتے ہیں۔ مذکر۔

بلست بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و دوم ہماں (بدست) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال بدست آید تو انیم قیاس کرد کہ مبدّل آنست کہ دال مہملہ بہ لام بدل شد چنانکہ دَغ و لَغ و ماخذش ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بدست۔

بلسک بقول سروری بفتح با و کسر لام و سکون سین مہملہ (۱) فراشتو باشد کہ بعربی خطّاف گویند و پرستک ہم صاحب رشیدی گوید کہ بکسر تین و سکون سین است یعنی (۲) سیخ آہنیں کہ یک سرآں چوں سازند و آتش را از تنور بداں حرکت دہند و چوں نان ریزہ سوختہ بر تنور چسپیدہ باشد بداں تراشند و گاہ بزر بر تنور نہادہ برآں ازاں آویزند (فرخی ۲) در تنور ویل بارد آشمنت ÷ از بلسک چینور آویختہ ÷ صاحب جہانگیری ہمزبان رشیدی۔ صاحب برہان بذکر معنی دوم گوید کہ (۳) سیخ کباب را نیز گویند و ذکر معنی اوّل ہم بفتح اوّل و ثانی کردہ فرماید کہ (۴) بضمّ اوّل و ثانی چوبی باشد با سیخ گندہ کہ بداں بریاں در تنور آویزند۔ صاحب ناصری بذکر معنی سوم گوید کہ آنرا بلشک بضمّ اوّل نیز گفتہ اند کہ بداں بریاں در تنور آویزند و فرماید کہ یکی ازیں دو مصحّف صاحب جامع بہر چہار معنے متّفق با برہان خان آرزو در سراج بر معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ بہر چہار معنی اسم جامد فارسی زبان است و انچہ بمعنی سوم بہ شین معجمہ عوض سین مہملہ می آید بدل ایں چنانکہ کشتی و کشتی (اردو) (۱) دیکھو افسگر (۲) ایک آہنی سیخ جس کا ایک رخ پھیلا ہوا ہوتا ہے جس سے تنور میں مختلف کام لیتے ہیں مؤنث (۳) کباب کی سیخ مؤنث (۴) ایک موٹی سیخ جسکو چوبی دستہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے قابل بریاں شے کو تنور میں لگاتے ہیں۔ مؤنث۔

بلبس بقول برہان مرادف معنی اوّل بلبس کہ بدون نون گذشت صاحبان ہفت و انند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ایں ہمانجا بیان کردہ ایم و صراحت ماخذہم (اردو) دیکھو بلبس کے پہلے معنے

بلشک بقول برہان بضمّ اوّل و ثانی و سکون شین قرشت و کاف مرادف معنی چہارم بلسک کہ بسین مہملہ گذشت صاحب جامع بر سبیل بیان قانع صاحب سروری ایں را بکاف فارسی آوردہ گوید بضمّ با ولام و سکون شین معجمہ بسیخ کباب آہنین و بحوالۂ نسخۂ وفائی گوید کہ بکسر تین نیز بنظر رسیدہ و بحوالۂ نسخۂ میرزا و مؤید الفضلا فرماید کہ بکاف تازی ہم و بحوالۂ سامی فی الاسامی نوشتہ کہ بکسر با و لام و سکون سین مہملہ نیز و بحوالۂ ادات می طراز د کہ بضمّ با و لام و سکون سین مہملہ چوبی کہ بآں بریاں آویزند و سندی کہ از استاد فرخی آوردہ ہماں کہ بر (بلسک) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ایں مبدّل بلسک باشد کہ با سین مہملہ مذکور شد باہر سہ معنی آخر الذکر ش و اختلاف اعراب نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی فارسیاں است و تمثیل ایں قسم تبدیل ہم ہمانجا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو بلسک کے معنے دوم و سوم و چہارم

بلطان بقول صاحب ہفت کہ پابند لغات فرس است بفتح اوّل و سکون لام و طای حطّی با لف کشیدہ و نون زدہ نام گیاہے است کہ در ہند آں را چولائی نامند (کذا فی القنیہ) و صاحب انند ایں را لغت عرب گوید و صاحب مؤید ایں را بذیل لغات فارسی آوردہ و صاحب محیط بر بلطاون حوالۂ بقلۂ یمانیہ دادہ و بر بقلۂ یمانیہ فرماید کہ او را بقسم سفید بقلۂ یہودیہ نوشتہ اند و گویند کہ آنرا بقلۂ اغریبہ و بقلۂ مائیہ و پرپوز و جربوز و بلغت اہل سوداں قسطانیقی و بیونانی بلطاون و اہل اندلس بلشطس و بفارسی سفید مرد و اہل بلخ منج و اہل بخارا و جرجاں بورنی و بلغت تنکابن و طبرستان اشکانی و بسندی فانتہاری و بہندی چولائی گویند و نزد بعضے غیر از چولائی زیرا کہ چولائی حار است و ایں گیاہی است شبیہ بکاسنی کوچک در شکل و بی طعم سبز تر در دوم و تر در ہضم۔ بطی الانحدار۔ خورش مطفی لہیب حرارت غریبہ و ملیّن طبع و مرطب بدن و قلیل انغذا و مسامع

دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ املای لغت ہم تقاضای کند کہ لغت یونانی دانیم و قول انند و مؤید قابل نظر است اگر عرباں بحذف واو مفرس کردہ باشند میتواں ولیکن اصل لغت فارسی نباشد کہ اہل زبان فرس ازیں لغت ساکت اند و مجرد قول مؤید چیزی نیست (اردو) بلطان یا بلطاون ایک قسم کا ساگ ہے جو کاسنی سے شبیہ ہوتا ہے اور دواؤں کے کام آتا ہے بعضوں نے اسکو چولائی کہا ہے۔ صاحب آصفیہ نے چولائی پر فرمایا ہے ہندی۔ اسم مؤنث ایک قسم کا ساگ جو سرخ یا سبز ہوتا ہے۔ لال ساگ۔

بلغار بقول رشیدی بالضم (۱) نام شہر یست و فرماید کہ معنی ترکیبی ایں بسیار چہ غار دراں بسیار است و بقول بعضے فرماید کہ اصل ایں بن غار بود چوں سکندر بہ ظلمات می رفت اسباب و امتعہ زائدہ در انجا گذاشتہ رفت بعد از آمدن او بمرور ایام شہری شدہ بود و بکثرت استعمال بلغار شد و بقول صاحب قاموس گوید کہ صحیح بلغر است و عامہ بلغار گویند و فرماید کہ (۲) بمعنی چرم ادیم چنانکہ مشہور است در کتب معتبرہ دیدہ نہ شد۔ صاحب برہان نسبت معنی اول می فرماید کہ نام شہر یست نزدیک بہ ظلمات و آں در زماں سکندر بنا شدہ و ہوایش بغایت سرد و طوطی دراں شہر زندہ نمی ماند و بقول بعض نام ولایتے و شہر بلغاریکی از شہرہای آں ولایت و نسبت معنی دوم می فرماید کہ پوست ہای رنگین خوشبوی مروج دار را گویند و آنرا تلاتین خوانند۔ صاحب جامع ہمزبانش۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول فرماید کہ بترکستان واقع و بسردی ہوا معروف (خاقانی ؎) عدلش بداں سامان شدہ کاقلیم ہا یکساں شدہ ✤ سنقر بہ ہندستاں شدہ طوطی بہ بلغار آمدہ ✤ حکیم ناصر خسرو بہ صفت ترکاں بلغاری و حسن ایشاں گفتہ (؎) بروں آرند ترکانرا ز بلغار ✤ برای پردۂ مردم دریدں ✤ و نسبت معنی دوم فرماید کہ اگرچہ در کتب معتبرہ دیدہ نشد ولیکن کاتبی بدیں معنی اشارتی کردہ و بہلۂ از چرم کہ بازداراں در دست کنند آوردہ و بہ بلغار نسبت دادہ چنانکہ گفتہ اند (ع) بازداراں تمام بہ بہلۂ بلغار کل ✤ خان آرزو

و سراج گوید کہ لفظ غار عربی است۔ چنانکہ در کلام اللہ واقع شدہ۔ پس لفظ فارسی را مرکب از فارسی و عربی گفتن خطاست و تحقیق آنست کہ بلغار فارسی نیست و بمعنی دوم فرماید کہ در اشعار استاداں آمدہ (کاتبی در قصیدہ ردیف گل گوید ؎) زہرہ ابریشم دہد از ساز تا دوزد سہیل ✤ بازداراں ترا بر بہلۂ بلغار گل ✤ و فرماید کہ قوسی نیز بمعنی ادیم خوشبوی آوردہ۔ بہار ہم بمعنی اوّل ذکر ایں کردہ و صاحبان ہفت و اند و مؤیّد ہم۔ مؤلّف عرض کند کہ شک نیست کہ لغت ترکی است معاصرین ترک تصدیق ایں می کنند و مقامش ہم در ترکستان و گویند کہ چرم بلغار در ہمان شہر درست می شود کہ بلغاری نام دارد و بتخفیف تحتانی ہم گویندش (اردو) (۱) بلغار ترکستان میں ایک شہر کا نام ہے۔ مذکر (۲) اسی شہر کے دباغت کئے ہوئے چمڑے کو بھی بلغار کہتے ہیں مذکر

(الف) بلغاق صاحب برہان نسبت الف گوید کہ معرّب (ب) و بر (ب) فرماید کہ با کاف بر وزن مشتاق

(ب) بلغاک شور و غوغای بسیار را گویند چہ بل بمعنی بسیار و غاک بمعنی شور و غوغا می آید۔ صاحب سروری بذکر ہر دو از امیر خسرو سند آوردہ (؎) بگیتی گشت بلغاکے پدیدار ✤ کہ مردم در زمیں در رفت چوں مار ✤ (ابن یمین ؎) مرا چوں زلف تو تشویش ازان است ✤ کہ چشمت در جہاں افگند بلغاک ✤ صاحبان جہانگیری و ناصری و جامع و ہفت و اند و مؤیّد ہم ذکر کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ غاک در اصل آواز زاغ را گویند و غاق معرّب آنست و بلغاک بمعنی شور و آواز بسیار و بجاز (۲) فتنہ و آشوب مستعمل و اینکہ غاک را بمعنی شور و فتنہ نوشتہ اند سند می خواہد و از ہمین است .....

(ج) بلغاکیاں بضم (۱) غوغا کنندگاں و (۲) متنفّیاں۔ صاحب رشیدی بذیل (ب) ذکر ایں ہم کردہ گوید کہ در تاریخ فیروز شاہی استعمال ایں مکرّر است **مؤلّف** عرض کند کہ خان آرزو نمیداند کہ ایں محلّ آں نیست کہ بحث غاک در اینجا کنیم و برای تسکین محقق ہمند نژاد ہمین قدر کافی است کہ چوں غاک را

بمعنی آواز زاغ تسلیم می کند مجاز آں شور است و مجاز مجازش فتنه و نسبت سندش منتظر باشد که بعونه تعالی وشانه در ردیف غین معجمه بریسم و تسکینش کنیم سبحان الله چه تازه تحقیقے برای ایں لغت مرکب کرده که بهمت خاک را در بیخا آورده (اردو) الف وب (۱) بہت شور اور غوغا۔ مذکر (۲) فتنہ و فساد۔ مذکر (ج) (۱) شور و غوغا کرنے والے (۲) فتنہ و فساد کرنے والے۔ مذکر۔

بلغچه بقول شمس لغت فارسی است بالکسر بمعنی فرو بردن لقمه بگلو دیگر کسی از محققین صاحب زبان ذکر ایں نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند مؤلف عرض کند که بلغچیدن یا مزید علیه آں بلغچیدن بزیادت موحده در اولش اگر مصدری بمعنی فرو بردن لقمه به گلو می بود ایں را حاصل بالمصدرش خیال می کردیم و چوں ایں هر دو مصادر نیامد چاره جزیں نیست که مجرد قول شمس را بدون سند استعمال کافی ندانیم که بی تحقیقے او در اکثر لغات بنظر آمد (اردو) لقمہ نگلنا کا حاصل بالمصدر۔

(الف) **بلغد**	بقول برهان الف بضم اول و ثالث
(ب) **بلغده**	وسکون ثانی وب بضم اول و ثالث
بروزن سنبله بمعنی (۱) فراهم آورده و برروی هم نهاده و نسبت ب فرماید که بفتح اول و ثالث بروزن علقمه (۲) بمعنی گنده و ضائع گردیده گویند "مرغ بیضه را بلغده کرد" یعنی گنده و ضائع کرد و بچه بر نیاورد۔ صاحب جهانگیری ذکر الف وب بر معنی اول قانع۔ صاحب رشیدی همزبان جهانگیری صاحب	ناصری باتفاق هر دو معانی بیان کرده برهان گوید که تخم ضائع شده را نیز گویند و بلغده یعنی لغ شده و گنده شده (حکیم سوزنی ۵۲) دو خایه گنده بلغده شده هم اندر وقت ؛ شکست و سخیت هم آنجا سفیده و زرده ؛ صاحب جامع هم ذکر الف وب باهر دو معنی کرده۔ خان آرزو در سراج مذکر قول برهان را می فرماید که بهای فارسی هم می آید مؤلف عرض می کند که (ب) اهم جامد فارسی زبان است یعنی

اوّل و دوم و الف مخفّف (ب)، بحذف ہای ہوّز وہر دو مخفّف بلغندہ کہ بنون می آید و نغ کہ می آید مخفّف (الف)، بحذف موحّدۂ اوّل و دال مہملۂ آخر و وانچہ بہ بای فارسی می آید مخصوص با بیضۂ مرغ نیست وآں مبدّل ایں کہ موحّدہ با بای فارسی بدل می شود

چنانکہ اسب و اسپ۔ صراحت ماخذ بر بلغند و بلغندہ کنیم کہ بہ نون می آید (اردو) الف وب (۱) جمع کیا ہوا یتہ بتہ رکھا ہوا (۲) گندہ انڈا بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ سڑا ہوا انڈا۔ وہ انڈا جس کی زردی سڑ کر پتلی پڑ گئی ہو۔ وہ انڈا جس میں خون پڑ گیا ہو۔

بلغست بقول رشیدی کہ بذیل برغست گذشت مبدّل آنست کہ رای مہملہ بہ لام بدل میشود چنانکہ ارونند و الونند (اردو) دیکھو برغست کے پہلے معنے۔

بلغشتہ بقول برہان بضمّ اوّل و ثالث و سکون ثانی و شین نقطہ دار و فتح نون آں باشد کہ یکسر ریسماں را حلقہ حلقہ کردہ گرہی بزنند و سر دیگر آنرا از میان حلقہ ہا بگذرانند بر بہنچیکہ بمجرّد کشیدن ریسماں آں حلقہ ہا تنگ شود ہمچناں کہ بر سر دامہا سازند۔ صاحب ناصری نقل نگارش صاحبان جامع و انند و ہفت و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ رسنی را نام است کہ با حلقہ ہای دام تعلّق دارد و چوں کشندش حلقہ ہای دام باہم چسپیدہ دام را بندکند۔ محقّقین بالا تعریف خوشی نہ کردہ اند (اردو) سرک کی رسّی جسکو کھینچنے سے دام بند ہو جاتا ہے (مؤنث) یہ دکن کا استعمال ہے اردو محاورہ کے لحاظ سے بجاے سرک کے لفظ دام کا استعمال کیا جاے۔

بلغند بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و سراج بضمّ اوّل و ثالث و سکون ثانی و نون و دال ابجد بمعنی اوّل بلغندہ کہ گذشت۔ صاحب ناصری ایں را مرادف بلغند دانند بہ ہمہ معانیش کہ او ہمدرانجا بیانش کردہ مؤلّف عرض کند کہ مخفّف بلغندہ کہ بہ ہای ہوّز زائد در آخر می آید۔ اسم جامد فارسی زبان دانیم وانچہ بلغندہ بہ ہین

معنی گذشت مخفف این بحذف نون باشد مخفی مباد که آمده و جمع کرده شده می آید و چون در اول آن لفظ بل آورند که معنی بسیار گذشت مستعمل شد بمعنی بسیار جمع کرده شده (اردو) دیکھو بلغند

غندہ در فارسی زبان بالضم بروزن عمد بمعنی فراهم

بلغندر بقول جهانگیری با اول مضموم بنانی زده و غین مفتوح (۱) بی قید و بی دیانت را گویند و فرماید که اگرچه در بعضی از نسخ بقاف مرقوم است اما چون این لغت پارسی است و در کلام فارسی قاف نیامده بخاطر قاصر رسیده که عوام بغلط بجای غین قاف نوشته اند (کمال اسمعیل ؎) برز و مال مردمان اندر ۔ است بر اعتقاد بلغندر ۔ صاحب برهان بذکر معنی بالا گوید که بفتح اول (۲) لفظی است که در مدح و ثنا و دشنام نیز استعمال کنند صاحب ناصری گوید که معنی لفظی این بسیار برهم چه غُندر بالضم بمعنی مبرم و اصرار کنندگی می آید و (۳) بمعنی تن پرور و فربه نیز آمده و فرماید که بعضے بفتح غین بمعنی بی قید و بی دیانت نام ملحدی دانسته اند. صاحب جامع بذکر معنی اول گوید که بعضے با قاف و بحذف نون هم نوشته اند. صاحب رشیدی هم ذکر این کرده گوید که غَندر بمعنی برهم و الحاج کنندگی می آید. خان آرزو در سراج می فرماید که غندر بدین معنی در فرهنگ های معتبره و مشهوره دیده نشد بلکه خود رشیدی هم لفظ غندر را در باب غین نیاورده و قوسی بقاف آورده گوید که لفظی است که در ذم مستعمل شود و آنچه برهان استعمال این بمدح و ثنا نوشته غلط است چرا که دشنام است و لهذا صاحب جهانگیری وغیره بمعنی بی قید و بی دیانت و بعضی نام ملحد بی دیانت نوشته اند و ظاهرا از لفظ بی قید مدح و ثنا گمان بردن خطاست و قافی که از قوسی منقول شده ظاهرا بسبب تغیر لهجهٔ عراقیان باشد یا به تبدیل فارسیان عربی دان **مؤلف** عرض کند که غندر را صاحب ناصری که محقق اهل زبان است تسلیم کرده است به غین معجمه پس ضرورت ندارد که در اعتبارش تاملی کنیم پس معنی لفظی این بسیار اصرار کنندگی و معنی اول کنایه باشد و در معنی دوم این قدر تسامح برهان معلوم می شود که مدح را داخل کرد و این کلمهٔ اسیت

متعلق به ذم چنانکه دشنام وجادار دکه معنی سوم راهم کنایه گیریم (اردو) (۱) بد دیانت آزاد (۲) فارسیوں نے لفظ بلغندر کو بمعنی اوّل گالی کی طرح استعمال کیا ہے (۳) تن پرور بقول آصفیہ۔ فارسی شکم بندہ۔ خود غرض آرام طلب

بلغنده بقول جهانگیری مرادف بلغند (حکیم ناصر خسرو ؎) درین بند و زندان بکار و بدانش ؎ به بلغنده یابد همیں نام داری ؎ صاحب سروری گوید که رزمه یعنی بسته قماش وغیره (حکیم سوزنی ؎) راه باید برید و رنج کشید ؎ کیسه باید کشاد بلغنده ؎ و فرماید که بروزن برکنده باشد و در فرهنگ بضمّ باو غین آمده و در مؤیّد بمعنی چیزی که بسته شده باشد چوں بلغم وغیر آں صاحب رشیدی فرماید که مرادف بلغد و بلغده و بلغند که گذشت و انچه بعضے بسته قماش گویند آں پلنده باشد نه بلغنده صاحب برهان گوید که (۱) بضمّ اوّل مرادف بلغند است و (۲) بفتح اوّل یک بسته و یک لنگ بار و پشتواره و یک بقچه اسباب و (۳) هر چیز که بسته شده باشد مثل خون بسته و بلغم بسته۔ صاحب جامع فرماید که بروزن فرخنده بمعنی یک بسته و یک بقچه متاع و هر چیز بسته مثل خون و شیر وغیره۔ غیاث آرزو در سراج بذکر ایں بالبغند گوید که بضمّ اوّل و ثانی زده و غین مضموم مرادف بلغد و بلغند بحذف نون بمعنی فراهم آمده و برهم نهاده و فرماید که انچه برهان بسته قماش و بقچه اسباب را گوید آں پلونده به بای فارسی است و لام مؤلّف عرض کند که بخیال ما ایں اصل است و بلغن مخفّف ایں بحذف های هوز آخره و بلغنده هم مخفّف ایں بحذف نون و بلغند مخفّف بلغنده هر چهار لغت بالضمّ بمعنی مطلق بسته اعم ازینکه بسته قماش باشد یا چیز دیگر و بالفتح بمعنی منجمد شده چنانکه خون یا شیر یا بلغم۔ اسم جامد فارسی زبان دانیم و بریشان بیانی محققین معانی را مخلوط کرده و ماخذ ایں را بر بلغند بیان کرده ایم و بر (بلفغده) که می آید ایں لغت را به مصدر بلفغتن می رسانیم (اردو) (۱) بسته اسباب مذکر (۲)

جماہوا امجد (۳) ہر چیز جو جمی ہوی ہو۔ مؤنث۔ جیسے جما ہوا خون یا دودھ یا دہی وغیرہ۔

بلغور بقول سروری بضم با وغین (۱) آشیکہ از گندم وجو نیم کوفتہ پختہ باشند و (۲) گندم وجو نیم کوفتہ را نیز گویند۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ با اول مضموم (۳) غلہ اگویند کہ در آسیا انداختہ شکستہ باشند و (۴) آشی کہ ازاں غلہ بپزند آنرا نیز گویند وصاحب برہان گوید کہ (۵) ہر چیز درہم شکستہ و درہم کوفتہ را گویند عموماً و گندم نیم پختہ کہ آنرا در آسیا انداختہ شکستہ باشند خصوصاً و آشی را ہم کہ ازاں بپزند۔ صاحب جامع با جہانگیری متفق وخان آرزو در سراج بذکر معنی پنجم گوید کہ گندمی کہ آنرا در آب شکستہ پزند خصوصاً و آشی را نیز گویند کہ ازاں سازند (کذا فی البرہان) وبحوالۂ قوسی گوید کہ (۶) آب گندم نیم کوب **مؤلف** عرض کند کہ حوالۂ کہ از برہان دادہ است با قول برہان مطابق نیست ما بر (برغول) کہ گذشت حقیقت ایں لغت را بیان کردہ ایم کہ ترکی است وتصرفی کہ فارسیاں در معنیش کردہ اند بلحاظ آں ایں را مفرس گوئیم (**اردو**) (۱) وہ آش جو نیم کوفتہ گیہوں اور جو سے پکائیں مؤنث (۲) نیکوفتہ گیہوں اور جو۔ مذکر (۳) مطلق نیم کوفتہ غلہ۔ مذکر (۴) نیم کوفتہ غلہ کی آش مؤنث (۵) ہر نیم کوفتہ چیز مؤنث (۶) نیم کوب گیہوں کا پانی۔ مذکر۔

بلغورہ بقول شمس بالضم وبالفتح طعامی است کہ آنرا کاچی گویند و فرماید کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ بلغور بدون ہای ہوز بمعنی قسم آشی گذشت وکاچی بمعنی حلوای روانی می آید کہ از دوا و تخم ہای گرم بپزند و بلغورہ بہ لام دوم ورای آخر در ترکی زبان سمید یعنی نان سپید است و بلغر بضم اول وسوم در ترکی آش گندم را نام و بقول لغات ترکی بلغور بالضم طعام کاچی و دیگ مخصوص باجملہ اعتقد متحقق است کہ بلغورہ لغت فارسی زبان نیست۔ بلکہ ترکی باشد۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان فکر

این نکره اگر سند استعمال پیش می شد بوجه زیادت های هوّز در آخر این را مفرّس می گفتیم (اردو) ترکی میں ایک خاص قسم کی غذا کا نام بلغورہ ہے جو حلوے کے قسم کی ہے جسکو اد و یہ اور تخم سے پکاتے ہیں۔ مؤنث

بلغونہ بقول برہان بروزن و معنی گلگونہ غازۂ باشد کہ زنان بر روی مالند و روی را سرخ گردانند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ این را آلغونہ و آلگونہ و گلغونہ و گلگونہ نیز خوانند (حکیم نزاری ؎) صبا سپیدۂ بلغونہ کرد بر گل سیب ✤ بنفشہ بر زدہ سر ہمچو سبزہ از لب جوی ✤ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ گوید کہ سرخاب زنان است و بس (نزاری ؎) روی این از سپیدہ گلگونہ ✤ روی آں بر سپیدہ بلغونہ ✤ صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ معنی ترکیبی این بسیار رنگ کہ زنان بر روی مالند صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ رنگی است کہ زنان با سپیدہ آب بر روی مالند و گوید کہ رشیدی بمعنی بسیار رنگ نوشتہ بریں تقدیر بل معنی بسیار خواہد بود و لفظ مجازی می شود مؤلف عرض کند کہ بعض صاحبان قواعد فارسی می گویند کہ کاف فارسی بہ موحّدہ بدل می شود و گلگونہ و بلغونہ را بسند می آرند و ظاہر است کہ گلغونہ بہ تبدیل کاف فارسی دوم با غین معجمہ گلوند ہم آمدہ چنانکہ گلولہ و غلولہ پس بریں قیاس بلغونہ را مبدّل گلغونہ گفتن آسان است ماخذ بیان کردہ رشیدی خوب نمی نماید زیرا کہ معنی بسیاری ضرورت ندارد و غونہ بمعنی رنگ سرخ نیامدہ جزیں نیست کہ آنرا مبدّل گونہ گیریم بنصورت اندر معنی بسیار گونہ برای غازہ خوش نمی نماید برخلاف گلگونہ کہ اصل است بمعنی چیزی کہ رنگ گل دارد (اردو) دیکھو آلغونہ

(الف) بلفخت الف بقول برہان بفتح فا بروزن بدبخت ماضی (ب) کہ بمعنی جمع کرد است و اندوختہ

(ب) بلفختن صاحب سروری فرماید کہ بمعنی بیندوخت و گرد کرد (رودکی ؎) خود خورو خود دہ کجا نبرد پشیماں ✤ ہر کہ بداد و بخورد از انچہ کہ بلفخت ✤ صاحب ناصری ہمزبان برہان و صاحب جامع

نسبت (ب) گوید که معنی اندوختن وجمع کردن است - خان آرزو در سراج همزبانش مؤلف عرض کند که اصل این همان انفختن است که در مقصوره بجایش به همین معنی گذشت - فارسیان موحدهٔ زائد در اولش آورده الف اول را حذف کردند وصراحت ماخذش جهد را بجا کرده ایم دیگر هیچ (اردو) دیکھو انفختن -

بلفظ قلم حرف زدن مصدر اصطلاحی - خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که معنی آنست که شخصی حرف را بسیار شمرده وساخته گوید وآنرا نستعلیق گونیز گویند وگوید که از اهل زبان به تحقیق پیوسته وبقول بحر سخن بتصنع گفتن - بهار ذکر حال این مصدر مرکب کرده اعنی (بلفظ قلم حرف می زند) یعنی بمحاورهٔ متعارف حرف نمیزند وبفارسی کتابی حرف می زند وفرماید که در نسخهٔ نندرام بمعنی حرف خوب زدن نوشته - صاحب فرهنگ انندراج بذکر مضارع این یعنی (بلفظ قلم حرف زند) می نویسد که حرف به تکلف زدن است مؤلف عرض کند که نقل نگار بهار اعنی صاحب انند به تبدیل حروف حال را که مال بهار بود مضارع کرد غلط کرد که بذیل آن معنی مصدری نوشت وزلّه بر دار خان آرزو یعنی بهار مصدر را حال کرد وبحوالهٔ (انندرام) معنی مصدری را نقل کرد مؤلف عرض کند که صاحبان تحقیق زبان فارسی را بطبع آزمائی خود برباد کرده اند وبضمن تحقیق خود حقیقت جویان را ناشاد حق آنست که معاصرین عجم چون کسی را بینند که بفارسی کتابی حرف می زند خیلے مسرور می شوند وی گویند که بلیغ است که فارسی صحیح می داند و (بلفظ قلم حرف می زند) همین قدر است مقولهٔ شان که بر زبان دارند - خان آرزو ازین مقولهٔ مصدری پیدا کرد و در عرض معنی ساختگی را داخل نمود بیچاره صاحب بحر امدادش کرد که عوض ساختگی تصنع را داخل تعریف کرد و (لاله ٹیک چند بهار) حقیقت را دانسته وانچه بحوالهٔ نسخه (نندرام) گفت اصل معنی ومقصود مقوله باشد بهر معنی این مقوله یعنی (بلفظ قلم حرف می زند) همین قدر است که خوب حرف

می زند و با قاعدۂ تکلم می کند۔ ما نمی پسندیم کہ مقولہ را بصورت مصدری قائم کنند۔ چنانکہ خان آرزو کردہ و صاحب بحر اتباعش فرمودہ (اردو) کتنے قاعدے سے بات کرنا۔ خوب گفتگو کرنا۔

بلفغدہ بقول رشیدی بدیل بل مخفف بلیفغدہ بمعنی بیندوختہ چنانکہ سامانی گوید کہ الفغدہ بمعنی اندوختہ باشد وچوں حرف با بداں مقارن شود۔ الف بیا بدل گردد **مؤلف** عرض کند کہ چوں بلغختن بمعنی جمع کردن گذشت اسم مفعولش بلغختہ متحقق شد و مبدل آنست بلفغدہ کہ خای معجمہ بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ تاخ و تاغ و فوقانی بدل شد بہ دال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت نیز مباد کہ لغت بلفغدہ کہ بہ غین عوض فا و نون عوض غین گذشت فی الحقیقت مبدل ہمین لغت است کہ فا بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ فلیو و غلیو و غین بدل شد بہ نون (خلاف قیاس) و ما خلاف قیاس ازیں می گوئیم کہ در قواعد مدونۂ ہندیاں ایں قسم تبدیل یافتہ نمی شود و تا بحال از نظر ما ہم نگذشت و اطمینان داریم کہ در لغات آئندہ ایں قسم تبدیل بدست آید و در اینجا ایں را موافق قیاس گوئیم۔ بالجملہ ایں قسم تبدیل متعلق بہ تبدیل مقام است کہ در اکثر لغات فرس یافتہ میشود دیگر ہیچ (اردو) جمع کیا ہوا۔

بلقدر بقول برہان و ہفت و انند با قاف و دال ابجد بروزن مختصر (۱) ملحد و بیدین و (۲) بیدیانت صاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ صاحب شمس فرماید کہ لفظی است کہ در محل قدح استعمال کنند و بمعنی بیدیانت **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (بل غدر) بود بمعنی بسیار غدر و کنایہ از ہر دو معنی بالا غین معجمہ بدل شد بہ قاف چنانکہ آروغ و آروق دیگر ہیچ اختلاف اعراب نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است (اردو) (۱) ملحد۔ بیدین۔ دیکھو بد دین (۲) بد دیانت بقول آصفیہ خائن۔ خیانت کرنے والا۔ فریبی۔ دغاباز۔ بد دین۔

بہ بقمان حکمت آموزی چہ حاجت مثل صاحب خزینۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر ایں

کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیاں چوں کسی را بینند کہ مخاطب عقیل را اصلاح کار می دہد بطور موعظت ایں مقولہ را بحق او استعمال کنند مقصود آنست ہر کہ خود محتاط و عقیل است نباید او را اصلاح دہیم و حکمت آموزیم مرادف (حکمت بہ لقمان آموختن) کہ می آید۔ حاصل آنست کہ کسی کہ بکار خود ماہر است نباید او را بکارش صلاح دہیم (اردو) (دکن میں) (حکمت بہ لقمان آموختن) اوس موقع پر کہتے ہیں کہ جب اپنے کام میں ماہر شخص کو خواہ مخواہ مشورہ دیں اور بعض لوگ نیک نیتی سے مشورہ دیتے ہوے تہذیباً اس کا استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگرچہ آپکو صلاح اور مشورہ دینا گویا (حکمت بہ لقمان آموختن) ہے لیکن ہماری رائے میں ایسا ہونا چاہیئے۔

بلمقتدر بقول برہان بفتح اوّل و قاف و دال ساکن و سکون ثانی و نون و رائے قرشت (ا) بمعنی دشمنام و قدح باشد و بضم اوّل (ر ۲) ملحد و بیدین و بیدیانت صاحب سروری ذکر ہر دو معنی کند (منتخب المعانی ۵۲) بزرومال مردماں اندر + ہست بر اعتقاد بلمقتدر + و فرماید کہ در فرہنگ بضم باو نون و بحذف نون آوردہ و گوید کہ صاحب مؤید معنی او را بہم بالفتح گفتہ و صاحب جہانگیری در متعلقات بر معنی اول قانع و صاحب مؤید ہر دو معنی را بہ فتح موحدہ آوردہ مصنف عرض کند کہ مبدل بلمقتدر است بہ نون و قاف ہر دو معنی غین معجمہ بدل شد بہ قاف چنانکہ آروغ و آروق و حقیقت ماخذ ایں ہمہ را سنجا بیان کردہ ایم اختلاف اعراب نتیجہ اختلاف لہجہ مقامی است (اردو) دیکھو بلمقتدر کے پہلے اور دوسرے معنے

بلقیس بقول برہان بکسر اوّل و قاف بروزن برجیس نام پادشاہ شہر سبا بودہ و قصہ او و سلیمان مشہور است۔ صاحب جامع بروزن مشہور قانع و صاحب انندراج را لغت عرب گوید و صاحبان غیاث و ہفت ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلف عرض کند کہ شنیدہ ایم کہ صاحبان برہان و جامع بر خلاف موضوع خود پیرا ایں لغت را جا دادہ اند شاید بخیال شان لغت فارسی زبان باشد و لیکن در عربی بودن ایں

شک نیست کہ صاحب منتخب ہم ذکر ایں کردہ (اردو) بلقیس بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث سبا واقع ملک عرب کی ملکہ وسلطانہ تھی یہ ملکہ جو شمالی اور کافرہ تھی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہمعصر تھی آپ اُس زمانہ میں سرزمین شام کے خدا پرست بادشاہ تھے۔ فریقین ایک دوسرے کے حالات سنتے رہتے تھے اخیر کو سفارتی تعلقات بڑھے ایک مرتبہ بلقیس خود حضرت کی ملاقات کو آئی۔ حضرت کی خدا پرستی کا جلال دیکھ کر حیرت میں ہوگئی کچھ دنوں مہمان رہ کر اپنے سابقہ عقائد سے تائب اور حضرت کی حسب شریعت بیوی ہوئی۔ جنوبی افریقہ میں شہر تدمور اسی کی یادگار بتاتے ہیں خلیفہ ولید کو اس کی قبر کا پتہ لگا تھا جس کے تعویذ پہ ملکۂ سبا کندہ تھا مگر خلیفۂ مذکور نے اسے خاک ڈال کر پوشیدہ کرا دیا۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ آپ نے خود نکاح نہیں کیا ملک تبع اصغر سے کرا دیا تھا جس سے اولاد بھی ہوئی چونکہ وہ مسلمان ہوگئی تھی اسوجہ سے اہل اسلام کی مستورات کا نام بلقیس زمان۔ بلقیس بیگم وغیرہ ہونے لگا۔

بلک بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بکسر با و فتح لام (ا) جامۂ نو باشد مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است مجاز از معنی دوم کہ عام را خاص کردہ اند برای جامہ (اردو) نیا کپڑا۔ مذکر۔

(۲) بلک۔ بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی چیزی نو کہ دیدنش خوش آید و آنرا نو بادہ نیز گویند و بتازیش طُرفہ خوانند۔ صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع و سراج ہمزبان سروری مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و ہمین است معنی حقیقی ایں اختلاف اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجہ مقامی است (اردو) نئی چیز۔ مؤنث۔

(۳) بلک۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی ارمنان (سلمان ساوجی ۵) خاک و خاشاک سرایت می فرستد ہر صباح ۔ گلشن فردوس را فراش بر سم بلک ۔ صاحبان جامع و جہانگیری

همزبان سروری مؤلّف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان برسبیل مجاز که معنی دوم اصل است و این مجاز آن که ازخان بیشتر از چیز نومی برند و می فرستند (اردو) دیکھو ارمغان۔

(۴) بلک۔ بقول سروری وجهانگیری وجامع وسراج بضمّ با و لام معنی چشم بزرگ برآمده (بدر جاجرمی ؎

پئے نظاره بزمست که باغ فردوس است ÷ بلک شده همه را دیده چوں سرانگور ÷ مؤلّف عرض کند که طرز بیان محقّقین خوب نیست بلک چیزی راگویند که بکمال وضاحت نمایاں وازجای خود بیروں آمده باشد اینهم مجاز معنی دوم است که چیز نو یا میوه نورس نمایاں ترمی باشند که چشم هرکس بد و میرسد پس شاعر دریں شعر دیده را بلک گفت یعنی دیدنی عالم در نظاره بلک شد و نمایاں گردید واز مقام خود بیروں آمد۔ رسم است که چوں کسی محو نظاره شود چشم از بار کثرت مشاهده قدری ازجای خود بیروں می آید پس بلک درینجا بمعنی چیز نمایاں وازجای بیروں آمده (اردو) وه چیز جو اپنی جگه سے کسی قدر نکل آئے اور نمایاں ہو مؤنث

(۵) بلک بقول سروری مخفّف بلوک بمعنی جماعت وقوم (بدر بهای جامی ؎) بر هر بلک که نام تو تعیین کند بلک ÷ باغی شود زشوی تو با ملک بلک ÷ مؤلّف عرض کند که بلوک بمعنی جماعت وقوم بزرگ لغت ترکی است و بولک در ترکی به همین معنی آمده کذا فی الکنز پس فارسیاں بحذف واو آں را مفرس کرده اند (اردو) قوم۔ جماعت۔ مؤنث۔

(۶) بلک۔ بقول سروری بحواله تحفه بوزن سلک شرر آتش باشد۔ صاحب جهانگیری این را بمعنی آتش گفته و صاحب رشیدی با سروری متّفق و صاحب جامع این را بر وزن چرک بمعنی آتش وشراره آورده خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده مؤلّف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی شراره و بلک هم در مقصوره بهمین معنی گذشت که مزید علیه این است و اشارهٔ این همه (انجا کرده ایم (اردو) شراره۔ دیکھو بلک کے دوسرے معنے

(ز) بلک. بقول جهانگیری وجامع وسراج با اوّل وثانی مکسور چنگ در زدن بچیزی یا بکسی و فرماید که آنرا نشل نیز گویند و بتازی تشبّث خوانند. صاحب رشیدی همزبانش مؤلّف عرض کند که مقصود محققین از حمله باشد بچنگ طرز بیان شان در غلط می اندازد اسم جامد فارسی زبان است وبس (اردو) حمله پنجه سے - مذکّر -

بلکامه بقول برهان بضمّ اوّل وسکون ثانی وکاف بالف کشیده وفتح میم پر آرزو وبسیار کام را گویند چنانکه بلهوس بمعنی بسیار هوس راجه بل بمعنی بسیار آمد صاحب جهانگیری هم بهمین معنی آورده (استاد رودگی ـ) درپیش خود آن نامه چو بلکامه نهم ❊ پر ویر از سرشک دیده برجامه نهم ❊ بر پاسخ تو چو دست برخامه نهم ❊ خواهم که دل اندر شکم نامه نهم ❊ صاحب جان ناصری وصاحب دانند هم ذکر این کرده اند مؤلّف عرض کند که های آخره برای نسبت است یعنی کسی که منسوب است به آرزوی بسیار یعنی آرزوی بسیار دارنده چنانکه (دیرینه) (اردو) وہ شخص جو بہت آرزو رکھتا ہو - بہت آرزو رکھنے والا

بلکس بقول سروری بکسر با وکاف وسکون لام بمعنی سرو دیوار و فرماید که بجای موحده نون هم آمده - صاحب برهان گوید که بضمّ اوّل وثالث هم گفته اند وبجای سین بی نقطه نون هم بنظر آمده وهمچنین بجای حرف اوّل هم نون آمده صاحب مؤیّد این را بذیل لغات فرس آورده می فرماید که در دستور باشین قرشت مسطور است. خان آرزو در سراج گوید که بمعنی سرو دیوار بجای نون سین مهمله غلط است چرا که بنون قافیه کرده اند (زین الدین سنجر ـ) درپیش خدنگی که گذاری زمحن ❊ خود گو که چگونه ایستی حال دلمن ❊ ای عهد تو بیدار و پیمان تو سست ❊ چون برف تموز و آفتاب بلکن ❊ و فرماید که صحیح بنون است وقوسی هم تصریح بدین نموده وبحوالهٔ رشیدی می فرماید که شمس فخری بلکین را بمعنی منجنیق

هم آورده و خیال خود ظاهر می کند که بنون آخر معنی سر دیوار باشد و بسین آخر بمعنی منجنیق (الخ)
مؤلف عرض کند که می پرسیم از خان آرزو که برچه قرینه و بچه دلیل قیاس می کنی که بلکن به نون بمعنی سر دیوار است و بلکس به سین بمعنی منجنیق و می پرسیم از تو که اگر زین الدین سنجر در کلام خود استعمال بلکن در قافیه کرد وجود بلکس چرا معدوم شد و ای بر تحقیق تو نمیدانی که بلکس اصل است و اسم جامد فارسی زبان و قاملش صاحب سروری یکی از محققین اهل زبان که اعتبارش در باب لغت زبانش بیشتر از محقق هندنژاد است و انچه به شین معجمه عوض سین مهمله .....

بلکش است مبدلش چنانکه کستی و کشتی و انچه به نون عوض سین مهمله آخری آید هم مبدلش که وجود این هر دو لغت به صراحت معنی. مثال اولین این تبدیل است که بنظر آمده و انچه به نون عوض موحده می آید هم مبدلش چنانکه برسک و نرسک و انچه به تحتانی عوض موحده می آید هم مبدلش چنانکه بالبوس و بالیوس بالجمله به تحقیق ما این اسم جامد فارسی زبان است (اردو) سر دیوار. مذکر یعنی بلندی دیوار کا عرض

(الف) بلکفت الف: وب بقول ناصری با اول مضموم و ثانی زده و کاف مفتوح بمعنی رشوت

(ب) بلکفته که از اپاره نیز نامند. صاحب انند همزبانش صاحب برهان ذکر (ج و د) به همین

(ج) بلکفد معنی کرده گوید که بضم اول و فتح ثالث و سکون ثانی و فا و دال است و فرماید

(د) بلکفدد که بکسر اول و ثالث هم درست باشد. صاحب سروری نسبت (ج) بحوالهٔ شرفنامه می فرماید که بروزن بشگفد بمعنی رشوت و بحوالهٔ تحفه گوید که بوالکفد بضم با و سکون واو و لام و کسر کاف هم آمده صاحبان جهانگیری و جامع هم ذکر (ج و د) کرده اند و صاحب رشیدی بذکر هر دو برای (ج) از ابوالعباس سند می آورد (ع) سوگند خورکه صد بار بلکفد زن خوردی ؛ **مؤلف** عرض کند که ایا

مرکب است از کلمۂ بل کہ در فارسی زبان بمعنی بسیار است با کلمہ کفتہ بالفتح وتشدید فا کہ بقول انند لغت عرب است بمعنی دام شکاری ومعنی لفظی ایں بسیار دام ہای شکاری وکنایہ از رشوت کہ مقابل صید دام شکار است کہ مخلوق را دراں گرفتار می کند۔ فارسیاں بہ تصرف در اعراب لغت عرب را بالغت فارسی مرکب کردہ مفرّسی قرار دادند برای رشوت بعضے برانند کہ (ج) مخفف (بوالکفد) است کہ می آید کہ اصلش (بوالکفت) بود مفرّس از ہماں لغت عرب کفتہ یعنی فارسیاں کفتہ را بہ تبدیل فوقانی بادال مہملہ (چنانکہ زرتشت وزردشت) وتصرف در اعراب کفد کردند و بوالکفد را کہ مفرّس فارسی بترکیب عربی بمعنی پدر دام شکاری بود برای رشوت نام نہادند وبس ازاں واو والف را حذف کردہ بلکفد کردند و (د) مزید علیہ ایں بہ ہای ہوز زائدہ و(الف) مبدل (ج) بہ تبدیل دال مہملہ بہ فوقانی و(ب) مزید علیہ (الف مثل (د) واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو بارہ کے تیرھویں معنے۔

بلکفل صاحب شمس ایں را بالفتح مرادف بلکفد بمعنی رشوت گوید و می فرماید کہ غالباً ایں تصحیف خواہد بود **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان از ین لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود می توانیم کہ مبدل بلکفد گوئیم کہ دال مہملہ بدل می شود بلام چنانکہ دغ ولغ (اردو) دیکھو بلکفد۔

بلکفہ بقول برہان بضم اوّل وثالث وسکون ثانی وفتح رابع مشتق از بلاکیف وآں قائل بودن بوجود محسوس است بر روش اشاعرہ در بحث رویت۔ صاحبان انند وہفت نقل نگارش صاحب شمس گوید کہ بالفتح لغت عرب است بمعنی بلاکیفیت بودن وہمین معنی در منتخب ہم یافتہ می شود کہ لغت عرب است نمی دانیم کہ صاحب برہان چرا ایں لغت عربی را در لغات فارسی زبان جا دارد تساہل پیش نباشد (اردو) بلاکیفیت وہ چیز جسکی کیفیت معلوم نہ ہو۔ مؤلف۔

بلک مشک بقول مؤید مطبوعۂ مطبع نولکشور بحوالۂ قنیہ بفتحتین وقیل بکسر بای فارسی سنبل و قرنفل بستانی وترہ گرگ را گویند و در نسخۂ دیگرش کہ قلمی است (بلنگ مشک) نوشتہ و (پلنگ مشک) بہ بای فارسی و نون بعد لام بجای خودش و بہ بای عربی ہم ہمدریں باب می آید تصحیف مطبع نولکشور ایں را دریں مقام قائم کرد (اردو) دیکھو بلنگ مشک۔

بلکن بقول سروری بروزن الکن (۱) منجنیق را گویند (شمس فخری ص) زسیل خیز فنا ایمن است قصر بقات ✤ چنانکہ حصن فلک ہا زصدمت بلکن ✤ وبحوالۂ شرف نامہ گوید کہ (۲) بمعنی سر دیوار (سنجری ص) ای عہد تو بے مدار و پایت سست ✤ چون برف تموز و آفتاب بلکن ✤ صاحبان جہانگیری وجامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت معنی دوم بصراحت ماخذ ایں بر بلکس مذکور شد و بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان می نماید و بلخم کہ گذشت ورلے ایں است کہ آنرا فلاخن گویند و منجنیق ورای فلاخن است ولیکن جا دارد کہ بہ بلخم پر ہوا (۲) دیکھو بلکس۔

بلکنجک بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی بضم با وسکون لام ونون وفتح کاف وجیم چیزی طرفہ باشد (شہید ص)

منجنیق از ہماں بلخم وضع کردہ باشند کہ خای معجمہ بہ کاف عربی بدل میشود چنانکہ خمان و کمان و میم بنون تبدیل یا بہ چنانکہ جیم و کجین واز نیکہ نوعیت ہر دو آلہ یکی است عجبی نیست ماخذ ایں ہمین باشد (اردو) (۱) منجنیق بقول آصفیہ۔ معرب۔ منجنیک۔ ایک بڑے بڑے پتھر مار کر دیوار قلعہ توڑنے کی کل یا مشین جسکے وسیلہ سے قلعے کی دیوار توڑتے ہیں بعض کے نزدیک ایک قسم کا بڑا فلاخن یعنی گوپیا جس میں بڑے بڑے پتھر رکھ کر علم جر ثقیل کے وسیلہ سے دیوار کو مارتے ہیں یہ آلہ بشکل کمان ہوتا ہے جو پہلے زمانے میں بوقت جنگ کام آمد ہوا کرتا تھا کہتے ہیں کہ چونکہ قلعہ گیری میں مفید ہے اسوجہ سے تفاخراً اسکا یہ نام ہوا **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپنے تانیث و تذکیر سے سکوت فرمایا ہی ہماری رائے میں بلحاظ معنے کل مشین اسم مؤنث۔ یہ گوپن یا گوپہن کے سوا ہے جس کا ذکر بلخم پر ہوا (۲) دیکھو بلکس۔

ای صورت تو جو صورت کاونجک ؛ هستی تو بچشم هر کسی بلکنجک ؛ و فرماید که در نسخ دیگر بولنجک و بوالکنجک نیز بنظر رسیده - صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده و صاحب رشیدی فرماید که بمعنی بسیار عجیب و طرفه بود که کنجک بمعنی عجیب می آید صاحب جامع این را بضم کاف فارسی اول آورده خان آرزو در سراج گوید که بعضے به فتح کاف گفته اند و تحقیق آنست که این معنی راجع است بسوی معنی بسیار عجیب و طرفه **مؤلف** عرض کند که این مرکب است از لفظ جمل که بالضم بمعنی بسیار گذشت و جزو دوم این کنجک بکاف تازی است بمعنی عجب که می آید از متحقق که بکاف فارسی اول نیست چنانکه ادعای صاحب جامع است و از همین ترکیب معنی لفظی این مرکب بسیار عجیب است و انچه (بوالکنجک) می آید از قبیل (بوالهوس) که بجایش مذکور شود - فارسیان بقاعده عربی (بوالکنجک) هم استعمال کرده اند و این قسم ترکیب عربی با کلمات فارسی در کلام فرس اکثر آمده چنانکه (دانا الیار) که بجایش گذشت و بولنجک که به همین می آید مخفف (بوالکنجک) است که صراحت کامل هر یکی بجایش کنیم (**اردو**) نهایت عجیب و غریب -

بلکه بقول واسته (۱) بمعنی با وصف یعنی ترقی و اضراب - فرماید که فارسیان (۲) بمعنی شاید آرند (علی نقی کمره ۵ح) رنجه بقتلم مساز خنجر دبنگر ؛ بلکه مرادم بیک نگاه برآید ؛ (طغرا ۵ح) گر بطغری نظری می کنی امروز بکن ؛ بلکه از درد فراق تو بفردا نرسد ؛ خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که کلمه اضراب است و در ترقی نیز مستعمل شود و مرکب است از لفظ عربی و فارسی - پس فارسی الاصل نباشد و متاخرین بمعنی شاید نیز آرند (اشرف ۵ح) گر برایدخطت مشو دلگیر ؛ بلکه خیرتیت دراں باشد ؛ بهار گوید که بدون کاف لغت عربی است و کلمه اضرابست و فارسیان بکاف استعمال نمایند و متاخرین در مقام ظن هم آرند (نعمت خان عالی ۵ح) بیتابی دل کشت مرا چیست ندانم ؛ بکبار بیا بلکه تمنای تو باشد ؛ (میرزا جلال اسیر ۵ح) سفر هیچ ستمدیده

بتقلید مباد ✤ میروم بلکہ ندانستہ مرا یاد کند ✤ (میر نجات ۲ق) در دست بتی گشتن من گشتہ مقرر ✤ خنجر بکف از خانہ برا بلکہ تو باشی ✤ فیاض لاہجی ۲ق) در سرو و گل و یاسمن آں نور ندیدم ✤ ہنگامۂ مرغانِ چمن بلکہ تو باشی ✤ صاحب غیاث بہ نقل عبارت بہار گوید کہ کاف را در لفظ بلکہ دراز باید نوشت چرا کہ کاف غیر درآنکہ درحقیقت مرکّب بہای مختفی است بجائی نویسند کہ کاف را بلفظ دیگر متّصل نسازند۔ درینجا چوں کاف بلفظ بل مرکّب شد حاجت باتّصال ہای مختفی نماند مؤلّف عرض کند کہ فارسیاں لغت عرب بل را بدون کاف و با کاف زائدہ کہ مرکّب بہای مختفی است استعمال کنند بمعنی اضراب و ہمین است معنی اوّل بیان کردہ وارستہ و بہ تخفیف ہای ہوّز مختفی بضرورت وزن شعر ہم جائز است وقتی کہ در آخر کلمہ ساکن واقع شود ولیکن رسم الخط بلکہ با ہای ہوّز آخر است نہ بدون ہا و کاف ہیچ معنے نمی کند یعنی کاف زائد است کہ بلفظ بل مرکّب شدہ است۔ صراحت کامل بر لفظ بل ہم کردہ ایم متقدّمین و بعض متاخّرین استعمال ایں بمعنی دوم کردہ اند و حالا بدینمعنی مستعمل نیست و بمعنی دوم ایں را مفرس دانیم (اردو) (۱) دیکھو بل (۲) شاید دیکھو باشد۔

بل گرود بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار شہر بلگرید را نام است مؤلف عرض کند کہ در محاورۂ حال ایں را مفرس دانیم کہ تحتانی را بہ واؤ بدل کردہ اند چنانکہ انگبیر و انگبور و دال ہندی را بہ دال مہملہ و ایں شہری را نام است کہ پای تخت سرویا کہ ملکی است در یورپ (اردو) بلگرید سرویا کا پائے تخت۔ مذکّر۔

(الف) **بلگک**	(الف) بقول برہان بکسر اوّل و فتح کاف و آنرا شیر گرم ہم خوانند (رب) بقولش بکسر اوّل
(ب) **بلگل**	بروزن خرسک آب نیم گرم را گویند و فتح کاف بروزن مصقل مراد فش۔ صاحب سروری

نسبت هر دو همزبانش ونسبت (ب) بجایش صراحت کند که بروزن تقلقل بکاف فارسی است وبحوالهٔ فرهنگ گوید که باگل بفتح کاف فارسی هم بهمین معنی گذشت - صاحبان جهانگیری ورشیدی وناصری وجامع هم هر دو را بهمین معنی آورده اند - خان آرزو در سراج فرماید که (رشیدی باگل را صحیح دانسته) وخیال خود ظاهر می کند که گمان دارم که صحیح بلگل باشد بلام چنانکه قوسی نیز آورده ومی فرماید که اگر گویند چرا بلگک بهر دو کاف صحیح نباشد که بلک بمعنی شرار آتش است وکاف برای تصغیر یعنی آب کم گرم جوابش آنست که سند می باید (انتهی کلامه) مؤلف عرض کند که ماخذ (باگل) که بکاف فارسی گذشت همدرا نجا مذکور شد و (ب) مبدّل آنست چنانکه - سگ آبی وسگ لابی و (الف) مبدّل (ب) که لام به کاف بدل می شود - چنانکه الماک والماک دیگر، هیچ - سبحان الله خان آرزو چه خوش تحقیق کرده آفرین بدگانش و ها ویش قوسی

هر دو سکندی خورده اند که به ماخذ این پی نبرده اند - مخفی مباد که در هر دو لغت بکاف اوّل فارسی است و در (الف) کاف دوم عربی (اردو) دیکھو باگل

بلگن بقول برهان بفتح اوّل وکاف فارسی بروزن الکن (۱) بمعنی سر دیوار و (۲) منجنیق هم صاحبان رشیدی وناصری وانند و مؤیّد هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بهر دو معنی همان بلکن است که بکاف عربی گذشت وصراحت ماخذ هم همدرا نجا کرده ایم وباعتبار ناصری که صاحب زبان است این را بهر دو معنی مبدّل آن دانیم که کاف عربی بفارسی بدل می شود چنانکه کند وگند (اردو) دیکھو بلکن -

بلگنجک صاحبان برهان وناصری وهفت وانند ذکر این کرده اند و این همانست که به کاف عربی بجایش گذشت وصراحت ماخذش همدرا نجا کرده ایم ونظر بر اعتماد صاحب ناصری که از اهل زبانست میتوان گفت که این مبدّل آنست که

کاف عربی بفارسی بدل می شود چنانکه کند و گند (اردو) دیکھو لفظ گنج ۔

بلما بقول اند بحوالۂ برہان بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) جسیم و گنده و تناور و هنگفت و (۲) پشته و تودۂ کلاں و دراز و (۳) چیزی نرم مانند ریش مؤلف عرض کند که ما این لغت را در برہان نیافتیم و دیگر محققین فارسی زبان هم ازین ساکت بدون وجود سند استعمال بر مجرد قول اند که هندنژاد است این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم نه کنیم (اردو) (۱) جسیم - فربہ (۲) تودہ کلاں - مذکر (۳) نرم ۔

بلماج بقول برہان بضم اوّل و میم بالف کشیده بروزن محتاج نوعی از کاچی است و آن آشی باشد بی گوشت و بسیار آبکی و رقیق و بضم اوّل و فتح ثانی هم آمده و بعضے گویند که این لغت ترکی است صاحب سروری هم ذکر این کرده (بسحق ؎) عاقل نه گردد مائل به بلماج ؎ تا قلیه بیند بر روی تماج ؎ صاحبان جهانگیری و رشیدی و جامع هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که اگرچه وضع لغت شان ترکی دارد همچنین بود لماج و بار لاماج که نام اقسام نان است ولیکن این لغت را در لغات ترکی نیافتیم ازینجاست که اسم جامد فارسی قدیم می دانیم که محققین صاحب زبان هم ذکر این کرده اند (اردو) ایک قسم کی بے گوشت آش جو رقیق پکائی جاتی ہے - مؤنث ۔

بلمون بقول برہان و اند و هفت بروزن مجنون ساذج صحرائیست و آن برگی باشد دوائی مانند برگ کردگاں و آنرا بعربی عرفج بری خوانند - صاحب محیط گوید که بلمون بفتح اوّل و نیز سلمون معروف بساذج است و گویند که بلمون و بکمون بفارسی اسم خرفه باشد و هم او بر عرفج گوید که نوعی از یتوعات است مسهل رطوبات و آنرا سلمون گویند و بسلمون فرماید که قرة العین است و آنرا کرفس الماء نامند و بر کرفس مائی می نویسد که جرجیر الماء و قرة العین گویند که بفارسی کنگر آبی نام است و کنگر همان است که

برنجمه و اغرسطس و اقتنا لوقی ذکرش کرده ایم و ایساهمه جگر کاوی از برای این شد که محققین اوّل الذکر بلمون ترجمهٔ عربی عرفج نوشتند معلوم می شود که تسامح شان است و بلمون همان بنجله است که صاحب محیط ذکرش کرده مؤلف عرض کند که حقیقت ساذج بر ساده می آید و بحث خرفه بر بنجله گذشت بالجمله این اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) دیکهو بنجله اور ساده۔

بلمه بقول برهان بفتح اوّل و میم و سکون ثانی (۱) ریش انبوه و دراز را گویند و فرماید که بایں معنی بضم اوّل هم آمده و (۲) مردم ریش دراز هم گفته اند۔ صاحب سروری) این را مرادف بامه گوید که گذشت (رکن الدین بکرائی ؎ گر نه ابله بود چه خواهد بود ؎ بلمه ریش دراز رستائی ؎ (مولوی معنوی ؎) بلمه را هاں تانگیری ریش کوسه در نبرد ؎ هندوئی ترکی بیاموزاں ملک تمزاج را ؎ صاحبان رشیدی و جامع هم ذکر ایں کرده اند و خان آرزو در سراج گوید که تحقیق ایں در بامه گذشت مؤلف عرض کند که ایں مبدّل آنست و صراحت کافی با بیان ماخذ همه را بنجا کرده ایم (اردو) دیکهو بامه۔

بلمه ریش اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و کسر رای مهمله و سکون تحتانی و شین بی نقطه لغت فارسی زبان است که ریش دراز را گویند مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است اگرچه مجرد بلمه هم به همین معنی گذشت ولیکن استعمال آن به تجرید ریش کرده اند عیبی ندارد و مراد از کسی که ریش او دراز باشد (اردو) لمبی داڑهی والا دراز ریش بهی کهه سکتے هیں۔

بلمیز بهار ذکر ایں کرده از معنی ساکت و سند ظهوری را هدیهٔ ارباب نظر کرده (ص) بر فصیحان نکته می گیرد چرمی گردد عرب ؎ جمله بلمیز بر زبان دارد جوگردد ترکمان ؎ و نقل نگارش (انند) از زحاف وزن شعر هم در نقل نگاری خبر ندارد مؤلف عرض کند که ما در دیوان ظهوری ایں شعر را نیافتیم و در کنه که متقدّم

ترکی است بلمز بالکسر لغت ترکی بمعنی جاهل وغبی یافتیم پس اگر کلام ظهوری ثابت شود باید که در مصرع ثانیش همیں بلمز را ایجاد دهیم که وزن شعر هم درست میشود اندرین صورت استعمال این بمعنی کلام جاهلانه ولغو وبیهودهٔ بطور مفروض باشد. بدوں آنکه تصدیق کلام ظهوری نه شود این لغت را تسلیم نکنیم که همه محققین فارسی زبان ساکت وبجز نسخهٔ مطبوعهٔ مطبع نولکشور این لغت در نسخ دیگر یافته نمی شود و معاصرین عجم هم برزبان ندارند (اردو) جاهلانه اور بیهوده کلام - مذکر -

بلنج بقول برهان بروزن برنج قدر ومقدار واندازه هر چیز را می گویند وبفتح اوّل وثانی نیز گفته اند صاحبان سروری ورشیدی وجهانگیری وجامع ومؤیدهم ذکر این کرده اند. خان آرزو در سراج گوید که توسی بفتح اوّل ودوم نوشته مؤلّف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم باشد وبر معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو اندازه

بلنجا بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بضمّ اوّل وفتح ثانی مخفّف بلند جا مؤلّف عرض کند که سند استعمال پیش نه شد دیگر محققین فارسی زبان ساکت ولیکن برزبان معاصرین عجم است که اکثر الفاظ را بحذف بعض حروف برزبان دارند تا آنکه سند استعمال پیش نه شود لغت مخفّفه نه خوانیم اگرچه موافق قیاس است مقصود ما این است که اگر فارسیان در عجلت حرف زدن حرفی را ساقط کنند مستعمل در نظم و نثر اصلا نباشد (اردو) بلند جگه - جاے بلند - مؤنّث -

بلنجاسپ بقول برهان بکسر اوّل وثانی وسکون ثالث وجیم بالف کشیده وسین بی نقطه وبای فارسی زده گویا هیئت کذائی آنرا بدین مادران گویند وبجای بای فارسی فا آمده صاحبان جهانگیری ورشیدی وجامع وسراج هم ذکر این کرده اند مؤلّف عرض کند که همان برنجاسپ باشد که بجایش گذشته این اصل است وآن مبدّل این لام بدل شده بهرای مهمله چنانکه آلوند وارند (اردو) دیکھو برنجاسپ -

بلنجاست بقول مؤید مطبوعه مطبع نولکشور بهمان برنجاسپ به بای فارسی آخره رای مهمله بدل شده به لام و در دیگر نسخ قلمی این مبدل برنجاست به فوقانی آخره مؤلف عرض کند که این است دست تصرف اهل مطابع در تصحیف لغات. ما صراحت کامل بر برنجاست کرده ایم که به فوقانی آخره گذشت و این مبدل آنست چنانکه ارونده و الونمدارد) دیکهو برنجاست.

بلنجمشک بقول برهان وجامع و انندهمان افرنجمشک که گذشت مؤلف عرض کند که اصل این (پلنگ مشک) است که می آید و اشارهٔ این برافرنجمشک کرده ایم و این مبدل پلنگ مشک که بای فارسی بدل شد بعربی چنانکه اسپ و اسب و کاف فارسی بدل شد به جیم چنانکه شنگرف و شنجرف و رنگ و رنج. صراحت ماخذ و تالیف کامل برافرنجمشک کرده ایم و برنجمشک هم به همین معنی گذشت و در انجا ماخذ دیگر هم مذکور و این را مبدل آن هم تواں گفت که رای مهمله به لام بدل شد چنانکه چنار و چنال (اردو) دیکهو افرنجمشک اور برنجمشک.

بلند بقول برهان بروزن کمند (ا) معروفست که نقیض پست باشد. صاحب فدائی هم ذکر این کرده گوید که بتازی رفیع خوانند. بهار گوید که هرچه درازی بسوی فوق داشته باشد چون آتش بلند و خان آرزو در سراج گوید که بلهجه بعضی بضم اوّل است و هم او در چراغ هدایت می فرماید که اکثر هرانچه درازی بسوی فوق داشته باشد مؤلف عرض می کند که اصل این بلوند بود به ضم اوّل مرکب از بل که معنی بسیار گذشت و وند بقول برهان معنی صاحب چنانکه (دولت وند) پس معنی لفظی این بسیاری دارنده اعم از اینکه بسوی فوق باشد یا بسوی تحت. پس بسیاری فوق را بمعنی رفعت استعمال کردند در اینصورت بضم اوّل موافق قیاس است و این معنی متعلق به بلندی جهانی باشد در رفعت چنانکه نیزه بلند و قد بلند و بام بلند (امیر شافعی بسزواری ؎) ابروز من متاب که دل دردمند تست ✦ تیری که خورده ام ز کمان بلند تست (امیر خسرو

ے) موج بلندش کہ رسد تا ماہ ۔ باز دہر آب با بر سیاہ (اردو) بلند بقول آصفیہ فارسی اونچا۔

(۲) بلند۔ بروزن کمند۔ بقول برہان بمعنی چوب بالائیں درِ خانہ کہ آنرا بعربی اُسکفّہ گویند۔ صاحب سروری ایں را بضم با گوید (سوزنی ے) از ہیبت ارکند بہ درِ خارجی گذر ۔ بفتد بر آستان درِ خارجی بلند ۔ صاحب جہانگیری و رشیدی و جامع متّفق با برہان خان آرزو در سراج بذکر ایں گوید کہ در اصل مجاز خواہد بود مؤلف عرض کند کہ چوب بالائی در بلندی باشد از ینوجہ بر سبیل مجاز آنرا بلند گفتند صراحت ماخذ بر معنی اوّل گذشت (اردو) چوکھٹ کی بالائی لکڑی۔ مؤنّث۔

(۳) بلند۔ بروزن کمند۔ بقول برہان بمعنی چار چوب و پیرامن درِ خانہ و فرماید کہ بکسر اوّل نیز بہ ہمین معنی آمدہ۔ خان آرزو در سراج بذکر ایں معنی گوید کہ در ہندی چوکھٹہ خوانند و قوسی (بلندین) بکسر اعراب نمودہ بمعنی پیرامن درِ خانہ مؤلف عرض کند کہ طرز بیان برہان ناخوش است (چوب بالای چار چوب درِ خانہ) را بطرزی نوشتہ کہ مقصود از دست رفت و چار چوب بدست آمد۔ ہماں معنی دوم است کہ گذشت و ایں چیزی دیگر نیست محقّقین زبان دان با تعریف تسامح آمیز برہان اتّفاق ندارند۔ خان آرزو غور نکرد بس بدون سند استعمال ایں را تسلیم نہ کنیم و اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ از ینکہ بلندی ایں بمقابلہ پہنائی زیادہ می باشند۔ فارسیان بمجاز معنی اوّل ایں را ہم بلند نام کردہ باشند (اردو) چوکھٹ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنّث۔ دروازہ کی چار لکڑیاں جن میں پٹ لگائے جاتے ہیں۔

(۴) بلند۔ بفتح با۔ بقول سروری بمعنی دراز۔ بہار گوید کہ گاہی بر درازی ظرف تحت اطلاق کنند چوں جامۂ بلند و زلف بلند و طرّۂ بلند بمعنی دامن دراز کہ بپارسد وغیرہ از ینجا معلوم می شود کہ بمعنی مطلق دراز است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی دراز ہم مستعمل می شود چنانکہ روزہای بلند و شب ہای بلند و دامن بلند (الخ) و ہم او

ذکر همین معنی در چراغ هدایت کرده می فرماید که حق آنست که معنی مطلق دراز مستعمل چنانچه روزها و شب های بلند و عمر بلند هم **مؤلف** عرض کند که نزاکت دو معنی را مخلوط می کند و این معنی متعلق است به درازی جسمانی مجاز معنی اوّل چنانکه (زلف بلند) که مراد از زلف دراز است و دامن بلند هم داخل همین معنی باشد بمعنی دامن دراز یعنی درازی غیر فوق که وجودی داشته باشد و تخصیص تحت هم درست نیست - خان آرزو غلط کرده که روز و شب بلند را با دامن بلند برابر کرد و آن تعلق دارد با معنی ششم که می آید بانجمله اینهم مجاز معنی اوّل است و بس (صائب ؎) شود هر حلقهٔ انگشتری پای نگارینش ٭ نه بند دیر کمر آن شوخ گر زلف بلندش را ٭

(اردو) دراز بقول آصفیه - فارسی - لمبا - طویل -

(۵) بلند - بقول بهار با الفتح و با الضّم بمعنی بزرگ و عظیم الشّان و گران نیز مجازاً چون حرف بلند و رای بلند **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اوّل است و بلند در خیال که جسمی ندارد چون اقبال بلند که بلند بمعنی عالیشان باشد (صائب ؎) بوسهها بر دست خود داد است معمار ازل ٭ تا با قبال بلند آن طاق ابرو بسته است -

(اردو) بلند بمعنی برتر جس سے جسمانی اونچائی مراد نہیں ہے بلکہ برتری مراد ہے جیسے بلند طالع - بلند رتبہ -

(۶) بلند - بمعنی دراز و این درازی غیر جسمانی است چنانکه عمر بلند و روزهای بلند و شب های بلند که طوالت زمانی دارد و این هم مجاز معنی اوّل است (درویش واله هروی ؎) یار هم سرو قد و هم بغلی مطلوب است ٭ روز هم گاه بلند است و گهی کوتاه است **(اردو)** دراز - فارسی (صفت) وہ طوالت جو جسمانی نہو بلکہ زمانی ہو جیسی عمر دراز - شب دراز وغیرہ -

(۷) بلند - بمعنی بسیار و کثیر در کیفیت و خیال چنانکه تغافل بلند و جذبهٔ بلند و غرور بلند و امثال آن (طالب آملی ؎) نعمتی تنها نمیری ٭ نی گوشهٔ چشم و نی نگاهی ٭ امروز تغافل بلند است ٭ (سنجر کاشی ؎) جذبهٔ شوق

بلند است زیعقوب به پرس ✤ که گمان داشت که در مصر زلیخائی هست ✤ (ولہ ـہ) زسنجر گر خطائی رفت بپذیر ✤ غرور بندۂ قابل بلند است ✤ (اردو) بہت بقول آصفیہ زیادہ۔ نہایت کثیر۔ فراواں۔ مبالغہ کے لئے۔ (۸) بلند بمعنی بسیار در کمیت چنانکہ دولت بلند قیمت بلند وامثال آں (میر مغربی ـہ) در خاندان ہمکس از خسروان نبود ✤ ایں دولت بلند کہ در خاندان تست ✤ (کمال اسمعیل ـہ) با قیمت بلند تو ایں خاکدان پست ✤ چندیں شگفت نیست کہ چنداں پدید نیست ✤ (اردو) گراں بقول آصفیہ بیش قیمت۔ انمول بیش بہا

بلند آشیاں استعمال۔ بقول بہار مرادف بلند اختر مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلند مکان است (اسم فاعل ترکیبی) کنایہ از بلند رتبہ حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد حیفے ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بلند مکان۔ بلند مرتبت وہ شخص جس کا درجہ بلند ہو۔ بلند آشیاں بھی کہہ سکتے ہیں

بلند آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلند شدن و پیدا و ظاہر شدن (سعدی ـہ) در باغ سروی نیامد بلند ✤ کہ با دا جل بیخش از بن نکند (اردو) بلند ہونا۔ پیدا ہونا۔

(الف) بلند آوازہ استعمال۔ بقول انند بجوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از شخص مشہور و شہرت دارندہ اسم فاعل ترکیبی است و .....

(ب) بلند آوازہ ساختن کسی را بہ رتبہ بلند رسانیدن و شہرت دادنش (صائب ـہ) بلند آوازہ سازد شور عاشق عشق سرکش را ✤ بفریاد آورد مشتے نمک دریای آتش را ✤ وہمچنیں.....

(ج) بلند آوازہ گردیدن لازم آں بمعنی شہرت پذیرفتن و شہرت یافتن (ولہ ـہ) زفیض حسن صائب میشود مشہور در خوبی ✤ گلستانی زنیک بلبل بلند آوازہ می گردد ✤ (اردو) (الف) شہرت مند۔ مشہور شخص (ب) شہرت دینا۔ مشہور کرنا۔ (ج) شہرت پانا۔ مشہور ہونا۔

بلند اختر اصطلاح - بہار برمعروف قانع و ایں را مرادف (بلند آشیاں) گوید **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی بلند طالع باشد و بلند آشیاں بمعنی بلند مکاں و بلند مرتبہ کہ بجایش گذشت و جاداں کہ بلند اختر را ہم بمجاز بلند مکاں گوئیم کہ بلند مکانی نتیجۂ بلند طالعی است (صائب ۵) ز تاثیر دل بیدار چشم تر شود بینا ✤ کہ ماہ از نور خورشید بلند اختر شود پیدا (استاد فرخی ۵) بجملہ گفتندای شہریار روز افزوں ✤ خدایگان بلند اختر و بلند مکاں ✤ (اردو) بلند اختر۔ بلند طالع اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو خوش تقدیر ہو۔ اور ذی رتبہ

بلند ارکاں اصطلاح - بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از عمارتی کہ برستون ہای بلند بنا نمایند **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی عمارت بلند کہ حاصل بلند ارکانی است سند استعمال پیش نہ شد عیبی ندارد کہ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) بلند عمارت (مؤنث)

بلند استادن آستان مصدر اصطلاحی - بہار ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ روبرو بودنش مثل فلک - و اظہر من الشمس بودنش (صائب ۵) تلاش بیہدۂ می کند سر خورشید ✤ دستاں است بلند آستان خانہ دوست ✤ (اردو) مثل آسمان کے سامنے ہونا۔ اظہر من الشمس ہونا۔

بلند استادن از آستان مصدر اصطلاحی - صاحب اند ذکر ایں بحوالۂ بہار کردہ ہمان شعر صائب را بسند پیش می کند کہ بر (بلند استادن آستان) مذکور شد **مؤلّف** عرض کند کہ تسامح محقق بنگلوری است کہ کلمہ آز را ناحق دریں مصدر داخل کرد و بر معنی شعر و الفاظش غور نکرد (اردو) دیکھو بلند استادن آستان۔

بلند افتادن (مصدر اصطلاحی) تعریف ایں بر بلند او فتادن می آید (اردو) دیکھو بلند او فتادن۔

بلند افتادن رتبہ مصدر اصطلاحی - بقول بحر و بہار و اند بزرگ واقع شدن مرتبہ (صائب ۵)

رتبۂ افکار ما صائب بلند افتادہ است ؎ کی رسد ہر کرتہ اندیشی بفکر دور ما ؎ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) رتبہ بلند واقع ہونا۔

بلند افتادن سد مصدر اصطلاحی۔ بلندی گرفتن و بلند واقع شدن سد باشد (ظہوری ؎) ظہوری سدّ در دم نوش بلند افتاد کار من ؎ گذشت از نالہ جز فریاد و افغانم نمی سازد ؎ (اردو) دیوار بلند واقع ہونا۔

بلند افتادن سودا مصدر اصطلاحی بقول صاحب آصفی و بحر و بہار بزرگ واقع شدن سودا (کلیم ہمدانی ؎) اگر سودا بلند افتد ازیں بہتر چہ می باشد ؎ کلیم از بہر خود در رو فکرہای سر بالا کن ؎ **مؤلّف** عرض کند کہ بدست آمدن قیمت خوشی در سودا و کامیاب شدن سودا باشد (اردو) مال بہتر اور گراں قیمت سے فروخت ہونا۔ معاملت میں کامیابی ہونا۔

بلند افسر اصطلاح۔ بقول بہار و انند معروف **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ تاج بلند بر سر دارد (میر خسرو ؎) میوۂ دلہای بلند افسران ؎ شاخ بشاخش نسب سران ؎ (اردو) وہ شخص جس کے سر پر تاج بلند ہو۔

بلند افغان اصطلاح۔ پرندہ کہ نغمۂ او بلند و خوش باشد۔ اسم فاعل ترکیبی یعنی نغمہ بلند و خوش دارندہ (ظہوری ؎) پایۂ شمشاد از گل پست تر ؎ بلبل از قمری بلند افغان تر است ؎ (اردو) بلند نغمہ۔ خوش نغمہ۔ کہہ سکتے ہیں یعنی وہ پرند جس کا نغمہ بلند اور خوش ہو۔

بلند اقبال استعمال۔ بقول بہار معروف **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اقبال بلند و طالع بلند دارندہ یعنی خوش طالع (صائب ؎) تا مرا عشق بلند اقبال در زنجیر داشت ؎ پیچ و تاب من شکوہ جوہر شمشیر داشت ؎ (اردو) بلند طالع۔ بلند اقبال وہ شخص جس کی قسمت بلند ہو یعنی خوش قسمت۔ خوش طالع۔

بلند اقتدار اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ عظیم القدر و بلند مرتبہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بسیار با اقتدار و با اختیار و عظیم القدر و بمعنی بلند رتبہ و مرتبہ باشد صاحب انند در تعریف ایں اصطلاح از نزاکت کار نگرفت (**اردو**) بلند اقتدار اوس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کے اختیارات بلند اور زیادہ ہوں۔

بلند انداختن مصدر اصطلاحی - خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی ستودن و تعریف بسیار کردن و زلہ بردارش بہار ہمزبانش (محمد سعید ایرانی ؎) ہیچگہ در عشق کوتاہی نہ کردم از وفا ٭ ہر کہ پرسید از حد جاناں بلند انداختم ٭ صاحب بحر با تفاقش گوید کہ مبالغہ کردن در ستایش **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ ایست لطیف (**اردو**) بہت تعریف کرنا۔

(الف) **بلند اوفتادن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بلند اوفتادن پایہ** صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت و سندش متعلق بہ (ب) (ملا جامی ؎) پایۂ علم چو بلند اوفتاد ٭ ہر چہ خرابم نہ پسند اوفتاد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اُفتادن و مزید علیہ آں اوفتادن بمعنی واقع شدن گذشت و مجرد بلند (از فتادن) بمعنی بلند واقع شدن از ہمین مصدر عام است و مصدر خاص (ب) بمعنی بلند واقع شدن پایہ و مرتبہ باشد (**اردو**) (الف) بلند واقع ہونا (ب) پایہ بلند واقع ہونا۔ مرتبہ بلند واقع ہونا۔

بلند بازو اصطلاح - بقول بہار و انندش نقل نگار معروف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی بازوی بلند دارندہ و کنایہ از زور آور (صائب ؎) فشردہ پنجۂ عقل بلند بازو را ٭ کسی بتاک زبردست برنمی آید ٭ (**اردو**) زور آور۔ زوردار۔ قوی شخص۔

بلند بالا اصطلاح - بقول بہار و انندش نقل نگار۔ معروف **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی ایں قد بلند دارندہ۔ اسم فاعل ترکیبی و کنایہ از بار

(سعدی ؎) بروز واقعہ تابوت من درسر وکنید ٭ که میرویم بداغ بلند بالائی ٭ (اردو) معشوق کو بلند بالا کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بلند بخت اصطلاح۔ بقول بہار و اندش نقل نگار معروف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بخت بلند دارندہ وخوش طالع (میر منجی ؎) شاہ بلند بخت ملک سنجر انکہ او ٭ از بخت ہرچہ یافت ملک شاہ وار یافت ٭ (صائب ؎) بلند بخت نہالی کہ از خجالت او ٭ الف کشد بزبیں سرو جوئبار اینست ٭ (اردو) بلند طالع۔ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو خوش قسمت ہو۔

بلند برآوردن کمند مصدر اصطلاحی۔ انداختن کمند بر بلندی۔ صاحب آصفی ذکر (بلند برآوردن) کردہ از معنی ساکت وما ایں مصدر عام را نمی پسندیم وسندش بکار مصدر خاص مامی خورد (قاسمی گونابادی ؎) برارم کمند سیاست بلند ٭ سرش را درآرم بخم کمند ٭ (اردو) بلندی پر کمند پھینکنا۔

بلند برکشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلند کردن است (ابو المعانی اصفہانی ؎) زمانہ خصم ترا برکشد بلند بدانکہ ٭ چو برزمین نزند شش خرد ترشود مسکین ٭ (اردو) بلندی پر اُٹھانا۔ بلند کرنا۔

بلند بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی خود است یعنی بودن برفعت و بلندی (فغانی شیرازی ؎) قدت بلند باد کہ برنخل حسن تست ٭ آں گل کز و نسیم وفامی تواں شنید ٭ (اردو) بلند ہونا۔

بلند بودن بوی مصدر اصطلاحی بقول بہار بمعنی برخاستن بوی مؤلف عرض کند کہ قوت بیاں ندارد و بوی در محاورہ برنمی خیزد۔ بلکہ بلند و منتشر می شود (شیخ العارفین ؎) نبود بر مہم

حزیں چشم امیدم ؛ بوی خوش یارا ز در و دیوار بلند است ؛ مخفی مباد کہ آنانکہ است یا ہست را بمصدر بودن متعلق می کنند از قواعد زبان خبر ندارند آن را ازیں ہیچ تعلق نیست و (بلندی بوی) در سند بالا انتشار بو باشد نہ خاستنش (اردو) بو پھیلنا۔

بلند بیناں اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و مؤید و ہفت و بحر کنایہ از صاحبان کشف و اولیاء اللہ

مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است معنی لفظی ایں اہل بصیرت و دور بیناں کنایہ از اولیاء اللہ و صاحبان کشف حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) صاحبان کشف و کرامات۔ اولیاء اللہ۔

بلند پایہ اصطلاح۔ بقول بہار معروف

مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پایۂ رفیع دارندہ و عالی مرتبت (کمال اسمٰعیل ؎) بلند پایہ بزرگی کہ دست بخشش تو ؛ ز ساحت دل ما بر کشید ہیچ نیاز ؛ (اردو) بلند مرتبت۔ بلند رتبہ۔ کہہ سکتے ہیں اس شخص کو جس کا رتبہ بلند ہو قاعدۂ فارسی سے

(اسم فاعل ترکیبی)

(الف) **بلند پرواز** اصطلاح۔ (الف) بقول بحر

(ب) **بلند پروازی** خود ستائی و (ب) بقول خان آرزو (در چراغ ہدایت) (۱) خود ستائی و اظہار تجمل (سلیم ؎) فریب حسن بتی را مخور کہ خوبی او ؛ ببال زلف نماید بلند پروازی ؛ صاحب بحر و بہار و انند ہمزبانش

مؤلف عرض کند کہ مراد از لاف و گزاف باشد و در لاف و گزاف و اظہار تجمل فرق نازک است فتامل و (۲) بمعنی بلند فکری ہم چنانکہ سنجر کاسنی گفتہ (؎) من کجا و بلند پروازی ؛ سدرۂ بلبل آشیاں باشد ؛ (اردو) (الف) وہ شخص جو لاف مارے لاف زن۔ شیخی باز (ب) (۱) لاف۔ بقول آصفیہ مؤنث ڈینگ۔ شیخی۔ بڑائی۔ تعلّی۔ دون۔ لنترانی (آتش ؎) وہ دہاں ہوں نہ نکلا حرف غرور ؛ وہ زباں ہوں نہ جس سے لاف ہوا ؛ (۲) بلند فکری۔ بلندی فکر۔ فکر کی بلندی۔ مؤنث۔

بلند پروازی کردن مصدر اصطلاحی بقول ملحقات

برہان و بحر (۱) میل بطرف عظمت و رفعت نمودن مؤلف عرض کند کہ (۲) لاف زدن و ہر دو معنی مصدری از ہر دو معنی (ب) متعلقہ اصطلاح گذشتہ پیدا می شود۔ نمی دانیم کہ صاحبان تحقیق معنی دوم را چرا ترک کردند

بلند پروازی می کند (اردو) (۱) بلند خیالی کرنا (۲) بلند پروازی کرنا۔ لاف مارنا مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض می کند کہ ایں مقولہ۔ صیغۂ واحد غائب حال است از مصدر (بلند پروازی کردن) کہ بہر دو معنیش گذشت فارسیان چوں کسی را بینند کہ تعلّی می کند ایں مقولہ را گویند مقصود آں باشد کہ بمبالغہ کار می گیرد (اردو) خوب بلند پروازی کر رہے ہو" یہ دکن میں بطور کہاوت اس شخص کے حق میں کہتے ہیں جب اپنی تعریف میں مبالغہ سے کام لے۔ نیز کہتے ہیں کیوں شیخی بگھارتے ہو" کیوں ڈینگ مارتے ہو۔ کیوں دون کی ہانکتے ہو" آخر الذکر تینوں جملے محاورۂ اُردو کے مطابق ہیں۔

(الف) بلند پری اصطلاح و مصدر اصطلاحی

(ب) بلند پریدن صاحب مؤید نسبت الف بحوالۂ قنیہ گوید کہ تفاخر کردن و بزرگی نمودن و ادّعای مہتری بر سبیل مبالغت کردن و فرماید کہ ایں معنی مصدری است و اگر یا برای خطاب باشد بمعنی بلند پرستی۔ صاحبان انند و ہفت نقلش برداشتہ اند۔ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ ہماں سند سنجر کاشی پیش می کند کہ بر (بلند پروازی) گذشت مؤلف عرض کند کہ بیچارہ آصفی نمیداند کہ بلند پروازی از مصدر بلند پریدن مشتق نیست و حاصل بالمصدر بلند پروازی کردن است و شک نیست کہ (بلند پریدن) مصدر مرکّب است موافق قیاس و حاصل بالمصدرش (الف) باشد و (ب) مرادف بلند پروازی کردن است۔ ولیکن فارسیان استعمال ایں بسیار کم کنند (اردو) (الف) دیکھو بلند پروازی (ب) دیکھو بلند پروازی کردن۔

بلند تلاش اصطلاح۔ بقول بہار معروف۔

مؤلف عرض کند که بایں بیان مجهول ذکر این ترک تفوق نداشت۔ اسم فاعل ترکیبی است کتا از کسی که تلاش طبیعت او بلند و بلند فکر است اگرچه سند استعمال پیش نکرد ولیکن عیبی نیست معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بلند فکر اس شاعر کو کہتے ہیں جو مضامین عالی فکر کرے۔

بلند جاه اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند مرتبہ **مؤلف** عرض کند که شک نیست که این معنی موافق قیاس است ولیکن فارسیان بر زبان ندارند و بلند مرتبه و بلند رتبه می گویند اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بلند مرتبہ۔ عالی رتبہ وہ شخص جس کا رتبہ بلند اور مرتبۂ عالی ہو۔ بقا عالیہ فارسی اسم فاعل ترکیبی۔

بلندج صاحب شمس گوید که بفتحتین لغت فارسی است بمعنی فربہ و کوتہ **مؤلف** عرض کند که همه متحققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند به تحقیق مالغت عرب است۔ کذا فی المحیط (اردو) فربہ اور کوتاہ یعنی وہ شخص جو فربہ ہو اور کوتاہ قد۔

بلند حوصله اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند ہمت **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بر زبان دارند۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حوصلہ بلند دارندہ (اردو) بلند حوصلہ بقول آصفیہ عالی ہمت۔ دل چلا۔ بہادر۔ جری (دیکھو بالا ہمت)

بلند خواستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی سعی بلندی کردن (وحشی بافقی ؎)

بلند آں سر که او خواهد بلندش ۔ نشرند آں دل که او خواهد نرندش (اردو) بلندی کی کوشش کرنا۔ بلندی چاہنا۔

بلند داشتن جا استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (بلند داشتن) کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از سند او این مصدر را یافته ایم که بر مقام بلند بودن باشد (نظام استرآبادی ؎) دریں مقام زیست و بلند

چرخ مریخ ۔ کز آفتاب زحل جا بلند تر دارد ۔ (اردو) بلند مقام ہونا۔

بلند دیدن استعمال۔ صاحب آصفی (کرایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بیچارہ اصطلاح (بلند و پست دیدہ) را پیدا کرد و خواست کہ با مصدری متعلق کند و (بلند دیدن) را قائم کرد و بدیل آں (بلند و پست دیدہ) را کہ بجایش می آید۔ در اینجا ہمین قدر کافی است کہ بلند دیدن بمعنی دور بینی و دور بین شدن است و بس (اردو) دور بین ہونا دور بینی کرنا۔

(الف) **بلندر** بقول (اند) بحوالہ فرہنگ فرنگ

(ب) **بلندرین** (الف) بالضم مخفف بلندتر و (ب) مخفف بلند ترین **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین فارسی زبان ذکرایں نکردہ اند ولیکن خلاف قیاس نیست از زبان معاصرین عجم ہم شنیدہ ایم۔ (اردو) (الف) بہت بلند (ب) بہت زیادہ بلند۔

(الف) **بلند ساختن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بیچارہ اصطلاح (بلند و پست دیدہ) را پیدا کرد و خواست کہ با مصدری متعلق کند و (بلند دیدن) را قائم کرد و بدیل آں (بلند و پست دیدہ) را کہ بجایش می آید۔ در اینجا ہمین قدر کافی است کہ بلند دیدن بمعنی دور بینی و دور بین شدن است و بس (اردو) دور بین ہونا دور بینی کرنا۔

(ب) **بلند ساختن کمان** بمعنی قوت بخشیدن آنرا پیدا است (سلیم طہرانی ۔) سلیم پرحذر از تیر فتنہ باش کہ باز ۔ بلند ساخت زمانہ کمان شیطان را ۔ (اردو) (الف) بلند کرنا (ب) قوت بخشنا۔ طاقتور کرنا

بلند ستادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ سندی کہ از کلام صائب پیش کرد ہمان است کہ بر (بلند استادن آستاں) گذشت و بخیال ما مجرد بلند استادن بمعنی بلند واقع شدن است۔ تسامح اوست کہ ایں را بسند مصدر خاص مصدر عام قرار داد (اردو) بلند واقع ہونا (دیکھو بلند استادن آستاں)۔

بلند و پست اصطلاح۔ بقول صاحب مؤید بحوالہ قلیہ و بقول ہفت (۱) ای آسمان و زمین و (۲) غنی و فقیر **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکرایں نکرد۔ حق آنست

که فارسیان خالق بالا و پست وخداوند بالا و پست حق تعالیٰ شانہٗ را گویند و شک نیست که از بالا بلند آسمان را مراد است و از پست زمین مقصود باشد. بمعنی دوم از نظر ما نگذشت و کلمۂ است میان بلند و پست نتیجہ بی غوری مؤلف مؤید فتأمل. از برای معنی دوم مشتاق سندی باشیم (اردو) (۱) آسمان اور زمین (۲) غنی اور فقیر (آسمان مذکر. زمین مؤنث).

بلند شدن روز اصطلاح. بقول انند در اشدن روز و شب و جز آن مؤلف عرض کند که تعریف هر یکی در اینجا کردن بی محل است که در ملحقات (بلند شدن) هر یک مصدر اصطلاحی مذکور و جزین نیست که این هر چهار ماضی مطلق هر چهار مصدر است که می آید. کم غوری صاحب انند است که ذکر این بطور اسم جامد کرد (اردو) دیکھو بلند شدن روز و سخن و شب و گلبانگ.

بلند شدن سخن

بلند شدن شب

بلند شدن گلبانگ

بلند شدن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی که آورده متعلق به (بلند شدن کوکبہ) که بجا بیش می آید مؤلف عرض کند که این بمعنی حقیقی است برای چیزی و کسی بمعنی (۱) بلندی پذیرفتن و برجای بلند رفتن و مجازاً بمعنی (۲) برخاستن هم (ظهوری ۵۱) بروں نیامدہ از حضیض پستی طبع ÷ اگر با اوج روی و رشوی بلند آنجا (اردو) ترجمہ (۱) بلند ہونا. بلند جگہ پر چڑھنا (۲) کھڑا رہنا. برخاستن کا

بلند شدن آتش استعمال. بہار گوید کہ مرتفع شدن آتش است مؤلف عرض کند کہ استعمالی است موافق قیاس. مرادف (آتش بلند گردیدن و گشتن) کہ در ممدودہ گذشت (اردو) دیکھو آتش بلند گشتن.

بلند شدن آہ استعمال. بہار گوید کہ مرتفع شدن آہ و صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ برآمدن آہ است و بس کہ چوں آہ می برآید. آوازش بلندی شود. سند استعمال پیش نہ شد عیبی ندارد و معاصرین

عجم بزربان دارند (اردو) آہ نکلنا (امیر) -

بلند شدن اقبال مصدر اصطلاحی - بلندی طالع و بخت است کنایہ از خوش بختی (شفیع اثر ؎) چوں دولت زمانہ محال است بیزوال ٭ گیرم چو آفتاب شد اقبال من بلند ٭ (اردو) قسمت چمکنا - بقول آصفیہ نصیبا جاگنا - تقدیر کا یاور ہونا - طالع کا عروج ہونا - (امانت ؎) اس رشکِ قمر نے نہ دکھایا رخِ روشن ٭ لے چرخ امانت کی نہ قسمت کبھی چمکی ٭

بلند شدن بوی مصدر اصطلاحی - بقول بہار برخاستن بوی مؤلّف عرض کند کہ بوی در محاورۂ فرس برنمی خیزد بلکہ بلند و پیدا و منتشر می شود (صائب ؎) ز دل نگشت مراد و دسینہ تاب بلند ٭ نشد ز سوختگی بوی ایں کباب بلند ٭ (اردو) بو پھوٹنا - بقول آصفیہ بو پھیلنا

بلند شدن بہا مصدر اصطلاحی - بقول بہار گراں شدن نرخ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ ایست لطیف (میرزا رضی دانش ؎) دامنِ دریا بکف بگذار تا گوہر شوی ٭ قطرہ را از گوہر ذاتی بہا گردد بلند (مخفی مباد کہ ایں سند (بلند گردیدن بہا) است - محقّق نام آور خیال موضوع ندارد - عیبی ندارد کہ معاصرین عجم بزربان دارند (اردو) قیمت بڑھنا -

بلند شدن تیغ (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی مرتفع شدن و بکمال رسیدن آں مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است و چوں سامان کشت و خوں می شود تیغ بلند می شود و ایں علامت جنگ است (میرزا معز فطرت ؎) ما سپر داریم ہر جا میشود تیغ بلند ٭ محشر زخم شہیداں سینۂ افگار ماست ٭ (اردو) تلوار بلند ہونا - یعنی کشت و خون کا سامان ہونا -

بلند شدن جوش مصدر اصطلاحی - بقول بہار بکمال رسیدن جوش مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎) خشت خم خود ہر شکستن شیشۂ افلاک را ٭ گر بایں دستور گردد جوش ایں صہبا بلند ٭ مخفی مباد کہ سند بالا برای (بلند گردیدن جوش) است کہ می آید - محقّق نامدار خیال موضوع نوزندا شت (اردو) جوش بڑھنا - جوش زیادہ ہونا -

بلند شدن چاشنی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار کبال رسیدنش مؤلف عرض کند کہ زیادہ شدن ذوق مراد است (صائب ؎) از آفتاب چاشنی صبح شد بلند ٭ عمر دوبارہ یافت زراہ گداز قند ٭ (اردو) ذوق زیادہ ہونا۔

بلند شدن حرف مصدر اصطلاحی۔ برآمدن از زبان و شہرت گرفتن سخن (صائب ؎) مدہ عنان سخن را زدست چوں منصور ٭ کہ چوں بلند شود حرف دار می گردد ٭ (اردو) حرف زبان سے نکلنا۔ صدا بلند ہونا۔ بات مشہور ہونا۔

بلند شدن دست مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرتفع شدن آں مؤلف عرض کند کہ ایں بہ معنی حقیقی است و کنایہ باشد از ارادہ چیزی معاصرین عجم ہر زبان دارند۔ چنانکہ بلند شدن دست برادۂ قتل یا بلند شدن دست برسبیل نازو ادا یا بلند شدن دست برای سلام یا جواب سلام یا بلند شدن دست برای دعا یا عطا و امثال آں (اردو) ہاتھ اٹھنا۔ ہاتھ بلند ہونا۔ مارنے یا قتل کرنے یا برسبیل نازو ادا یا تعظیم و سلام یا دعا یا عطا کے واسطے ہاتھ اونچا ہونا صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے (سالک ؎) ہاتھ کیا چرخ ستمگار پہ اٹھے میرا ٭ ضعف سے دست دعا بھی ہے اٹھانا مشکل ٭ (زکی ؎) اس ادا پر ہی لاشیں گرنے لگیں ٭ رہ گیا ہاتھ اٹھے قاتل کا ٭ (ظفر ؎) گئے ہم سامنے سو بار پر صاحب سلامت کو ٭ نہ محفل میں کبھی اس رونق محفل کا ہاتھ اٹھا ٭ (ظفر ؎) عطا منظور ہے اسکو دعا دستور ہے اسکا ٭ ادھر منعم کا ہاتھ اٹھا ادھر سائل کا ہاتھ اٹھا ٭۔

بلند شدن دود استعمال۔ بقول بہار مرتفع شدن آں مؤلف عرض کند کہ بلندی پذیرفتنش و سر بسوی آسماں کشیدنش کہ معمول آنست و مراد از بر آمدن دود کہ بلندی لازمۂ آں (میرزا بیدل ؎) دود دیاس از خانۂ خورشید خواہد شد بلند ٭ یارب آں آئینہ رو را محرم جوہر کن (اردو) دھواں اٹھنا۔ بقول آصفیہ (دود دود از آتش برخاستن) کا ترجمہ دھواں نکلنا۔

دھواں صعود کرنا (دھواں بلند ہونا بھی کہہ سکتے ہیں)۔

بلند شدن روز مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار دراز شدن روز از قبیل بلند شدن شب کہ می آید مؤلف عرض کند کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گذشت موافق قیاس است۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دن بڑا ہونا جیسا کہ موسم خاص میں ہوتا ہے۔

بلند شدن سخن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار دراز شدن سخن (خواجہ شیراز ؎) طوبی ز قامت تو نیارد کہ دم زند ٭ زیں قصہ بگذرم کہ سخن می شود بلند ٭ مؤلف عرض کند کہ ہمین است تطویل کلام۔ موافق قیاس کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گذشت (صائب ؎) اگر چنیں سخن ما بلند خواہد شد ٭ زبان جرأت منصور ہونا بند خواہد شد ٭ (اردو) بات بڑھنا بقول آصفیہ طول کلام

بلند شدن سیاہی چشم از سپیدی استعمال بقول صاحب اکسیر اعظم مرضی را گویند کہ در عربی نزول الماء نام دارد فرماید کہ سببش در آمدن خلط ریحی است در زیر طبقہ یا در می کہ حادث می گردد دراں علاج اول تنقیہ بہ مہل بلغم و حب ایارج نمایند و بعد رفادۂ خرقۂ کتاں آب عنب الثعلب و گلاب ترکردہ بر چشم نہادہ بر بندند (الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم مرکب است بمعنی حقیقی (اردو) نتوا القرینہ ایک مرض کا عربی نام ہے جس کے عارض ہونے سے آنکھ کی سیاہی سپیدی سے بلند ہو جاتی ہے۔ نذکر۔

بلند شدن شب مصدر اصطلاحی بقول بہار دراز شدن شب باشد (صائب ؎) محو شد نور خرد تا شد مرا سودا بلند ٭ روز ہا کوتاہ گردد چوں شود شبہا بلند ٭ مؤلف عرض کند کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گذشت موافق قیاس است (اردو) رات دراز ہونا۔ رات لانبی ہونا۔ شب دراز ہونا۔ دکن میں رات بڑی ہونا بھی کہتے ہیں۔

بلند شدن غبار مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی مرتفع شدنش (صائب ؎) خواہد شدن بلند چنیں گر غبار خط ٭ آخر میاں ما و تو دیوار می کشد ٭ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم ایں را (۲) کنایہ

(۳۵۳۲)

از رسیدن لشکری گیرند کہ چوں لشکر سواراں قریب آید از دور غبار بلندی نشان می دہد (اردو) (۱) غبار اُٹھنا۔ بقول آصفیہ زمین سے گرد کا بلند ہونا۔ آندھی اُٹھنا۔ بگولہ کا بلند ہونا۔ بخارات غلیظہ کا صعود کرنا (۲) لشکر آنا۔

بلند شدن فتنہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار برپا شدن ہنگامہ (میرزا رضی دانش ؎) فتنۂ از بزم میخواراں نشد امشب بلند ✤ سرگذشت کاکلی را در سیاہی می نگنم ✤ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) فتنہ اُٹھنا۔ بقول آصفیہ۔ قیامت برپا ہونا۔ فساد کھڑا ہونا۔ ہنگامہ برپا ہونا (نصیر ؎) غیر سے عطر نہ مجموعۂ خوبی ملوا ✤ دیکھ وہ بات نکر جس سے کہ فتنے اٹھیں

بلند شدن کوکبہ استعمال بلندی اقبال است و مرادف بلند شدن اقبال یعنی بلند شدن طالع و اختر کہ علامت خوش اقبالی است (فغانی شیرازی ؎) ماتم نشست و کوکبۂ سور شد بلند ✤ صد نیزہ از حوالی ما نور شد بلند ✤ (اردو) دیکھو بلند شدن اقبال

بلند شدن کرد مصدر اصطلاحی۔ بقول انند رفع شدن آں۔ سندی پیش نکرد عیبی ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند مرادف بلند شدن غبار است بہر مغنیش (اردو) دیکھو (بلند شدن غبار)۔

بلند شدن گلبانگ مصدر اصطلاحی بقول بہار دراز شدن (صائب ؎) عندلیباں از خجالت سر بزیر پاکشند ✤ ہر کجا صائب شود گلبانگ کلک ما بلند ✤ مؤلف عرض کند کہ گلبانگ آوازے را گویند کہ شاطران و معرکہ گیراں بلند کنند و آواز بانگ بُلبل ہم (کذا فی البرہان) و بمعنی غیر مطلق آواز ہم آمدہ۔ پس معنی بیان کردۂ بہار خوب نیست ایں معنی بلند شدن بانگ بُلبل یا شاطران معرکہ گیراں یا مطلق بلند شدن آواز باشد نہ مجرد در آمدن کہ محقق با نام و نشاں نوشت (اردو) بُلبلوں کا نغمہ بلند ہونا یا شطرنج میں جیتنے والے کی صدا بلند ہونا۔ یا فاتحوں کے نعرے بلند ہونا۔ آواز بلند ہونا۔

بلند شدن گوشۂ ابرو مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید کہ در مقام بیدماغی استعمال کنند (صائب ؎)

(۲۵۳۴)

کدام گوشه ابرو بلند شد یارب ✤ که همچو قبله نما قبله گاه می لرزد ✤ مؤلف عرض کند که محقق بانام ونشان درعالم پیدا نمی ارشاد کرده است واین مصدر اصطلاحی کنایه باشد از اشارهٔ ابرو وصد ورحکم که دائما در اشاره وایما گوشهٔ ابرو بلندی شود دیگر هیچ (اردو) ابرو کا اشاره ہونا حکم ہونا

بلند شدن موج استعمال. بقول بهار مرتفع شدن وبکمال رسیدنش (میرزا بیدل ؎) موج بایک شکن از خاک نگردید بلند ✤ بحر عجز بیم که در آبله طوفان کردیم ✤ مؤلف عرض کند که ضرورت (بکمال رسیدن) ندارد. بمعنی حقیقی است وبس. مخفی مباد که سند بالا متعلق به (بلند گردیدن موج) است محقق سهل انگار از موضوع خود خبر ندارد و هرچه بقلم می آید می نگارد. معاصر بن عجم برزبان دارند (اردو) موج بلند ہونا۔

بلند شدن ناف مصدر اصطلاحی. بقول اکسیر اعظم مرضی است که آنرا در عربی نتوی سُرّه نام است وآن گاهی برسبیل فتق صفاق درجای ناف وخروج ثرب یا رودہ افتد وگاهی برسبیل استسقا از اجتماع رطوبت درناف بود چنانچه در استسقای زقی ویا از نفوذ ریح اندراں موضع چنانچه در استسقای طبلی وگاهی بسبب انفتاح وانشقاق ورید یا شریان وسیلان خون در اجتماع آں زیر جلد مجازی ناف بود چنانچه در ورم انور سما وگاهی بسبب ورم صلب وگاهی از روئیدن گوشت زائد تحت جلد پس انچه از فتق باشد بعلاج فتق ثربی ومعائی که مذکور شد علاجش کنند وانچه از رطوبت یا ریح باشد علاج فتق مائی وریحی نمایند وایضاً درمائی (الخ) (اردو) ناف ٹلنا. ناف جانا ناف ڈگنا. دیکھو (افتادن ناف)۔

بلند شدن نام کسی مصدر اصطلاحی. نام آور شدن وشهرهٔ آفاق شدنش (صائب ؎) از بندگی می شود نام سخن سنجاں بلند ✤ صاحب آوازه می گردد سخن در کوهسار ✤ (انوری ؎) شد بلند از نام تو نام من توجا ✤ من اندر روزگار ✤ شد بلند از نام تو نام من اندر شاعری ✤ (اردو) نام آور ہونا مشہور ہونا۔

بلند شدن نشه مصدر اصطلاحی. بقول

بہار بمعنی مرتفع شدن و بکمال رسیدن آن مؤلف عرض کند کہ زیادہ شدن و روبترقی آوردن نشہ باشد (میرزا بیدل ؎) آخر ز گریہ نشۂ شوقم بلند شد + اشک آنقدر چکید کہ جام شراب داد + (اردو) نشہ چڑھنا بقول آصفیہ مست و بیہوش ہونا۔ متوالا ہونا۔ نشہ آنا (ناسخ ؎) چومتے ہی لب میگوں کے جو لپٹا تجھ سے + رکھیو معذور مجھے نشہ چڑھا بوسے کا +

بلند شدن نفس مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی دراز شدن آں (درویش والہ ہروی ؎) خصم را بلند شد نفس ناصواب او + بی گفتگو خموشی باشد جواب او + **مؤلف** عرض کند کہ دراز شدن زبان و واقع شدن گفتگو با آواز بلند باشد۔ بہار تعریف خوشی نکرد (اردو) زبان دراز ہونا۔ آواز بلند سے گفتگو واقع ہونا یعنے چیخ چیخ کر۔

بلند شنیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی کم شنیدن فرماید کہ ایں ظاہرا ترجمہ ہند لیست **مؤلف** عرض کند کہ نہ چناں باشد بل محاورہ عجم است و موافق قیاس (میر خسرو ؎) در بغفاں برکشد آوا بلند + گوش فلک نشنود الا بلند + صاحب بحر گوید کہ کر شدن است (اردو) اونچا سننا۔ بقول امیر کم سننا۔ بہرا ہونا (معروف ؎) شب اوس کرچے میں یہ باعث تھا اپنے پکڑے جانے کا + کہ ہم سنتے تھے اونچا اور وہاں تھا پاسباں گونگا +

بلند صفیر اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (۱) بمعنی بلند آواز سند استعمال پیش نہ شد عیبی ندارد کہ معاصرین عجم بزبان دارند و (۲) قلب اضافت صفیر بلند ہم (اردو) (۱) بلند آواز کہنے والا (۲) آواز بلند۔ مؤنث۔

بلند قامت استعمال۔ (۱) بمعنی کسی کہ قامت او بلند و بالا اسم فاعل ترکیبی است و (۲) قلب اضافت قامت بلند۔ بہار ذکر ایں کردہ بر معروف قانع سبحان اللہ چہ خوش وضع تحقیق است (ظہوری ؎) دست نہادہ بر سرم عشق بلند قامتی + فرش رہش مگر کنم خرقۂ سبز سہر سای را + (اردو) (۱) بلند قامت اس شخص کو کہہ سکتے

ہیں جس کا قد بلند ہو (۲) اونچا قد۔ قامت بلند۔ مذکر۔

بلند قد استعمال۔ بقول انند بمعنی دراز قد۔ سند استعمال پیش نکرد عیبی ندارد کہ معاصرین عجم برزبان دارند۔ مرادف بلند قامت است (اردو) دیکھو بلند قامت۔

بلند قدر استعمال (۱) اسم فاعل ترکیبی است یعنے کسی کہ مرتبۂ او بلند است و (۲) قدر بلند کہ قلب اضافت باشد (ظہوری ؎) از مہر شاہ گشتہ ظہوری بلند قدر؛ درخواجگیت بندۂ درگاہ گشتہ است (اردو) (۱) بلند قدر اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کا مرتبہ بلند ہو۔ (۲) قدر بلند۔ وہ مرتبہ جو بلند ہو۔ مؤنث۔

بلند کام استعمال۔ بقول شمس معروف و بمعنی بلند مؤلف عرض کند کہ للہ العجب چہ خوش تحقیق است (۱) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ مقصد بلند دارد و (۲) قلب اضافت کام بلند (اردو) (۱) بلند کام اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کا مقصد بلند ہے اور (۲) مقصد بلند۔ ایسا مقصد جو عالی ہو۔ کام بلند۔ مذکر۔

بلند کردن پایہ مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از افزودن مرتبت (وحشی بافقی ؎) خیز و بناز جلوہ دہ قامت دلنواز را + چوں قد خود بلند کن پایۂ قدر ناز را + (اردو) مرتبہ بڑھانا۔ قدر بڑھانا۔ بلند کرنا۔

بلند کردن پنجہ مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر ایں از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (بلند کردن پنجۂ کسی) کسی را غالب کردن است بر کسی چنانکہ (پنجۂ قاتل بر کسی بلند کردن) (میرزا بیدل ؎) عاجزی ہا کرد بر پنجۂ قاتل بلند + می شود دست کرم بانالۂ سائل بلند + (اردو) کسی کو کسی پر غالب کرنا۔

بلند کردن چیزی و کسی استعمال۔ مرتفع کردن آں استعمال ایں بترکیب اضافی در لغات می آید و ایں عام است و بترکیب اضافی خصوصیتی دارد اگر اضافت ایں بسوی کسی کنند کنایہ باشد از مرتبت افزودن و نواختن آنرا (اردو) بلند کرنا کسی چیز کو یا کسی کا مرتبہ بڑھانا۔

بلند کردن صدا مصدر اصطلاحی۔ صدا و شور کردن (ظہوری ؎) دوال کوس بنام تو بہ

(۳۵۳)

کوب ظہوری ؎ صدا بلند کنم چرخ را ببام برایم ؎ (اردو) آواز بلند کرنا۔ بقول امیر چلّا کے بولنا۔ صدا بلند کرنا بھی کہہ سکتے ہیں۔ شور وغل کرنا۔

بلند کردن طرف ابرو مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر ایں کردہ از معنے ساکت وزلّہ بردارش آصفی گوید کہ در مقام بیدماغی استعمال کنند **مؤلف** عرض کند کہ بیچارہ آصفی نظر بر (بلند شدن گوشہ ابرو) کہ گذشت ایں معنی را از ٹیک چند بہار آموخت وخیال نکرد کہ موصوف بصفتے میشود کہ ذکرش ہمدرانجا کردہ ایم وای بریں تحقیق حق آنست کہ بلند کردن طرف ابرو (۱) اشارۂ ابرو کردن برای کاری و حکمی بسبیل ایما و (۲) حرکتی است کہ عوض مرحبا برائے وارد بطریق ایما کنند (طالب آملی ؎) مریض عشق چو آید اجل ببالینش ؎ کند بلند بہ تعظیم طرف ابرو را (اردو) (۱) ابرو سے اشارہ کرنا۔ حکم دینا (۲) کسی آنے والے کو بطریق ایما اشارے سے مرحبا کہنا۔

بلند کردہ استعمال۔ بقول بہار وبحر واند کنایہ از نواختہ ودست گرفتہ **مؤلف** عرض کند کہ از مصدر بلند کردن ماضی مطلق بزیادت ہای مختفی در آخرش کہ افادۂ معنی مفعولی ہم کند (میر مغربی ؎) گردوں بلند کردۂ اورا نکردپست ؎ دولت عزیز کردۂ اورا نکرد خوار ؎ (اردو) بلند کیا ہوا۔ سرفراز کیا ہوا۔ نوازا ہوا۔

بلند کوکب اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بلند اختر۔ صاحب اقبال **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و (۲) قلب اضافت ہم یعنی کوکب بلند (اردو) (۱) بلند اقبال۔ بقاعدۂ فارسی وہ شخص جس کا اقبال اور طالع بلند ہو (۲) کوکب بلند یعنی بلند ستارہ۔ مذکر۔

بلند گرای استعمال۔ بقول برہان بکسر کاف فارسی کنایہ از کسی کہ میل عظمت وبزرگی کند۔ صاحبان بجز وہفت وانند ورشیدی ومؤیّد ہم ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ گرائیدن بمعنی قصد ومیل کردن می آید و گرای امر حاضرش وایں اسم فاعل ترکیبی است و بلند دریں جا بمعنی بلندی مستعمل (اردو) بلندی کا ارادہ کرنیوالا

بلندی کی جانب میل کرنے والا یعنے جس کی توجہ بلندی کی جانب ہو۔

بلند گردیدن | استعمال۔ مرادف بلند شدن کہ بجایش گذشت واضافت ایں بسوی چیزہا می شود کہ در ملحقات می آید وایں مصدر یست عام کہ بعد اضافت تخصیصے پیدا می کند باچیزے (اردو) بلند ہونا۔ دیکھو بلند شدن۔

بلند گردیدن بہا | مصدر اصطلاحی۔ مرادف بلند شدن بہا ست کہ بجایش گذشت وسند ایں ہم ہمدرانجا مذکور۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنے ساکت (اردو) دیکھو بلند شدن بہا۔

بلند گردیدن جوش | مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بلند شدن جوش) کہ گذشت وسند ایں ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (بلند شدن جوش)

بلند گردیدن سخن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنے ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) مرادف بلند شدن سخن است کہ گذشت و (۲) عزت یافتن سخن وعلوی مرتبہ سخن (صائب ۵) سخن بلند جو گردد بوحی مقرون است ٭ اتا قہ سر مصحف کلام موزون است ٭ (اردو) (۱) دیکھو بلند شدن سخن (۲) بات کا مرتبہ بڑھنا۔ معتبر سمجھی جانا۔

بلند گردیدن گفتار | مصدر اصطلاحی۔ مرادف بلند گردیدن سخن است کہ گذشت (صائب ۵) قامت اوست سرخط صائب ٭ چوں نگردد بلند گفتارش ٭ (اردو) دیکھو بلند گردیدن سخن۔

بلند گردیدن موج | استعمال۔ مرادف بلند شدن موج کہ گذشت۔ حقیقت ایں ہمدرانجا مذکور وسند ایں ہم ہمانجا (اردو) دیکھو بلند شدن موج۔

بلند گردیدن نخل | استعمال۔ سرکشیدن نخل است وبلند شدنش بمعنی حقیقی (صائب ۵) گر دد بقدر ریشہ دواندن بلند نخل ٭ در فکر زیہار نیفتاد پای خویش ٭ (اردو) درخت بلند ہونا۔

(الف) **بلند گشتن** | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی بلند شدن وبلند گردیدن است واز

سند عہدی خراسانی کہ پیش کردہ است .....

(ب) **بلند گشتن آب** | پیدا ست بمعنی حقیقتش (ص) تاں لطافت گردن نگر کہ آبجیات ÷ بلند گشتہ ز فوّارہ گریبانش (اردو) الف بلند ہونا (ب) پانی کا بلند ہونا۔ اُٹھنا۔ جیسے فوّارہ اُڑنا۔

بلند محل | اصطلاح۔ بقول بہار معروف مؤلّف عرض کند کہ (۱) قلب اضافت محل بلند است کہ خانہ بلند و رفیع مراد باشد و (۲) کنایہ از کسی کہ محلّ او بلند باشد یعنی بلند رتبہ (کمال اسمٰعیل ۲) زہی ز خدمت تو آسماں بلند محل ÷ زہی ز سایۂ تو آفتاب روی شناس ÷ (اردو) (۱) محل بلند۔ عالیشان محل مذکّر (۲) وہ شخص جو بلند مرتبہ ہو۔

(الف) **بلند مرتبہ** | استعمال۔ بقول بہار معروف مؤلّف عرض کند کہ (۱) مرتبۂ بلند۔ قلب اضافت است و (۲) کسی کہ مرتبۂ او بلند است اسم فاعل ترکیبی سندی کہ پیش کردہ است ازاں مصدر .....

(ب) **بلند مرتبہ گردیدن** | پیدا ست (مولانا ہلالی ۵) بہر کوشش ہلالی کہ عاقبت جوہلال ÷ بلند مرتبہ گردی فلک مقام شوی (اردو) (الف) (۱) عزّت عالی مرتبۂ بلند (۲) وہ شخص جو بلند مرتبہ ہو (ب) بلند مرتبہ ہونا۔ مرتبۂ بلند کو پہنچنا۔

بلند مکان | استعمال۔ بہار ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ مراد از بلند محل است بہر معنیش سند ایں بر بلند اختر گذشت (اردو) دیکھو بلند محل

(الف) **بلند نام** | استعمال۔ بہار ذکر ایں کردہ بر معروف قانع مؤلّف عرض کند کہ (۱) قلب اضافت بمعنی نام بلند و (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنے کسی کہ نام بلند دارد و صاحب شہرہ و نامور است (صائب ۹) بلند نام بلاف و کذاف نتواں شد ÷ ببال گرگس نتواں بچرخ کرد صعود ÷ مخفی مباد کہ از ایں سند .....

(ب) **بلند نام شدن** | پیدا ست بمعنی نامور و شہرۂ آفاق شدن (اردو) الف (۱) نام بلند۔ وہ نام جو بلند اور مشہور ہو مذکّر (۲) وہ شخص جو شہرۂ آفاق اور نامور ہو (ب) شہرۂ آفاق اور نامور ہونا۔

بلند نظر اصطلاح۔ بقول برہان (۱) کنایہ از عالی ہمت صاحبان بحر و مؤید و جامع و سراج ذکر ایں کردہ اند و صاحب جہانگیری ہم در ملحقات آوردہ و بہار بر معروف قانع۔ چنانکہ اکثر عادت اوست (صائب) ہراں بلند نظر لاف ہمت است حلال ✤ کہ ننگ دار و ازیں فخرہا عار آمیز ✤ مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقیش یعنی نظر بلند قلب اضافت و (۳) اسم فاعل ترکیبی یعنی کسی کے نظر او دور بین است (اردو) (۱) عالی ہمت (۲) نگاہ بلند جو دور تک پہنچے مؤنث (۳) وہ شخص جو دور بین ہے یعنے تیز نظری کی وجہ سے دور تک مشاہدہ کر سکتا ہے۔

بلند نگاہ اصطلاح۔ بقول بہار معروف مؤلف عرض کند کہ مرادف بلند نظر بہر سہ معانیش (فقرۂ طغرا) دیدۂ بلند نگاہ قابل دیدن الخ (اردو) دیکھو بلند نظر کے تینوں معنے۔

بلند نوا اصطلاح۔ بہار بر معروف قانع مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلند آہنگ و بلند صدا است یعنی (۱) کسی کہ آہنگ و صدای او بلند است اسم فاعل ترکیبی و (۲) نوای بلند و آواز بلند و آہنگ بلند (قلب اضافت) (اردو) وہ شخص جس کی آواز بلند ہو (۲) آواز بلند۔ مؤنث یعنی جو آواز دور تک پہنچے اور دور سے سنائی دے۔

بلند و پست اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان (۱) کنایہ از آسمان و زمین و (۲) مالدار و گدا صاحب بحر ہم ذکر ایں کردہ و صاحب مؤید ایں را (بلند است و پست) نوشتہ چنانکہ بجایش گذشت و ما ہمدرسانجا بحث ایں کردہ ایم۔ موافق قیاس است (اردو) (۱) آسمان مذکر و زمین مؤنث (آسمان و زمین) (۲) مالدار اور فقیر۔

بلند و پست دیدہ اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از مردم نیک و بد دیدہ و تجربہ کار صاحبان بحر و انند ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج گوید کہ یعنی گرم و سرد جہاں دیدہ مؤلف عرض کند کہ نشیب و فراز جہاں دیدہ مراد از جہاں دیدہ و تجربہ کار (اردو)

تجربہ کار شخص جو نشیب و فراز جہاں سے واقف ہو۔

(الف) **بلند ہمّت** اصطلاح۔ بہادر۔ اس کو ایں از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ ہمّت بلند دارد یعنی عالی ہمّت در سخاوت و شجاعت و (۲) قلب اضافت ہمّت بلند (انوری ل۵) بلند ہمّت صدری کہ طبع و دستش را ؎ قضا پیام دہ است و قدر پیامبر است ؎ و از ہمین است.....

(ب) **بلند ہمّتی** بر یاء ت یای مصدری بمعنی عالی ہمّتی و سخاوت و شجاعت (ظہوری ۵) بلند ہمّتی خویش منعم دارد ؎ یکی ستادہ مگر در نہ آسماں دارم ؎

(اردو) (الف) (۱) وہ شخص جسکی ہمّت بلند ہو اور سخی اور شجیع ہو (۲) ہمّت بلند۔ ہمّت عالی۔ مؤنّث (ب) بلند ہمّتی۔ عالی ہمّتی۔ سخاوت شجاعت۔ مؤنّث صاحب آصفیہ نے (بلند حوصلہ) پر فرمایا ہے۔ عالی ہمّت۔ دل چلا۔ جری۔ بہادر۔ فراخ حوصلہ فیاض سخی

بلندی بقول ضمیمۂ برہان (۱) نقیض پستی و (۲) کنایہ از بزرگی ہم۔ بہار گوید کہ (۳) درازی و فرماید کہ بالفظ دادن و یافتن مستعمل۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب ہفت بربزرگی قانع صاحب فدائی کہ از علمائے معاصرین عجم بود می فرماید کہ بتازی ترجمۂ ایں علو و رفعت و ارتفاع است **مؤلّف** عرض کند کہ بلند بجایش گذشت جزیں نیست کہ یای مصدری در آخرش زیادہ کردہ اند شامل است بر ہمہ معانی مصدریش و استعمال ایں در ملحقات می آید (انوری ل۵) ای دراں پایہ کہ بلندی ہست ؎ از ورای ولایت گفتار ؎

(اردو) بلندی بقول آصفیہ (۱) اونچائی۔ اونچان۔ ارتفاع رفعت (۲) بڑی (مؤلّف عرض کرتا ہے کہ بزرگی کے معنوں میں بھی اسکا استعمال ہو سکتا ہے) (۳) درازی۔ لمبائی۔

بلندی بخشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ مرتبہ بلند کردن است (ملّا جامی ۵) بر ہمہ در شعر بلند یم بخش ؎ مرتبہ شعر پسند یم بخش ؎ (اردو) مرتبہ بلند کرنا۔ مرتبہ بڑھانا۔ رتبہ عالی عطا کرنا۔

بلندی جستن مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنے ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ خواہش بلندی و عروج است (سعدی ؎) بقدر ہنر جستہ باید محل ✤ بلندی و نحسی مجوچوں زحل ✤ **(اردو)** بلندی چاہنا۔ بلندی کی خواہش کرنا۔

(الف) بلندی دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنے ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ مرادف (بلندی بخشیدن) است (علی خراسانی ؎) گر نیاید آں کمان ابروی من مانند تیر ✤ صد بلندی میدہم ہر نالۂ آہستہ را ✤ مخفی مباد کہ از سندش .....

(ب) بلندی دادن نالہ را پیدا است کہ بمعنی بلند کردن نالہ باشد و ایں مصدر مرکّب خاص باتعمیم (الف) تعلّق دارد **(اردو)** (الف) دیکھو بلندی بخشیدن (ب) نالہ بلند کرنا۔

بلندی داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنے ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ رتبۂ عالی داشتن و رفعت حاصل کردن و بلند مرتبہ و رفیع بودن است (کاتبی نیشاپوری ؎) نہ تنہا گردنش سند سر از تن ✤ سرش دارد بلندی ہم زگردن ✤ **(اردو)** بلند مرتبہ ہونا۔ بلند ہونا۔ بلندی حاصل کرنا۔

بلندیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند شدن و بلند کردن **مؤلّف** عرض کند کہ اگرچہ محقّقین فارسی زبان ذکر ایں نکردہ اند لیکن موافق قیاس است۔ تعمیم خیال فارسیان مقتضی آنست کہ از ہر اسم جامد مصدری قائم کنند۔ چنانکہ (ابابکریدن) گذشت و برای ایں قسم مصادر غیر متعارفہ طالب سند استعمال می باشیم اگر محقّق صاحب زبانی مثل سروری و ناصری و جامع ذکر ایں می کرد ضرورت سند نبود و اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ فارسیاں از اسم جامد بلند بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر (دن) بقاعدۂ زبان خود مصدری وضع کردند کہ اصلی است و فرق اصلی و جعلی باصول ما بر (اسم مصدر) گذشت **(اردو)** بلند ہونا۔ بلند کرنا۔

بلندی کردن پنجہ مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند بحوالۂ بہار ذکر ایں کردہ از معنے ساکت و بہار ہم ازیں مصدر اصطلاحی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سندش از مرزا بیدل ہمان است کہ بر (بلند کردن پنجہ) گذشت محقق ہند نژاد بر تطابق سند ہم غور نمی کند و تعریف لغت ہم نمی فرماید۔ باز چہ می کند۔ حاطب اللیلی کار محققین نیست۔ در فارسی زبان معنی حقیقی ایں مصدر فوق حاصل کردن و غالب آمدن پنجہ با شد و بس (**اردو**) پنجہ کا غالب آنا۔

(الف) **بلندی گرای** استعمال۔ بہار ذکر

(ب) **بلندی گرائیدن** الف کردہ گوید کہ آنکہ گرایش و میلان او بہ بلندی و رفعت باشد و زلہ بر دارش آصفی نقل نگارش و (ب) را قائم کردہ بسندش الف را نقل می کند **مؤلف** عرض می کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است از مشتقات (ب) و (ب) بمعنی بلندی خواستن کہ (گرائیدن) بمعنی میل و قصد کردن می آید (**اردو**) (الف) بلندی چاہنے والا یعنی رتبہ بلند کی خواہش کرنے والا (ب) بلندی چاہنا رتبۂ بلند کی خواہش کرنا۔

بلندی گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (نظامی ؎) دولت ترکاں کہ بلندی گرفت ٭ مملکت از داد پسندی گرفت ٭ (صائب ؎) پایۂ عزت بلندی گیر و از افتادگی ٭ از قلم چوں حرفی افتد در کنارش جا دہند ٭ (**اردو**) بلند ہونا۔ بلندی حاصل کرنا۔ ترقی ہونا۔

(الف) **بلندی گزیدن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبول کردن بلندی و رفعت اختیار کردن و بلند شدن است (فردوسی ؎) بدو گفت دادم من ایں کام تو ٭ بلندی گزیند مگر نام تو ٭ مخفی مباد کہ از سندش مصدر خاص.....

(ب) **بلندی گزیدن نام** بمعنی بلند شدن

نام پیدا است کہ متعلق است با تعمیم الف (اردو) (الف) بلند ہونا۔ بلندی قبول کرنا (ب) نام بلند ہونا نام آور ہونا۔

بلندیں بقول برہان بفتح اوّل بر وزن نمدزین (۱) چوب بالائین در خانہ باشد و فرمایدکہ بعضے (۲) چہار چوب در خانہ را ہم گفتہ اند و بایں معنی بکسر اوّل و بای فارسی ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری ایں را مرادف بلند گوید کہ گذشت (استاد ؎) در و افراشتہ درہای سیمیں ÷ جواہر بر نشاندہ بر بلندیں ÷ صاحبان رشیدی و جامع و سروری ہم ذکر ایں کردہ اند و سند ہمہ محققین ہمین یک شعر استاد است **مؤلف** عرض کند کہ اینچہ بہ بای فارسی می آید مبدّل ایں باشد چنانکہ اسب و اسپ و یا ونون نسبت در آخر ایں بمعنی منسوب بہ بلند و معنی اوّل درست است کہ چوب بالائی را بلندیں گفتن موافق قیاس است و معنی دوم را خلاف قیاس دانیم کہ ہر چہار چوب۔ بلندیں نباشد۔ البتہ دو چوب بازو دیک چوب بالائی را توانیم گفت حق آنست کہ محققین بالا بر معنی شعر غور نکردہ اند۔ و بخیال ما مخصوص است برای معنی اوّل کہ در محلات شاہی جواہر بر ہماں نصب می باشد (اردو) (۱) چوکھٹ کے اوپر کی لکڑی۔ مؤنث (۲) چوکھٹ۔ مؤنث۔ (دیکھو بلند کے تیسرے معنے)۔

بلندی یافتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ رتبۂ عالی و رفعت یافتن و بلندی حاصل کردن است (صائب ؎) ستارۂ کہ دریں خاکداں بلندی یافت ÷ کہ چوں شرر ز جہاں باصطرار رفت ÷ (اردو) بلند رتبہ پانا۔ بلندی اور رفعت حاصل کرنا۔

(الف) **بلنگ مُشک** اصطلاح۔ الف بقول (ب) **بلنگ مُشت** ہفت بمعنی بلنگ مشت است و آں افرنج مشک باشد کہ بالنگوی خود را گویند کہ در کنارہای آب رواں بسیار می روید

و ذکر (ب) هم کرده صاحبان جامع و انند هم ذکر (ب) کرده اند مؤلف عرض کند که (الف) مخفف (ب) باشد و (ب) مبدل (پلنگ مشک) که اصل است و بجایش می آید و حقیقتش بذیل (افرنجمشک) بیان کرده ایم بای فارسی بدل شده به موحده چنانکه اسپ و اسب و کاف آخر بدل شده به قوقانی چنانکه چاشک و چاشت دیگر هیچ (اردو) دیکهو افرنجمشک۔

بلنگ مشک اصطلاح - بقول مؤید در نسخهای قلمی - افرنجمشک و در نسخهٔ مطبوعه (پلنگ مشک) بحذف نون که گذشت مؤلف عرض کند که همان (پلنگ مشت) که مبدل (پلنگ مشک) است بای فارسی و آن اصل است و این مبدلش چنانکه اسپ و اسب و صراحت ماخذ این بر (افرنجمشک) مذکور۔ (اردو) دیکهو افرنجمشک۔

بلو بقول مؤید مطبوعهٔ منشی نولکشور بذیل لغات فرس و بالفتح و بالکسر بمعنی آزمودن صاحب شمس هم ذکر این به همین معنی کرده گوید که لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند که تسامح هر دو محققین که لغت عرب را که بقول منتخب بمعنی آزمودن است فارسی قرار داده اند از اینجاست که همه محققین فارسی زبان این را نوشته اند و در دیگر نسخ قلمی مؤید هم بذیل لغات فارسی ذکر این نیست (اردو) آزمانا (غیر متعلق)

بلوان بقول شمس بحوالهٔ تنجری بضم با و فتح لام لغت فارسی است بمعنی سنگی معروف که او را بلور گویند مؤلف عرض کند که دیگری از محققین لغات فارسی زبان ذکر این نکرد تا آنکه سند استعمال این پیش نه شود۔ اسم جامد فارسی زبان نگوئیم از اینکه محقق بی تحقیق پایه اعتبار ندارد و معاصرین عجم از این ساکت (اردو) دیکهو بلور۔ مذکر۔

بلوانیه بقول برهان با واو بروزن همسایه پرستوک را گویند که بعربی خطاف نام دارد صاحبان جهانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و هفت هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که مخفف

بالوایه که به همین معنی گذشت **مؤلف** عرض کند که درست می فرماید و ما همدر انجا اشارهٔ اصل این کرده ایم که بالوانه بنون است و مبدّل این بالوایه به بای فارسی هم می آید (**اردو**) دیکهو بالوایه و بالوانه۔

بلوتک بقول برهان بضمّ اوّل و فتح تای ترشت بروزن خروسک ظرفیکه بدان شراب خورند صاحب جهانگیری این را مرادف بلوک گوید که به همین معنی می آید۔ صاحبان رشیدی و جامع همزبانش **مؤلف** عرض کند که در ترکی زبان بقول کنز لغات ابرسفید و پوزبند دهان شتر را نام است و بولوت بقول لغات ترکی بمعنی مطلق ابر فارسیان لغت اوّل را بزیادت کاف تصغیر مغرس کردند و برای جام شراب نام نهادند که آب دارد و ابر کوچکی گفته شد که آب می دهد مانند ابر دیگر۔ هیچ معاصرین عجم برزبان ندارند و فارسی قدیم می خوانند (**اردو**) ظرف شراب یعنی وه ظرف جس سے شراب پیتے ہیں۔ ساغر۔ جام۔ مذکّر۔

(الف) **بلوچ** صاحب ناصری نسبت (الف) گوید که (۱) طائفه درمیان کرمان و سیستان و ولایت۔ ایشان را

(ب) **بلوچ** بلوچستان نام است در ملک کچ و مکران و مکس و قلات و بامپور و کنار بحر سند سکونت دارند و قطّاع الطریق اند صاحب جامع برقوم صحرائی و کم عقل و شجاع قانع و در مؤیّد مطبوعهٔ این معنی یافته می شود و لیکن در نسخ قلمی یافته نمی شود صاحب برهان نسبت (ب) می فرماید که بضمّ اوّل و ثانی و سکون ثالث و جیم فارسی قومی که صحرائی است و صاحب سروری همزبانش و فرماید که ایشان را (کوچ بلوچ) هم نام است (نجد هگرد) با برگ و چارپای چنین هرکه بیندم + گوید وزیر نیست لگور است یا بلوچ + **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم قول سروری را درست دانند که بلوچستان هم بای فارسی معروف است و انچه بای عربی گفته اند مبدّل آنست بمجاورهٔ مقامی همچون کاچ و کاج (**اردو**) بلوچ فارسی میں بلوچستان کے جنگلی قوم کا نام ہے جو کم عقل مگر شجیع ہے جو چوری میں ممتاز ہے۔ مؤنّث۔

(۲) بلوج - بقول جامع بروزن خروج علامتی کہ برطاق نصب کنند۔ صاحب مؤیّد ذکر ایں کردہ صاحب برہان ذکر ب) بہ ہمین معنی فرمودہ صاحب سروری بحوالہ نسخۂ میرزا اہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند۔ کہ ایں مجاز معنی پنجم است کہ نقش بیروں برآمدہ از دیوار۔ سرطاقچہ ہمچوں تاج خروس می باشد نظر بہ شباہتش ایں را بدیں اسم موسوم کردند و انچہ بہ جیم فارسی است اصل است و مبدّل آں بلب و لہجہ مقامی بہ جیم عربی چنانکہ کاچ و کاج۔ معاصرین عجم تصدیق ایں می کنند (**اردو**) وہ بلند گلکاری کا نشان جو طاقچوں پر چونے اور گچ سے بنایا جاتا ہے (مذکر) دکن کے معمار اسکو کلگی کہتے ہیں جو کلغی سے بگڑا ہوا لفظ ہے (مؤنث) -

(۳) بلوج - بقول جامع بروزن خروج نام ولایتی از ایران صاحب مؤیّد ذکر ایں کردہ۔ صاحب برہان ذکر ب) بہ ہمین معنی فرمودہ۔ صاحب سروری بحوالہ مؤیّد الفضلا ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ اجمال بیان محققین بالا از تعریف مزید باز داشت۔ اصل بہ جیم فارسی است چنانکہ قول معاصرین عجم است و مبدلش بہ جیم عربی چنانکہ کاچ و کاج و ایں تبدیل پیزی نیست جز آنکہ لب و لہجہ مقامی است (**اردو**) ایران کی ایک ولایت کا نام بلوچ یا بلوچ ہے جسکی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہوسکی معاصرین عجم یا کسی اور تاریخ سے اسکا پتا نہیں چلتا۔ غالباً بلوچستان مراد ہوگی۔

(۴) بلوج - بقول جامع بروزن خروج گوشتے شبیہ بتاج خروس در میان فرج زنان کہ بریدن آں سنت است۔ در نسخۂ مطبوعہ مؤیّد یافتہ می شود و در دیگر نسخ قلمی ندارد۔ صاحب برہان بر ب) ذکر ایں کردہ و صاحب سروری بحوالہ نسخۂ میرزا اہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم یعنی تاج خروس است کہ فارسیاں نظر بر شباہت ایں با آں۔ ایں را بدیں اسم موسوم کردند کہ بالای مبال واقع می باشد

وعربان ختان زنان عرب در عالم شباب بر ہمیں مقام می کنند وقول شان است کہ ایں عمل دافع بعض امراض اناث است چنانکہ ختان مردان ہم۔ گویند کہ ازیں عمل ختان شہوت مرداں ترقی پذیرد و برعکس آں زنان را کم می شود مگر قوت حس ہر دو بفزاید کہ متعلق بہ ذوق است نہ شوق اطبای حال انگلیسی منافع طبی ایں را تسلیم کنند و بعض از رجال نصرانیاں ختان را قبول می آرند (اردو) فرج کے بیرونی حصہ پر جو گوشت بلند ہوتا ہے جس میں عربوں نے ختنہ کی عادت رکھی ہے اسکو فارسی میں بلوج کہتا ہے صاحب آصفیہ نے اسکو ثما (مذکر) عربی میں بظر اور ترکی میں تلاق کہتے ہیں۔

(ع) بلوج۔ بروزن خروج بقول جامع و مؤید تاج خروس را گویند۔ صاحب برہان (ذکر ب) بہمین معنی فرمودہ صاحب سروری بحوالہ ادات الفضلا ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است یکی از علمای معاصرین عجم گوید کہ فارسیاں از لغت بلوج عربی کہ بمعنی درخشیدن است ایں را مفرس کردہ بدیں معنی استعمال کردند کہ تاج خروس ہم در آفتاب رخشندگی دارد و گویند کہ ایں اصل است وانچہ بہ جیم فارسی آمدہ مبدل ایں چنانکہ چوجہ و چوچہ و ایں تبادل باب و لہجہ بمقامی است دیگر (اردو) تاج خروس۔ بقول آصفیہ مذکر۔ مرغ کے سر کی کلغی وہ مرخ گوشت کا ٹکڑا جو مرغ کے سر پر ہوتا ہے۔

بلور بقول برہان بروزن سنور و زنبور و تنور نام سنگی سفید براق معروف و فارسیان بتخفیف استعمال نمایند و ظام و تاب از صفات اوست صاحب محیط می فرماید کہ آں سنگی است معدنی کہ در ہند و ستان بسیار یافتہ میشود سفید شفاف و آنچہ در آں گذار مانند شاخ سفید و بیشتر آں نکند و گویند آبی است کہ سائل می باشد و منجمد می گردد و نرم تر از زمرد و سخت تر از شیشہ و بعضی جاہا مانند کشمیر سخت تر و افضل آں آنست کہ بسیار سفید و صاف جرم باشد و بہتر اقسام ایں سنگ آنست کہ از [illegible] گویند و آں قلیل الاستعمال در طب و علاج آں قند کہنہ و چوں آنرا

مقابل آفتاب کنند و در قرب آں از جانب دیگر پنبۂ نرم زدہ نہند شعاع در پنبہ نفوذ کند و آں را بسوزد و اکتحال باریک سودہ آں برای رفع بیاض چشم وسیل وجرب عین نافع واز خواص آنست کہ تعلیق آں بہ جہت رعشۂ اطفال ومنع فزع در خواب کند و درد دندان را نافع مؤلف عرض کند کہ لغت عربست بہ تشدید و فارسیاں کہ بہ تخفیف استعمالش کردہ اند مفرس باشد ایں را بزادی ہم خوانند کہ بجایش گذشت (اردو) بلور۔ دیکھو بزادی کے دوسرے معنے۔ اور اسی کو اردو میں آتشی آئینہ بھی کہتے ہیں۔ مذکر۔

بلور بی جیوہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آبینہ بی قلعی را نامند صاحب بول چال ہم ذکر ایں کردہ و معاصرین عجم ہم بر زبان دارند مؤلف گوید کہ مرکب توصیفی است و جیوہ بقول غیاث بمعنی سیماب (اردو) بے قلعی آئینہ وہ آئینہ جس کی پشت پر پارہ نہ چڑھایا گیا ہو (مذکر)۔

بلور ساختہ اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بلور مصنوعی را نامند کہ صاف کردہ شدہ باشد۔ صاحب بول چال بتحقیقہ قانع مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است خلاف بلور اصلی یعنی آئینہ را کہ جلا دادہ صاف کردہ باشند۔ معاصرین عجم آنرا بتنگ اضافت بلور ساختہ گویند (اردو) مصنوعی بلور۔ صاف کیا ہوا آئینہ۔ مذکر۔

بلور معدنی استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بلوری کہ از کان برآورد باشند۔ صاحب بول چال گوید کہ بلور اصلی را نامند مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی۔ مقابل بلور ساختہ بمعنی حقیقی خود است (اردو) اصلی بلور جو ساختہ نہو بلکہ معدن سے نکالا ہوا ہو۔ مذکر۔

بلورین استعمال۔ بقول بہار و انند ہر چیز منسوب بہ بلور چوں دست بلورین و کنایہ از دست صبیح مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی اول حقیقی است و (۲) کنایہ لطیف چنانکہ نظر بر سپیدی رنگ دست را

بلورین گفتند از قبیل ساعد سیمیں. مخفی مباد کہ یاؤنون نسبت است وطرز تعریف بہار خوش نمی نماید مقصود آنست کہ مجرّد لفظ بلورین بمعنی حقیقی ہر چیز منسوب بہ بلور باشد. چنانکہ جامع بلورین چون بمعنی مجاز گیریم کہ باشد بنظر سپیدی وجلای آں چیز کہ آنرا بلورین گفتند ومثال ایں است (بلورین دست) یا (دست بلورین) استعمال ایں در ملمعات می آید (خواجہ شیراز ۵۲) ہر مژۂ لعل گزاں دست بلورین ستدم ✤ آب حسرت شدہ در چشم گہربار بماند ✤ (اردو) (۱) بلورین بلور کا (۲) بطریق کنایہ بھی بلورین کہہ سکتے ہیں۔ جیسے بلورین ساعد۔

بلورین اندام اصطلاح۔ بقول بہار وآنند از اسمای محبوب مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ اندام بلورین در رنگ وصفا دارد وکنایہ از یار باشد. حیف است کہ سند استعمال پیش نکردو لیکن معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بلورین اندام یار کو کہہ سکتے ہیں۔ تذکر

(۱) **بلورین پنجہ** اصطلاح۔ بقول بہار و

(۲) **بلورین تن** انند از اسمای محبوب

(۳) **بلورین ساعد** مؤلف عرض کند کہ

(۴) **بلورین ساق** ہر پنج کنایہ باشد از یار۔

(۵) **بلورین سرین** نظر بر صفای رنگ سپیدی

آب وتاب پنجہ وتن وساعد وساق وسرین یار (ملا عبد اللہ ہاتفی ۵۵) ہمہ گلعذاران غنچہ دہن ✤ بلورین سرینان سیمیں ذقن ✤ اگرچہ سند دیگر اصطلاحات پیش نکردو لیکن معاصرین عجم بر زبان دارند وشعرای سلف ہم استعمال ایں کردہ اند. ہمہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) بلورین پنجہ (۲) بلورین تن (۳) بلورین ساعد (۴) بلورین ساق (۵) بلورین سرین بر سبیل کنایہ ترکیب فارسی ہی یار کو کہہ سکتے ہیں۔ تذکر

بلورین طبق اصطلاح۔ بقول بہار از اسمای اسپ است مؤلف عرض کند کہ آنہا بہ رنگ نقرہ گویند است کہ کفل بلورین دارد وکہ آنرا باعتبار رنگ نقرہ گو

یعنی سپید رنگ اسم فاعل ترکیبی است (نظامی)
همه گوهرین زین زرّین ستام ؛ بلورین طبق بلکه بیجاده فام ؛ مخفی مباد که دریں جا (بلورین طبق) استعارة باشد (اردو) سپید گھوڑا جسکو نقرہ کہتے ہیں۔ مذکّر۔

بلوس بقول برہان بفتح اوّل بروزن عروس (۱) بمعنی فریب وخدعہ باشد و (۲) شخصے را نیز گویند کہ بچرب زبانی و فریبندگی مردم را از راہ بیروں برد و فرماید کہ بامیمعنی بضم ہم آمدہ و (۳) بمعنی فروتنی ہم صاحب جامع بابرہان متّفق۔ صاحب سروری بمعنی دوم قانع (شمس فخری ۲) بچاپلوسی خود را آراستن کار دل نکونہ بود کار چاپلوس بلوس ؛ صاحب رشیدی گوید کہ بالفتح آنکہ بالوس باشد یعنی بفروتنی و چرب زبانی با مردم بود و فرماید کہ حق آنست کہ در لوس ایراد کردہ شود۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی و شعر شمس فخری می فرماید کہ درین بیت دو نسخہ است یکی آنکہ دل نکو نبود کار چاپلوسی بلوس ؛ دوم چنانکہ گذشت۔ پس بر ہر دو تقدیر باجزو کلمہ است و بلوس بمعنی صاحب لوس غایتش در اوّل صفت چاپلوس باشد و در دوم جزو کار او یعنی کار چاپلوس ہمیشہ فریبندہ باشد لیکن این قدر ہست کہ این قسم ترکیبات را در لغات منفردہ آوردن صحیح نبود زیرا چہ وجہ خصوصیت ہیچ نیست و فرماید کہ آنچہ صاحب برہان بلوس را بمعنی خدعہ و فریب نوشتہ ہم صحیح نبود (انتہی) **مؤلّف** عرض کند کہ لوس بقول برہان بثانی مجہول بروزن طوس بمعنی چرب زبانی و مردم را بزبان فریفتن و بادی دادن و فروتنی (الخ) پس لوس کہ اسم مصدر (لوسیدن) است بر سبیل مجاز بمعنی مکر و فریب ہم آمدہ پس در تحقیق متحقّق شد کہ در لغت بلوس موحّدۂ اوّل زائد است۔ برای معنی اوّل و کسی کہ مکر و فریب دارد و بچرب زبانی فریبد آنرا (بالوس) گفتن غلط نیست کہ مخفّف آں بلوس باشد البتہ برای معنی سوم ہم باید کہ موحّدۂ اوّل زائد گیریم و نظر باعتبار جامع کہ محقّق اہل زبانست این را بمعنی سوم اسم جامد

فارسی زبان دانیم. بی تحقیقی خان آرزو ست که این معنی را غلط گفت ما صاحب جامع را معتبر تر از خان آرزو دانیم که محقّق زبان خود است. نمی دانیم که خان آرزو نسبت ترکیبات چه می سراید حق آنست پی بحقیقت نبرده زبان می کشاید (اردو) (۱) فریب مذکّر (۲) فریبی (۳) عاجزی. فروتنی. مؤنّث.

(۱) **بلوغ** بقول بهار (۱) بحد مردی رسیدن کودک و فرماید که فارسیان بدین معنی (۲) را استعمال کنند (شیخ شیراز قطعه) امر دانگه که خوب و شیرین است ✤ تلخ گفتار و تند خوی بود ✤ چون بریش آمد و بلوغت شد ✤ مردم آمیز و مهر جوی بود ✤ **مؤلّف** عرض کند که (۱) لغت عرب است و (۲) را مفرّس دانیم (اردو) (۱) بلوغ بقول آصفیه (عربی) اسم مذکّر. جوانی. مردی. شباب آپ ہی نے (۲) بلوغت کو بھی عربی کہا ہے اور انہیں معنوں میں اسم مؤنّث فرمایا ہے.

بلوک بقول برہان و جامع بضمّ اوّل بروزن سلوک (۱) ظرف شراب خوری را گویند و فرماید که بقول بعض ظرفی باشد که آنرا بصورت حیوانات ساخته باشند و بدان شراب می خورند و (۲) پشکل شتر را نیز گویند و (۳) جائی باشد که مشتمل بود بر چندین قریه و ده و بترکی بمعنی جماعت صاحب جهانگیری گوید که مرادف (بلوک) و بر معنی اوّل قانع (رودکی ؎) میگسار اندر بلوک شاهوار ✤ خوش بشادی در خزان و نوبهار ✤ صاحب سروری بذکر معنی اوّل می فرماید که در بعضی نسخ بدو کاف هم آمده یعنی (بکوک) و **بلوک** بضمّ با بمعنی سرگین هم وسند بالا را مال عسجدی گوید. صاحب رشیدی متّفق با جهانگیری ✤ خان آرزو در سراج گوید که تحقیق این در بکوک گذشت **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل بر (بکوک) اشاره این کرده ایم که این مبدّل آنست و نسبت معنی دوم این را اسم جامد دانیم و بمعنی سوم مفرّس باشد که صاحب کنز بر این لغت حواله بولک کرده و بولک را بمعنی حصّه و قطعه نوشته و همین لغت در ترکی بمعنی جماعت هم آمده

پس فارسیان بلوک را بہ تصرّف در معنی استعمال کردند بمعنی سوم۔ معاصرین عجم این معنی را تسلیم نمی کنند و گویند کہ فارسیان لغت ترکی بلوک را بمعنی دیہہ و قصبہ بسبیل تفریس استعمال کردہ اند و جمع این است بلوکات بقاعدۂ عربی بمعنی قصبات۔ دیگر ہیچ مؤلّف قول شان را نسبت محاورۂ زمانہ حال تسلیم می کند و بلوکات بمعنی قصبات می آید (اردو) (۱) دیکھو بلوک کے دوسرے معنے (۲) اونٹ کی مینگنیاں مؤنث (۳) چند دیہات کا مجموعہ جیسا تعلقہ۔ مذکّر۔

بلوکات بقول غیاث و رہنما بضمّتین و کاف عربی چسپندہ کہ باہم تعلّق داشتہ باشند کہ بہندی پرگنہ گویند و بحوالۂ فرہنگی گوید کہ جمع بلوک است کہ بضمّ اوّل بمعنی قصبہ و دہ باشد و فرماید کہ این لغت ترکی است۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار می فرماید کہ بمعنی قصبات باشد و صاحب بول چال می طراز د کہ بمعنی ضلع و علاقہ و پرگنہ و محال مؤلّف عرض کند کہ ہیچ یکی از محقّقین پی بہ حقیقت نبردہ لغت بلوک بمعنی مجموعۂ دیہات چند گذشت کہ ما آنرا تعلقہ گفتہ ایم از بس کہ در ہند مجموعۂ دیہات را تعلقہ و مجموعۂ تعلقات را ضلع و مجموعہ اضلاع را صوبہ نامند وہم برین قیاس بزمانۂ سلف مجموعۂ تعلّقات را پرگنہ نام بود و مجموعہ پرگنہ ہا را محال و مجموعۂ محالات را سرکار می گفتند۔ پس بلوکات بقاعدۂ عربی جمع بلوک است تعریف غیاث و رہنما صحیح نباشد و تعریف بول چال من وجہ موافق قیاس و لیکن باعتبار صاحب روزنامہ کہ درین ہر پنج محقّقین بالا معتبر است۔ عرض می کنیم کہ بلوک را کہ گذشت عرض معنی سوم بمعنی دیہہ و قصبہ می گویند کہ مفرد ہمین بلوکات بمعنی قصبات است و از معاصرین عجم تصدیق معنی بیان کردۂ صاحب روزنامہ می شود و موافق قیاس ہم و اینہم بعید نیست مفرس باشد کہ فارسیان لغت ترکی را بتصرّف در معنی بقاعدۂ جمع عربی استعمال کردہ اند

(اردو) قصبات - قصبہ کی جمع - مذکر - دیہات - دیہہ کی جمع - مذکر -

بلون بقول برہان بضمّ اوّل بروزن سکون (۱) بمعنی بندہ باشد کہ در برابر آزاد است - صاحب رشیدی با او متفق (نزاری ع) منعم و مفلس و آزاد و بلون - صاحبان ناصری و جامع دانند و ہفت و موید و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند - صاحب بول چال گوید کہ (۲) مرادف بالون بمعنی غبارہ کہ در انگلیسی زبان بیلون گویند **مؤلف** عرض کند کہ بولون در ترکی زبان بقول صاحب لغات ترکی بمعنی اسیر و کنایہ از غلام است - فارسیان بحذف واو آنرا مفرس کردہ اند ہمین قدر راست حقیقت ایں لغت بمعنی - اوّل و بمعنی دوم مخفف بالون بحذف الف و ایہم مفرس باشد کہ حقیقت بالون بجایش عرض کردہ ایم و جا دارد کہ ایں را با بالون متعلق نگنیم بلکہ مفرس بیلون دانیم بحذف تحتانی و تصرف در اعراب کہ بیلون لغت انگلیسی است بہ ہمین معنی (اردو) (۱) غلام - بقول آصفیہ - عبد بندہ - مذکر - (۲) دیکھو بالون -

(الف) بلوندک خان آرزو در سراج نسبت (الف) گوید کہ بروزن فرزندک مرادف (ب) و نسبت (ب) **(ب) بلونک** فرماید کہ بروزن عروسک بضمّ و فتح نون شمشیر چوبین و گوید کہ بقول بعض (ج) ہم ہمان **(ج) بلونہ** باشد - صاحب برہان ہم ذکر (ب و ج) و بدیل (ب) ذکر الف کردہ - صاحبان سروری و جہانگیری و جامع ہم ذکر (ب و ج) کردہ اند و صاحب ناصری بر ذکر (ج) قانع **مؤلف** عرض کند کہ (بلونک) بجایش گذشت و ما صراحت ماخذ ایں ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بلونک -

بلوی بقول شمس بمعنی زحمت و بلا - صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد **مؤلف** عرض کند کہ صاحب اند بحوالہ منتہی الارب ذکر (بلوی) با لف مقصورہ کردہ گوید کہ لغت عرب است بمعنی سختی و زحمت - پس عجبی نیست کہ فارسیان ہمین لغت را بتصرف خفیف در لفظ مفرس

کردہ باشند ولیکن بدون سند استعمال مجرد قول شمس اعتبار را کافی نیست کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) بلا۔ زحمت۔ مؤنث۔

بلہ بقول ہفت بفتح اوّل ولام وہای مدوّرۂ زدہ (۱) بضاعت قلیل را گویند و (۲) بقول غیاث بفتحتین وہای مختفی بتصرّف لوطیان عجم مخفف لفظ بلی کہ بمعنی آریست مؤلف عرض کند کہ مشتاق سند استعمال برای معنی اوّل می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و تکمیل بحث این معنی دوم بر (بلہ ستّار) می آید (اردو) (۱) تھوڑی بضاعت مؤنث۔ تھوڑا سرمایہ مذکّر۔ (۲) دیکھو آرے۔

بُلہانہ بقول بہار منسوب بہ بُلہ کہ جمع ابلہ است (علی خراسانی ؎) سنگہا طفلاں بمن انداختند ✤ بسکہ کردم بیقدش بلہانہ رقص (ولہ ؎) عقل حیرانست از بازیچۂ دور فلک ✤ بر مدار زشت گیتی خندۂ بلہانہ کن ✤ مؤلف عرض کند کہ از قبیل (ابلہانہ و احمقانہ کہ با واحد است) (اردو) ابلہوں کے مثل۔ احمقوں کا سا۔

بلہ ستّار اصطلاح۔ وارستہ گوید کہ بمعنی (بلی ای خدا) باشد و این تصرّف لوطیانست در لفظ بلے (میر نجات ؎) گنہ از بندہ ببخشیدن عصیان باتست ✤ بلہ ستّار کہ ستّاری رندان باتست ✤ و فرماید کہ لوطیان و مقامران ولایت بیشتر خدا را بلفظ ستّار یاد کنند و قسم ہم بہ ستّار می خورند۔ صاحبان بحر و بہار و انند ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ اشارۂ ہمین معنی بلہ بجایش گذشت و حق آنست کہ بلی با لف لغت عرب است کہ فارسیان بہ اظہاریای معروف کنند بمعنی آری و فرقہ خاص ایشان لعنۃ اللہ علیہم آں را مغرس کردہ است بہ تبدیل تحتانی بہ ہای ہوز چنانکہ رونیدہ و رونہندہ و خوی و خوہ و ای بر میر نجات۔ خدایش نجات بخشند (اردو) ہاں اے خدا۔ کیوں نہیں اے خدا۔

بُلهوس بقول رشیدی بذیل بل بمعنی بسیار هوس دارند و هم او بقول بعض گوید که اصل این لغت عربی (ذو الهوس) است صاحب جامع هم ذکر این بذیل بُل کرده **مؤلف** عرض کند که آنانکه این را مخفف (ذو الهوس عربی) دانند تسامح شان است. فارسیان هوس را بالغت بل مرکب کرده (اسم فاعل ترکیبی) قرار داده اند دیگر هیچ و بسیاری از همین قسم (مرکبات مرکبه بالفظ بل) همدرین باب گذشت (اردو) ذوالهوس. بقول آصفیه (عربی) صفت. لالچی. طامع. حریص. بہت ہوس رکھنے والا۔ ہوسناک۔ خواہش نفسانی کا پابند۔

بلی بقول انند و غیاث لغت فارسی است بالفتح و کسر لام که برای تصدیق کلام آید و اصل این لفظ عربی است بفتح لام که فارسیان بکسر لام استعمال این کنند **مؤلف** عرض کند که استعمال عربیان با الف مانند موسیٰ و عیسیٰ است و استعمال فارسیان با ظهار یای معروف ازینجاست که آنان لام را مفتوح خوانند و اینان مکسور۔ در عربی بودن این شکی نیست و در فارسی مفرس است و بس و استعمال بعض به تبدیل تحتانی آخره بهای هوز است چنانکه گذشت و فرقی در معنی زبان عرب نکرده اند (انوری ؎) بلی تو قمع من بنده خود همین بود است ✤ چه در قدیم و حدیث و چه در قلیل و کثیر ✤ (رودکی ؎) با ضطرار در پس دست او فتاد و بر است ✤ بلی اگرچه یکی را در ین نبود گناه ✤ (ظهوری ؎) نمی افتد خطا تیرم ولی دشمن نمی ترسد ✤ بلی در شست بکشادن خطا از من نمی آید ✤ (اردو) کیوں نہیں۔ ہاں۔

بلیاد بقول برہان با یای حطی بروزن بغداد جامۂ ساده را گویند که نقشی و طرحی دران نباشد و فرماید جای دیگر جامۂ سیاه نوشته اند و هیچکدام شاهد ندارد و صاحب سروری بر جامۂ ساده قانع۔ صاحب جامع متفق با برہان۔ خان آرزو در سراج بر نقل قول برہان۔ قناعت کرده و صاحبان بهفت و انند

نقل برہان برداشتہ مؤلف عرض کند کہ نظر براعتبار سروری وجامع اسم جامد فارسی زبان دانیم کہ ہر دو محققین صاحب زبان اند۔ قول شان سندی را ماند۔ نمیدانیم کہ صاحب برہان چہ قسم شاہدی طلبد (اردو) سادہ کپڑا۔ کالا کپڑا۔ مذکر۔

بلیان بقول برہان بفتح اوّل بروزن غلیان (۱) نام خضر پیغمبر است کہ برادرزادہ الیاس پیغمبر بود و (۲) نام قریہ ایست از ولایت کازراں و آنجا محل و مرقد اولیاء اللہ بسیار است۔ گویند خضر آں قریہ را بنا کردہ و منسوب بنام نامی خود ساختہ۔ صاحب ناصری بر معنی دوم قانع و ہیچ اشارہ آباد کنندۂ آں نکرد۔ صاحب جامع ذکر ہر دو معنی کردہ صاحبان مؤیّد و ہفت و انند ہم ذکر ایں کردہ اند و صاحب انند صراحت می کند کہ لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ معنی دوم قرین قیاس و ہر دو معنی را باعتبار صاحب جامع تسلیم کنیم کہ محقق زبان خود است (اردو) بلیان (۱) خضر علیہ السلام کا نام (۲) ایک موضع کا نام جو آپ ہی کا آباد کیا ہوا ہے اور ولایت کازراں میں واقع دونوں معنوں کے ساتھ۔ مذکر۔

بلیت صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ آں پارۂ کاغذ مطبوعہ را نام است کہ برخ ہائے معین از حکومت وقت بہم رسد کہ برنامہ ہا می چسپانند و ہمین معاوضہ اہتمام ارسالش بہ مکتوب الیہ باشد کہ در ہندی ٹکٹ و چٹی نام دارد۔ صاحب بول چال می فرماید کہ بلیت و بلیتی ہر دو مستعمل و صاحب رہنما بمعنی رقعہ گوید مؤلف عرض کند کہ دریں ہر سہ محققین صاحب روزنامہ معتبر است کہ ترجمۂ آں در انگلیسی زبان ہم دارد یعنی ٹکٹ۔ مخفی مباد کہ عرباں در محاورۂ حال انتظام نامہ بریدی را گویند و بلیت چیزے را کہ در انگلیسی زبان پوسٹ بہ فوقانی ہندی و بہندی ڈاک۔ بلا ہندی

نام است و مؤلف (لغات جدیدۂ عربی) گوید کہ بنوامیہ لغت برید را از فارسی زبان گرفتہ اند مامی گوئیم و بعض معاصرین عجم ہم ہمیں (برید) را بفتح اوّل و کسر دوم بہ یای معروف استعمال می کنند برای انتظام نامہ بری کہ از حکومت وقت می شود و شک نیست کہ تعلق لغت برید با مصدر بُردن باشد کہ امر حاضرش بُر را آیای مصدری و دال مہملۂ زائدہ مرکب کردہ لفظی ساختند۔ برای کاروبار نامہ بری و خطوط رسانی و بلیت مبدّل آں مخصوص است بمعنی مذکورۂ بالا کہ رای مہملہ بدل شد بہ لام چنانکہ آرند و آلند و دال مہملہ بدل شد بہ تای فوقانی چنانکہ زردشت و زرتشت۔ پس برید عام است و بلیت خاص (اردو) ٹپہ کا ٹکٹ مذکر

(الف) **بلیل** (الف) بقول ضمیمۂ برہان بروزن دلیل مخفف بلیلہ و آں دوائے است قابض۔

(ب) **بلیلہ** (ب) بقول برہان بفتح اوّل بروزن ہلیلہ (۱) دوائی کہ معرب آں بلیج است۔ صاحب ناصری ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل (ب) گوید کہ قوسی (۲) بمعنی باد نمناک ہم آورد و فرماید کہ ظاہرا بیائے معروف لفظ عربی باشد چہ بل بہ تشدید در عربی بمعنی نم است۔ صاحب محیط نسبت (ب) گوید کہ اسم فارسی است و معرب آں بلیلج و بہندی بہیڑہ و کرک پھل و بیٹھک و آں ثمر درختی است ہندی و طعم آں تلخ شبیہ بہ طعم ہلیلہ و غیر از قسم ہلیلہ نیست و بقول شیخ سرد در اوّل و خشک در دوم و گویند سرد در دوم و خشک در آخر دوم قریب بطعم و طبع آملہ و مغز آں حلو قریب بہ طعم بُندق و دراں قوت مطلقہ و قوت قابضہ است و تقویت معدہ را نفع بخشد و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ برای معنی دوم۔ (ب) ہمیں قدر کافی است کہ لغت عرب است بدینمعنی (کذا فی محیط المحیط) (**اردو**) (الف) بھیڑا بقول آصفیہ۔ مذکر۔ ایک قسم کی بڑی ہڑ ہلیلہ (ب) (۱) دیکھو الف و (۲) ہولے سرد مؤنث۔

بلی میوہ زمیوہ رنگ گیرد مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر ایں کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیاں در تمثیل اثر صحبت ایں مثل را زنند دیگر ہیچ حقیقت ایں ہمین کہ عادت است چون در یک مقام اقسام میوہا باشد کہ از شاخ درخت جدا کردہ محفوظ کنند زود رنگ گیرد و لائق استعمال می شود برخلاف آں اگر یک قسم میوہ در جائی نہند بدیر رنگ گیرد (اردو) (خربوزہ کو دیکھکر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے) بقول آصفیہ۔ آدمی کو دیکھکر آدمی ڈھنگ اختیار کرتا ہے صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے

بلین بقول شمس (۱) نام پرندۂ در فارسی زبان کہ اورا چرغ ہم گویند و (۲) لقب پادشاہ ہند کہ اورا غیاث الدین گفتندی مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین لغات فرس ذکر ایں نکرد بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ صاحب شمس محقق بی تحقیق است و معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) (۱) ایک پرند کا نام جسکو چرغ کہتے ہیں دیکھو چرغ (۲) غیاث الدین بادشاہ ہند کا لقب۔ مذکر۔

بلیناس بقول برہان بفتح اوّل وثانی بہ تحتانی رسیدہ ونون بالف کشیدہ وسین بی نقطہ زدہ نام حکیمی کہ انیس وجلیس سکندر بود۔ صاحب سروری می فرماید کہ اورا (بلنیاس جادو) ہم می گفتند صاحب جامع ہم ذکر ایں کردہ صاحب انند صراحت مزید کند کہ لغت فارسی زبان ست وصاحب مؤید ہم آنرا بدیل لغات فارسی جادادہ مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ ایں متحقق نہ شد (اردو) بلیناس ایک حکیم کا نام ہے جو سکندر کا معاصر اور اس کا مصاحب تھا۔ مذکر۔

موحدہ با میم

بم بقول سروری بفتح با (۱) نام قریۂ از قرای کرمان باشد (عماد فقیہ) عدو را بروی از دل بار غم بادہ سناں او کلید فتح بم باد ✤ صاحب جہانگیری گوید کہ نام قلعہ ایست از توابع کرمان۔ صاحبان

رشیدی و ملحقات برهان و جامع همزبان جهانگیری - خان آرزو در سراج گوید که شهریست از کرمان مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح و به تشدید میم نام شهری از کرمان (کذا فی المنتخب) فارسیان به تخفیف میم استعمالش کرده اند و انچه نام قریهٔ نوشته اند درست نباشد و باشد که ابتدا از همان شهر بصورت قریهٔ باشد و انچه بعض محققین قلعهٔ گفته اند هم درست است که قلعه واقع شهر بم را هم بنام بم موسوم کرده باشند بالجمله این مفرس است نه فارسی (اردو) بم کرمان میں ایک شہر اور قلعہ کا نام ہے - مذکر (۲) بم - بالفتح بقول سروری ضد زیر یعنی صدائے که از تار گنده وغیره برآید (مولوی معنوی ؎) بی زیر و بی بم تو مائیم در غم تو ٭ در نای این نوازن کافغان ز بینوائی ٭ صاحب جهانگیری فرماید که تار گنده را گویند که ضد زیر است - صاحب رشیدی همزبانش صاحبان ملحقات برهان و جامع هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که خصوصیت تار ندارد در نقاره هم گویند و هم او در چراغ هدایت می فرماید که مقابل زیر است بهار گوید که آواز بلند را نام است مقابل زیر مؤلف عرض کند که بقول منتخب بالفتح و تشدید میم لغت عرب است بمعنی تار سطبر از تار های ساز - فارسیان به تخفیف میم استعمال این برای دف و تار هر دو کرده اند که آوازش مثل زیر نازک و باریک نباشد بلکه بلند بود بالجمله این مفرس است و بس (اردو) بم بقول آصفیہ نقارہ - دھونسا - دمامہ - راگ یا باجہ کی اونچی آواز بخلاف زیر - مؤنث (۳) بم - بالفتح بقول سروری دست زدن بر دستار کسی (حیدر ذهنی ؎) آموخته تا دست حرم بر سر قاضی ٭ عمامه زبم کرده و رم بر سر قاضی ٭ صاحب جهانگیری فرماید که دست زدن بر سر دستار صاحب رشیدی گوید که بدینمعنی در کلام قدما دیده نه شد و متاخرین استعمال کرده اند - صاحبان جامع و ملحقات برهان هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که ضرب دستی را نام است که بر سر دستار

کسی رسد وہم او در چراغ ہدایت فرماید کہ سر جنگ ہمان ست (شفائی ؎) کیست آں مورد صد بم کہ شود صد پارہ ÷ کلبہ از آہن اگر وضع کنی بر سر آں ÷ بہار باتفاق سراج فرماید کہ بالفظ خوردن و زدن مستعمل مؤلّف عرض کند کہ حقیقت ایں بر معنی اوّل و دوم گذشت ایں مجاز آنست کہ ضرب دست را کہ بر سر و دستار رسد و آوازی مثل بم برآید موسوم کردند بہ بم دیگر ہیچ (اردو) دھول جو کسی کے سر یا دستار پر ماری جاے (مؤلف) ۔

بماتم افگندن مصدر اصطلاحی ۔ مبتلای ماتم کردن است (انوری ؎) آوردہ بیم رزم تو مرّیخ را بمویہ ÷ افگندہ رشک بزم تو ناہید را بماتم (اردو) ماتم میں مبتلا کرنا ۔

بماتم کسی نشستن مصدر اصطلاحی ۔ مبتلای سخ والم بودن و بسوگواری نشستن در ولایت رسم است کہ روزی چند بسوگواری کسی بیرون خانہ بکار و بار نمی آیند (انوری ؎) کار تنم از دست و دلم رفت ز دست ÷ بیچارہ دلم بماتم جان بنشست ÷ (اردو) کسی کے غم میں بیٹھنا ۔ اہل ولایت کا دستور ہے کہ کسی عزیز کی موت کے غم میں ایک مدت معیّن تک اپنا کاروبار بند کر کے گھر میں رہتے ہیں ۔

(۳۵ ب ۱۱)

(۳۵ ب ۱۲)

(الف) بماں (الف) بقول مؤیّد باش و بگذار و (ب) بگذارم و بگذار ما را و باشم صاحب اند

(ب) بماتم ہمزبانش نسبت الف و صاحب ہفت متّفق اللّفظ در ہر دو مؤلّف عرض کند کہ محقّق نامور تعریف ایں ہر دو لغت برای ما و شما نکرد بلکہ برای فضلا تا فضلا بدانند کہ (ماندن) مصدر ست و الف امر حاضرش و (ب) (۱) ہماں امر حاضر با میم مفعولی و (۲) مضارع متکلّم و موحّدہ در اوّل ہر دو زائد است ۔ صرفیان مکتب نشین ایں را از بر دارند ولیکن فاضلان مرہون منّت مؤیّد الفضلا ایں را فراموش کردہ اند از بجاست کہ بیچارہ بوسیلۂ فرہنگ بزرگی از برای تعلیم شان بعض مشتقات

مصادر را کہ بنیادش دقیق است تعریف می کند و یاد می دہاند و آمین گویانش (اند و ہفت) نظر بہ بزرگی مؤلف نقلش کردہ اند یا ہر سہ پئ بہ مصدرش نبردہ اند کہ در ردیف میم بمعنی باشیدن و گذاشتن می آید (اردو) (الف) رہ۔ چھوڑ (ب) (ا) میں چھوڑوں۔ چھوڑ مجھے (۲) رہوں۔

(الف) بمانند بقول اند و بہار ہر دو کلمہ تشبیہ است (میر خسرو ؎) چرا شد پدر ہفت و ما در چہار +

(ب) بماندہ چگونہ سہ فرزند شد یادگار + چو ایں ہر سہ ہم زین پدر مادر اند + چرا نہ بمانند یکدیگر اند +

(والہ ہروی ؎) بی ہیچ اختیار من ایں جانگزای رنج + در گردنم فتادہ بماندۂ دوا + **مؤلف** عرض کند کہ موحّدہ در اوّل ہر دو زائد است و مانندہ مزید علیہ مانند بزیادت ہای ہوّز در آخر کہ بمعنی مثل می آید و استعمال ایں بزیادت موحّدہ در اوّلش بکلام والہ ہروی کہ بالا مذکور شد ضرورت نداشت کہ ایں ہر دو را بای زائد دریں باب حاد ہند محقّق ہند نژاد از موضوع خود خبر ندارد (اردو) (الف و ب) گویا۔ مشابہ۔ مانند۔ دیکھو اُرد۔

بماواشدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی پناہ گرفتن صاحبان بحر و اند و ہفت نقل نگارانش معلوم می شود کہ بہار از مؤیّد نقل ایں بر داشتہ و ہیچ یکی ازیں ہر پنج محقّقین سندی پیش نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و استعمال متاخّرین یا متقدمین را بدون وجود سند تسلیم نہ کنیم۔ مخفی مباد کہ ما و الف عرب است بالف مقصورہ بمعنی جای برگشتن (ہکذا فی المنتخب) پس معنی لفظی ایں با معنی بیان کردۂ محقّقین بالا تعلّق خوشی ندارد (اردو) پناہ لینا۔ دیکھو بزینہار آمدن۔

بماہی رواں شدہ مقولہ۔ بقول مؤیّدی ببرج حوت رفتہ **مؤلف** عرض کند کہ حاشا کہ ایں مقولہ باشد۔ زنہار نباشد جز ایں کہ ماہی را استعارۂ برای برج حوت استعمال کردند کہ شکل او مثل ماہی است

وای بر محقق برهم کنندهٔ زبان (اردو) فارسیان نے برج حوت کو ماہی کہا ہے۔

بم خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت واز طغرای مشہدی سند ذیل می آورد (ے) چو قوال موجش زدہ کف بہم ✤ غم از نغمہ زیر او خوردہ بم ✤ **مؤلف** عرض کند کہ وای بر وکہ (غم خوردن را) کہ ازیں شعر پیدا می شود (بم خوردن) کرد باید دانست کہ ایں شعر در خور آں نبود کہ در ملحقات بم جا دہند و معنی (غم خوردن) بجایش می آید (اردو) دیکھو غم خوردن

بمذاق تلخ بودن استعمال۔ بقول بہار ناخوش آمدن بمذاق صاحبان بحر و اند نقل نگارش (محمد قلی سلیم ے) سخن من بمذاق تو بود تلخ اگر ✤ چوں بست ہر سخنی را بشکر غوطہ دہم ✤ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی خود است و اصطلاحی نیست (اردو) ذائقہ میں کڑوا اور تلخ ہونا۔

بمرد ار استخوان روزہ مکشای مقولہ۔ بقول اند بحوالہ کشف اللغات یعنی حکایت از کافران کمن **مؤلف** عرض کند کہ در کتب امثال ایں مقولہ را نیافتیم و محققین فارسی زبان ذکر ایں نکردہ و معاصرین عجم بر زبان ندارند اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم (اردو) کافروں کا احوال بیان نہ کر۔

بمرو حقہ اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعۂ مطبع نولکشور ای بزمین و آسمان و در دیگر نسخ قلمی ایں اصطلاح بالفاظ (بمہرہ و حقہ) بہمین معنی یافتہ می شود۔ بخیال ما ہر دو لغو است نمید انیم کہ مؤلف فاضل ایں اصطلاح را از کجا یافت معاصرین عجم رشخندی کنند و محققین فارسی زبان ذکر ایں نکردہ اند۔ ہیچ است و ہیچ (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بمرگش باید گرفت تا بہ تب راضی شود مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر ایں کردہ اند

واز معنی ومحل استعمال ساکت۔ صاحب محبوب الامثال عوض ایں (برگرد بگیر تا بہ تپ راضی نشود) نوشتہ و ہمین است بر زبان معاصرین عجم ہم فارسیان چوں کسی را منکر از تعمیل حکم می بینند استعمال ایں مثل می کنند مقصودشان ایں است کہ او قدر حکم نداند اگر حکم صعب ترازیں یابد حکم اوّل را پسند کند و بہ تعمیلش پرواز د (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں "اس کا موت سر پر آئے تو پھر بیماری سے نہ اکتائے" اس کا استعمال اس موقع پر کیا جاتا ہے جب کہ کوئی شخص کسی حکم کی تعمیل میں یا کسی صعوبت کے جھیلنے سے پہلوتہی اور ناخوشی ظاہر کرتا ہے۔ اور اس فارسی مثل کا بھی استعمال ہے۔

بمرور دہور استعمال۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی پس از گذشتن عمری **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است ہر دو لغت زبان عرب بترکیب فارسی و دھور جمع دہر و در اینجا کنایہ از مدت دراز است و بس چنانکہ گویند "بمرور دھور ایں تجربہ حاصل کردیم" یعنی پس از عمری و بعد از زمانی دراز (**اردو**) عمر گزرنے پر۔ مدت مدید گزرنے پر۔

بمزاج گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر سخن موافق مزاج مخاطب گفتن (رباعی ظہوری)

ای تشنہ بخوں سیر شو از کینۂ من ٭ تا چند بگردن افگنم تیغ و کفن ٭ ہجر تو چو حرف کشتن من گوید ٭ گو بر بمزاج او اجل نیز سخن ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ (بمزاج کسی گفتن) ہمزبان او شدن است و مراد از متّفق شدن با قولش۔ اختلافی خفیف در طرز بیان است دیگر ہیچ۔ موافق قیاس و کنایہ باشد (**اردو**) (ہاں میں ہاں ملانا) بقول آصفیہ۔ ہاں جی ہاں جی کرنا۔ بات کا ساتھ دینا۔ آمنّا صدّقنا کہنا۔ ہمزبان ہونا۔ (ظفر) وہ جھوٹ سے جو زمین آسمان ملا دینگے ٭ تو پاس جتنے ہیں سب ہاں میں ہاں ملا دینگے ٭

بمزون برسر استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که ضرب رساندن است بر سر متعلّق به معنی سوم لفظ بم (فوتی یزدی ؎) عارضت بم ها زنار بر سرخ خورشید را ✤ سنبلت سر پا زند بر کون مشک اذفری ✤ (اردو) دھول مارنا۔ بقول آصفیہ دھپّا لگانا۔ چانٹا رسید کرنا۔

بمسمار دوختن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ چیزی بکمال احتیاط نگاہ داشتن است۔ صاحبان بحر و اسند ہمزبانش (اشرف ؎) تا گرفتہ یاد از خصم لئیمت طرز بخل ✤ دوختہ زر را بدست خویش از مسمار گل ✤ مؤلّف عرض کند کہ ہمین مصدر با کلمہ آز عوض موحّدہ یعنی (از مسمار دوختن) بجایش گذشت و ہمین سند اشرف ہمدر انجا مذکور۔ خان آرزو ہماں لغت را بہ تبدیل آز با موحّدہ دریں جا قائم کردہ سند غیر متعلّق نقل کرد مقصودش غیر از تکمیل (چراغ ہدایت) نبود تا لغت پارینہ رنگ نوی اختیار کند و داخل موضوع چراغ ہدایت گردد وای بریں تحریف ناخوشنما و آرستہ برہمین مصدر اصطلاحی لفظ چیزی زائد کردہ آفرین بر کہ بہ نقل ہمین شعر اشرف تصرّف در مصرع ثانی کرد یعنی کلمۂ آز را بہ با بدل کرد۔ رحمت بر نباش اوّل کہ از مسمار کار نگرفت برخلاف ایں کہ مسمار تصرّف را بکار برد (اردو) دیکھو از مسمار دوختن۔

بمصرف آمدن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از بصرف آمدن است معاصرین عجم بر زبان دارند صاحب یوسف سرّاج ہم استعمال ایں کردہ (اردو) صرف میں آنا۔

بمکتب دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار نشاندن در مکتب۔ صاحبان بحر و اسند ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ (بمکتب یا بدبستان دادن) قائم کردن اولی است بمعنی فرستادن و نشاندن (بسر بمدرسہ (ابو طالب کلیم ؎) در دل نگہ مدار کلیم اشک شوق را ✤ ایں طفل را کسی

بہ دبستان نمی دہد ٭ (شیخ شیراز ؒ) پادشاہی پسر بمکتب داد ٭ لوح سیمینش در کنار نہاد ٭ (ظہوری ؒ) بیتواں ابجدی بقول آموخت ٭ کہ دہر خویش را بمکتب ما ٭ (اردو) مدرسہ بھیجنا۔ مدرسہ میں داخل کرنا (کسی لڑکے کو مدرسہ میں داخل کرنا)۔

بمن دارد اصطلاح۔ صاحب انند گوید کہ بمعنی با من دارد و فرماید در صحبت باکسی داشتن گذشت مؤلف عرض کند کہ می پرسیم از وکہ ضرورت بیان ایں چہ بود نمیدانی کہ (باکسی داشتن) مصدر مرکبی است کہ گذشت وایں مضارع اوست و من داخل کسی است وای بر محققین کہ کار طفلان مکتب می کنند وحقیقت جویاں را در غلط می اندازند۔ ظاہر امقولۂ معلوم می شود وحقیقۃً ہیچ کہ مشتق است از مصدر مذکور (اردو) دیکھو باکسی داشتن یہ اس کے مضارع سے متعلق ہے۔

بمنزل بردن (۳۵۴۴) استعمال (۱) بمنزل رساندن و (۲) فائز المرام کردن وایں کنایہ باشد (ظہوری ؒ) بمنزل کی تواند بردمحمل از گرانباری ٭ بریزد راہرو بار صدا گر از جرس بیروں ٭ (صائب ؒ) عشق اوّل ناتواناں را بہ منزل می برد ٭ خار وخس را زود تر دریا بساحل می برد ٭ (اردو) (۱) منزل کو پہنچانا (۲) کامیاب کرنا۔

بمنزل راہ بردن (۳۵۴۳) مصدر اصطلاحی سفر کردن وقصد منزل کردن (صائب ؒ) آب شد تا دل آبی شیریں شمائل راہ برد ٭ خواب در رہ کی کند ہر کس بمنزل راہ برد ٭ (اردو) سفر کرنا۔ قصد منزل کرنا منزل پر پہنچنے کا ارادہ کرنا۔

بمنزل رساندن (۳۵۴۲) مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی و (۲) کامیاب وفائز المرام کردن (ظہوری ؒ) بمنزل می رساند کاروان صبر وطاقت را ٭ چو دانستم بدر تا زد نگاہی از کمین من ٭ (اردو) (۱) منزل پر پہنچانا (۲) کامیاب کرنا۔

بمنزل رسیدن (۳۵۴۵) مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی

حقیقی و (۲) کامیاب و فائز المرام شدن (صائب) آب ستاده آیینهٔ زنگ بسته است ✤ بیچاره رهروی که بمنزل رسیده است ✤ (ظهوری ۵) تا بمنزل برسی بال و پری می باید ✤ بدویدن نرسیدم بپریدن رفتم ✤ (ولہ ۵) اگر با خویش می بودیم همراه ✤ ظهوری کی بمنزل میرسیدیم ✤ (اردو) (۱) منزل کو پہنچنا (۲) کامیاب ہونا۔

بمنزل کشیدن خویش را مصدر اصطلاحی (۱) فائز منزل شدن بمعنی حقیقی و (۲) مجازاً فائز المرام شدن (ظهوری ۵) پای از دنبال محمل می کشم ✤ خویش را آخر بمنزل می کشم ✤ (اردو) (۱) منزل کو پہنچنا (۲) کامیاب ہونا۔

بمنزله استعمال بمعنی بدرجه و بمرتبه و مثل۔ معاصرین عجم بزبان دارند و خان لنکران هم استعمال این کرده چنانکه "آستانش بمنزلهٔ آسمان است" (اردو) درجه میں۔ مرتبه میں۔ مثل۔

بموکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهاؤنند بدست آوردن بسهولت و بی محنت (درویش واله هروی ۵) ادای بردن دل اهل متنع چیزیست ✤ کشیده حسن بموئی خرد پناهان را صاحب بحر ذکر (بموکشیدن) چیزی) کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و مرادف (بتار برگرفتن) که بجایش گذشت (اردو) بے محنت و مشقت حاصل کرنا۔ دیکھو (بتار برگرفتن)۔

(الف) **بموئی بند است** مقوله۔ بقول وارسته یعنی بامر سهلے موقوف است (بدیعی ۵) تا بزلف تو گرد جان مرا پیوند است ✤ زندگی من دل خسته بموئی بند است ✤ صاحب بحر بذکر این گوید که .....

(ب) **بموئی بسته بودن چیزی** بامر سهل موقوف بودن آنست و برای این از همان سند بدیعی استناد کرده که بالا گذشت و فرماید که .....

(ج) **بموئی در بند است** هم مرادف (الف) باشد بهار ذکر (الف) کرده و صاحب انند نقل نگارش وارسته گوید که تخصیص مو نباشد (هیچ بند است) و بپشمی و بحریفی و تبسمی بند است) هم استعمال کرده اند

(۳۵۲)

مؤلّف عرض کند که (ب) بودن (بچیزی) مصدری است که می آید بمعنی وابسته بودن و منحصر و موقوف بودن بر آن نمی دانیم که محققین بالا مقوله (الف و ب) و مصدر (ب) را مخصوص بموچیرا کرده اند و حق آنست که لی بحقیقت نبرده اند (اردو) (الف) بال برابر توجہ پر موقوف ہے (ب) بال برابر توجہ پر موقوف ہونا۔ (رج) دیکھو (الف)۔

بموئی زنجیر کردن مصدر اصطلاحی۔ آسانی مقیّد و مطیع کردن (صائب ؎) دل را بزلف پرچین تسخیر میتوان کرد ✤ این شیر را بموئی زنجیر میتوان کرد (اردو) آسانی کے ساتھ مقیّد اور مطیع کرنا۔

(الف) به مُهر رسانیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و بحر و اند مُهر کردن چیزی را و بقول هر سه هم بر یقیاس است .....

(ب) بمُهر رسیدن یعنی مهر کرده شدن (محمد اشرف الف ؎) زداغ بندگی مرتضی علی اشرف ✤ بمُهر شاه رسانید محضر خود را (ظهوری ب ؎) گواه گرمی خوان داغهای پیکر ما ✤ بمهر لاله عذاران رسیده محضر ما ✤ مؤلّف عرض کند که (الف و ب) هر دو به ضمّ میم باشند مخفی مباد که محققین بالا در تعریف الف سکندری خورده اند که الف بمعنی حاصل کردن مهر باشد نه مهر کردن (اردو) الف مُهر کرنا مهر حاصل کرنا (ب) مُهر ہونا۔

(الف) بمهر گرفتن مصدر اصطلاحی. بقول بهار و بحر و اند مهر کردن چیزی را (ملّا مفید بلخی ؎) بایدت را بمهر خموشی دهن گرفت ✤ نتوان چو طوطی از دهن کس سخن گرفت ✤ مؤلّف عرض کند که همانا این مصدر عام است ولیکن از سند ملّا مفید بلخی .....

(ب) بمهر گرفتن دهن بند کردن زبان بیدست که کنایه باشد (اردو) (الف) مهر کرنا (ب) منہ پر مهر کرنا یعنی زبان بند کرنا۔ خاموش رہنا۔

(الف) بمهمان آمدن مصادر اصطلاحی۔

(ب) بمهمان بردن بهار و اند کش نقل کنا

(۳۵۰) **بمهمان خواندن** (ج) ذکر (به مهمان) کرده می گویند که مهمان بمعنی ضیف وضیافت هر دو آمد پس بای به مهمان بمعنی اوّل زائد باشد وبمعنی دوم ظرفیه **مؤلّف** عرض کند که ماذکر (بمهمان) نمی کنیم وموحّده را زائد نمی خوانیم بلکه در هر سه مصادر (الف وب وج) موحّده بمعنی برای ودر باشد ودر هر سه مصادر مهمان بمعنی مهمانی. پس الف بمعنی آمدن بضیافت و(ب) بمعنی بردن بضیافت و(ج) بمعنی خواندن بضیافت (میر خسرو الف ے) روزی اگر آں ماه به مهمان من آید ✤ دوران فلک در تتبه فرمان من آید ✤ (کمال خجند الف ے) امشب آں مه بوثاق که فرومی آید ✤ گر بمهمان من آید چه نکومی آید ✤ (حکیم زلالی ب ے) خرامانش بقصر خویشتن برد ✤ بهشتی را به مهمان چمن برد ✤ کمال اسمعیل (ج ے) پئ نثار طبقهای دیده پر زر کرد ✤ چو خواند خیل چمن را به میهمان نرگس ✤ مخفی مباد که میهمان مزید علیه مهمان است بزیادت تحتانی میان میم وها (اردو) (الف) دعوت میں آنا (ب) دعوت میں لیجانا (ج) دعوت میں بلانا۔

(۳۵۱) **بمهمانی نشاندن** مصدر اصطلاحی۔ بردسترخوان ضیافت نشاندن وجا دادن بر سفره (ظهوری ے) بنشانده صبا به میهمانی ✤ بر چهرهٔ من غبارها را (اردو) دعوت میں بلانا۔ دسترخوان پر بٹھلانا۔

(۳۵۲) **بمیان اوفتادن حرف** مصدر اصطلاحی۔ آمدن در مذاکره و در گفتگو آمدن (صائب ے) حرف دهان او بمیاں اوفتاده است ✤ غافل که آں نهال چه مقدار ناز کست ✤ (اردو) کھا جانا۔ مذکور ہونا۔

(۳۵۳) **بمیان رفتن کسی** مصدر اصطلاحی۔ درمیان چیزی آمدن کسی (صائب ے) چوں تیر که در وصل کمانست کشادش ✤ باشد بمیاں رفتن من بهر کرانه ✤ (اردو) درمیان میں آنا۔ بیچ میں آنا۔

بمیخانه ده مقوله۔ بقول مؤیّد بحوالهٔ قنیه (۱) ای بمیخانه در باز و (۲) در میخانه ده۔ صاحب هفت برمعنی اوّل قانع **مؤلّف** عرض کند که لغو است۔

مقولہ نیست جز بمعنی دوم کہ حقیقی است و (دادن بمجازی) اصطلاحی نباشد کہ این را امر حاضرش گوئیم پس معنی اوّل	چیزی نباشد صاحب مؤیّد الفضلا شاید برای تائید فضلا نوشتہ است (اردو) (۱) ناقابل ترجمہ (۲) شرابخانہ مین دے

مُوحّدہ بانون

بن بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی (۱) خرمن وباغ وزراعت را گویند محافظ خرمن وباغبان ونگاہبان زراعت را بنوان ہم گویند۔ صاحبان سروری وجہانگیری وناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی گوید کہ بہ بمعنی بنو وبنوہ نیز آمدہ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ می فرماید کہ در ہندی نیز باغ را بن گویند و در عرف حال جنگل را مؤلّف عرض کند کہ لغت سنسکرت است بالفتح بمعنی بیابان ومجازاً جای بسیاری درخت فارسیان بر سبیل تفریس بن را بمعنی باغ وزراعت استعمال کردند وبمعنی خرمن مجاز آن وحقیقت بنوان بجایش عرض کنیم آنانکہ این را اسم جامد فارسی زبان خیال کردہ اند بی تحقیق نبردہ اند (اردو) خرمن۔ مذکر۔ باغ۔ مذکر۔ زراعت۔ مؤنث۔

(۲) بن بقول برہان بالفتح میوہ ایست ریزہ ومغزی ہم دارد ومردم آن را میخورند وون ہم خوانند وبترکی چتلاقوچ وبعربی حبّۃ الخضرا صاحبان سروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع ذکر این کردہ اند صاحب محیط بر (حبّۃ الخضرا) گوید کہ این را بفارسی بن نام است وآن دانہ سبز است و میفرماید کہ بفارسی این را ون دانہ ہم خوانند وبہندی تمالس گرم در اوّل وخشک در دوم وبقول شیخ در ثمر آن قبض است ودر جوہر آن رطوبت فضلیہ وہوائیہ بسیار وآن قوی الجلا وتفتیح وانضاج وتلئین وجذب است ومنافع بسیار دارد مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است۔

(اردو) سنسکرت مین بقول ساطع تمال ایک درخت کا نام ہے صاحب محیط نے ہندی مین تمالس کا جو ذکر

فرمایا ہے غالباً یہہ اسی کے پھل کا دانہ ہے جسکو عربی مین حبۃ الخضرا اور فارسی مین بن کہتے ہین۔ بمکرر
(۳) بُن بالضم بقول غیاث بحوالۂ لطائف قہوہ را نام است خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ
ظاہرا مستحدث است مؤلف عرض کند کہ این لغت ہندی است و ما صراحت این بر بالنقش
کردہ ایم و آنچہ در اینجا ذکر حبۃ الخضرا رفتہ است درست معلوم نمی شود زیرا کہ از تحقیق معنی دوم
این می گشاید کہ حبۃ الخضرا چیز دیگر است صاحب محیط المحیط بن را بدین معنی لغت عرب گفتہ (اردو)
دیکھو بالنقش جس پر ہم نے اسکی اردو تعریف کی ہے۔
(۴) بن بقول برہان بضم اوّل بنیاد و پایان و انتہای ہر چیز۔ صاحبان سروری و رشیدی و ناصری
و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند و خان آرزو در سراج ہم این را آوردہ و ارستہ می فرماید کہ اصل
ہر چیز است بہار گوید کہ بنہ مزید علیہ این و بون شبیہ آن مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان
است و بس و دیگر معانی کہ می آید مجاز این (اردو) ہر چیز کی انتہا اور آخر۔
(۵) بن بقول برہان بمعنی بیخ درخت۔ صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند
صاحب مؤید بذکر این گوید کہ بمعنی درخت نیز و صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می نویسد کہ
بیخ و ریشہ و پایہ درخت و چیزہای دیگر ہم کہ ترجمۂ آن در عربی اصل است (طالب آملی ؎)
خار بن را با گل و شمشاد قدرت جلوہ نیست ۔۔۔ ننگ می آید بہ بوی گل ہم آغوشی مرا کہ مؤلف عرض کند
کہ مجاز معنی چہارم است و آنچہ درخت را ہم گویند مجاز مجاز (اردو) جڑ۔ بقول آصفیہ۔ بیخ۔
اصل۔ بُن۔ مؤنث۔ درخت۔ جھاڑ۔ مذکر۔
(۶) بُن بالضم بقول برہان سوراخ مقعد کہ بعربی فقحہ خوانند صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ

و خان آرزو در سراج این را مجاز گوید و بحوالۂ قوسی فرماید کہ قدما بہمین معنی بون بزیادت واو نیز گفتہ اند و گوید کہ در ہندی مردم پنجاب نیز بہمین معنی مستعمل است و غایتش بعض در آخر آن دال ہندی نیز زیادہ می کنند و این نیز از توافق زبان است **مؤلف** عرض کند کہ سبحان اللہ مؤلف ہندنژاد چہ خوش تعلقی این را بالغت ہندی پیدا کردہ است اصل ہمین قدر است کہ این مجاز معنی چہارم یا پنجم باشد و بس۔

(اردو) مقعد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ جائے نشستگاہ۔ پیندی۔ پیندا۔ مبرز۔ گانڑ۔ دُبر۔ کون۔

(۸) بُن بقول برہان بالضم آنکہ کہ نان خورشی است معروف خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) کانجی (جس کا ذکر ہم نے آنکہ پر کیا ہے) بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ ایک قسم کا کھٹا پانی جس مین رائی۔ زیرہ۔ نمک وغیرہ اچار کی طرح ڈالکر اسمین بگوڑیان اور بڑے چھوڑ دیتے ہین فارسی مین آنکہ عربی مین مرّی کہتے ہین۔

(۸) بُن بالضم بقول برہان تنہ درخت۔ صاحب مؤید ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ چنانکہ خاربن و گلبن و سروبن و فرماید کہ ظاہرا از معنی بیخ ماخوذ است **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم باشد کہ بیخ درخت را درخت و تنہ درخت ہم گفتند دیگر ہیچ (اردو) تنہ۔ مذکر۔ دیکھو برز کی تیسرے معنے

(۹) بن بالضم بقول برہان خوشہ خرما۔ خان در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم است و بس (اردو) کھجور کا خوشہ۔ مذکر۔

(۱۰) بن بقول بہار بالضم یعنی رخت و اسباب خانہ بر سبیل مجاز زیرا کہ اثاث البیت گویا اصل و بیخ جمعیت خانہ است **مؤلف** عرض کند کہ مجرد قول بہار را بدون سند استعمال تسلیم نمی توانیم کرد کہ دیگر محققین و معاصرین عجم ازین معنی سکوت ورزیدہ اند (اردو) اثاث البیت بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ گھر کا اسباب۔ اٹالا۔

(۱۱) بن بقول بہار بالضم طرف وجانب خواہ جہت فوق باشد چنانکہ (کوچۂ بن بست) و (بن بستہ بمعنی کوچۂ سربستہ وخواہ جہت تحت چنانچہ سعدی گوید (ع) سخن راسر است اے خردمند بن ۔ پامیاور سخن درمیان سخن ۔ مؤلف عرض کند کہ حاشا کہ چنین باشد (کوچۂ بن بست) متعلق بمعنی چارم است کہ انتہایش بستہ می باشد وراہ نفاذ ندارد وکلام سعدی ہم متعلق بمعنی مذکور است وہیچ تعلق ندارد بامعنی طرف وجانب (اردو) طرف (دیکھو بازکے سترہ وین معنی)

بنا بقول بہار (۱) بالکسر عمارت وفرماید کہ برپا از صفات اوست وبا مصادر فرس مستعمل صاحب انند نقل نگارش وصاحب مؤید ذکر این بذیل لغات فارسی کردہ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ (۲) بالفتح وبہ تشدید نون بنا کنندۂ عمارت کہ معمار است و (۳) نقشہ کش عمارت صاحب رہنما بر معنی دوم قانع وصاحب بول چال ہم مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است کہ صاحب منتخب بذیل (بنا) ذکر معنی دوم ہم کردہ وای بر مؤید تا بخبر فضلای کند فارسیان این را بترکیب خود استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید ومعنی سوم مجاز معنی دوم است (اردو) (۱) عمارت بقول آصفیہ عربی مؤنث ۔ دیکھو اساس ۔ (۲) معمار عربی ۔ مذکر ۔ دیکھو بانیکار (۳) عمارت کا نقشہ کش ۔ مذکر ۔

بنا افراشتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی عمارت قائم کردن است (فخر تیشاپوری ع) گر آب دہی نہال خود کاشتۂ ۔ ور پست کنی بنا خود افراشتۂ

(اردو) عمارت بنانا ۔

بنا افگندن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ طرح چیزی افگندن باشد (ثنای مشہدی ع) ازین بنا کہ شہنشاہ کامران افگند ۔ بزمین کلاہ بشارت بر آسمان افگند

(اردو) کسی چیز کی بنیاد قائم کرنا ۔

بنا انداختن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) بمعنی رنگ خانہ ریختن (آصفی ۵) زتو نیخواہم انداز م بنائے عشرت آبادی ۔ کہ روزی خاک وحشت این کہن ویرانہ خواہم شد ۔ صاحب بحر صراحت کردہ کہ طرح عمارت افگندن و شروع در بنای خانہ کردن است صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این مصدر (۱) بنیاد چیزی قائم کردن و طرح چیزی انداختن است و از سند آصفی ہم بنای عشرت آباد انداختن پیدا است نہ بنیاد خانہ قائم کردن اگر بنا را بمعنی خانہ گیریم چنانکہ گذشت معنی این مصدر (۳) انہدام خانہ یعنی منہدم کردن خانہ باشد حیف است کہ ہر دو محققین نازک خیال غور نکردند (اردو) (۱) بنائے عمارت قائم کرنا (۲) دیکھو بنا افگندن (۳) عمارت ڈھانا۔

بناب بقول بہار بالضم بمعنی قعر آب (ظہوری ۵) در خمار شراب میخواہم و در سر ابم بن آب میخواہم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و فک اضافت بُنِ آب است (اردو) پانی کی گہرائی ۔ مؤنث۔

بنا بآب رساندن مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) کنایہ از تخریب و ویران نمودن است مرادف (بنیاد بہ آب رسانیدن) و (۲) بمعنی بسیار کشیدن بنا و عمارت نمودن بنا نیز صاحبان اند و غیاث نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این بہر دو معنی بر (آب رساندن بنا) گذشت و سندش ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (آب رساندن بنا)

بنا بر بقول اند بجوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی زیرا کہ و (۲) از برای **مؤلف** عرض کند کہ صاحب فرہنگ و نقل نگارش ہر دو بر معنی غور نکردہ اند معنی اول غلط است و این متعلق بہ (بنا بران و بنا بریں) باشد کہ می آید و این بمعنی دوم است و بس چنانکہ "بنا بر او این کار کردم" یعنی برای او و این دائما مضاف باشد بسوی کسی و چیزی و بدون آن استعمال نیابد (اردو) واسطے۔ لئے۔

بنا بر آب نہادن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی بضمن بنا نہادن ذکر این کردہ بدون سند استعمال میفرماید کہ کنایہ از بی ثبات و ناپائدار کردن و ہیچ و نابود انگاشتن است **مؤلف** عرض کند کہ (بر آب نہادن) کہ بجائش گذشت مصدر عام است و لیکن چون بنا را متعلق بآب کنند

خاص شود برای بنا و ناپائداریش (اردو) دیکھو (برآب نہادن)

بنا بر آمدن مصدر اصطلاحی بقول بہار قائم شدن بناست (صائب ؒ) اگرچہ از دل سنگین دلبران سازند بنای توبہ برین بوم بر نمی آید ؛ صاحبان بحر و اند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ (برآمدن بنا) بجایش مذکور (اردو) دیکھو برآمدن بنا ۔

بنا بران استعمال ۔ صاحب اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدیل بنا بر گوید کہ این بمعنی از ان جہت و از برای آن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) اس وجہ سے ۔

بنا بر انداختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ برکندن بنا و از پا در انداختن عمارت (بدر چاچی ؒ) در اطراف جہان معمار جودت ؛ بنای نامرادی را بر انداخت ؛ (اردو) مکان ڈہانا ۔

بنا بر خاستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بلند شدن بنا باشد (ثنای مشہدی ؒ) تہمتن معنی لب مسیح وشم ؛ کہ بنای سخن ازان برخاست ؛ (اردو) عمارت بلند ہونا ۔

بنا بر داشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ بلند کردن بنا باشد (متعدی مصدر گذشتہ) (خان خالص ؒ) گر دباد تو کجا آہ کجا ای صحرا ؛ این بنا را دل ویران شدہ بہتر برداشت ؛ صاحبان بحر عجم و آصفی ہم ذکر این کردہ اند (اردو) بنا بلند کرنا ۔ عمارت قائم کرنا ۔

بنا بر روی آب انداختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی سند این بر (بنا انداختن) آوردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن بنا عمارت بر جائی کہ عمارت را قائم ندارد و کالعدم شود (نصیر بخشائی ؒ) کشتی دل را بدریای تشویش انداختیم ؛ خانۂ غم را بنا بر روی آب انداختیم ؛ (اردو) پانی پر عمارت بنانا ؛ کہہ سکتے ہیں یعنی ایسی جگہ پر عمارت بنانا جس پر قائم نہ رہ سکے ۔ صاحب آصفیہ

نے (پانی پر بنیاد ہونا) بمعنی غیر مستقل اور بے قیام ہونا لکھا ہے۔

بنا بر سخ نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ کنایہ از بی ثبات و ناپائدار کردن و ہیچ و ناکارہ انگاشتن است **مؤلف** عرض کند کہ در (بنا بر روی آب نہادن) است و بس حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد ولیکن خلاف قیاس نیست (اردو) دیکھو بنا بر روی آب نہادن۔

بنا برین استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ از قبیل (بنا بران) بمعنی از برای این **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) اسلئے اسوجہ سے

بنا بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن عمارت باشد (نظامی ؎) سرای شرع را چون چار حد بست ؎ بنا بر چار دیوار ابد بست ؎ (اردو) عمارت قائم کرنا۔ بنانا۔

بنا بگرد رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قیاس ہمین قدر می خواہد کہ معنی این بر باد شدن عمارت باشد ولیکن محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و محقق ہندنژاد سند استعمال پیش نکرد بدون سند تسلیم نکنیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) عمارت برباد ہونا

بنا بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ است برائے (بنا باشیدن) است کہ بمعنی حقیقی است کہ (۱) قائم بودن بنای چیزی (ملا جامی ؎) باشد بنای دولت برہمت گدایان ؎ اینست برکتابہ ایوان بادشاہ را ؎ و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار و صاحب بول چال بحوالہ زبان معاصرین عجم گوید کہ (۲) بمعنی تیار شدن و مستعد بودن و قرار یافتن است **مؤلف** عرض کند کہ قیاس اجازت معنی مستعد بودن نمی دہد و تاسخ محقق در تعریف می نماید بدون سند سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) بنا قائم ہونا (۲) تیار ہونا مستعد ہونا۔ قرار پانا۔

بنابہ بقول برہان بفتح اول و بای ابجد و ثانی بالف کشیدہ بمعنی (۱) نوبت باشد چنانکہ گویند بنابہ ماست یعنی نوبت ماست صاحبان جامع و ہفت و ناصری ذکر این کردہ اند صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی قسمت آب است و صاحب انند نقل مخارش مؤلف عرض کند کہ این مرکب است از بن بمعنی درخت و آب بمعنی خودش و ہای نسبت پس معنی لغطی این منسوب بہ آب درخت فارسیان نوبت آبرسانی درختان را گویند چنانکہ "در ماہی دہ بنابہ قرار دادہ ایم" یعنی یکبار در ہر سہ روز آبرسانی می کنیم پس معنی اول از معنی دوم بر سبیل مجاز است (اردو) (۱) نوبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ مؤنث۔ باری سما۔ وقت معین کسی چیز کا وقت (۲) درختوں کو پانی دینے کی نوبت۔ باری۔ مؤنث۔

بناپذیرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بنا بمعنی عمارت قبول کردن باشد (شفای اصفہانی ؎)

این دل کہ می طپید نہ پذیرد بنای صبر
تو درین گوشہ خانہ ساز ؎ (اردو) بنا قبول کرنا۔ عمارت قائم ہونے دینا۔

بنات العین اصطلاح۔ بقول مؤید (بذیل لغات فرس) کنایہ از اشک باشد مؤلف عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین فارسی زبان ازین اصطلاح سکوت ورزیدہ اند و معاصرین عجم ہم زبان ندارند ولیکن کنایہ لطیف است

کہ فارسیان بزبان خود ہم طفل اشک گفتہ اند و این مرکب ہر دو لغت عربی بترکیب عربی است (اردو) دیکھو اشک۔

بنات النعش اصطلاح۔ بقول اکسیر اعظم شبہای کوچک ہمرنگ بدن باشد کہ با خارش و درشتی جلد و کرب شدید در سرما و وقت شب پدید آید و خاصہ این مرض است کہ خارش درین اشتداد نماید و در ابتدا از خاریدن لذت یابند لیکن بعد خاریدن درد شدید و سوزش در جای خارش بہم رسد و چون این مرض اکثر در شب عارض می شود لہذا بدین اسم نامیدہ اند

پس باید کہ تنقیۂ بدن از موادی کہ آن مادہ بخارات باشد
بفصد و سہل نمایند اگر حاجت آن بود بعد ازان تدبیر
تفتیح مسام بہ استحمام و مروحات و ولوکات کہ در علاج
حکہ و شمراو غیر آن مسطور شد باید کرد (الخ) مؤلف عرض
کند کہ اگرچہ این مرکب عربی زبان بہر دو لغت زبان عرب
است ولیکن از انکہ این را در فارسی زبان اسمی دیگر یافتہ
نمی شود داخل موضوع ما باشد (اردو) بنات اللیل ایک
مرض کا نام ہے جس مین پوست سخت اور خارش ہوتی ہے مذکر

(الف) بنات النعش — اصطلاحات (الف) بقول
(ب) بنات النعش صغری — غیاث کنایہ از سہ ستارہ
(ج) بنات النعش کبری — اند قریب پایۂ شرقی و شمالی
(د) بنات النعش گردون — نعش و نعش چہار ستارہ

دارد بصورت چہار پائی و بنات نعش مجموع ہفت
ستارہ اند قریب قطب شمالی و آن ہر ہمہ بر گرد قطب
می گردند صاحب ضمیمہ برہان نسبت (ب) می فرماید کہ
ہفت اورنگ کہین را نام است و نسبت (ج) گوید
کہ ہفت اورنگ کہین باشد و نسبت (د) گوید کہ سہ ستارہ

صف زدہ را گویند از جملۂ ہفت و فرماید کہ بنات گردون
و (بناش گردون) ہر دو مخفف آنست صاحب مؤید
بذیل لغات عرب ذکر (الف) کردہ و ذکر (ب و ج)
بذیل لغات فارسی و صاحب ہفت بر ذکر (د) قانع
مؤلف عرض کند کہ الف مرکب زبان عرب است و
ذکرش درین کتاب ازین لازم شد کہ اسم دیگرش
در فارسی زبان نیست و ب و ج و د مرکب بہ
قاعدۂ فارسی است مخفی مباد کہ فارسیان بحذف
الف و لام بترکیب خود ہم استعمال ہر چہار اصطلاح
بالا می کنند (انوری الف ۵) بنات نعش ہمین گشت
گرد قطب چنان کہ گرد حقہ پیروزہ گوہرین زیور
(اردو) (الف) بنات النعش اون تین ستارون کا
نام ہے جو قریب پایۂ شرقی و شمالی نعش واقع ہین اور
نعش چار ستاروں کے مخصوص کو کہتے ہین جو چار پائی کی
شکل مین قریب قطب شمالی ہین۔ مذکر (ب) بنات النعش
صغری سات چھوٹے ستارون کا نام۔ مذکر اور (ج)
بنات النعش کبری سات بڑے ستارون کا نام ہے مذکر

(د) بنات النعش گردون تین صف زدہ ستارون کا نام ہے اون ستارون سے جن کا ذکر الف پر گزرا۔ مذکر

(الف) بناتش گردون

(ب) بنات گردون

مخفف (بنات نعش گردون) است کہ بالف ولام بمعنی ستارگان فلک ہم گذشت صاحب بحر نسبت (ب) ہم ہمان گفتہ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از مطلق ستارگان فلک وتسامح اوست کہ (ب) را مرادف الف ہم قرار داد (اردو) الف دیکھو بنات النعش گردون (ب) آسمان کے ستارے۔ مذکر۔

بناچار اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی ضرور ولابد صاحبان بحر واند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مخفف بناچاری باشد کہ تحتانی آخرہ حذف شدہ بناچار باقی ماند (درویش والہ ہروی ؎) فکر زنجیر وفسونگر کن وہمراہ ببر ہرگہ از خانہ بناچار باستاد روی بمخفی مباد کہ در معنی این لفظ ضرور ربطی مجمل است مقصود از ناگزیر باشد وبس کہ ترجمہ لابد است ولابد مخفف لابد منہ (اردو) مجبوری کے ساتھہ۔ ناگزیر۔

بناخن رسد خون دل مقولہ صاحب مؤید بہ تعریف این گوید کہ یعنی خون دل از سر تا بناخن پای رسد کذا فی التقنیہ والادات وقیل کنایت از خراشیدن سینہ است یعنی سینۂ خود چندان خراشد از حسرت کہ خون دل بناخن رسد وقبل عبارت از خون گریستن صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ہر دو محققین بالا ہمین عبارت را در کتابی یافتہ باشند وبجنسہ نقلش کردند بطرز مقولہ وغور در معنی ومصداق نکردند ونداستند کہ این مشتق است از مصدری کہ اصطلاحی است وخبر نداشتند کہ (خون دل بناخن رسیدن) مصدر ریتی اصطلاحی وجا دارد کہ آن را در ریختا

بناخن رسیدن خون دل قائم کنیم کہ یعنی فشردن سینہ در غم وگریہ کردن است یعنی چون کسی سینۂ خود را از غم بخراشد خون سینہ در خراشیدن بناخن جا کند گویا خون دل از غم بناخن رسید واین مبالغہ

ایست در کلام دیگر ہیچ و ناخن پای را ہیچ تعلق از معنی
این مصدر مرکب نیست (اردو) غم سے سینہ کوٹنا خراشنا
ماتم کرنا۔ رونا۔

بنا دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وای بر اولہ
از سندی این مصدر پیدا کردہ است کہ از ان (آب
دادن بنای خانہ) پیدا است کہ بجایش گذشت و نقل
ہمین سند ہم ہمدرین جا موجود و (بنای خانہ را آب دادن)
بجایش ہمدرین باب می آید این است تحقیق محققین

بانام و نشان (اردو) دیکھو آب دادن بنائے خانہ

بنا داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وای بر او
کہ از سندش مثل (ہر کس باندازۂ خویش بنائی دارد) پیدا است
کہ بجایش می آید و این بہتر از مصدر عام است کہ پیدا کردۂ اوست
و این کنایہ باشد از (فکر ہر کس بقدر ہمت اوست) (ابوسلم
نیشاپوری ص) دارد ہر کس بنا باندازۂ خویش یک در خانۂ
خود کہ بندہ دارد و خدیش یک (اردو) ہر شخص اپنے
حوصلہ کے موافق کام کرتا ہے۔

بنارس بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت ہندی است کہ فارسیان مغرسش کردہ اند نام شہری
در ہندوستان و آن معبد سترگ ہنود است (خزین ص) از بنارس نزدم معبد عام است اینجا یک ہر برہمن بچہ و
لچھمن و رام است اینجا یک (اردو) بنارس ہندوستان کے شمال مین ایک دیسی پائے تخت۔ مذکر

بنا رساندن آب مصدر اصطلاحی۔ ہمان (آب
رسانیدن بنا) کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو (آب
رسانیدن بنا)

رسیدن بنا۔

بنا رسیدن آب مصدر اصطلاحی۔ ہمان (آب
رسیدن بنا) کہ بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو آب

بنا رنجین مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بر باد شدن
عمارت و از پایہ افتادنش (صائب ص) تا زور یا
سر بر دن آورد خالی شد حباب یک زور دمی ریزد بنائی

گر نفس گردد خراب ہم (اردو) عمارت گر پڑ ہنا۔ برباد ہونا۔

بنازم حرف زدن استعمال۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (سبزہ نالف حرف زدن) کہ گذشت سند استعمال پیش نشد عیبی ندارد موافق قیاس و بمعنی حقیقی است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) ناز و ادا سے باتیں کرنا۔

بنازم چشم مستت را مقولہ بقول صاحب مؤید یعنی مغاضرت بچشم مست تو کنم صاحب انند نقل نگارش و صاحب شمس بحذف تای خطاب (بنازم چشم مست را) نوشتہ مؤلف عرض کند کہ این اصطلاحی نیست و نہ مقولہ کلمہ را کہ در آخر است برای اضافت است یعنی نازم بچشم مستت کنم۔ حق آنست کہ این قسم بیان نبود۔ صاحب مؤید الفضلا۔ آبروی فضلا می ریزد کہ برای تائید شان فقرہ ہای مکتوبات را در فرہنگ خود جمع کرد و غور نکرد کہ مبتدیان فارسی ہم ضرورت تعریف این قسم جملہ ہا ندارند تا بفضلا چہ رسد حیف است کہ خود مؤلف کتاب کم سواد است و مصطلحات قابل تعریف را نمی داند (اردو) تیری مست آنکھ پر نازکرتا ہون۔

بنا ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بنای عمارت کردن یا عمارت قائم کردن است (صائب ؎) اگرچہ از دل سنگین دلبران سازند بنای توبہ برین بوم بر نمی آید (اردو) عمارت بنانا۔ عمارت کی بنا قائم کرنا۔

بناست بقول برہان بکسر اول و ثانی بالف کشیدہ و فتح سین بی نقطہ و بتای قرشت زدہ معنی باشد کہ آن را کندر گویند و بعربی صمغ البطم خوانند و خاصیت آن بہ مصطکی نزدیک است صاحب جامع بر صمغ کندر قانع صاحب محیط گوید کہ (حلک البطم) است و بر حلک البطم نویسد کہ بفارسی سقز و بناست و بہ اصفہانی قندرون و بیونانی طرآبیون و طرآبیلس نامند و آن صمغ درخت بطم است گرم و خشک در آخر دوم محلل و ملطف و جالی و مقوی ہاضمہ و منقی چرک

ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) درخت بطم یعنی بُن کا گوند۔ بذکر

بناشدن خانه استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که طرح عمارت افتادن باشد (وحید قزوینی ص) تا به نهالش شده چشم آشنا که خانهٔ دل راشده برگل بنا ؛ صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار گوید که (بناشد) بمعنی آغاز شد ومقرر شد (اردو) طرح عمارت قائم ہونا عمارت کی بنا ہونا۔

بناشکستن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خراب شدن خانه باشد (بنای خانه شکستن) هم مرادف آن (آصفی شیرازی ص) سیل غم تو بر دل آباد من گذشت ؛ هر سو بنای خانهٔ صبر وسکون شکست ؛ (اردو) عمارت منہدم ہونا

بناش گردون اصطلاح بقول اند مخفف بنات النعش گردون است وبس تسامح صاحب بحر است که این را مرادف (بنات گردون) خیال کرد وصاحب هفت اگپهی بحقیقت برد۔ ولیکن (بنات گردون) و (بناش گردون) هر دو را مخفف (بنات النعش گردون) دانست مؤلف عرض کند که (بنات گردون) عام است برای ستاره های فلک چنانکه بجایش ذکر کرده ایم واین بمعنی خاص بنات النعش گردون است وبس (اردو) دیکھو بنات النعش گردون و بنات النعش۔

بناغ بقول برہان بفتح اول بروزن دماغ (۱) تار ریسمان خام را گویند که بر دوک پیچیده شود و (۲) دبیر و نویسنده را هم گویند و (۳) چون دو زن یک شوہر داشته باشند هر یک مرد دیگری را بناغ باشد۔ صاحب جهانگیری بذکر معنی اول از مولوی معنوی سند آورده (ص) حلّه بافان باغ می بافند ؛ حلّه ها و پود نیست بناغ ؛ وبرای معنی دوم از منصور شیرازی سند پیش کرده (ص) ضمیر من بود آن بابلی که گاه بیان ؛ به پیش او بود ابکم زبان تیز بناغ ؛ وبذکر معنی سوم گوید که آن را بناغ نیز نامند صاحب نسیمی

بذکر معنی اوّل و دوم نسبت سوم گوید که انباغ هم بهمین معنی آمده و مخفّف آن نباغ باشد به تقدیم نون بر با صاحب ناصری و جامع بر معنی اوّل و دوم قانع و صاحب جامع ذکر هر سه معنی کرده. خان آرزو در سراج بذکر (معنی اوّل بحوالهٔ رشیدی) گوید که این خطاست و صحیح آنست که قوسی گفته یعنی ریسمانی که زنان بر میل چرخ پیچند و مثل بیضه سازند و بذکر معنی دوم و نقل سند منصوری فرماید که معنی منشی و دبیر از این بیت خواستن بعید است و تحقیق آنست که بناغ بموحده اوّل و نون دوم بمعنی منشی و دبیر آمده و بمعنی سوم بنون اوّل است صاحب غیاث بحوالهٔ لطائف بذکر معنی اوّل یعنی ماشورهٔ ریسمان خام گوید که (۴) نوعی از سبزه و (۵) چوب خشک و (۶) تار عنکبوت را هم گویند صاحب مؤیّد بر معنی اوّل قانع و فرماید که آن را در هندی گلری گویند مؤلّف عرض کند که این لغت را بمعنی اوّل و دوم و سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم نظر باعتبار صاحبان ناصری و جامع که هر دو از اهل زبانند و آنچه نباغ بنون بمعنی سوم می آید قلب بعض این باشد یا مخفّف انباغ که گذشت و برای معنی چهارم و پنجم و ششم بیان کرده غیاث طالب سند می باشیم که محقّقین اهل زبان و غیرهم ازین معانی سکوت ورزیده اند خیال رشیدی و خان آرزو و قیع تر از صاحب جامع نیست (ا ر دو) (۱) کچّا تاگا جو تکلے پر لپٹا جاتا ہے مذکّر (۲) منشی لکھنے والا (۳) دیکھو انباغ (۴) سبزے کی ایک قسم مذکّر (۵) سوکھی لکڑی مؤنّث (۶) مکڑی کا جالا۔ مذکّر۔

نباف کسی چیزی نهادن	مصدر اصطلاحی بفتح اوّل و دوم بقول بهار (۱) رشوت دادن و (۲) بمعنی مطلق دادن هم (باقر کاشی ص) مدّعی گر رگ	گر دن بجدل گنده کند هم نیم تسلیم نباف نه وخامنوش کن هم او گوید که فارسیان گویند که اینقدر مبلغ یا فلان چیز نباف نهادیم و کار خود کردیم و فرماید که

از اهل زبان به تحقیق پیوسته. مؤلف عرض کند که وقت ملاقات با بلند پایگان برسبیل ادب پشت خود را خم می دهند و به نیم تسلیم سر خود را بناف و شکم مخاطب میرسانند و همدرانوقت حاکمان مرتشی را چیزی از پول یا تحائف دیگر در برشان می نهند و ازهمین عادت این مصدر قائم شد و معنی دوم مجاز است و بس وارسته و بجز همین معنی بر (بناف نهادن) نوشته اند و بسند آن شعر بالا را نقل کرده (اردو) (۱) رشوت دینا (۲) دینا۔

بناف کسی حرف نهادن مصدر اصطلاحی بفتح اول و دوم۔ بقول بهار ظرافت و استهزا کردن است (سعید اشرف ص) نه گوهر است که باشد بحقه گرد آب پنهاده جود تو حرفی بناف دریارا؛ مؤلف عرض کند که وارسته و بجز ذکر این کرده اند و حقیقت این است که اگر عوض پول یا تحائف را بناف گذاشتن چنانکه بدل (بناف کسی چیزی نهادن) گذشت محض حرفی بناف نهند کنایه باشد از تمسخر و استهزا (اردو) ٹھٹول کرنا

بناکاج اصطلاح۔ بقول بهار بمعنی بغتة (حکیم سوزنی ص) زهی دولت که من دارم که دیدم؛ چو تو ممدوح مکرم را بناکاج؛ صاحب انند نقل این کرده گوید که مرادف (بناگاه) است مؤلف عرض کند که موحدهٔ اول زائد است و ناکاج بکاف عربی مبدل ناگاه که کاف فارسی بدل شد به عربی چنانکه گند و کند و های هوز بدل شد به جیم عربی چنانکه ماه و ماج بمعنی از معاصرین عجم گویند که استعمال این در کلام متقدمین به کاف فارسی است والله اعلم بای حال این مبدل (بناگاه) است که می آید (اردو) دیکھو بناگاہ کے تیسرے معنے۔

بناکام اصطلاح۔ بقول بحر مرادف (بناچار) که بجایش گذشت مؤلف عرض کند که مقصودش جز این نباشد که مخفف (بناکامی) است یعنی ناکام بمعنی ناکامی (خواجه شیراز ص) دست رنج تو همان به که شود صرف بکام؛ دونی آخر که بناکام چه خواهد بودن ہے (اردو) ناکامی کے ساتھ۔

بناکردن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار

بدیل بنا (۱) بمعنی شروع کردن و (۲) بمعنی تعمیر کردن (سعدی ؒ) بنا کرد و نان داد و لشکر نواخت ؎ شب از بهر درویش شب خانه ساخت ؎ (تاثیر مشهدی ؒ) از حق کلام صاف ضمیران بنا کنند ؎ مکتوب از نخست به هوا بتدا کنند ؎ (الوری ؒ) حرم کعبهٔ ملکش چو بنا کرد قضا ؎ شیر لبیک زد آهو بره احرام گرفت ؎ (اردو) (۱) شروع کرنا (۲) تعمیر کرنا۔

بناکندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که برباد و خراب کردن عمارت از بنیادش حیف است که سند استعمال پیش نکرد (اردو) عمارت ڈہانا۔

بناگاه اصطلاح۔ بکسر اوّل بقول بحر (۱) منزل و مکان و (۲) جائی که نقد و جنس در ان نهند و (۳) موضعی مفتوح بر لفظ ناگاه بقول انند بمعنی بغتةً۔ بهار ذکر این کرده از معنی ساکت (محسن تاثیر ؒ) جام تجلیش که بناگاه می دهند ؎ می دان یقین که بر دل آگاه می دهند ؎ واضح باد که این بمعنی سوم اصل (بناکاج) است که گذشت یعنی آن مبدّل این مخفی مباد که معنی دوم مجاز معنی اوّل است و برای معنی دوم مشتاق سند استعمال می باشیم که از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) مکان۔ مذکر (۲) وہ جگہ جہاں نقد و جنس رکھیں۔ مؤنث (۳) ایک مقام

بناگذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی اساس نهادن صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قائم کردن عمارت است (صائب ؒ) عمر چون قافلهٔ ریگ روان در گذر است ؎ تا بنا بر سر این ریگ روان نگذاری ؎ (اردو) عمارت قائم کرنا

بناگر اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بکسر اوّل بمعنی معمار مؤلف عرض کند که موافق قیاس اسم فاعل ترکیبی است بمعنی تعمیر کنندهٔ عمارت (اردو) معمار بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ عمارت بنانیوالا دیکھو بنکاگر

بناگزیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی قبول و حاصل کردن عمارت است (ابوالفرج رونی ؒ) گزیدم بنائی

وحصنی وپشتی ؛ مواصل بجاہی وغرّی ومالی ؛ (اردو) عمارت کو قبول کرنا۔ حاصل کرنا۔

بناگوش اصطلاح بقول سروری (۱) یعنی عذار (سعدی ۵) ببردازمن قرار وطاقت وہوش ؛ بت سنگین دل سیمین بناگوش ؛ صاحب بحر گوید کہ بضم اول (۲) نزمۂ گوش است و (۳) بقول بعض یعنی شقیقہ و (۴) بعضی یعنی پس گوش آوردہ اند صاحب مؤید بر بن گوش قانع وصاحب ہفت ہنر بانش۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ در رشیدی بالضم یعنی پس گوش است و این غلط است وقول قوسی صحیح باشد یعنی نزمۂ گوش وفرماید کہ شعرا کہ تعریف صبح بناگوش کنند مراد ازان نزمۂ گوش است وحوالی آن را کہ طرف رخسار بود نیز بمجاز بناگوش خوانند ولفظ بن نیز دلالت برین معنی دارد و (۵) یعنی جای پیوند گوش نیز از طرف اعلی آمدہ (محمد قلی سلیم ۵) غنچہ سوسن نوخیز باغ از سر شاخ ؛ در نظر چون قلم آید بہ بناگوش دبیر ؛ زلہ بردارش بہار گوید کہ معنی دوم مجاز باشد و ذکر معنی پنجم کردہ و بحوالۂ نسخۂ ستدرام معنی سوم را ہم بیان کردہ گوید کہ بعضی بفتح ہم گفتہ اند وفرماید کہ نزد (صاحب بکندی) ہمین صحیح است وبضم وبکسر را خطا دانستہ اند وگوید کہ آئینہ برگ یاسمین پنبہ از خورشید ویوان زہرہ سیمین سیم صبح صفحہ عاج کافور گلبرگ ماہ مہتاب نسرین یاسمن از تشبیہات اوست (عثمان بخاری ۵) چہ آئینہ است بناگوش او بنام ایزد ؛ کہ تیرہ می نکند صد ہزار آہ منش ؛ (طالب آملی ۵) کسیکہ دیدہ بناگوش او شبی در خواب ؛ نیامدش بنظر برگ یاسمین نازک ؛ (کمال اسمعیل ۵) چو پنبہ زار بناگوش بشگفید ترا ؛ ز گوش پنبہ برون کن بکار حق پردازی ؛ (خان آرزو ۵) زخورشید بناگوشت کہ باشد طالع خوبی ؛ سرشک شوق در چشم گہر گردیدنی دارد ؛ (حکیم زلالی ۵) ایازی کش بدیوان بناگوش ؛ نوشتہ شاہ بیت غارت ہوش ؛ (میر معزی ۵) رخسار تو گل است و بناگوش تو سمن ؛ گل در میان دام و سمن زیر چنبر است ؛ (ولہ ۵) بر بناگوش

چو سیم او خط نورستہ نیست ؎ خط نورستہ دگر باشد
بنفشستان دگر ؎ (صائب ۵۹) مگر زصبح بناگوش
یار نور گرفت ؎ کہ بوی یاسمن از ماہتاب می آید
؎ (حکیم سنائی ۱۲) خورشید بمانندہ بت زہرہ
جبینی ؎ کافور بناگوش مہی مشک عذاری ؎ (ملا نظیر
نیشاپوری ۳) گلبرگ بناگوش و رخت بود مناسب ؎
گلدستہ شد و بست بر و زلف رسن را ؎ (صائب
۵۹) زماہتاب بناگوش یار می آید ؎ کہ شیر مست
کند ریگ این بیابان را ؎ مؤلف عرض کند کہ تسامح
صاحب سروریست کہ بناگوش را بمعنی عذار نوشت
و سندی کہ از کلام سعدی پیش کردہ است برای
عذار نیست و بکارش نمی خورد خیال ما این است
کہ کاتبش نرمہ را عذار نقل کردہ باشد صاحب
سروری محقق اہل زبان و عجمی الاصل است نمیتوان
کہ او در عرض معنی اینقدر تغافل کند معنی دوم حقیقی
است و آنچہ بہار این را مجازی قرار می دہد تسامح
اوست کہ بناگوش از بن گوش آغاز می شود ۔

وآنانکہ این را بمعنی شقیقہ نوشتہ اند سکندری خوردہ اند
کہ بناگوش ہیچ تعلق با شقیقہ ندارد و ہمچنین بناگوش
را بمعنی پس گوش گرفتن قابل نظر است و تا آنکہ
سند استعمال پیش نہ شود این را تسلیم نہ کنیم بالجملہ
معنی حقیقی این نرمہ گوش است و معنی پنجم مجازش و بضم اول صحیح
باشد کہ مرکب است از بن و گوش و در میان ہر دو الف
وصلی (اردو) (۱) دیکھو عذار (۲) کو یقول آصفیہ
اسم مؤنث ۔ نرمہ گوش ۔ بناگوش ۔ کچیا (ظفر)
بغور دیکھہ دلا تاب دُر سے کیا یکسر ؎ چمک رہی
ہے عجب گوش خوش دماغ کی لو ؎ (۳) دیکھو شقیقہ
(۴) کان کے پیچھے کا حصہ ۔ مذکر ۔ (۵) کان کے جوڑ
کا وہ مقام جہاں قلم رکھا جاتا ہے ۔ مذکر ۔

بناگوش کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول برہان
(۱) انگشت در دہن کودک کردہ کام او را بردا شتن
و (۲) کنایہ از اطاعت و انقیاد کردن صاحبان جہانگیری
و رشیدی بر معنی اول قانع (سیف اسفرنگی ۵)
مادر ملک زبستان شرف شیر دہد ؎ ہر کرا دایہ لطف

تو بناگوش کند ؛ صاحبان جامع وبحر و بهار ذکر هر دو معنی کرده اند خان آرزو در سراج گوید که در معنی اول مناسبت بناگوش کردن هیچ ظاهر نمی شود و نسبت معنی دوم می فرماید که بدمعنی (از بن گوش) است مؤلف عرض کند که محققین هند نژاد از حقیقت هر دو معنی خبر ندارند و ندیده اند که دایه با پسر نومولود در عجم چه می کند یکی از معاصرین عجم گوید که زنی هر دو بناگوش طفل را در سر انگشتان خود می گیرد و دایه کام اورا برمی دارد ازینجاست که صاحبان برهان و جامع و جهانگیری و رشیدی ایرادی نکرده اند که از بن طریق عمل واقف باشند و خان آرزو از بیخبری خود زبان ایراد گشاده و صاحبان بهار عجم و بحر نقلش برداشته اند بنسبت معنی دوم عرض می شود که رسم غلامان عجم است که چون مولا حکمی دهد از دست راست بناگوش خود گیرند و گویند چشم و این هر دو علامت اطاعت و بجا آوری حکم است و ازهمین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد و خان آرزو اصلاحی که درین اصطلاح داده است کم غوری اوست عادت اوست که دخل به معقولات می دهد هندیان را نمی رسد که در محاوره زبان فرس طبع آزمائی کنند قول صاحب جامع که از اهل زبان است اعتبار را کافی است و (بناگوش کردن) برای هر دو معنی مخفف (دست به بناگوش کردن) است وبس (اردو) (۱) نومولود کی تالو اٹھانا (۲) اطاعت کرنا۔

(الف) بناگوشی — اصطلاح بقول بحر (الف)

(ب) بناگوشی زدن — نوعی از ضرب که بر بناگوش زنند وهم او بر (ب) گوید که طبانچه بر بناگوش زدن است خان آرزو در چراغ هدایت ذکر (ب) بمعنی بالا کرده (علی بیگ نصیر آبادی ه) اگر کند بخرام تو سرو همدوشی ؛ زنند فاخته گان سرورا بناگوشی ؛ زآنرو بردارش بهار نقلش برداشت وصاحب انند نقلش نگاشت مؤلف عرض کند که همه محققین بالا ذوق زبان ندارند و تعریف بقیاس کرده اند (الف) گوشمالی است (ب) یعنی

گوشمالی کردن نه طپانچه بر بناگوش و نمیدانند که زدن در بنجا چه معنی می کند و این محاورهٔ عجم است که (گوشمالی کردن) را (بناگوشی زدن) گویند (اردو) (الف) گوشمالی بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ کان مروڑنے کی سزا۔ کان اینٹھنے کی سزا۔ (ب) گوشمالی کرنا بقولہ کان اینٹھنا۔ کان مروڑنا۔

بنالہ آمدن مصدر اصطلاحی۔ نالہ کردن است (انوری ۵) ارواح فلک بنالہ آمد ؎ صوت تو گرفت چون ترنّم ؎ (اردو) نالہ کرنا۔

بنام بقول برہان بکسر اوّل بروزن نظام بمعنی ہمنام باشد کہ بترکی آداش گویند صاحبان ہفت وانند ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ ترجمۂ این در ترکی زبان آتاش بفوقانی باشد نہ بدآل مہملہ کذا فی لغات ترکی) معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند و ہمنام استعمال کنند۔ (اردو) ہمنام بقول آصفیہ ہم اسم۔ ایک ہی نام کا۔

بنام ایزد استعمال۔ بقول برہان بمعنی بنام خدا و فرماید کہ این کلمہ را (۱) در محل تعجب گویند و (۲) بجہت دفع چشم زخم نیز استعمال کنند و (۳) گاہی بجہت قسم نیز گفتہ می شود صاحب سروری بر معنی اوّل قانع (حکیم سنائی ۵) چونت آراست ای غلام ایزد ؎ چشمہ بد دور روہ بنام ایزد ؎ (انوری ۵) بنام ایزد بچشم من چنانی ؎ کہ نیکوتر ز ماہ آسمانی ؎ صاحب بحر بذکر ہر سہ معنی گوید کہ این در اصل باضافت بود اما بکثرت استعمال اضافت قطع شدہ حتی کہ در رسم خط نیز بدون الف می نویسند صاحب مؤید بذکر معنی سوم فرماید کہ (۴) بمعنی بسم اللہ است مؤلف عرض کند کہ ماصراحت معانی بای موحدہ بجا یش کردہ ایم و خصوصیت بلفظ ایزد ہم نباشد بلکہ موحدہ را بالفظ خدایا مراد قاش ہم استعمال می کنند و تکملۂ این بر (بنا نیرد) می آید (اردو) (۱) یا خدا۔ محل تعجب میں کہتے ہیں (۲) بسم اللہ اس کا استعمال ایسے بیان کے پہلے کرتے ہیں جسمیں نظر لگنے سے بچانا مقصود ہو (۳) بخدا۔ خدا کی قسم (۴) بسم اللہ ہر کام کے آغاز میں کہا جاتا ہے جس کے معنے

یہہ مین کہ شروع کرتا ہون مین اس کام کو خدا کے نام سے

بنام یادشاہی زر زدن مصادر اصطلاحی بقول

بنام یادشاہی زر ساختن بہار ای سکہ بزر زدن

وساختن (صائب ے) سکہ مردی ندارد معرفت کم خرچ

کن ؛ فتنہ ہا دارد بنام یادشاہان زر زدن ؛ (میرمعزی

ے) تا عشق دوست بر دل من گشت بادشاہ ؛ بر رخ

بنام او ہمہ شب زر ہمی زنم ؛ (شفیع اثر ے) بدست

بوالہوس داغی کہ می بینی ز عشق او ؛ زری باشد کہ

قلابی بنام شاہ می سازد ؛ مؤلف عرض کند کہ ضرورت

ندارد کہ درین مصادر اصطلاحی تحتانی بالفظ شاہ

مرکب کنند کہ (بنام شاہ زر زدن وساختن) کنایہ

باشد از ضرب سکہ واین در تعمیم (بر نام کسی زر زدن

داخل است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو بر نام

کسی زر زدن۔

بنام کسی تسبیح کردن مصدر اصطلاحی بقول بہار

نام کسی را بہ تعظیم وتکریم یاد کردن (میرمعزی ے)

ہمی کنند بنامش فرشتگان تسبیح ؛ ہمی کنند زمدحش

ستارگان تکرار ؛ صاحبان بحر واند ہم نقل این

کردہ اند مؤلف عرض کند کہ تسبیح کردن مخصوص

باشند برای خدا و بنام خدا و این خلاف محاورہ

باشد کہ این را بالفظ (کسی) عام کنند واز سند

میر معزی اشارۂ ضمیر بسوی خدا ست پس (بنام

خدا تسبیح کردن) حاصل این سند است (اردو)

کسی کے نام پر تسبیح پھیرنا۔ کسی کے نام کو یاد کرنا۔

کسی کے نام کو تعظیم وتکریم سے یاد کرنا۔ اور ہمارے

معنون کے لحاظ سے خدا کے نام پر تسبیح پھیرنا۔

بنام کسی خطبہ خواندن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ

باشد از تسلیم کردن حکومتش کہ دائما خطبہ بنام

پادشاہ وقت اسلام می خوانند یعنی نامش را

در خطبۂ ثانی بدعا ذکر کنند (ظہوری ے) در شعر

خطبہ خواند ظہوری بنام خویش ؛ چون روشناس

شہر ز ضرابی قمست ؛ (اردو) کسی کے نام پر

خطبہ پڑہنا کہہ سکتے ہین یعنے اسکی پادشاہت اور

حکومت کو تسلیم کرنا۔

(۵۵۵ ب)

بنام کسی دائرہ ساختن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید کہ دائرہ ہمان است کہ در عرف ہندآنرا چندہ گویند و آن کاغذی باشد مدوّر کہ بر ان نام مردمان می نویسند تا یک چیزی بصاحب دائرہ بدہند (میر معزی ے) ہر جا کہ بنام امرا دائرہ ساز نگار ؛ زان دائرہ نام تو شمارند نخستین ؛ صاحب اند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ہر دو محققین در تعریف این مصدر سکندری خوردہ اند شاعر بنسبت ممدوح گوید کہ در دائرۂ امرا یعنی در حلقۂ امرا نام ترا نظر بر علو مرتبت نخستین شمارند بہار مصدری کہ قائم کردی حاصل است اینست قوت تلاش ۔ محققین بانام ونشان کہ از کلام معزی مصدری ایجاد کردہ اند کہ ایجاد بندہ را ماند اگرچہ گندہ باشد آفرین بر نقل نگارش اگر از معنی لفظی این کار گیریم فہرست حلقہ واری مرتب کردن است واین در خور آن نیست کہ بشکل مصدر اصطلاحی قائم کنیم (اردو) حلقہ واری فہرست مرتب کرنا جیسے امرا کی فہرست عہدہ داروں اور علما کی فہرست ۔

(۳۵۵۶)

بنام کسی سکہ زدن مصدر اصطلاحی۔ اعتراف حکومتش کردن وآن را شاہ وفرمانروای خود کردن کہ ہر کہ فرمانروا باشد سکہ بنامش زنند (ظہوری ے) بنام مغز جگر سکہ گداز زدم ؛ برای سینہ زداغت خزانہ بگدازم ؛ (اردو) کسی کی بادشاہت کو قبول کرنا کسی کو اپنا بادشاہ قرار دینا قبول کرنا ۔

(۳۵۵۷)

بنام کسی گذاشتن خدمتی مصدر اصطلاحی مخصوص کردن خدمتی وکاری بنام کسی چنانکہ قصیدہ نگاری شاہ را مخصوص کردن بنام انوری (انوری ے) لیکن از پی کاغذی بیتی نکردستم سواد ؛ ہستم امیدوار کہ این خدمت چو بگذارد بنام ؛ حالی او در خانہ دارد نیک و بد یک دستہ ؛ نزد من خادم فرستد یا بمنت یا بوام ؛ (اردو) کسی کے نام سے کوئی کام یا خدمت معین کرنا ۔

بنام کسی نظم کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار عبارت از تصنیف کردن بنام وی (شیخ شیراز

ے) ولی نظم کردم بنام فلان ۔ مگر باز گویند صاحبدلان
۔ کہ سعدی کہ گوی بلاغت ربود ۔ در ایام بوبکر بن سعد
بود ۔ (خواجہ شیراز ے) گردون چو نظم کرد ثریا بنام شاہ
۔ من نظم خود چرا نکنم از کہ کمترم ۔ صاحبان اند و
بحر نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ تعریف این معنون
کردن نظم خود بنام نامی کسی باشد چنانکہ در ہند ہم
ہمین جور مرعی است و ہمین را معنون کردن گویند
و در انگلیسی زبان ترجمہ دیڈیکیشن است محققین بالا
کہ از معنی خاص نظم تصنیف را عام کردہ اند بحقیقت
معنی نبردہ اند و در تعریف این ہم سکندری خوردہ اند
کہ تصنیف بنام کسی کردن متقاضی آنست کہ نام مصنف
اصلی در خفا باشد در حالی کہ چنان نیست مؤلف یا
مصنف تصنیف یا تالیف خود را بنام خود شائع سیکند
و در عنوانش باجازت معنون علیہ بیان سیکند
کہ این تالیف یا تصنیف را بنام فلان معنون کردم
دیگر ہیچ (اردو) اپنی نظم یا اپنی تالیف یا تصنیف
کو کسی کے نام سے معنون کرنا۔

بنا بنیرد استعمال ۔ بقول ناصری (۱) در مقام
تعجب گویند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ دیگر معانی
ہم گوید کہ ذکرش بر (بنام ایزد) گذشت واللہ اعلم
این ہم ہمدرانجا کردہ ایم خان آرزو ہم در سراج
این را آوردہ می فرماید کہ ورای معنی بالا این
کلمہ بزرگ (۲) برای دفع چشم بد ہم استعمال کنند
لیکن آنچہ بنظر مؤلف در آمدہ ہمان معنی دوم است
و بسبب کثرت استعمال اضافت نام را حذف کردہ اند
بلکہ (بنا بنیرد) را باہم می نویسند و الف ایزد را
از رسم الخط ہم دور کنند بہار ہم ذکر ہر دو معنی
کردہ (میر خسرو ے) زہی مالیدہ رویت لالہ
را گوش ۔ بنا بنیرد زہی خط و بنا گوش ۔ (خواجہ
شیراز ے) آب حیوانش زمنقار بلاغت می چکد
۔ زاغ کلک من بنا بنیرد چہ عالی مشربست ۔ مؤلف
حقیر عرض می کند کہ درین ہر دو اسناد (بنا بنیرد)
بمعنی (۳) قسم بخدا ہم درست می شود چنانکہ اشارہ
آن بر (بنام ایزد) کردہ ایم (اردو) دیکھو بنام ایزد

کے چارون معنے جن پر ہر ایک معنے کا ترجمہ نمبروار	بیان ہوا ہے۔

بناغ بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بالف کشیدہ و نون و جیم زدہ بمعنی (۱) بناغ است کہ آن دو زن یک شوہر باشد و بناغچہ ہم بہمین معنی و بقول بعض (۲) مردی کہ دو زن داشتہ باشد صاحب سروری بذکر معنی اوّل گوید کہ ہر یک زن مرد دیگری را بناغ است (شمس فخری ؎) بقا نسازد با خصم شیخ ابو اسحق ؎ بدان صفت کہ نسازد بناغ پیش بناغ ؎ (حکیم سوزنی ؎) بود ہ پیش بدہ سال بناغ زن من ؎ کہ خدای جلب خویش و مراکد بانو ؎ صاحب جہانگیری گوید کہ مرادف ابناغ و ابناز کہ بہندی سوت خوانند۔ صاحب رشیدی می فرماید کہ ظاہرا این لفظ بناغ است بغین کہ بصورت نون و جیم خوانندہ اند و نون اوّل متقدم است بر با واللہ اعلم صاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ قوسی و صاحب برہان و جہانگیری این لفظ را ضبط نمودہ اند پس خیال تغلیط نمی توان کرد چنانکہ خیال رشیدی است و بحوالۂ نسخ دیگر ذکر معنی دوم ہم کردہ مؤلف عرض کند کہ لغت فارسی زبان است و محققین اہل زبان اعنی سروری و جامع و برہان این را اسم جامد فارسی گفتہ اند ما را ہیچ محل چون و چرا نباشد و خیال تصحیف کردن چنانکہ صاحب رشیدی می کند ہیچ البتہ نسبت معنی دوم طالب سند استعمال می باشیم کہ صاحبان جامع و سروری این را ترک کردہ اند یکی از معاصرین عجم چہ خوش طبع آزمائی می کند کہ این مبدل بنانگ می نماید بفتح اوّل بہ کاف تصغیر یعنی دو انگشتک و کاف آخر بدل شدہ بہ کاف فارسی چنانکہ گندوگند و پس ازان کاف فارسی بدل شد بجیم عربی چنانکہ آخشیک و آخشیج و آنچہ بناغچہ بہ ہای ہوز آخر بہمین معنی آمدہ در آخرش لفظ چہ ہم در فارسی زبان برای کوچکی می آید معنی آن ہم دو بنان کوچکی پس این استعارہ ایست کہ فارسیان دو زنان یک شوہر را دو بنان کوچک نام کردند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

(اردو) (۱) دیکھو انباغ (۲) وہ مرد جسکی دو بیل بیان ہوں۔ نذکر۔

بنانشستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش کہ بحوالۂ بہار عجم نوشتہ مصدر (بنانشست کردن) پیداست کہ بمعنی افتادن و برباد شدن عمارت باشد (وہو ہذا ؎) بر کوہ ابر حلم تو چون سایہ افگند ؎ ہمچون بنای تازہ کند در زمان نشست ؎ و بہار این شعر را بذیل لفظ بنا مال حسین سنائی گوید (اردو) عمارت کا برباد ہونا۔ گرنا۔

بنا نمودن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بمعنی آمادہ و مستعد شدن مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این آغاز کردن است و مجازاً بمعنی مستعد شدن ہم توان گرفت (اردو) آمادہ ہونا۔

بنانہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی توان گرفت یعنی آغاز عمارت کردن (صدقی استرابادی ؎) معمار کارخانہ ہستی بر آب و گل طرح زمین فگند و بنای جہان نہاد ؎ (اردو) بنای عمارت قائم کرنا۔

(الف) **بناو** بقول سراج بفتح و واو بمعنی دنبل و فرماید کہ بعضی بناور بر وزن سراسر گفتہ اند پس مخفف بعض باشد صاحب برہان نسبت

(ب) **بناور** می فرماید کہ بفتح اول و واو بر وزن سراسر دنبل بزرگ را گویند و بعربی صبن۔ بکسر ہای ہوز نقطہ و بضم ہم آمدہ صاحبان سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند صاحب سروری بضم با و فتح واو گفتہ مؤلف عرض کند کہ (ب) اصل است و اسم جامد فارسی زبان و الف مخفف آن اختلاف اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است (اردو) دنبل دیکھو آیر

بناوند بقول سروری بکسر با و فتح واو و سکون نون دوم یعنی باز دارند چیزی را در جای چنانکہ آب را کہ در گوے نگاہ دارند۔ صاحب برہان گوید کہ بمعنی باز داشتن و نگاہ داشتن چیزی در جائی

چنانکہ آب در گوی و حوضی۔ صاحب جامع ہزبانش
خان آرزو در سراج نقل برہان می کند مؤلف
عرض کند کہ طرز بیان ہمہ درست نیست مقصود از
نگہداشت چیزی باشد در جائی کہ حاصل بالمصدر
است و این مرکب است بالفظ بن بمعنی زراعت
و آوند بمعنی ظرف چنانکہ گذشت و معنی لفظی این
ظرف زراعت قلب اضافت (آوند بن) کنایہ
از حوضی و گوی کہ آب در ان نگہدارند کہ بکار
زراعت خورد و مجازاً برای نگہداشت آب و
بمجاز مجاز بمعنی نگہداشت ہر چیز استعمالش کردند دیگر
ہیچ۔ تصرف محاورہ باشد کہ فتح اول بکسرہ مبدل شد
و الف ممدودہ آوند در ترکیب مقصورہ شد و جا
دارد کہ این را با سہ لفظ مرکب دانیم یعنی بن۔ آو
وند۔ بن بمعنی بنا و آو بمعنی آب و وند چون در آخر
کلمہ آید افادۂ معنی فاعلی کند یعنی صاحب چنانکہ
دولت وند پس از کثرت استعمال الف ممدودہ مقصورہ
مبدل شد واز دو واو مجتمعہ یکی حذف و معنی لفظی این بنا

آب دارندہ و کنایہ از ہمان حوض و گوی و بمجاز
مجاز حفاظت و نگاہداشت آب فالآخر اقوی من الاول
(اردو) ہر چیز کی نگہداشت۔ حفاظت۔ مؤنث۔

بنا یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قائم شدن است
(خسرو) تا کہ بنا یافت نگنجید بیش ۔ در ہمہ عالم ز
بزرگی خویش ۔ (اردو) قائم ہونا۔

بنایان فلک اصطلاح۔ بقول بحر کنایہ باشد از
عقول عشرہ و ہم او بر عقول عشرہ گوید کہ مرادف
(دہ عقل) است و بر (دہ عقل) می فرماید کہ نزد
حکما دہ فرشتہ اند باین طور کہ اول حق تعالی یک
فرشتہ را پیدا کرد پس آن فرشتہ یک فرشتہ دیگر و
یک آسمان پیدا کرد و بعدہ فرشتۂ دوم یک فرشتہ
و یک آسمان پیدا ساخت ہمچنین دہ فرشتہ و نہ آسمان
پیدا شد و فرشتۂ دہم ہمہ عالم را بحکم حق تعالی پیدا
کرد و فرماید کہ عقل باصطلاح حکما فرشتہ را گویند
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است موافق قیاس

(اردو) عقول عشرہ سے وہ دس فرشتے مراد ہیں جنہوں نے بحکم الٰہی نو آسمان اور عالم کو پیدا کیا جنکو فارسیوں نے بنایان فلک کہا ہے۔ دیکھو ارسطاس

(الف) بنای انقلاب گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار کہ ذکر ماضی مطلق این کردہ یعنی تہ و بالا کردن مؤلف عرض کند کہ محاورۂ معاصرین عجم است من وجہ موافق قیاس از قبیل۔

(ب) بنای باریدن داشتن کہ بقولش آمادۂ باریدن بودن وہم برین قیاس ----------

(ج) بنای باریدن گذاشتن کہ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ ہمان سفرنامۂ شاہ قاچار یعنی (باریدن آغاز کردن) آمدہ (اردو) (الف) تہ و بالا کرنا زیر زبر کرنا (ب) برسنے پر آمادہ ہونا (ج) برسنا شروع کرنا۔

بنای چیزی بر آب است مقولہ۔ ناپائدار بودن بنای آن (صائب ؒ) ہمین نہ خانۂ ما در گذار سیلاب است ؎ بنای زندگی خضر نیز بر آب است ؎ (اردو) کسی چیز کی بنا ناپائدار اور فانی ہے۔

بنای چیزی داشتن مصدر اصطلاحی بقول بول چال بحوالۂ محاورۂ معاصرین عجم آمادہ شدن بکاری مؤلف عرض کند کہ از قبیل ہمین مصدر عام است بمصادر خاص (بنای انقلاب گذاشتن) و (بنای باریدن داشتن) و (بنای باریدن گذاشتن) کہ بجایش گذشت (اردو) کسی کام پر آمادہ اور مستعد ہونا۔

بنای خانہ را بہ آب دادن مصدر اصطلاحی ہمان کہ بر (بآب دادن بنای خانہ) گذشت۔ رای اضافی درین زائد است وبس (اردو) دیکھو آب دادن بنای خانہ۔

بنای رقص گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار یعنی آغاز رقص کردن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس ومحاورۂ معاصرین عجم است (اردو) ناچ شروع کرنا۔

بنای زندگی بر آب بودن مصدر اصطلاحی

(۳۵۵۸)

بقول بحر فنا پذیر بودن زندگی و سندی که پیش کرده همان است که از صائب بر (بنای چیزی بر آب بودن) گذشت مؤلف عرض کند که ما مصدر رعام را که گذشت بهتر دانیم ازین مصدر خاص که هیچ ضرورت تخصیص ندارد (اردو) زندگی کا فنا پذیر اور ناپائدار ہونا۔

بنای سرتیز اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار مناری را گویند که بالای آن نوکی نمایان باشد صاحب بول چال هم ذکر بحوالۂ معاصرین عجم کرده مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و موافق قیاس ولیکن هر دو محققین در تعریف این کار به نزاکت گرفته اند فارسیان (بنای سرتیز) مناری را گویند که بر سر آن قبۂ نوکدار آهنی یا مسی یا برنجی بصورت خاص درست کنند (اردو) وہ نوکدار مناره جو لوہے یا پیتل یا تانبے کا نوکدار قبہ ہو۔ مذکر۔

بنای شرارت و بهرزگی گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار آغاز بیہودگی و شرارت کردن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بیہودگی اور شرارت شروع کرنا۔

بنای شلیک گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار آغاز گلوله باری کردن از توپ و تفنگ و امثال آن مؤلف عرض کند که شلیک محاورۂ معاصرین عجم است بمعنی گلوله باری صراحت ماخذش بجای خودش کنیم (اردو) گولہ باری شروع کرنا۔ بندوق اور توپ سر کرنے کا آغاز۔

بنائی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار معماری کردن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) معماری کرنا یعنی تعمیری کام کرنا۔

بنبا بقول برہان بای ابجد بالفتح بروزن غنغا آشی باشد که از دون یعنی جمله اخضر پزند و آن

ثمر درخت بطم است که بشیرازی بن نام دارد صاحبان سروری وجامع وسراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که مرکب است از بن و با بمعنی حقیقی هر دو که گذشت (اردو) آش کی ایک قسم جو بن سے پکائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

(الف) بن بخت بر زمین بالیدن | مصادر اصطلاحی
(ب) بن بخت بر زمین مالیدن | (الف) بقول بحر استواری بخت و دولت و فرماید که بجای بالیدن مصدر مالیدن به میم اول هم آمده صاحب جامع هم ذکر (ب) کرده صاحب برهان نسبت (ب) گوید که مرادف (الف) است خان آرزو در سراج گوید که کنایه باشد مؤلف عرض کند که (الف) بالضم صحیح باشد و (ب) تصحیف که خطاطان بالیدن به موخده را مالیدن بمیم نوشته اند و غور بر معنی حقیقی نکردند که ازان کنایه پیدا میشود و معنی الف بختور و رشدن است و بس (اردو) بختور ہونا صاحب قسمت ہونا

بنبر | بقول برهان بروزن لنگر دوائیست که آنرا اسپستان خوانند و گویند که این لغت هندی است صاحب انند نقل نگارش۔ صاحب محیط بر سپستان گوید که معرب این سفستان و سپستان مخفف سه پستان یا سپرپستان یا سگ پستان جهت مشابهت و بعربی دبق و مخاطه و مخاطیا و بیونانی فاطرون و بسریانی گلشا و بهندی لهسوڑا و لسلسه و لیهڑا و گوند اوکلان را بڑگوند انامند و آن ثمر درختی است عظیم معروف معتدل در گرمی و سردی مؤلف عرض کند که بحث کامل این بر (انگور دشتی) گذشت و بخیال ما این اسم جامد فارسی زبان می نماید بمعنی بری و ثمری یعنی ثمر درخت چنانکه جستیم در لغات هندی و السنهٔ غیر فارسی این را نیافتیم و صاحب محیط که محقق مفردات طب و پابند ترجمه در السنهٔ غیر است ذکر این اسم بر سپستان نکرد و مستقل هم نه نوشت و الله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دیکھو انگور دشتی۔

(الف) بن بست | اصطلاح۔ الف بقول خان آرزو در چراغ هدایت بضم اول سه گوچه یا کوچه سه لته

(ب) بن بستہ بہار بذکر الف وب ہر دو بمعنی کوچۂ سربستہ قانع (محسن تاثیر ۵) شاید افتد گذر بوی تو روزی آنجا ۔ کوچہ غنچہ عجب نیست کہ بن بست شود ۔ (صائب ۵) دل مرا زخم زلف او رہائی نیست ۔ مگر زکوچۂ بن بستہ ہیچکس نرود ۔ و فرماید کہ بن بمعنی مطلق طرف و جانب است خصوصیت بپایان و فرودین ندارد ۔ صاحب بحر بذکر ہر دو بنقل معنی خان آرزو گوید کہ آن راہی است کہ آغاز آن بستہ باشد صاحب انند نقل بہار برداشت مؤلف عرض می کند کہ معنی لفظی این طرف بستہ و بحالت اضافت بسوی کوچہ ۔ کوچہ کہ نافذہ نباشد پس معنی کوچہ سربستہ از ہر دو پیدا نمی شود تتمہ

اول از خان آرزو ست و دیگران پیروی کردہ اند ولی بحقیقت نبردہ در ہر دو سند بالا (کوچۂ سربست و کوچہ و کوچہ سربستہ) بمعنی بیان کردۂ شان است پس مجرد (سربست و سربستہ) را قائم کردن و در معنی آن کوچہ را داخل کردن عجب است و غیر از تسامح خان آرزو نباشد و (کوچہ سربستہ) در محاورہ عجم کوچہ ایست کہ آخرش بسد و دیوار باشد مقابل کوچۂ نافذہ حاصل آنیست کہ فارسیان بن بمعنی طرف بستہ را کہ عام است سر خیال کردہ اند بحق کوچہ دیگر ہیچ ازینجاست کہ کوچۂ بن بستہ مرادف کوچۂ سربستہ باشد والف بحذف ہای ہوز آخرہ مخفف (ب) (اردو) سربستہ اس مقام کی صفت مین کہہ سکتے ہین جس کا ایک طرف بند ہو جیسے سربستہ گلی جسکے دوسرے طرف نکلنے کی راہ نہو ۔

بنبل بروزن صندل بقول برہان (۱) ترشی عموماً باشد و (۲) سیب ترش خصوصاً صاحبان ناصری و سراج ہم ذکر این کردہ اند و صاحب جامع نسبت معنی اول بہ ترش قانع مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی ترش عجبی نیست کہ دیگر محققین ہمین را بیای وحدت ذکر کردہ باشند و قول صاحب جامع بترک یای وحدت بمعنی حقیقی و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) ترشی ۔ کھٹائی ۔ مونث اور بلحاظ جامع ترش ۔ کھٹا (۲) کھٹا سیب مذکر ۔

بن بود | اصطلاح ـ بقول صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود منبع و مصدر و منشا و مبدا صاحب سفرنگ در شرح چارمی فقره (د ساتیر آسمانی به نرزآباد و خشوران وخشور) گوید که بضم اول ابجد وسکون نون و بای ابجد و واو معروف و دال ابجد ماهیت و حقیقت مؤلف عرض کند که اصطلاح زند و پازند است و معنی بیان کرده سفرنگ بهتر و صریح تر از صاحب فدائی است و معنی لفظی این مرکب بنیاد وجود و مراد از ماهیت و حقیقت موافق قیاس است (اردو) ماهیت بقول آصفیه حقیقت ـ چگونگی کیفیت ـ مادہ جوہر حقیقت حال ـ

(الف) بنت العنب | اصطلاح ـ الف بقول بهار کنایه از شراب انگور (انوری ص) موی
(ب) بنت الکرم | برخیک ـ دویده زجد تیغ زن است ؎ تا نجلوت لب خم برلب بنت العنب است
؎ صاحبان بحر و غیاث ذکر این کرده اند و صاحب انند این را اصطلاح عرب گوید برخلاف صاحب بحر که او این را اصطلاح فارسیان داند ازینجاست که ذکر این کرد که بیان اصطلاح عرب از موضوع او خارج است ـ صاحب بحر (ب) را مرادف (الف) گفته و صاحبان غیاث و انند هم این را آورده مخفی مباد که بنت لغت عرب بمعنی دختر و عنب در عربی زبان بمعنی انگور و کرم بالفتح بمعنی رز پس بنت العنب انگوری را بنت العنب ازینجهت گفتند که پیدا شد از انگور و درخت انگور قیاس می خواهد که بنت الکرم انگور را گویند ولیکن مارا در اصطلاح زبان دخلی نیست (اردو) انگوری شراب ـ دخت رز ـ دختر رز (مؤنث)

بلتومه | بقول برهان باتای قرشت بروزن معصومه نباتی است مانند کشوث صاحب محیط فرماید که خرقطان است و برخرقطان گوید که این را (وزق الطیر) هم خوانند و بلغت اندلس بلتومه و بفارسی رقو و به هندی بندا و بقول بعض اکاس بیل ـ مؤلف عرض کند که ماحقیقت ما (اکاس بیل) بر اکشوث

بیان کرده ایم و بخیال ما (اکاس بیل) و رای بندا باشد ازینجاست که تکمیل تعریف بنتومه بقول محیط کرده می شود. فرماید که شکل برگ و گیاه آن بجسب درختی که بران پیدا می شود شبیه ببرگ زیتون و گیاهی که بر اکثر درختها می پیچد. سرد و خشک است و بقول معض گرم و خشک. قابض و مجفف و تلخ و بران سردی و خشکی غالب باندکی تحلیل و تنقی دماغ و مقوی معده و مفتح سدد و منافع بسیار دارد (الخ (اردو) بندا سنسکرت مین ایک بیل کو کہتے ہین جو درختون پر پیدا ہوتی ہے (ساطع)

بنج بقول برہان بفتح اول بروزن رنج (۱) دوزن که یک شوہر داشته باشند و ہریک مرد دیگری را بنج باشد و (۲) نام رستنی هم که ثمر آن را بزر البنج می گویند و بعربی شیکران خوانند صاحب ناصری بر معنی اول قانع صاحب جامع می فرماید که بمعنی اول همان بنانج که بجایش گذشت و بمعنی دوم بنگ که بیهوشی آرد خان آرزو در سراج گوید که بمعنی اول ظاهرا مخفف بنانج باشد و بمعنی دوم معرب بنگ می نماید صاحب محیط می فرماید که اگرچه معرب بنگ فارسی است که بجایش می آید لیکن این (۳) و رای آنست که فقرا می نوشند زیرا که آن برگ قنب است و این را بعربی شیکران و خداع الرجال و بیونانی افیقون و بسریانی از ماتوس و ترکی باطباط و به بربری اقطیفت و بهندی اجوائن خراسانی گویند و این نباتی است که ساق آن غلیظ مختلف الطبع بلحاظ الوان و جمیع اقسام آن خشک در چهارم و مخدر و منوم و مغلظ روح و منافی و مفسد مزاج آن و مقوی اعضا و مسکن اوجاع (الخ) **مؤلف** عرض کند که این بمعنی سوم متحقق نشد که مال کدام زبان است و ظاهرا معرب می نماید (اردو) (۱) دیکھو انباغ (۲) دیکھو بنگ (۳) خراسانی اجوائن ـ مؤلف ـ

بنجره بروزن فرفره بقول انند سوراخی یا دری که از خانه ها سوی کوچه و بازار بود و با فارسی هم آمده صاحبان مؤید و هفت هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که صحیح به بای فارسی است مرکب از

پنج کہ ترجمۂ خمس است و رہ بمعنی طریق و کنایہ از چار چوبی کہ دران چار چوب یا چار سیخ آہنی قائم کنند و شامل بر پنج شبکہ می باشد بشکل قفس و در ہند آن را روشن دان نام است کہ برای ہوا و روشنی در دیوار خانہا بر بلندی قائم می کنند و سیخہای آہنی یا تیرہای چوبی داخل آن برای این می گذارند کہ سارقین بوجہ آن داخل خانہ نشوند (اردو) روشندان۔ مذکر۔

بنجشک بقول برہان بکسر اول و ثالث بمعنی گنجشک کہ بعربی عصفور خوانند۔ صاحب سروری این را بکسر با و جیم و کاف فارسی آوردہ صاحبان جامع و ناصری ہم ذکر این بہ کاف عربی کردہ اند و صاحب ہفت این را بمعنی مرغ خانگی گفتہ و خان آرزو در سراج این را مبدل گنجشک می گوید ہمچون سایر و کستاخ مؤلف عرض کند کہ درست می فرماید کہ کاف عربی و فارسی ہر دو بموحدہ بدل می شود چنانکہ گوشاسب و بوشاسب و گالہ و بالہ و ذکر تبدیل کاف عربی و فارسی ازین کردہ ایم کہ بعض محققین گنجشک را بکاف عربی گفتہ اند و بعض بکاف فارسی کہ تصفیۂ آن بجایش کنیم (اردو) وہ چڑیا جو گھروں مین اپنا آشیانہ بناتی ہے۔ مؤنث جسکو دکن مین خانچڑی کہتے ہین۔

بنجشک زوان اصطلاح۔ بقول ہفت و برہان بضم اول و زای ہوز (لسان العصافیر) را نام است و آن دوائی است تند و تیز شبیہ بزبان گنجشک صاحب محیط ہم ذکر این کردہ بر لسان العصافیر گوید کہ بفارسی زبان گنجشک و بجنگزوان و بشیرازی تخم اہرو بیونانی اندروصارون و بترکی قوش ویلی و بہندی اندرجو گویند و آن ثمر درختیست از قسم دردات گرم در دوم و تر در اول با رطوبت فضلیہ و در برگ آن قبض و تنقیہ است و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ بنجشک مبدل گنجشک است کہ گذشت و زوان مبدل زبان ہمچون آب و آو و دیگر ہمچ (اردو) اندرجو۔

بیان کرده ایم و بخیال ما (اکاس بیل) و رای بند اباشد از نیجاست که تکمیل تعریف بنتومه بقول محیط کرده می شود. فرماید که شکل برگ و گیاه آن بحسب درختی که بران پیدا می شود شبیه ببرگ زیتون و گیاهی که بر اکثر درختها می پیچد. سرد و خشک است و بقول معض گرم و خشک. قابض و مجفف و تلخ و بران سردی و خشکی غالب باندکی تحلیل و تنقی دماغ و مقوی معده و مفتح سدد و منافع بسیار دارد (الخ

(اردو) بند اسنسکرت مین ایک بیل کو کہتے ہین جو درختون پر پیدا ہوتی ہے (ساطع)

بنج بقول یرهان بفتح اول بروزن رنج (۱) دو زن که یک شوهر داشته باشند و هریک مرد دیگری را نیز باشد و (۲) نام رستنی هم که ثمر آن را بزر البنج می گویند و بعربی شیکران خوانند صاحب ناصری بر معنی اول قانع صاحب جامع می فرماید که بمعنی اول همان بنانج که بجایش گذشت و بمعنی دوم بنگ که بیهوشی آرد خان آرزو در سراج گوید که بمعنی اول ظاهرا مخفف بنانج باشد و بمعنی دوم معرب بنگ می نماید صاحب محیط می فرماید که اگرچه معرب بنگ فارسی است که بجایش می آید لیکن این (۳) و رای آنست که فقرا می نوشند زیرا که آن برگ قنب است و این را بعربی سیکران و خداع الرجال و بیونانی افیقون و بسریانی از ماتوس و ترکی باطباط و به بربری اقطیفت و بهندی اجوائن خراسانی گویند و این نباتی است که ساق آن غلیظ مختلف الطبع بلحاظ الوان و جمیع اقسام آن خشک در چهارم و مخدر و منوم و مغلظ روح و منافی و مفسد مزاج آن و مقوی اعضا و مسکن اوجاع (الخ) **مؤلف** عرض کند که این بمعنی سوم متحقق نشد که مال کدام زبان است و ظاهرا معرب می نماید (اردو) (۱) دیکھو انباغ (۲) دیکھو بنگ (۳) خراسانی اجوائن - مؤلف -

بنجره بروزن فرفره بقول انند سوراخی یا دری که از خانه ها سوی کوچه و بازار بود و با فارسی هم آمده صاحبان مؤید و هفت هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که صحیح به بای فارسی است مرکب از

پنج کہ ترجمہ خمس است و رہ بمعنی طریق و کنایہ از چار چوبی کہ دران چار چوب یا چار سیخ آہنی قائم کنند و شامل بر پنج شبکہ می باشد بشکل قفس و در ہند آن را روشن دان نام است کہ برای ہوا و روشنی در دیوار خانہ ہا بر بلندی قائم می کنند و سیخہای آہنی یا تیر ہای چوبی داخل آن برای این می گذارند کہ سارقین بوجہ آن داخل خانہ نشوند (اردو) روشندان۔ مذکر۔

بنجشک بقول برہان بکسر اول و ثالث بمعنی گنجشک کہ بعربی عصفور خوانند۔ صاحب سروری این را بکسر باء و جیم و کاف فارسی آوردہ صاحبان جامع و ناصری ہم ذکر این بہ کاف عربی کردہ اند و صاحب ہفت این را بمعنی مرغ خانگی گفتہ و جہان آرزو در سراج این را مبدل گنجشک می گوید ہمچون بنا بر تاخ و کستاخ مؤلف عرض کند کہ درست می فرماید کہ کاف عربی و فارسی ہر دو بموحدہ بدل می شود چنانکہ گوشاسب و بوشاسب و گاله و باله و ذکر تبدیل کاف عربی و فارسی ازین کردہ ایم کہ بعض محققین گنجشک را بکاف عربی گفتہ اند و بعض بکاف فارسی کہ تصفیۂ آن بجایش کنیم (اردو) وہ چڑیا جو گھر میں اپنا آشیانہ بناتی ہے۔ مؤنث جسکو دکن مین خانچڑی کہتے ہین۔

بنجشک زروان اصطلاح۔ بقول ہفت و برہان بضم اول و زای ہوز (لسان العصافیر) را نام است و آن دوائی است تند و تیز شبیہ بزبان گنجشک صاحب محیط ہم ذکر این کردہ بر لسان العصافیر گوید کہ بفارسی زبان گنجشک و بنجشکزروان و بشیرازی تخم آہرو بیونانی اندرو صارون و بترکی قوش ویلی و بہندی اندرجو گویند و آن ثمر درختیست از قسم درد ات گرم در دوم و تر در اول بار طوبت فضلیہ و در برگ آن قبض و تنقیہ است و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ بنجشک مبدل گنجشک است کہ گذشت و زروان مبدل زبان ہمچون آب و آو دیگر ہیچ (اردو) اندرجو۔

بقول امیر ایک درخت کے تخم کا نام ہے جسکو لسان العصافیر کہتے ہیں جو جَو سے مشابہ ہوتا ہے قسم شیریں بہتر اور تلخ خراب اور غیر مستعمل ہے۔ مذکر۔

بنجشک بکسر اوّل و ثالث بکاف فارسی آخرہ بقول کردہ ایم (اردو) دیکھو بنجیشک (کاف عربی کے ساتھ) جو اس کا مبدل ہے۔

سروری ہمان کہ بکاف عربی گذشت و اشارہ باین ہمدرنجا

بنجک بقول برہان بضم اوّل بروزن تلنگ پنبۂ محلوج و گلولہ کردہ را گویند بجہتہ رشتن صاحب جامع ہمزبانش۔ صاحب سروری از حکیم روحانی سند آورد (ع) یکی از یشان بنجک ستان و پنبہ فروش پ کہ ریش کاوی نامہ است نام او عنوان کہ و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ بہای فارسی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم و آنچہ بہای فارسی می آید اصل است و این مبدل آن چنانکہ اسپ و اسب (اردو) پونی دیکھو باغندہ۔

بنجوی حرف زدن مصدر اصطلاحی بمعنی راز گفتن و رسم است کہ گفتگوی راز را بہ آہستگی کنند و از ہمین عادت معاصرین عجم این مصدر را قائم کردہ اند (اردو) آہستہ باتیں کرنا۔

رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بہ آہستگی سخن گفتن مخفی مباد کہ بنجوی لغت عرب است

بنچیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر جیم (۱) مانوس گردیدن و مالوف شدن و (۲) یاری دادن و (۳) پارہ پارہ و قسمت نمودن مؤلف عرض کند کہ ہمہ تحقیقین مصادر این ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و مجرد بیان محقق ہند نژاد اعتبار را نشاید اگر استعمال این بنظر آید تو انیم قیاس کرد کہ این مبدل پنچیدن باشد چنانکہ کاچ و کانچ کہ فارسیان از لغت سنسکرت پنچ بترکیب علامت مصدر وضع کردہ باشند و پنچ بقول ساطع مجمع و مجلس حکم را گویند کہ فصل خصومات

قوم خود کند بہ مصالحت باہمی و ہمہ معانی بالا از ہمین یک قیاس موافق می شود (اردو) (۱) مانوس اور مالوف ہونا کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ نے ملنا کے دوسرے معنون پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔ پرچنا۔ یار بننا۔ بے تکلف ہونا۔ آشنا ہونا (میر) اک شور ہی رہا ہے دیوانہ پن مین اپنے ہے زنجیر سے ملے ہین گر کچھ بھی ہم ملے ہین (۲) یاری دینا بقولہ مدد دینا۔ معاونت کرنا جیسے "نصیب یاری دے تو سارے کام بنجائین (۳) تقسیم کرنا۔

بنجیک بقول انند بجواڑ فرہنگ وصاف بالکسر (۱) جامی بستن اسپان و چارپایان در راہ (۲) عبارت از آخری بام خانہ مؤلف عرض کند کہ مجرد قولش بدون سند استعمال قابل قبول نیست (اردو) (۱) راستہ مین گھوڑون اور چارپایون کے باندھنے کا مقام (مذکر) (۲) کئی منزلہ مکان کا آخری درجہ۔ مذکر

بنجیہ بقول برہان بضم اول و کسر ثانی و فتح جیم فارسی جمعی باشد مر اصناف حرفت و رعیت را صاحب جامع گوید کہ جمع بندی اصناف و رعیت در متوجہات دیوانی و صاحب ناصری گوید کہ جمعی کہ بر ملک و رعیت بندند (سہ) داغ تو کہ چیدہ بر سر ہم دفتر ہا بر سینۂ من بنجیہ خواہد بست ۔ مؤلف عرض کند کہ منتظمین حکومت در عجم بر رعایای مالگذار و اصناف حرفت وغیرہم بآئین حقوق تملیکی حکومت سالانہ قرارداد رقمی کنند کہ آن را بنجیہ و منجیہ نام است و این مرکب است از بن کہ بالفتح بمعنی زراعت و باغ و بالضم بمعنی درخت گذشت و کلمۂ چہ کہ افادہ تصغیر کند چون در آخر کلمہ آرند معنی لفظی و تحقیقی این زراعت مختصر و باغ مختصر و درخت مختصر ولیکن کنایہ قرار یافتہ است از برای مقداری مختصر پول بر ہر یک باغ و زراعت و درخت و بر سبیل مجاز برای اصناف حرفت وغیرہم ہمین اسم قرار یافت اضافت در اعراب منجیہ بسبب ولجہ و تصرف محاورہ باشد و منجیہ بزیادت تحتانی فرمد علیہ آن

(اردو) زر لگان یا وہ سرکاری محصول جو زراعت یا باغ یا درختون یا اور کاروبار رعیت پر بطور حق تملیکی سرکار بمقدار معین سالانہ مقرر کیا جاے۔ مذکر۔

بنخستین اندازا اصطلاح۔ بقول سفرنگ (در چارمی فقرۂ (نامۂ شت ساسان نخست) باول وہلۂ **فکر مؤلف** عرض کند کہ موحدہ افادۂ معنی معیت کند و (نخستین فکر) یعنی وہلۂ اول فکر است کہ فارسی قدیم باشد (اردو) فکر کے اول وہلہ مین یعنے جو منصوبہ پہلے سوچ جاے۔

بند بقول خان آرزو در سراج بالفتح (۱) چیزیکہ موجب بستن چیزی بود و صاحب فدائی کہ یکی از علماے معاصر عجم بود می فرماید کہ ہرچہ در خور پیوند و پیوستگی باشد **مؤلف** عرض کند کہ (الف) اسم مصدر (بندیدن) بمعنی ذریعۂ بستن چیزی یعنی رسن و امثال آن کہ بدان چیزی را بندند و (ب) حاصل بالمصدرش ہم بمعنی بستگی و بندش و ہمین است معنی حقیقی این۔ اسم جامد فارسی زبان است و آنچہ صاحب فدائی گفتہ مسامحہ است کہ بر معنی دوم می آید (اردو) (الف) رسّی (مؤنث) یا اُسکے مماثل کوئی چیز جس سے کسی چیز کو باندھین (ب) بندش مؤنث بمعنی بستگی یعنی بستن کا حاصل بالمصدر۔

(۲) بند بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و رشیدی و سراج بر وزن چند فاصلۂ میان دو عضو و پیوند عضو کہ آن را در عربی مفصل خوانند صاحب فدائی ہرچہ بر معنی اول نوشت متعلق بہ ہمین است (ہلالی ؎) عاقبت بگسلد چو بند از بند ۔ بند بند مرا بہم پیوند (ناصری ؎) از تو ای دوست نگسلم پیوند ۔ گر برندم بہ تیغ بند از بند (سہا ؎) چونی ہر شب زاندوہ جدائی ۔ با آہنگی بنالد بند بند م ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول باشد کہ دو عضو بوسیلۂ این مقام پیوند و تعلق دارد (اردو) جوڑ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ بند مفصل۔ آپ ہی نے بند کے پہلے معنون پر اسکا ذکر فرمایا ہے

(۳) بند بقول برہان وجہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بروزن چند زنجیری کہ بر پای دیوانگان و گناہگاران نہند (بابا فغانی ؎) ما نخل خرد ازبن بپیوند شکستیم ؛ آشوب جنون تند شد و بند شکستیم ؛ (سعدی ؎) گر پند میخواہی بدہ ور بند میخواہی بنہ ؛ دیوانہ خواہد سر نہاد آنگہ نہاد از سر ہوس ؛ (حکیم قطران ؎) با بروان چوگان و بر لنگان چو کمند ؛ لبانش سودہ عقیق و رخانش سادہ پرند ؛ پرند لالہ فروش و عقیق لولو پوش ؛ کمانش غالیہ توز و کمندش مشکین بند ؛ و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ (صائب ؎) چنین کہ عقل کشیدہ است زیر بند ترا ؛ عجب کہ عشق رہاند ازین کمند ترا ؛ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است کہ پای دیوانگان و گناہگاران ازین بستہ می شود (اردو) زنجیر جو دیوانون اور قیدیون کے پانو مین ڈالتے ہین ۔ مؤنث ۔

(۴) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع تنگۂ آہنی کہ بجہت استحکام بر صندوق و کشتی و امثال آن زنند (مولوی معنوی ؎) طبع خواہد تا کشد از طبع کین ؛ عقل بر نفس است بند آہنین ؛ صاحب ناصری ہمین سند مولوی معنوی را برای معنی پنجم پیش می کند و خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است کہ ازین تنکہ ہا تختہ ہای صندوق وغیرہ ہم بر طریق استحکام بستہ می شود (اردو) لوہے یا پیتل کی پٹیان جو مضبوطی کے لئے صندوق وغیرہ پر لگاتے ہین ۔

(۵) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع قفل را گویند (استاد ؎) امان در زمانش بجدی رسید ؛ کہ منسوخ شد رسم بند و کلید ؛ (حکیم اسدی ؎) یکی بند جانم آمد پدید ؛ کہ دارد بدہ بی بن کلید ؛ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض می کند کہ مجاز معنی اول است کہ از قفل ہم در و صندوق و امثال آن بند می شود (اردو) قفل ۔ مذکر ۔ تالا چند را قفل مغلاق مزلاج

(۶) بند بروزن چند بقول برہان وسروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وخدائی بمعنی مکر وحیلہ وزرق وسالوسی (صاحب گلشن ؎) ہمہ افسانہ وافسون بند است ؎ بجان خواجہ کایہا ریشخند است ؎ (فردوسی ؎) نہاد م ترا نام دستان زند ؎ کہ با تو پدر کرد دستان وبند ؎ (استاد رودکی ؎) ہمہ بہ تنبل وبند است بازی گشتن ؎ شرنگ نوش امیغ است روی زراندود ؎ وخان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول است کہ انسان گرفتار ومقید می شود از مکر وحیلہ کسی (اردو) مکر بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ دھوکا۔ فریب دغا (اسیر ؎) اہل دیں کی اور خصلت طرز دنیا اور ہے ؎ مکر ان شیروں سے کب ہو سکتا ہے روباہ کا

(۷) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع بمعنی عہد وپیمان وشرط را گویند (حکیم فردوسی ؎) زبس بند وسوگند وایمان تو ؎ ہمی نگذرم من زپیمان تو ؎ وخان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض میکند کہ عہد وپیمان ہم بستہ می شود این ہم مجاز معنی اول است (اردو) عہد بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ قول۔ قرار۔ پیمان۔

(۸) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع بمعنی غم وغصہ ومحنت باشد (حکیم فردوسی ؎) بباید چنین تالب ہیرمند ؎ ہمہ لب پر از باد دل پر زبند ؎ خان آرزو در سراج گوید کہ غالب کہ این مجاز باشد چہ غم وغصہ موجب گرفتگی دل است مؤلف عرض کند کہ با خان آرزو اتفاق داریم (اردو) غصہ بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ دیکھو اردو غم بقولہ عربی مذکر۔ اندوہ۔ رنج۔ محنت بقولہ عربی۔ مؤنث۔ رنج۔ دکھ۔ زحمت۔ تکلیف۔ مشقت۔

(۹) بند بروزن چند بقول برہان وسروری وجہانگیری وناصری وجامع وسراج بمعنی عقد وگرہ

(سیف اسفرنگی ؒ) ای قلمت بند روزگار کشادہ ؛ رای ترا دست اختیار کشادہ ؛ صاحب فدائی بندِ نی را متعلق بہ ہمین معنی می کند مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است کہ تعلق دارد بابستن (اردو) عقد بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ گرہ۔ گانٹھ۔ بندھن۔ آپ ہی نے بند کے دوسرے معنون پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱۰) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع وسراج بمعنی حبس (شیخ سعدی ؒ) چو یکبار گفتی ونشنید پند ؛ بدہ گو شمالش بزندان وبند ؛ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است ومن وجہ بامعنی سوم ہم تعلق دارد (اردو) قید بقول آصفیہ (عربی) مذکر۔ بند حبس۔ آپ ہی نے بند کے چھٹے معنون پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱۱) بند بروزن چند بقول برہان وسروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وفدائی سدّی کہ در پیش آب بندند (مولوی معنوی ؒ) کودر بستہ کند منع زہفتاد بلا ؛ چون کہ این سیل بلا آمد واز بند گذشت ؛ (خواجہ آصفی ؒ) چنین کز بند ہستی آستین بر چشم می گریم ؛ بر دیل فنا این بند را تا چشم بگشایم ؛ وخان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ہنیم مجاز معنی اوّل است کہ آب را می بندد (اردو) بند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر روک بیشتہ بند

(۱۲) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع بمعنی خیال ومقام است مثل آنکہ گویند فلان در بند آزار فلان است یا در بند سفر یعنی در خیال آزار فلان ودر مقام سفر صاحب سروری گوید کہ بمعنی محبت وخیال باشد (حافظ شیرازی ؒ) حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است وبس ؛ در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید ؛ (خواجہ آصفی ؒ) نجات خود نخواہم آصفی تا یار می خواہد ؛

اسیر بندم واغیار در بند تماشایم ؛ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم متعلق بہ معنی اوّل است (اردو) خیال بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ تصوّر۔

(۱۳) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع بمعنی کمربند ومیان بند (ضیاء الدین فارسی ص) رکلک ودست تو در دست ملک ودین رمحیست ؛ جگر شگاف چو تیغ وگہر نگار چو بند ؛ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی دوال است مثل کمربند وبند شمشیر وسپر مؤلف عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ آنچہ بعض محققین بر معنی نوزدہم این را مخلوط کردہ اند درست نباشد وما با خان آرزو اتفاق داریم واین ہم متعلق بہ معنی اوّل است کہ کمر ہم بستہ می شود از کمربند (اردو) کمربند۔ مذکر دیکھو بروفہ کے دوسرے معنے۔

(۱۴) بند بروزن چند بقول برہان وسروری وجہانگیری وناصری وجامع ریسمان وطناب راگویند (مولوی معنوی ص) باز فرو ریخت عشق از در ودیوار من ؛ باز بدرید بند اشتر کین دار من ؛ صاحب رشیدی بند اسپ واستر را داخل ہمین معنی کردہ۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) رسّی۔ مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے بند کے پانچوین معنون پر بندھن کا ذکر کیا ہے۔

(۱۵) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع بمعنی بند ترجیع وترکیب وآن بیتی باشد کہ شعرا بعد از چند بیت بر ردیف وقافیۂ دیگر بیاورند۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (محسن تاثیر ص) دل من بند ترجیع محبت می تواند شد ؛ کہ چندین جالیش از پا در گلیہا منتظر دارم ؛ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو)

بند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر وہ چند اشعار جن کے بعد ایک گرہ لگائی جاے جیسے مخمس کا بند مسدس کا بند

(۱۶) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و جامع رہن و گرو را گویند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول و من وجہٍ متعلق بامعنی نہم کہ گذشت (اردو) رہن بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ گرو۔ بندک۔ گروی۔

(۱۷) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی حیلہ و فن کشتی گیری را نامند (گلستان سعدی) یکی در صفت کشتی گرفتن برسر آمدہ بود چنانچہ درین علم سیصد و شصت بند فاخرہ داشتی ؎ (سراج الدین راجی در صفت پہلوان کشتی گیری ؎) از ان پیر او فتادہ بس جوانان ؎ بہ بند بند ہایش پہلوانان ؎ (فردوسی ؎) نہادم ترا نام دستان زند ؎ کہ با تو پدر کرد دستان و بند ؎ بہار گوید کہ فند بفا مبدل این است۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول است (اردو) بند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ دانو۔ پیچ۔

(۱۸) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج جفت گاوی را گویند کہ بجہت زراعت کردن و گردون وارا بہ راندن باہم بدارند (ناصری ؎) زمینی گرت ہست یک بند گاو ؎ زمین را بر دہہر رزقت بکاو ؎ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول است (اردو) بیلوں کی جوڑی۔ مؤنث۔

(۱۹) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری طومار کاغذ باشد و ہر دہ دستہ از کاغذ را نیز یک بند می گویند (ناصری ؎) بند طومار برآمودہ بلولو دادی ؎ بچو من بندہ کہ نشناختہ لولو زخرف ؎ صاحب جامع فرماید کہ درین روزہا ہر بیست دستہ کاغذ را گویند۔ خان آرزو در سراج

بابرہان متفق مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) کاغذ کی ریم جس مین ۲۰ دستے ہوتے ہین
(۲۰) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری وجامع بمعنی پس گرفتن آنچہ غنیم برده باشد وآنچہ از
غنیم در دارالحرب گیرند۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ این خود حقیقت ظاہری شود مؤلف
عرض کند کہ بلی این را تعلق مجاز با معنی اوّل نباشد بلکہ اسم جامد فارسی زبان می نماید (اردو) لوٹ
کا وہ مال جو دشمن سے واپس لین۔ مذکر۔

(۲۱) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع جمیع بندہا را گویند ہمچو بند کارد
وبند شمشیر وبند چاقو وبند قبا وبند تنبان وامثال آن (امیر خسرو) زنہار کہ آن بند قبا چست بنید
کز نازکیش بخیہ برانداہم برآید (محسن تاثیر) فسون شیوہ قطع تعلق کرد تسخیرم امیر جوہر مردانگی چون
بند شمشیرم (واسوخت) ہمت مردانہ خواہد دعوی مردانگی بند شمشیر زراز سنگ است تیغ کوہ را مؤلف
عرض کند کہ از بند شمشیر وبند کارد کمر بند مراد نیست کہ بدان شمشیر وچاقو را متعلق کنند کہ ذکرش بمعنی
سیزدہم گذشت بلکہ بندی کہ با شمشیر ونیام وچاقو ونیامش متعلق باشد واین معنی ہم مجاز معنی اوّل
است (اردو) بند بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ نتی۔ وہ ڈورا یا پتلا سلا ہوا فیتہ جس سے انگرکھا
وغیرہ باندھتے ہین یا وہ ڈوری جس کا تعلق تلوار یا چہری کے میان کے ساتھ ہوتا ہے جس کی وجہ سے
تلوار یا چہری میان سے خود بخود باہر نہین ہوتی۔ مؤنث۔ مؤلف۔)

(۲۲) بند بروزن چند بقول برہان وسروری وجامع نام ولایتیست۔ خان آرزو در سراج گوید کہ
نام شہری گفتہ اند ولیکن مشہور (در بند) است وآن نام مخصوص بشہری نیست مؤلف عرض کند کہ
اگر (در بند) نام شہری باشد لازم نمی آید کہ بند نام ولایتی نباشد قول سروری وجامع کہ صاحبان

زبانند برای تحقیق فارسی زبان اعتبار را شاید خان آرزو منصب آن ندارد که باوجود هندنژادی
از جغرافیای قدیم عجم که بدست مانیست خلاف شان حرف زند (اردو) ایک ولایت کا نام بند تھا
جو فارس مین واقع تھی افسوس ہے کہ محققین فارسی نے اسکی تعریف مجمل پر اکتفا کی۔ مؤنث۔
(۲۳) بند بروزن چند بقول برہان وسروری وجامع بمعنی طمع وتوقع۔ خان آرزو در سراج
گوید که غالب که اینهم مجاز باشد که راجع بمعنی خیال است مؤلف عرض کند که اتفاق داریم باخان آرزو
(اردو) طمع بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ حرص۔ لالچ۔
(۲۴) بند بروزن چند بقول برہان غلیواج باشد وآن پرنده ایست معروف صاحب جامع گوید که
مرغ زغن وغلیواژ را نام است۔ خان آرزو در سراج گوید که صحیح بدین معنی به بای فارسی است
چنانکه رشیدی گفته مؤلف عرض کند که این اسم جامد فارسی زبان می نماید وبا معنی اوّل هیچ تعلق
مجاز ندارد واگر پند به بای فارسی به همین معنی باشد لازم نمی آید که این را مبدّل آن یا آن را مبدّل
این نگوئیم قول صاحب جامع که محقق اهل زبانست معتبر تر از خان آرزو ست بالجمله این را مبدّل
پند دانیم که بای فارسی بموحّده بدل می شود چنانکه تپ وتب (اردو) دیکھو پند۔
(۲۵) بند بروزن چند بقول سروری بمعنی فاعل وامر بستن (علی قرقدی ؎) چند باشی بکینه دشمن
بند بکه دل دشمن به بند احسان بند بکه صاحب ناصری می فرماید که بمعنی بندنده هم چنانکه نقشبند۔ خان آرزو
در سراج می فرماید که امر از بستن وبمعنی بسته شده نیز مثل پابند ودلبند مؤلف عرض کند که در امر حاضر
بودن این شکی نیست ولیکن با مصدر بستن هیچ تعلق ندارد بلکه امر حاضر مصدر بندیدن است وبرای
مصدر بستن امرش بس باشد ولیکن فارسیان استعمالش ترک کرده اند وامر بندیدن هم زبان دارند

وآنچہ بعض محققین این را بمعنی فاعل ومفعول می دانند سکندری خوردہ اند وامثال شان اسم فاعل و مفعول ترکیبی است کہ آن را مجرد با لفظ بند ہیچ تعلق نیست بمعنی فاعلی ومفعولی بدون ترکیب اسمی با امر حاضر پیدا نمی شود (اردو) بندیدن کے تمام معنون کا امر حاضر۔

(۲۶) بند بر وزن چند بمعنی زمین وآبادی ہم آمدہ چنانکہ در ملحقات این (بنداب) می آید وبدین معنی این را اسم جامد دانیم وعجبی نیست کہ معنی (بست ودوم) مجاز این باشد (اردو) زمین۔ آبادی مؤنث

بند آہن استعمال۔ زنجیر آہنی را گویند متعلق بہ معنی سوم بند کہ بجایش گذشت (انوری ؎) کز دست وی چو دشمن دستور مدتیست ؎ کز پای تا بسر ہمہ در بند آہن است ؎ (اردو) آہنی زنجیر مؤنث

بنداب استعمال۔ بقول انند بجوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی جزیرہ و (۲) بمعنی بند ومفصل مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول متعلق است بہ معنی بست وششم بند کہ بجایش گذشت واصل این (بند آب) بود بمعنی زمینی کہ از آب بر آمد یا آبادئی کہ میان آب است (مرکب اضافی) ولیکن بکثرت استعمال ممدودہ بدل شد بمقصورہ ومعنی دوم ہیچ وجہ بی غوری محقق ہمند نژاد است مطلق بند بر معنی دوش یعنی مفصل

گذشت واین معنی را با (بنداب) ہیچ تعلق نیست بدون سند استعمال اعتبار انشاید معاصرین عجم بر زبان مدرسہ ومحققین فارسی زبان ہم ازین ساکت (اردو) (۱) جزیرہ۔ مذکر دیکھو اربوجینا کے دوسرے معنے۔ (۲) دیکھو بند کے دوسرے معنے۔

بند اجل استعمال۔ مرکب اضافی است بہ اضافت تشبیہی یعنی فارسیان اجل را بہ بند تشبیہ دادند وبند در اینجا بمعنی زنجیر باشد کہ بر معنی سوم گذشت (انوری ؎) تا بستہ بند اجل خویش نگردیم ؎ از بند غم عشق تو آزاد مبادیم ؎ (اردو) اجل کو بند اجل (فارسی ترکیب سے کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بنداد بقول برہان بضم اول (۱) بر وزن ومعنی

(۹۵۵۳) (۳۵۷۰)

بنیاد (اردو) پشتیبان و اصل هر چیز صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که این با بنلاد هم گویند که می آید صاحب جامع متفق با برهان. صاحب مؤید بذکر معنی بالا فرماید که قتیل بن دیوان خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم متذکره بالا می فرماید که این اصلی ندارد و لیکن بنلاد بلام بدین معنی می آید مؤلف عرض کند که بیچاره خان آرزو از موضوع خود بیخبر است و نمی داند که بنیاد اصل است و بنداد و بنلاد هر دو مبدلش که تحتانی به دال مهمله و لام بدل می شود چنانکه رونینگ و رودنگ و نای و نال و معنی دوم مجاز آن و بر اعتماد صاحبان ناصری و جامع که هر دو اهل زبانند بهر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) بنیاد. مؤنث. دیکھو اساس (۲) پشتیبان مذکر دیکھو اندخوارہ.

بندار بقول برهان (۱) بالضم کیسه دار و خانه دار و صاحب تجمل و مکنت (ناصر خسرو) بر سر گنجیکه یزدان ورد دل احمد نهاد ۴ جز علی گنجور نی و خیر علی بندار نیست ۴ صاحبان سروری و جهانگیری و مؤید هم ذکر این کرده اند صاحب رشیدی گوید که بنه دار مراد است و آرسته فرماید که (۲) گنجور و خزانچی را گویند چه او اصول خانه داری را می فظت کند. صاحب ناصری میفرماید که صاحب مکنت و مایه را نام است که کیسه دار و خانه دار می باشد و در حقیقت بنه دار بوده و (۳) بمعنی بزرگ مانند سردار هم (سنائی ه) در بن چاه دان سر سنگ ۴ بر سر دار بین تن بندار ۴ و فرماید که (۴) نام شاعر که نامش خواجه کمال الدین مدّاح صاحب این عباد مجد الدوله که بزبان پارسی و عربی و دیلمی شعر می گفت ظهیر الدین فاریابی ه) شعر بندار که گفتی بحقیقت آنست ۴ که حقیقت چو به بینی بود آن بنداری ۴ در نهان خانهٔ طبعم به تماشا بنگر ۴ تا ز هر زاویه عرض دهم بنداری ۴ و فرماید که (۵) بمعنی کاروان سرای تجار هم که قنداق گویند و بندار را معرب کرده اند. صاحب جامع بذکر معنی اول و چهارم میفرماید که (۶) بمعنی گران فروش هم و صاحب

بدین معنی ہمزبانش۔ صاحب بحر ذکر معنی اوّل و دوم
و ششم کرد۔ خان آرزو در سراج می طراز د کہ اصل
بمعنی صاحب رخت است و بمجاز بمعنی صاحب مکنت
و تجمّل و بذکر معنی چہارم گوید کہ قوسی بمعنی (۷) جمعی کہ
[illegible] نگاہ دارند نوشتہ زلہ بردارش بہار بر معنی اوّل
و دوم قانع (ظہوری ۵) بکفش بحر و ابر نازیدند
این سر آمد شد آن دگر بندار۔ صاحب ہفت بذکر
معنی اوّل و ششم اینقدر اضافہ کند کہ (۸) ارزان
فروش را ہم گویند و صاحب برہان ہمزبانش مؤلف
عرض کند کہ بنہ بقول برہان بضمّ اوّل و فتح ثانی
اسباب و رخوت خانہ و املاک و دکان و خانہ و
مکان را گویند پس بترکیبش در اسم فاعل ترکیبی ہا
آخرہ حذف شد و معنی لفظی این مطلقا صاحب غنا
و تجمّل و مکنت و قابض دولت و معنی دوم و سوم
مجازا آن و بمعنی چہارم تخلّص باشد نہ نام و معنی پنجم
را ہم تسلیم کنیم کہ کاروان سرای تجّار ہم رخوت و
اسباب دارد و معنی ششم و ہشتم متعلق بہ معنی دوم

کہ ہر دو صفت گنجور است کہ در تجارت ارزان ہم بفروش
می دہد و گران ہم و معنی ہفتم خلاف قیاس کہ جمعی را بدین
نام موسوم کردن متقاضی سند استعمال است و قول
خان آرزو بحوالۂ قوسی بدون شاہدۂ سند تسلیم نمی کنیم
قیاس غالب آنست کہ جماعت بندار را در کتابی مشاہدہ
کردہ باشد و بدون غور و تعمق معنی ہفتم را قائم کرد

(اردو) (۱) مالدار۔ صاحب مکنت۔ دولتمند (۲)
خزانہ دار۔ خزانچی۔ مذکر (۳) بزرگ۔ سردار (۴)
ایک شاعر عجم کا تخلص بندار تھا جو کمال الدین سے موسوم
تھا (۵) تاجروں کا کاروان سرا یعنے تجارت کا مقام
مذکر (۶) گران فروش۔ مہنگا بیچنے والا (۷) مالداروں
کی ایک جماعت۔ مؤنث (۸) ارزان فروش سستا بیچنے
والا

بندار باب اصطلاح۔ بقول بہار باضافت۔ نوعی
از شکنجہ کہ سخنوران کنند و آنچنان بود کہ ریسمانی
بر ہر دو بند پای کسی بستہ سر ریسمان را از جای بلند
فرو می ہلند بعد از انکہ از شاخ یا چوبی گزرانیدہ باشند
ہمان سر ریسمان را بدست این شخص می دہند و این

مرد معلق در میان آسمان و زمین اگر سر ریسمان را
رہا می کند سرش بر زمین میخورد و اگر از دست نگاہ
میدارد از نگاہ داشتن آن عاجز و بیتاب می شود
و باین طریق مضحکہ برپا می کنند (ابو البرکات منیر ع)
بفرماید فلک را بندار باب و صاحبان اند و بحر نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ بہار تعریفی کہ کردہ است از سند
ابو البرکات صراحتاً پیدا نیست و محققین اہل زبان این
اصطلاح را ترک کردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند
اگرچہ بند در اینجا بمعنی رسن است کہ بجایش گذشت و لیکن
معنی این اصطلاح قابل نظر است و ما از تحقیق مزید قاصریم
(اردو) فارسیون نے (بندار باب) اُس رسّی کو کہا ہے
جو مسخرے کسی شخص کے دونوں پاؤں مین باندھکر کسی
شاخ درخت یا نائٹ پر اُلٹا لٹکا دیتے ہین اور اُس
رسّی کے سرے کو اُسی بیچارے کے ہاتھ مین دیدیتے
ہین وہ عجب مصیبت مین رہتا ہے اگر اُس سرے کو
چھوڑ دیتا ہے تو اُس کا سر زمین پر گرتا ہے اور تھامے

رہتا ہے تو اُلٹا لٹکنے کی آفت مین مبتلا رہتا ہے۔

بندار و بان کیسہ کشودن مصدر اصطلاحی
بقول بحر صرف کردن زر مؤلف عرض کند کہ
عادت است کہ بند کیسہ ہمانوقت می کشایند کہ ضرورت
اخذ و صرف پول باشد از ہمین عادت این مصدر اصطلاحی
بر سبیل کنایہ قائم شدہ و موافق قیاس است (اردو)
روپیہ خرچ کرنا۔ دکن مین کہتے ہین (تھیلی کا منہ کھولنا)
یعنی خوب صرف کرنا۔ اور بیدریغ عطا کرنا۔

بند افتادن بر زبان استعمال۔ بمعنی افتادن
قفل بر زبان و یا رای سخن نماندن است۔ صاحب
آصفی ذکر (بند افتادن) کردہ از بمعنی ساکت
و سندی کہ از عجزی تبریزی پیش کردہ است ازان
ہمین یک مصدر پیدا است کہ قائمش کردہ ایم (اس)
فقد کایت از توجہا جو حیسان توانم کرد کہ گریہ دل گندی
بند بر زبان افتد یخنی ہما کہ بند بمعنی قفل بر معنی نجنبش گذشت
(اردو) زبان پر قفل پڑ جانا۔ بات نہ کر سکنا۔

بنداق بقول انند بجوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح نوعی از کلاہی است کہ آن را قلندران و درویشان

برسر نہند مؤلف عرض کند کہ وضع لغت ترکی را ماند ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ہم این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم ہم ازین بیخبر مشتاق سند استعمال می باشیم و اگر بدست آید توانیم این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) قلندرون کی ایک ٹوپی جسکو فارسی میں بندق کہا ہے۔ مؤنث۔

بن دامان اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان (۱) کنایہ از اسفل دامان و (۲) زمین۔ بہار ہم ذکر این کردہ (سنائی ؎) ای سنائی جہد کن تا بہر سلطان ضمیر ؎ از گریبان تاج سازی و ز بن دامان سریر ؎ صاحبان بحر و مؤید و اند ہم این را آوردہ اند و صاحب ہفت بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ بالضم باشد۔ مرکب اضافی و موافق قیاس (اردو) (۱) دامان کی کور۔ مؤنث۔ دامان کا کنارہ۔ مذکر (۲) زمین۔ مؤنث۔

بن دامان شبستان کردن مصدر اصطلاحی بالضم بقول ملحقات برہان یعنی (۱) زمین را خوابگاہ خود ساختن و (۲) بر اقبہ رفتن صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید امر حاضر این را بہر دو معنی آوردہ (خاقانی ؎) بن دامان شبستان کن شبط آنکہ ہر روزی ؎ بساطی سازی از رخسار و جارو بی زمشگانش ؎ شارح خاقانی درین شعر (بن دامان شبستان کردن) را بمعنی دوم گرفتہ و ذوق این را متعلق بمعنی اول می کند فتامل مؤلف عرض کند کہ (بن دامان) بمعنی زمین گذشت پس معنی اول موافق قیاس است و معنی دوم البتہ موافق قیاس نیست و بدون مشاہدۂ سند دیگر تسلیمش نہ کنیم کہ محققین اہل زبان اعنی سروری و جامع و ناصری ازین ساکت اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند باوجود این اگر موافق قیاس می بود عیبی نبود (اردو) (۱) زمین پر سونا۔ زمین کو اپنا بچھونا بنانا (۲) مراقبہ کرنا۔ گردن جھکا کر حضوری دل سے خدا کا دھیان کرنا

صاحب آصفیہ نے صرف مراقبہ کا ذکر کیا ہے اور مصدر ترک

بند امیر اصطلاح۔ بقول برہان بندیست در حوالی شیراز کہ در زمان عضد الدولہ دیلمی امیر نام شخصی بامراد ساخت و بعضی گویند مرد مسافری بود امیر نام بمراد خود این بند را بست صاحب سروری بذکر این عہد عضد الدولہ را تسلیم می کند و بنای این را منسوب بہ مسافر امیر نام می فرماید صاحب رشیدی با قصاص این قدر اضافہ کند کہ مصارف این را عضد الدولہ ادا کرد صاحب ناصری می فرماید کہ در فارس بندیست معروف کہ بر رود عظیم بستہ است و این را از بناہای امیر عضد الدولہ خیال می کنند خان آرزو در سراج بحوالۂ ابراہیمی و قومی گوید کہ آن بندیست در ارکاء مرد شت کہ بر رود گر بستہ و بانی این بند امیر عضد الدولہ دیلمی است **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و از امیر اشارہ بسوی امیر عضد الدولہ و از بند۔ بند آب مراد است کہ برای بلندی سطح آب در رودہای کلان و کم قوت می بندند تا بوسیلۂ آن ذریعۂ نہر آب بزمین فرو عہ بلند برسد کہ آن را در ہندوستان انی کٹ گویند (**اردو**) (بند امیر) فارسی مین ایک انی کٹ کا نام ہے جو ایک بڑی ندی مین امیر عضد الدولہ کے عہد مین قائم ہوا ہے۔ مذکر صاحب آصفیہ اور امیر نے انی کٹ کا ذکر نہین کیا دکن مین انی کٹ اُس کٹہ اور بند کا نام ہے جو بڑی ندیون مین جن کی روانی آب مین زیادہ زور نہو اس غرض سے بناتے ہین کہ پانی کی سطح اُس کے ذریعہ سے بلند ہو اور بلند زمینات کی کاشتکاری مین بذریعۂ نہر آب پاشی ہو سکے۔

بند انگشت استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گرہ انگشت را گویند **مؤلف** عرض کند کہ در اینجا لفظ بند بمعنی دوم اوست کہ بجایش گذشت و بہار ہم ذکر این بذیل بند کردہ مرکب اضافی است و بس (**اردو**) بند انگشت اردو مین بھی بہتیرے فارسی کہہ سکتے ہین۔ پور بقول آصفیہ۔ ہندی

اسم مونث - بند انگشت - انگلی کا جوڑ - انگل -

بند باز اصطلاح - بقول رہنما بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاچار و بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم بازیگر و رسن باز را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بند بمعنی رسن بر معنی چہار دہمش گذشت موافق قیاس است (اردو) نٹ بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر بازیگر - رسن باز - دار باز - قلا باز وہ لوگ جو ڈھول بجا کر بانس اور رسی پر چڑھ کر تماشا کرتے ہین جنکو دکن مین گاڑوڑی بھی کہتے ہین -

بند باز کردن استعمال - بقول بہار و انند مقابل بند بستن یعنی کشادن بند (صائب ؒ)

مارا ز شب وصل چہ حاصل کہ تو از ناز ؛ تا باز کنی بند قبا صبح دمید است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و بند بہمین معنی بر معنی بست و یکمش گذشت (اردو) بند کھولنا -

بند بازی اصطلاح - بقول رہنما بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاچار بازی کردن بر رسن صاحب روزنامہ ہم ذکر این کردہ گوید کہ رقصیدن بر رسن صاحب ملحقات برہان می فرماید کہ ریسمان بازی را گویند صاحبان بحر دہمش و مؤید و بہار ہمزبانش **مؤلف** عرض می کند کہ قلب اضافت بازی بند و بند بمعنی رسن بر معنی چہار دہمش گذشت و این بمعنی حاصل بالمصدر باشد (اردو) نٹ کا تماشا بقول آصفیہ (اردو) اسم مذکر - وہ تماشا جو نٹ لوگ کرتے ہین -

بند برابر و نہادن مصدر اصطلاحی بقول بہار کنایہ از بیدماغ شدن است (صائب ؒ)

جوہر بیگانہ این تیغ را در کار نیست ؛ بندی از چین جبین ہر لحظہ برابر و منہ ؛ صاحب بحر ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ بند در اینجا متعلق بمعنی نہم اوست یعنی گرہ و این کنایہ باشد از ناخوش شدن کہ گرہ در ابرو در عالم ناخوشی می آید (اردو) ابرو مین گرہ ڈالنا - ناخوش ہونا

بند بر بند استعمال۔ بقول انند بمعنی پیہم و بحوالۂ بہار گوید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ مؤلف عرض کند کہ این مخصوص برای چیزی باشد کہ متعلق دارد با بند مثلاً گویند بند بر بند قبا و خیتم یعنی پیہم قبا و خیتم و نمی توان گفت کہ بند بر بند این کار کردیم یعنی پیہم این کار کردیم۔ محقق ہندنژاد نزاکت استعمال نفہمید تا صراحت این نکرد (اردو) پے در پے۔ پیاپے۔ کہہ سکتے ہیں۔ لگاتار۔ دیکھو ملا فاصلہ۔

بند بر پا نہادن استعمال یعنی زنجیر بر پای نہادن و مقید کردن است کہ بند بمعنی زنجیر بر معنی سوم گذشت (ظہوری ؎) کمند نگاہ آہو چشم ؛ بند بر پای دل نہاد و گذاشت ؛ (ولہ ؎) بامیدی کہ شاید وصل را بندی نہم بر پا ؛ ز اشک آرزو بر چہرہ ام زنجیر می غلطد ؛ (ولہ ؎) امید وصل جانان بندی نہادہ بر پا ؛ ای وای گر نبودی فکر محال مردم ؛ (اردو) پاؤں میں زنجیر ڈالنا قید کرنا۔

بند برخاستن از چیزی مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار کنایہ از دور شدن بند از انچیز (صائب ؎) روز و شب چون خونیان وارم بزیر تیغ جای ؛ تا مرا بند خموشی از زبان برخاستست ؛ مؤلف عرض کند کہ بند دینجا بمعنی پنجم اوست کہ بجایش گذشت و از سند صائب بر خاستن بند از زبان بمعنی دور شدن قفل از زبان و موقع گفتگو حاصل شدن پیداست (اردو) قفل کا کسی چیز سے دور ہونا۔ زبان سے قفل دور ہونا۔ گویائی کی طاقت حاصل ہونا۔

بند برداشتن از چیزی مصدر اصطلاحی بقول آصفی دور کردن بند از چیزی مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی پنجم بند است کہ بجایش گذشت کنایہ از دور کردن قفل از چیزی (رفیع قزوینی ؎) از زبانم قامت او بند بردارد کہ لال ؛ در قیامت عاجز از تقریر نتواند شدن ؛ و دور کردن زنجیر از چیزی متعلق بمعنی سوم بند (نظامی ؎) ہمان

چارہ دید آن خردمند شاہ ؛ کہ بردارد آن بند
از بندگاہ ؛ (ظہوری ؎) دلش جمعت از
دل بند برداشت ؛ کہ زلفش از گرہ ہا کوچہ بند
است ؛ مخفی مباد کہ از سند رفیع بند برداشتن
از زبان بمعنی قوت گویائی دادن پیدا است واز
سند نظامی برداشتن بند از بندگاہ بمعنی دور
کردن زنجیر از دست و پا و ہمچنین برداشتن
بند از دل بمعنی دل را بی قید گردانیدن و
آزادی بخشیدن (اردو) کسی چیز سے قفل
نکالدینا جیسے زبان سے قفل نکالدینا۔ گویائی
کی قوت عطا کرنا کسی چیز سے زنجیر نکالدینا جیسے
ہاتھ پاؤں اور دل سے زنجیر دور کرنا۔ رہائی
بخشنا۔ قید سے نجات دینا۔

بند بریدن مصدر اصطلاحی۔ دور کردن
شدن بند باشد وبس (ظہوری ؎) نگہ کمند
رسائیست در شکارگہش ؛ بہیچ تیغ نبریدہ ہیچ
بند آنجا ؛ (اردو) بند دور کرنا۔ دور ہونا۔

بند بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱)
توقع کردن و فرماید کہ ملا مجد الدین علی قوسی بند بمعنی
توقع نوشتہ (سلیم در ہجو طماعی ؎) گر بہ پیراہن وقا
رفتہ ؛ بستہ بندی بہر کجا رفتہ ؛ (مخلص کاشی ؎)
زخود نیست این چاشنی نیشکر را ؛ دران لب
کہ بستہ است بندی ؛ (سالک قزوینی ؎) خو
فریب چاک گریبان نمی خورند ؛ تا چند بر قبای
بند بستست ؛ (لمؤلفہ ؎) دل ز زلفش مشک
دارد ہوس ؛ این پریشان بند بر مو بستہ است
(میر نجات ؎) سر سودای جانان نیست دل را از
پریشانی ؛ مگر با صد فسون بند دہان زلف دو تا بند
و فرماید کہ (۲) پیوند کردن نیز (طالب آملی
اسپ ؎) سم سختش ز قید نعل رستہ ؛ نیا
کاہ سہالیش بند بستہ ؛ صاحب بحر ہمز بانش
گوید کہ (۳) مقابل بند کشادن است و (۴) بہ مکر
و فریب چیزی از کسی گرفتن و (۵) بقرض دوا
ستدن و (۶) ستدن چیزی بابرام از کسی و (۷)

(۳۵۲۴)

پیوند کردن موی شیشہ و چینی و امثال آن و بسند این ہمان سند طالب آملی پیش می کند کہ بر معنی دوم گذشت و ذکر معنی اوّل ہم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بند بمعنی طمع و توقع بر معنی بست و سومش گذشت پس معنی اوّل متعلق بدان باشد و معنی دوم متعلق بمعنی چہارم بند است کہ تنکہ آہنی باشد برای استحکام۔ وارستہ سکندری خورد کہ معنی دوم از کلام طالب آملی پیدا کرد شاعر گوید کہ سُم اسپش را ضرورت نعل بندی نباشد و کاسہ ہای سم او بند بستہ نیست یعنی ضرورت تنکہ ہای آہنی برای استحکام ندارد و معنی سوم بیان کردہ بہار متعلق بمعنی بست و یکم بند است و معنی چہارم بیان کردہ درست نیست کہ بند بستن بمعنی مکر و فریب کردن با کسی است نہ چیزی از فریب گرفتن و این متعلق بمعنی ششم لفظ بند است و معنی پنجم و ششم بیان کردہ بہار بدون سند تسلیم نکنیم و مجرد بیانش اعتبار را نشاید از آنکہ بند بستن بمعنی عہد و پیمان کردن و رہن و گرو نمودن

متعلق بمعنی ہفتم و شانزدہم لفظ بند است بستدن بقرض و وام و ابرام نیامدہ و معنی ہفتم بیان کردہ بہار ہم خبری دہد از بی غوریش کہ کلام طالب آملی را بسندش پیش کرد و حقیقت آن بتصفیۂ معنی دوم بیان کردہ ایم (**اردو**) (۱) طمع کرنا توقع کرنا (۲) استحکام کے لئے لوہے کی پٹیاں قائم کرنا (۳) قبا وغیرہ کے بند باندھنا (۴) مکر و فریب کرنا (۵) عہد و پیمان کرنا (۶) رہن کرنا (۷) دیکھو معنی دوم۔

بند بلند اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی پیچ و فریب کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ **مؤلف** عرض کند کہ سوقیان عجم با او بند بستہ باشند اصلا بدین معنی نیامدہ و قیاس ہم نمی خواہد و ہیچ معنی اصطلاحی غیر از قیاس نباشد (بند بلند) مرکب توصیفی است بمعنی سد آبی کہ بلند باشد متعلق بمعنی یازدہم لفظ بند۔ بدون سند استعمال این معنی را تسلیم نمی کنیم (**اردو**) بلند پشتہ۔ مذکر۔

بند بند اصطلاح یعنی ہر یک مفصل (صائب ؎)
چون نی زنالہ نیست تہی بند بند ما ؛ آہ از نفس زیادہ
کشد درد مند ما ؛ (اردو) ہر ایک جوڑ ہر ایک مفصل

بند بودن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
مقید بودن است متعلق بمعنی دہم بند کہ گذشت۔
(فغانی شیرازی ؎) تا چند با فسون جہان بند توان
بود ؛ مردیم درین کہنہ سرا چند توان بود ؛ (اردو)
قید ہونا مقید ہونا۔

بند پارہ ساختن مصدر اصطلاحی شکستن
بند و بند در اینجا بمعنی بست و پیش کہ گذشت بہار
ذکر این با مصدر کردن کردہ از معنی ساکت (ملا
قاسم مشہدی ؎) تا شود آئینہ جای صورت احوال
او ؛ پارہ سازد بند برقع شوخی تمثال او ؛
و سند دیگرش از کلام صائب است (؎)
دیوانۂ بند پارہ کردہ است ؛ از نازکی بدن قبایش
ما بحدیکہ بر معنی شعر غور کردہ ایم مقصود شاعر ہمین قدر

دانیم کہ نظر بر نازکی بدن معشوق عاشق مفصل او قبا
را پارہ کردہ است تا بر بدن نازکش گران نیفتد و
معنی دیگر ہم متوان یعنی قبای یار از نازکی بدنش عاشق
را دیوانۂ پارۂ بند کردہ است کہ سراپای یار را
از زخم اکتش پارۂ بند قبا خیال می کند والآخر اطف
من الاول پس مصدر ----------

بند پارہ کردن اصلا از کلام صائب پیدا
نیست محقق بانام دشان حاطب اللیل است کہ از
معنی اصطلاح ہم سکوتی ورزد و اشعار سخن سنجان
را بسند آن می نگارد و سخن فہمی را بر حقیقت جویان می سپارد
(اردو) (۱ و ۲) بند کو توڑنا۔

بند پیمان استعمال۔ صاحب فرہنگ فدائی کہ از
علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ بمعنی شرط عہد است
مؤلف عرض می کند کہ بند بمعنی شرط نیامدہ بلکہ
بر معنی ہفتمش بمعنی عہد و پیمان گذشت پس (بند پیمان)
و (بند عہد) بمعنی بستگی عہد باشد نہ شرط عہد۔ فارسیان
زبان خود را خوب می دانند ولیکن در تعریف

اصطلاح دانما سکندری می خورند مقصود محقق فاضل غیر ازین نباشد که ذکرش کرده ایم طرز تعریفش بغلط می اندازد

(اردو) پیمان بسبتن کا حاصل بالمصدر یعنی عہد۔

بند تراشیدن استعمال۔ مکر و حیلہ پیدا کردن است متعلق بمعنی ششم بند۔ (ظہوری ؎) بند رشکی بر تراشم از عبث ۔ غیر را آزاد می باید گرفت ۔ (اردو) مکر و حیلہ پیدا کرنا۔ کرنا۔

بند توکل اصطلاح۔ بقول وارستہ۔ مایۂ توکل (طغرا ؎) در بحر قناعت در شہوار خواہم ۔ مشت درم از لطف الٰہی خواہم ۔ تا تندستی تن نیاید از فقر ۔ بہ پیش ۔ پس بند توکلی چو ماہی خواہم ۔ صاحبان بحر و بہار ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است یعنی بند توکل۔ توکل باشد باضافت تشبیہی و بند در ینجا بمعنی سوم اوست کہ زنجیر است و مراد ازان سلسلۂ توکل کہ توکل بواسطۂ آن جدا نشود و وابستگی پیدا شود پس در معنی این سلسلۂ توکل بہتر از مایۂ توکل باشد فتامل (اردو) سلسلۂ توکل کا سلسلہ جس سے وابستگی توکل مراد ہے۔ مذکر

بند جان اصطلاح۔ بقول بحر باضافت بمعنی (۱) اسیر محبت صاحب ہفت ہم بحوالۂ قنیہ این را آوردہ و صاحب شمس گوید کہ بمعنی اسیر و محبت جان باشد صاحب مؤید بذکر معنی اول می فرماید کہ (۲) عشق و محبت است و (۳) خیال جان ہم **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد تا تصفیہ معنی این می کردیم ظاہرا مرکب اضافی است و بند در ینجا بمعنی دہم اوست یعنی حبس۔ پس حبس جان مجازاً بمعنی محبوس جان و کنایہ از معنی اول توان گرفت و مطلق معنی اسیر ہم تواں چنانکہ صاحب شمس آوردہ و معنی دوم ازین مرکب بہ ترکیب اضافی بہتر از معنی اول پیدا می شود یعنی عشق و محبت ہم گویا حبس جان است و برای معنی سوم باید کہ بند را بمعنی دوازدہمش گیریم و این معنی لطیف نباشد و کنایہ ہم نیست کہ معنی اصلی است (اردو) (۱) اسیر محبت۔ محبت کا قیدی۔ مذکر

(۲) عشق و محبت۔ مذکر (عشق مذکر) (محبت مؤنث)
(۳) خیال جان سے وہ خیال مراد ہے جو انسان
مین پیدا ہو۔ مذکر۔

بند جان کشیدن مصدر اصطلاحی بقول
بحر بمعنی عاشق شدن و محنت عاشقی کشیدن صاحب
ملحقات برہان ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند
کہ بند درینجا متعلق بمعنی ہشتمش باشد کہ غم و غصہ و
محنت است موافق قیاس (**اردو**) عاشق ہونا
۔عاشقی کی تکلیف سہنا۔

بند خانہ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار بمعنی زندان
باشد کہ ترجمۂ آن در عربی سجن است (صائب ؎)
وحشی نداشت پای گریز از کمند عشق ۔ او را بہ بند
خانۂ ہجران گذاشتیم ۔ (میر خسرو ؎) این گنبد بلند
عجب بند خانہ ایست ۔ بہر پرندگان غریب آشیانہ ایست

مؤلف عرض کند کہ بند درینجا بمعنی دہم اوست
و قلب اضافت خانۂ بند است کہ زندان دائما
بند باشد (**اردو**) قید خانہ مجبس۔ مذکر (دیکھو
اسیر خانہ)

بند خانہ نی اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مقامے
درمیان ہر دو گرہ نیشکر کہ آن را در عرف
ہندپوری خوانند (صائب ؎) حدیث تلخ
زبادام اگر نمی شنوی ۔ بہ بند خانۂ نی صبر ہمچو شکر کن

مؤلف عرض کند کہ بند خانہ بمعنی زندان بجائیں
گذشت و چون اضافت آن بسوی نی کردند کنایۃ معنی گرہ
نی حاصل می شود و بند بمعنی عقد و گرہ ہم بر معنی نہم
گذشت پس این موافق قیاس است (**اردو**) پورن بقول
آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بانس۔ گنے وغیرہ کا وہ
حصہ جو دو گرہون کے بیچ مین ہوتا ہے۔

بند خت بقول برہان بضم اوّل و ثالث و سکون ثانی و خای نقطہ دار و فوقانی بمعنی چہرہ و رسوم
صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع و ہفت و ناصری ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید
کہ ظاہرا در لفظ و معنی ہر دو تصحیف است و صحیح بیدخت بہ تحتانی است بمعنی زہرہ کہ ستارہ ایست

وگوید که این عجب از صاحب فرهنگهاست **مؤلف** عرض کند که عجب است از خان آرزو که منطقش را نفهمیده ایم اگر (بیدخت به تحتانی عوض نون) یعنی زهره می آید لازم نمی آید که (بندخت به نون) بمعنی چهره نباشد قول محققین صاحب زبان اعنی ناصری و جامع و برهان معتبر تر از مؤلف هندنژاد است که دعوی بی دلیل می کند شک نیست که اسم جامد فارسی زبان است و بس وجاداده که این را مبدل برخت گیریم که بهمین معنی گذشت رای مهمله بدل شد به نون چنانکه تارو تان و دال زائد باشد چنانکه شفتالو و شفتالود و اختلاف اعراب چیزی نیست که متعلق به لب او لهجهٔ مقامی است فالاول اولی من الثانی (**اردو**) چہرہ مذکر۔ دیکھو برخت۔

بندخواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که خواهش قید وحبس کردن باشد صاحب آصفی سندی که از طغرای مشهدی پیش کرده است همان که بر (بندتوکل) نوشته ایم وبخیال ما از سند مذکور مصدر (بندتوکل خواستن) البته پیدا می شود که بمعنی خاص است و همدرانجا مذکور و آن را باین مصدر عام هیچ تعلق نیست (**اردو**) قید چاہنا۔

بندداد بقول برهان بضم اول بروزن گنبد بمعنی اصل و بنیاد هر چیز باشد۔ صاحب جامع همزبانش خان آرزو در سراج می فرماید که بنداد به همین معنی گذشت پس این مخفف آن باشد بحذف الف **مؤلف** عرض کند که درست می فرماید وحقیقتش همدرانجا مذکور (**اردو**) دیکھو بنداد۔

بندداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی محبوس ومقید داشتن است (طغیلی مشهدی ؎) غیرت اغیار در کوی تو ما را بند داشت ؛ ورنه ما آزادگی را از خدا می خواستیم ؛ مخفی مباد که بندو بنجا بمعنی دهم اوست که گذشت (**اردو**) قید رکھنا۔

بند در بند قبا بافتن (مصدر اصطلاحی) بقول واسوخت کنایہ از ہجوم بسیار (سنجر کاشی ؎) از استین دست برآور بدعا و سنجر ہا کہ ملک بند قبا بافتہ در بند قبا ہا بہار گوید کہ کنایہ باشد از بہم پیوستن و مجتمع شدن (سلیم ؎) بر سر کوی تو جمع اند پریشانی چند ہا بند در بند قبا بافتہ عریانی چند ہا (میرزا صائب ؎) بند در بند قبا بافتن مژگان چیست ہا گر درین خانہ کسی نیست پس این دربان چیست ہا **مؤلف** عرض کند کہ معنی بیان کردہ واسوخت بہتر از بہار است و بند در بند بجا بمعنی بست قبا ہا چون بند در بند قبا ہا چیست ہا (**اردو**) کھوے سے کھوا چھلنا۔ انگیا در بند قبا کرنا۔ (۳۵۲)

بند و بست دستار پای استعمال۔ مرکب اضافی است و بمعنی مفصل دستار و پا و متعلق بمعنی دوم بند (صائب ؎) چو بست دستار پای ہا دست و پای جدائیست بند ہا ہا (**اردو**) ہاتھ اور پاؤں کے جوڑ۔ مذکر۔

بندر بقول برہان بضم اول و ثالث بروزن کندر نام شہریست در ولایت غرچہ و (۲) بفتح اول و ثالث بروزن لنگر محلی باشد کہ قافلہ و تجار در آن بسیار آیند و روند۔ صاحب ناصری از معنی اول ساکت و نسبت معنی دوم گوید کہ در اصل ہمین معنی بضم با و فتح دال است کہ با و در آنجا نہند و آن را اسکلہ ہم گویند و اسکلہ بلغت ترکی زبان است و فرماید کہ بیشتر آن بر لب دریا ہا و رود ہای بزرگ می باشد چنانکہ در فارس زیادہ از بست بندر بر لب دریا است۔ برہان گوید کہ بروزن خنجر لغت ہندیست و اکثر اطلاق آن بر شہر ہائی کنند کہ از دریای شور نزدیک و آبادانی بسیار داشتہ باشد (میر نجات ؎) لب میگون تو خصمانہ گلبرگ تر است ہا دہنت نام خدا بندر تجارت است

صاحب جامع بفتح اول ذکر هر دو معنی باتفاق برهان کرده و صاحب سوا السبیل که محقق معربات است می فرماید که این لغت فارسی است و شهر یکه بر کنار دریای اعظم واقع باشد یا آنکه مرکز تجارت باشد صاحب ساطع هم که محقق لغات سنسکرت است این را بهر دو معنی بالا لغت فارسی گفته **مؤلف** عرض کند که این در حقیقت معرب است و بقول منتخب بالفتح بمعنی کنار دریا یا که جای بستن کشتی باشد و جمع این بنادر آمده. فارسیان بمعنی آبادی و تجارت گاه هم در اصطلاح استعمال کرده اند و محلی نیست شهری مخصوص هم که ذکرش بر معنی اول آمده بر لب ساحل باشد و نگیر هیچ یا هیچ بهار عین لغت هندی گفته غالبا از ترجمه بوزینه سکندری خورده که آن را بهندی بندر نام است **(اردو)** (۱) ایک خاص شهر کا نام بندر ہے جو ولایت غرجستان میں واقع ہے۔ مذکر (۲) بندر بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر وہ شہر جو سمندر کے کنارے پر ہو اور جہاز وہاں آکر لنگر ڈالیں جہاں تجارتی مال ملکوں سے آکر اترے۔

(۱) **بندر رنگ** اصطلاح۔ بقول وارسته هر دو

(۲) **بندر ریگ** نام بندر است (وحید در تعریف

مازندران ؎) هست این رشک روضهٔ رضوان ؎

بندر رنگ آتشین رویان ؎ (محسن تاثیر ؎) بغرغبا

نیم متاعی نیست در سر منزلم ؎ بندر ریگ است همچون

شیشهٔ ساعت دلم ؎ بحر گوید که این هر دو و نیز بندر عبا

هر سه نام بندر است بهار نقل نگارد وارسته خان آرزو

در چراغ هدایت ذکر نمبر (۲) گوید که نام بندر ریست

از ایران و همان شعر محسن تاثیر را بسند خود آورده

بالا مذکور شد **مؤلف** عرض کند که محققین اهل زبان

ازین هر دو ساکت و محققین هند نژاد طبع آزمائی

کرده اند بر سند همین دو شعر وحید و محسن. وارسته

غلط کرد که از کلام وحید نمبر (۱) را قائم کرد که در

کلامش لفظ ریگ تحتانی است نه به نون و محسن تاثیر

هم استعمال همین کرده و حقیقتاً (بندر رنگ) بندرے

نیست و بندر ریگ۔ مازندران را نام است

یعنی ملک طبرستان که در ریگستان واقع است وحیوانات آنجا شهرت دارند و بحر و بهار و انند نقل وارسته برداشته اند و کسی از ینها پی بحقیقت نبرده البته خان آرزو بر ترک نمبر (۱) قادر شد ولیکن بر تحقیق قادر نشد

(اردو) طبرستان یعنی مازندران کو فارسیون نے بندر ریگ بھی کہا ہے منسوب بہ ریگستان۔ مذکر

بندرز بقول برہان بفتح اوّل و ثالث و سکون رابع و زای نقطہ دار جوال دوز را گویند و فرماید که بضم اول هم آمده صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده صاحب سروری مذکر معنی بالا می فرماید که در سامی (بندوز) به واو عوض رای مهمله ریسمان را گفته که بدان جوال دوزند و صاحب رشیدی نقل نگارش صاحب جامع که از اهل زبان است مذکر معنی بالا صراحت مزید کند که جوالی دوز سوزن بزرگ باشد خان آرزو در سراج می فرماید که بالفتح است و آنچه بعضی بضم اوّل نیز آورده اند غلط است و ذکر بندوز هم کرده **مؤلف** عرض کند که اصل این (بندوز) بود اسم فاعل ترکیبی یعنی دوزنده ریسمان و بند در اینجا بمعنی چار دهش که گذشت فارسیان یک دال مهمله را از دو دال جمع شده حذف کرده۔ (بندوز) بر سبیل مجاز ریسمانی را نام نهادند که بدان جوال دوخته می شود و بندرش (بندرز) را بر سبیل مجاز بمعنی سوزن بزرگ استعمال کردند که بوسیله آن جوال را می دوزند تبدیل واو به رای مهمله درست است چنانکه برمو و برمر و وکلاو وکلار **(اردو)** سوا بقول آصفیہ بڑی سوئی موٹی سوئی۔ مذکر۔

بندرسورت استعمال۔ بقول بحر نام بندر مشهور است می فرماید که هرچند سورت بسین مهمله است اما این لفظ هندی را فارسیان متاخرین از راه غلط یا تصرف بصاد نویسند **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و از ینکه این بر لب قلزم واقع است فارسیان اضافتش بسوی سورت کردند مخفی مباد که سورت در سنسکرت یا هندی چیزی نیست برخلاف آن صورت بصاد مهمله لغت عربی است و از ینکه

درین بندر حسن زنان مشهور است عجبی نیست که ترکان فاتح به صاد مهمله نامش نهاده باشند و آنچه بعض محققین هند این را به سین مهمله نوشته اند بخیال ماتاسح شان است پس خیال ما برعکس صاحب بحر و (خان آرزو که در چراغ هدایت بذیل (بندر صورت) نوشته) (اردو) سورت. بقول آصفیه هندی. اسم مذکر. ہندوستان کے ایک بڑے شہر کا نام جو احاطۂ بمبئی مین واقع ہے

بندرِ صورت استعمال. بقول خان آرزو در چراغ هدایت همان که به سین مهمله عوض صاد گذشت **مؤلف** عرض کند که ما اشارهٔ این همه را نجا کرده ایم (تاثیر) حسنش چه غم از همیشه طوفان دارد ؛ چون بندر صورت که خطش نزدیک است ؛ بهار گوید که نزدیک است با حمد آباد و بذکر سند بالا می نگارد که به سین مهمله صحیح باشد و ما حقیقت این همه را نجا اظهار کرده ایم و صاحب انند نقل نگار بهار (اردو) دیکھو بندر سورت۔

بندرِ عباسی استعمال. بقول وارسته نام بندریست از بنادر (محسن تاثیر) بی تو ناگشته تهی بندر عباسی داغ ؛ بسته اش لخت دل و داغ جگر خواسته است

بهار و بحر و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است و این بندر ریست موسوم بنام عباس که قائم و آباد کننده این باشد و در عجم واقع و بدون تحتانی آخره هم معروف اندرین صورت مرکب اضافی باشد (اردو) بندر عباسی اور بندر عبّاس لب دریا ایک آبادی کا نام ہے جو عجم مین واقع ہے۔ مذکر۔

بندرگاہ استعمال. بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ مرادف بندر است یعنی دوش که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که استعمال این اگرچه موافق قیاس است یعنی مقام بندر ولیکن از نظر ما نگذشت طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو بندر۔ بندر کا مقام۔ مذکر۔

بندرِ لاہری استعمال. بقول بهار و انند بندریست در سنده که نزدیک تته واقع **مؤلف** گوید که وجه تسمیه

این متحقق نشد بظاهر مرکب توصیفی می نماید (اردو)
بندر لاہری۔ ایک بندر کا نام ہے جو سندھ میں ہے
کے قریب واقع ہے۔ مذکر۔

بندر روغ اصطلاح۔ بقول برہان بفتح اول
و ثانی بر وزن ثانی و واو و غین نقطہ دار بندی
باشند کہ با چوب و علف و خاک و گل در پیش آب
بندند تا آب بند شود و بزراعت رود صاحب
سروری از رود کی بند آورده (ه) آب گرچه
کمتر کند یا بند روغ راست باشد یا نگفتند یا
صاحب رشیدی گوید کہ این مرکب است از بند و روغ
بند بمعنی خودش و روغ بندی کہ پیش آب بندند تا
آب بزراعت روان شود و اضافت بند با روغ
عام است بخاص نہ آنکہ یک کلمہ باشد صاحب ناصری
نقل از رشیدی و صاحب جامع ہمزبان برہان
خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی می فرماید کہ
قوس ہر دو را یک لفظ دانستہ و آنانکہ تخصیص بچوب
کنند بیجا ست مؤلف عرض کند کہ بیچاره خوگر

بحث سطحی است و بر حقیقت کم غور کند حق آنست کہ
بند بمعنی عام سد آب است کہ برنشان یاز دہمش گذشت
و روغ بقول برہان میل و گریز پس سدی کہ بجای میل
و گریز آب می بندند آن را (بند روغ) گفته اند اگرچه
این مرکب اضافی است ولیکن بفک اضافت مستعمل است
و بندی عارضی را اگر بیند کہ در ریشۂ تالاب وقتی درست
کنند کہ چون ریشه شق شود یا آب کم کم از مقامی نفوذ
کند تا ریشه از شکست مصئون باشد و عادت است کہ
اول در آنجا ستون های چوب بطور قائم می کنند و پس
از ان علف با خاک و گل پیش آن اندازند تا تقویت
مقام ضعیف ریشۂ آب شود و این را در دکن و ہندی
پانی کہ گویند و بعد از انکہ آب تالاب صرف زراعت
شده مقام مذکور را از آب خالی شود این بند عارضی را
دور کرده ترمیم ریشه بطور مستقل می کنند این است حقیقت
(بند روغ) کہ خصوصیت دارد با چوبہا خان آرزو
رحمت تحقیق نمی بردارد و معلومات فن ندارد از بیجاست
کہ تغافل می کند و از حقیقت دور می شود دیگر حقیقتی ہم

از حقیقت لغت خبر نداشتہ تعریف ناخوشی کردہ اند (اردو) پی کٹہ۔ وہ عارضی پشتہ جو تالاب کے کٹے کے اُس مقام پر قائم کرتے ہیں جہاں ٹوٹنے کا اندیشہ ہو اور پانی کی بچر جاری ہو چکی ہو۔ مذکر۔

بندِ رومی اصطلاح۔ بقول بحر مرادف اسلیمی خطائی کہ بجایش گذشت و اشارہ این ہم ہمدرانجا مذکور کہ لغت فارسی زبانست نوعی از نقاشی و گرہ بندی است کہ بر گرد نقشہا سازند و بند دریں جا بمعنی نہم اوست (اردو دیکھو اسلیمی خطائی۔

بند زبان داشتن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قفل بر زبان داشتن و خاموش ماندن است و بند دریں جا بمعنی پنجم اوست (کاتبی نیشاپوری ؎) ای مست دوش سوسن در گلستان بہ بلبل ؎ عاشق نباشد آن کو بند زبان ندارد ؎ (اردو) زبان بند کرنا۔ خاموش رہنا۔

بند زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار پیوند کردن۔ مرادف بستن و بمعنی بند نہادن (علی خراسانی ؎) شاید کہ مئی وفا نریزد ؎ بر شیشۂ دل زدیم بندے ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است متعلق بہ معنی پنجم بند (اردو) دیکھو بند بستن۔ بند کرنا۔ تقفل کرنا۔

بند زیر جامہ اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم از ازار بند را گویند مؤلف گوید کہ از ازار بجایش گذشت و متعلق بمعنی بست و یکم بند باشد۔ (اردو) دیکھو ازار بند۔ مذکر۔

بند ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مقابل کشادن و وا کردن است بمعنی حقیقی و متعلق بمعنی پنجم بند کہ قفل کردن ہم بند کردن است (وحشی بافقی ؎) بہ حربا گفت خفاشی کہ تا چند ؎ ز روی مہر نسازی دیدہ را بند ؎ (اردو) بند کرنا۔

بندش اصطلاح۔ بقول برہان (۱) بفتح اول و ثالث بروزن اندیش مینۂ حلاجی کردہ دگلولہ نمودہ باشد بجہت رشتن و (۲) بکسر ثالث نقش کردن بسم و زر بر رخ خاص و (۳) نام ولایتی ہم بمعنی

سروری بر معنی اوّل قانع و بحوالهٔ فرهنگ گوید که بضمّ
بای فارسی هم آمده صاحب جامع ذکر هر سه معنی بالا
فرموده و صاحب مؤیّد بر ذکر معنی اوّل اکتفا می کند
مؤلّف عرض کند که (۴) بفتح اوّل و کسر دال مهمله
حاصل بالمصدر (بندیدن) است و معنی اوّل بسبیل
مجاز که پنبه گلوله نموده هم بسته می باشد و معنی دوم
متعلّق بمعنی نهم بند که عقد و گره هم در نقش و نگار
می باشد و عجبی نیست که معنی بست و دوم بند متعلّق
بمعنی سوم این یعنی هر دو یکی باشد که از تحقیق مزید
قاصر ماندیم (**اردو**) (۱) پونی۔ مؤنّث دیکھو بانھنڈ
(۲) ایک خاص قسم کا نقش و نگار جو سونے اور
چاندی پر کیا جاتا ہے۔ مذکّر (۳) ایک ولایت کا
نام۔ مؤنّث (۴) بندش بقول آصفیہ اسم مؤنّث
گانٹھ۔ گرہ۔ بندھن بندیدن کا حاصل بالمصدر۔

بندشدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار بمعنی
قائم شدن (وحشی ؎) عجب که بند شود تا بپشت
گاو زمین ؟ نعوذ باللّٰه اگر پا فرو رود بخلاب ؟ و
(۲) بتحقیق محبوس شدن (ظهوری ؎) مرغ جانی
مباد بند شود ؟ حلقه در طرّهٔ دوتا غلط است و (۳)
ساکن شدن (انوری ؎) هرگونه به خدمت تو فرشند شود
آفاق بر دو حبس و زمین بند شود ؟ و (۴) قفل قرار
یافتن (فغانی شیرازی ؎) بند زبان مه گره ابرو
تو شد ؟ ورنه چومی شدی دل ما صد خیال داشت
مؤلّف عرض می کند که معنی اوّل متعلّق بمعنی سوم
بند است که زنجیر باشد شاعر گوید که اگر پای گاو به خلاب
فرو رود عجبی نیست تا به پشت او زنجیر افتد و بر جای
قائم شود و حرکت نکند و معنی دوم متعلّق بمعنی دهم بند
که حبس باشد که مجازاً حبس بمعنی محبوس مستعمل شد
و همچنین در معنی سوم هم بند بمعنی محبوس و مراد از ساکن
باشد و معنی چهارم متعلّق به معنی پنجم بند که (بند زبان
شدن) یعنی قفل زبان شدن بمعنی ساکت کردن
(**اردو**) (۱) قائم ہونا (۲) قید ہونا (۳) ساکن
ہونا (۴) قفل قرار پانا۔

بندشدن آواز مصدر اصطلاحی۔ بقول بج

بمعنی پست شدن بلند نامی **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معنی لفظی این مسدود ی آواز و صداست و معنی مجازی بیان کردہ صاحب بحر اگرچہ خلاف قیاس نیست کہ آواز بمعنی آوازہ آمدہ ولیکن مشتاق سند می باشیم کہ استعمال این از نظر ما نگذشت معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) شہرت کم ہونا۔

بند شدن زبان مصدر اصطلاحی یعنی حقیقی است یعنی آواز از زبان نہ برآمدن (صائب ؎) اگر چنین سخن ما بلند خواہد شد ؎ زبان جرأت منصور بند خواہد شد ؎ (اردو) زبان بند ہونا۔

بند شدن کار مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بستہ شدن آن ضد کشاد کار (غنی ؎) کار گرہ کشا نشود در زمانہ بند ؎ ہر گز کسی ندید در انگشت شانہ بند ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و متعلق بمعنی اوّل بند (اردو) کام بند ہونا۔ کام رک جانا۔

بند شطرنج اصطلاح۔ باضافت بند بقول آنند بجوالۂ فرہنگ فرنگ شہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم و اگر بدست آید تو انیم عرض کرد کہ بمعنی شہ باشد حاصل بالمصدر شہ دادن و شہ کردن نہ بمعنی مصدر (اردو) شہ بقول آصفیہ کرشت۔ مہرۂ شطرنج کو ایسی جگہ بٹھانا کہ جہاں سے حریف کا بادشاہ اپنی جگہ سے اُٹھ جاے یا اُٹھ جانے کی تدبیر کرے۔ مؤنث۔

بند شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب آصفی بمعنی بند کشادن (فغانی شیرازی ؎) تا نخل خرد از بن نپیوند شکستیم ؎ آشوب جنون تند شد و بند شکستیم ؎ (مسیح کاشی ؎) تا باد صبح برخورد از کاکل و برت ؎ طرف کلاہ و بند قبا را شکستہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ در شکستن و کشادن فرق

بسیار است اگرچہ بعد شکستن بند کشادگی بند لازم است ولیکن شکستن حرکیت جبری (اردو) بند توڑ دینا کھولدینا۔

بند شمشیر اصطلاح۔ باضافت بند۔ بقول آنند رام مخلص آرزو در چراغ ہدایت دوالی یا چیزی کہ بر میان بافند و شمشیر بدان بر کمر بندند (تاثیر ع) فسون شیوۂ قطع تعلق کرد تسخیرم پ اسیر جوہر مردی بسان بند شمشیرم پ صاحب بحر تقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ ہرودسکندری خوردہ اند و بند را بمعنی شمشیر ہمش گرفتہ اند کہ کمر بند است کہ شمشیر ہم بدان آویزند لیکن باستناد کلام تاثیر ما این را متعلق بہ معنی بست و یکم بند کنیم کہ بند شمشیر در اینجا بندی است کہ چون شمشیر را در نیام کنند بوسیلہ آن می بندند تا از نیام بیرون نہ شود فتامل (اردو) وہ ڈوری جس سے تلوار کو میان میں داخل کرنے کے بعد قبضہ اور میان کو باندھ دیتے ہیں تاکہ تلوار نکل نہ پڑے مؤنث

بند شہریار اصطلاح۔ بقول برہان بکسر ثالث نام نوائی است از موسیقی صاحبان سراج و سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع و بحر ذکر این کردہ اند (منوچہری ع) بر بید عندلیب زند بند شہریار پ بر سرو زند و اف زند تخت اردشیر پ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و بند در اینجا بمعنی دوازدہمش کہ خیال است و این قسم نوا را موسیقیان پادشاہ ہمہ نوایان می دانند (اردو) بند شہریار عجم میں ایک راگنی کا نام ہے۔ مؤنث۔

بند فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مقید کردن است و متعلق بہ معنی دہم بند کہ حبس باشد و حبس در اینجا بمعنی محبوس (نثر سعدی) از وزیران پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی ع یکی از معاصرین عجم می گوید کہ اصل این فرمودن و حکم دادن بہ بند است یعنی برای حبس ولیکن محاورہ زبان این معنی اصطلاحی را قائم کردہ آری ذوق زبان ما این را تسلیم می کند (اردو) قید کا حکم دینا۔ قید کرنا۔

مقید کرنا۔ قید خانہ مین بھیجنا۔ قید کا حکم فرمانا۔ قید	کے لئے حکم فرمانا۔

بندق بقول برہان بضم اول و ثالث و سکون ثانی و قاف بمعنی فندق و بقول بعض معرب آنست گویند هر که مغز آن را با انجیر و سداب بخورد زهر بروی کار نکند و سموم را نیز نافع است و گویند عقرب ازین بگریزد صاحب جامع همزبانش در نفس معنی صاحب مؤید بتحت لغات فارسی گوید که چلغوزه هندیست مغزاو همچو مغز زرد آلو مگر آنکه مدور است و دو هندش چراولی گویند صاحب سبیل السبیل این را معرب گوید بمعنی میوهٔ سرخ رنگ مانند کنار۔ صاحب انند این را لغت فارسی زبان گفته **مؤلف** عرض کند که اشارهٔ این بحوالهٔ صاحب محیط که محقق مفردات است بر (بادام کوهی) کرده ایم و صراحت طبیعت و خواص همدر انجا مذکور (اردو) دیکھو (بادام کوہی)

بند قبا باز کردن استعمال کشادن بند قبا است و بند در ینجا بمعنی بست و یکم بند باشد (ظهوری ع) چنان زدست رودم در تخیل آغوش ۔ که باز کردن بند قبا فراموش است ۔ (اردو) قبا کے بند کھولنا

بند قبا شکستن مصدر اصطلاحی بقول بهار بمعنی بند کشادن (مسیح کاشی ع) تا بادصبح برخورد از کاکل و بر ت ۔ طرف کلاه و بند قبا را شکسته ۔ همان بحر و انند همزبانش **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و بند در ینجا بمعنی بست و یکم اوست (اردو) دیکھو

(۶۹۵۴)

بند قبا باز کردن۔

بند قبا کشودن استعمال مرادف (بند قبا باز کردن) که گذشت (صائب ع) در باز کردن در باغ بهشت نیست ۔ فیضی که در کشودن بند قبای تست ۔ (اردو) دیکھو بند قبا باز کردن۔

(۶۹۵۵)

بند قبا کشودن مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالهٔ غوامض سخن کشادن بند قبا **مؤلف** عرض کند که کشودن بند قبا را می کشاید موافق قیاس است (عرفی ع) پس در آید ببزم آنکه

نشش نام زدم ؎ او کشد بند نقاب من و من بند قبا ؎ تا بکشاید دلم بند قبا می کشم ؎ (اردو) بند قبا (ظہوری ۵) خدمت نزدیک کردہ پیرہن او را کھولنا۔ دیکھو بند قبا باز کردن۔

بندق شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از بوسہ دادن۔ صاحب بحر بند کرا این گوید کہ بندق بمعنی فندق است صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ (فندق شکستن) ہم بہمین معنی آمدہ بہ بحوالۂ حجت ساطع ذکر این کردہ و صاحب ناصری ہم در ملحقات آوردہ خان آرزو در سراج گوید کہ کنایہ از شفتالو و بوسہ دادن است **مؤلف** عرض کند کہ قوت بیان ندارد فندق و بندق میوہ را نام است پس شکستن آن میوہ کنایہ باشد از خوردنش و مجاز مجازش بوسہ دادن کہ از حرکت بوسہ لب ہا کشادہ می شود و ذوق ہم حاصل شود پس ازین لفظ مرکب کنایۂ شفتالو صحیح نباشد۔ فتامل۔ مخفی مباد کہ فندق در استعمال فارسی کنایہ از لب معشوق ہم (اردو) بوسہ دینا۔ چومنا۔

بندق ہندی اصطلاح۔ بقول برہان تمری است بمقدار فندق کہ آن را رتہ گویند و رنگ آن بسیاہی زند گویند اگر آن را بگویند و بہ بینند و داخل سرمہ کنند در چشم احولی را ببرد۔ صاحب محیط گوید کہ بلغت نبطی و فارسی رتہ و بہ بربری اظہوط و اطماط و بہندی ریٹھہ گویند و غلط کردہ کسی کہ آن را فوفل گفتہ۔ ثمر درخت ہندی است و در جوف آن تخم سیاہ رنگ۔ گرم و خشک در آخر دوم و گویند در اول مخفف است و جوہر آن ارضی و بسیار قابض و در ان ناریت کہ بدان محلل بقوت باشد و پوست آن خشک تر و طلای آن نافع برص و منافع بی شمار دارد (الخ) (اردو) ریٹھا۔ دیکھو اطماط۔ جس پر ترجمہ کی تکمیل ہوئی ہے۔

بندک بقول برہان بروزن اندک پنبۂ حلاجی کردہ و گلولہ نمودہ کہ بجہت رشتن درست کنند

صاحب سروری گوید که این را با غنده و کندش هم گویند و فرماید که در فرهنگ به بای فارسی هم آمده بوزن محکم صاحبان جامع و هفت و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بنجک به همین معنی گذشت عجبی نیست که این اصل باشد و آن مبدل این که دال مهمله بدل میشود به جیم چنانکه زکنج و زکند و معلوم می شود که فارسیان بندر را بمعنی نهمتش که عقد و گره باشد با کاف تصغیر مرکب کرده اسم کندش قرار دادند. موافق قیاس است و آنچه به بای فارسی می آید هم مبدل این چنانکه تب و تپ و اسب و اسپ (اردو) دیکھو بنجک.

بند کردن مصدر اصطلاحی. بقول وارسته (۱) کنایه از جماع کردن (مفید بلخی ؎) بگاه بند کردن می توان دید ز چاک جفته اوخواب خرگوش و (۲) بمعنی بستن تسبیح و امثال آن بتار ابریشم و کلابتون و فرماید که یکی از لوطیان بیباک تسبیح بعلاقه بند پسری حوال کرد تا بند کند و فوراً این شعر خواند (؎) تسبیح مرا نمود بندی ساده پسر علاقه بندی و علاقه بند در جواب گفت (؎) بند کرده و پول هم گرفته از همچو تو مردک بلندی و گوید که درین بیت بمعنی اول است و این نقل از زبان میر هادی تعانی زاده زاهد علیخان سخائی لاری بگوش رسید و (۳) بمعنی پیوند کردن موی شیشه و چینی و امثال آن هم (رفیع ؎) صید دلهارا روش طبع ملائم باشد و شیشه آئینه را موم بر اعضا بند است و (وائه هروی در صفت کارگران هرات گوید ؎) آرند ز صنعت چو اعجاز در چینی بند کرده آواز و (۴) بمعنی قائم کردن (مخلص کاشی ؎) پا براه سیل تنها بند کردن مشکل است از هجوم گریه مژگانم بهم چسپیده است و صاحب بحر بذکر معنی اول اینقدر اضافه کند که ذکر خود را بر عضو کسی نهادن نیز گفته اند و ذکر معنی دوم و سوم و چهارم هم کرده (بر بند کردن کار) فرماید که (۵) بمعنی سر انجام دادن کار هم (مسیح کاشی ؎) گرچه هستم ز خاص چکیدم خون گشتم و ریزه تر ز انکه کسی بند کند کار مرا بهمن و بهار هم ذکر این کرده و بذکر معنی اول و چهارم برای معنی

اوّل از فوقی سندی آورده (ت) دیدم بخواب خوش
که بر و بند کرده ام ۴ گردون مراد من همه در خواب
می دهد ۴ و گوید که این ماخوذ از معنی پیوند کردن مراد
بند بستن است خان آرزو در چراغ هدایت (بند کردن
برکسی) را قائم کرده بذکر معنی اوّل همان سند فوقی
را پیش می کند که بالا مذکور شد **مؤلف** عرض کند که
(بند کردن کسی را) (۶) بمعنی فریب دادن متعلق بمعنی
ششم بند است (فعالی ت) چند ۴ را بدار او فسون
بندکنی ۴ تا کی این رشته شود پاره و پیوند کنی ۴ فحنی منه
که بمعنی اوّل تعلق دارد با معنی پنجم بند که قفل است مناسبت
بمعنی جماع و لواطت که آن هم قفل کردن را ماند بهمین
عمل و صراحت مزید بخر نسبت آنجنی لی ضرور و بی کار
است و معنی دوم متعلق بمعنی نهم بند که عقد و گره کردن
است و در بستن تسبیح و امثال آن هم عقد و گره بکار
می آید. سند وارسته از برای این معنی لفظاً غیر مطابق
است که از ان (بند نمودن) پیدا است نه بند کردن
بیچاره از موضوع خود پای بیرون نهاده و در جواب

علاقه بند شعری که مذکور شد ورنش درست نیست و محقق
هندز اد غور بران نکرد عجبی نیست که در کتابت تصحیفی
راه یافته باشد و معنی سوم متعلق به معنی چهارم بند
است که چینی و شیشهٔ شکسته را بتار آهن درست
کردن هم مانند بخیه آهن بر صندوق و امثال آن
نهادن است و معنی چهارم متعلق بمعنی یازدهم بند
است که سد باشد و معنی قیام پیدا شد ازین و نسبت
معنی پنجم عرض می شود که از سند مسیح کاشی (بند کردن
کار کسی) بمعنی گره انداختن در کار کسی پیدا است
نه سرانجام دادن کار و معنی بیان کرده ما متعلق به معنی
نهم بند است و معنی سرانجام دادن کار بابست و شش
معنی بند که گذشت هیچ تعلق ندارد بدون سند دیگر
تسلیم نکنیم (اردو) (۱) جمع کرنا بواطت کرنا (۲)
تسبیح وغیرہ کو ابریشم اور کلابتون سے کانٹھنا (۳)
تار آہنی سے پھوٹے ہوئے ظرف چینی یا شیشہ کو درست
کرنا (۴) قائم کرنا (۵) کام کو سرانجام دینا کام مین
مشکلات پیدا کرنا (۶) فریب دینا۔

(الف) بند کشادن مصادر اصطلاحی (الف)

(ب) بند کشودن بقول بهار مقابل بند بستن

(صائب ؎) مدار دطاقت بند گران بال سبکروحان ؎ بران اندام نازک رحم کن بند قبا بکشا (از خواجه نظامی ؎) چو خوردند چندانکه آمد پسند ؎ زجام و صراحی کشادند بند ؎ و بحوالهٔ خان آرزو گوید که بند از صراحی کشادن مینه از سر آن دور کردن یا مهر سرش برداشتن است اما بند از جام کشادن آن باشد که کار جام گردیده است در مجلس و چون این کار از و سر زند گویا در بند بود و اسیر گشته باشد و می توان گفت که بند از جام کشادن تنها استعمال نیست بلکه بند از جام و صراحی کشادن تمام که اشباعاً بالفظ صراحی مذکور شد (انتهی کلامه) و فرماید که برین تقدیر معنی بیت چنین می شود که هرگاه شراب خاطر خواه خوردند از جام و صراحی بند بکشادند و این هیچ ربط ندارد چه بعد خوردن خاطر خواه کشادن بند صراحی و جام چه معنی دارد مگر آنکه گوئیم (ع) بجام و صراحی نهادند بند ؎ و هذا هو الظاهر. صاحب اند

حرف بحرف نقل نگارد بهار **مؤلف** حقیر عرض کند که بند قبا کشودن بجایش گذشت و بند صراحی کشادن مینه صراحی برداشتن و بند جام کشادن سرپوش از جام برداشتن و دور کردن است و ضرورت ندارد که استعمال هر دو مجموعاً شود چنانکه خیال بهار است که بلحاظ سند این قاعده را قائم کرد نه بر ذوق محاوره. یعنی شعر نظامی همین قدر است که چون شراب خوردند و پسند آمد جام و صراحی را بی قید کردند و پیاپی بخوردن آغاز کردند. عادت است که چون می در جام اندازند معاً مینه را باز برشیشه گذارند تا هوا داخل نشود و تیزی شراب را بر باد نکند و همچنین رسم است که چون جرعهٔ از جام کشند فوراً سرپوش را بر جام می گذارند تا اثر هوا تندی می را زائل نه نماید شاعر گوید که چون شراب پسند آمد مینه از مینا و سرپوش از جام دور کردند و پیاپی استعمالش آغاز کردند این است مقصود شاعر که بیچاره بهار آن را نفهمید و اصلاح مصرع دوم کرد و ای بر طرز تحقیق محققین هند نژاد که بی نقص

فهم خود تصرف در کلام می پسندند مخفی مباد که رب
مرادف (الف) است و مجرد بند کشادن بمعنی عام
باشد و (بند از جام یا بند از صراحی کشادن و
کشودن) مصدر خاص بمعنی که بالا مذکور شد (انوری
ع) بند نکشود چرخ تند مباش ۔ راه نبود بخت
باک مدار ۔ (ولہ ع) باکه گویم که حق من بشناس ۔
باکه گویم که بند من بکشای ۔ (ظهوری ع) دشمن
بغلط اسیر گردید ۔ بندش بکشا که بی گناه است ۔
(صائب ع) بند از دهان شیشه کشودن نه از زبان
ای خواجه در طریقت ما شکر نعمت است ۔ واضح باد که از
کلام صائب (بند کشودن از دهان شیشه) بمعنی می خوردن
است و (بند کشودن از دهان) بمعنی تکلم حاصل است
که بلحاظ صراحت بالا ---------- (ج) بند کشودن و کشادن از جام ہر یک
(د) بند کشودن و کشادن از دهان مصدر
(ه) بند کشودن و کشادن از دهان شیشه اصطلاحی
(و) بند کشودن و کشادن از صراحی مذکور

بمعنی خاص باشد که ذکرش بالا گذشت و ہمه مصادر خاص
کنایه باشد والف وب که مصادر عام است بمعنی حقیقی
(اردو) الف وب قید سے رہا کرنا۔ جس سے نجات
بخشنا (ج) جام سے سرپوش دور کرنا (د) باتین کرنا
(ہ) و (و) شیشه یا صراحی کھولنا۔ شراب پینا۔

بند کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دور کردن
بند باشد متعلق بمعنی یازدہم بند که بمعنی سد است
و (بند نقاب کشیدن) دور کردن سد نقاب و نقاب
را از چہره دور کردن (فغانی شیرازی ع) ہر گز از
دست تہی بند نقابی نکشید ۔ خم زلفی نگرفت و می
نابی نکشید ۔ (اردو) بند دور کرنا۔ حائل کو دفع کرنا

بند کلاه اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی جوہر و لعل
که کلاه به آن مرصع کنند **مؤلف** عرض کند که سند
استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و
دیگر محققین فارسی زبان ازین بمعنی ساکت اگر
از مجرد قیاس کار گیریم توانیم قیاس کرد که بند در بینی

بمعنی بہش باشد کہ عقد است و کنایہ از جواہر گلاہ وجا
دارد کہ بمعنی بندی گیریم کہ اہل لشکر بعد از انکہ کلاہ بر
سر گذارند یک بند آن زیر زنخدان بہ بندند تا کلاہ از
سر جدا نہ شود و بای حال بدون سند استعمال اعتبار را
نشاید (اردو) وہ جواہر جو تاج پر قائم کریں۔ مذکر۔

بندکمر اصطلاح۔ بقول بہار وانند۔ بندی کہ بر کمر
بندند و آن را کمر بند ہم گویند (میر معزی ؎) گر برای
روشن و تدبیر تو شاہ عجم ۔ از خراسان روی سوی
غزو کفار آورد ۔ بر میان بند کمر بند و بخدمت پیش
شاہ ۔ ہر کہ اندر روم فخر از بند زنار آورد ۔ مؤلف
گوید کہ این مرکب اضافی است و (کمر بند) قلب
اضافت۔ این است کہ معاصرین عجم کمر بند و مجرد کمر
را ہم بدین معنی بر زبان دارند (اردو) کمر بند
دیکھو بروزنہ کے دوسرے معنے۔

بندکیسہ استعمال۔ مراد از ریسمان کیسہ باشد
بمعنی نقطی یعنی بندی کہ از ان کیسہ بہ بندند مرکب
اضافی (النوری ؎) آنکہ نکشاد ہیچ وقت نہ بست

(۷۰۰ د ۳)

گرہ عہد و بند کیسہ زبخت ۔ و بند در اینجا متعلق
بمعنی چہار دہم کہ گذشت (اردو) تھیلی کی
ڈوری جس سے اسکو بند کرتے ہیں اور رباط ہتے
ہین۔ مؤنث۔

بندگاہ اصطلاح۔ بقول بہار بکاف فارسی (۱)
مفصل اعضا و (۲) درۂ کوہ کہ آن موضعیست
کہ دران برای سد راہ متردین و مسافرین بندے
توان کرد (نظامی ؎) ہمان چارہ دید آن خردمند
شاہ ۔ کہ بردارد این بند بندگاہ ۔ صاحب بحر ہمر باش
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دوم و یازدہم
بند است کہ بجایش گذشت و موافق قیاس (اردو)
(۱) دیکھو بند کے دوسرے معنے (۲) پہاڑ کا وہ درہ
جہان ایک دیوار اس غرض سے بنا دیجاے کہ
مسافرین غلطی سے اُس طرف نہ جائیں۔ مذکر۔

بندگردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قرار یافتن
بند باشد و بس متعلق بہ معنی دہم بند کہ گذشت (خان آرزو

ع) ای که گردیده است از بهر دلم بندی دگر ‌ ‌ ‌ ‌ جان را بر لف تست پیوندی دگر ‌ ‌ ‌ ‌ (اردو) قید قرار پانا۔

بند گسستن استعمال۔ بقول بهار بمعنی پاره کردن بند را (صائب ع) دریا بغل کشاده بساحل نهاده ‌ ‌ ‌ ‌ روی ‌ ‌ دیگر کدام سیل گسستست بند را ‌ ‌ ‌ ‌ **مؤلف** عرض کند که بند در ینجا بمعنی سوش یعنی زنجیر باشد **اردو** زنجیر توڑ دینا۔

بند گسلیدن استعمال۔ شکستن توقع و بی توقع کردن (شیخ ابو الفیض فیاضی ع) تا نگسلد از جهانیان بند ‌ ‌ ‌ ‌ امید بهم داده پیوند ‌ ‌ ‌ ‌ مخفی مباد که بند در ینجا متعلق به معنی بست و سوم اوست (اردو) توقع کو ٹانا۔ زنجیر کرنا

بند گسیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بند گسستن است که گذشت که مصدر گسستن و گسیختن هر دو مرادف یکدیگر است (صائب ع) بندهای سست را صائب ‌ ‌ ‌ ‌ توان آسان گسیخت ‌ ‌ ‌ ‌ سهل باشد گر بنا شد منتظم دنیای من

بند گشتن استعمال۔ بمعنی محبوس شدن و قید شدن متعلق به معنی دهم بند۔ (ظهوری ع) کشادکار خود از دیده دیده بود مگر ‌ ‌ ‌ ‌ دلم بصومعه رفت و نگشت بند آنجا ‌ ‌ ‌ ‌ (اردو) قید ہونا۔ مقید ہونا۔

بندگی بقول بهار فعلی که منسوب باشد به بنده و این ترجمه عبودیت است و بالفظ بجا آوردن و رسانیدن و کردن و کشیدن مستعمل (حافظ ع) تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ‌ ‌ ‌ ‌ که شاه خود روش بنده پروری داند ‌ ‌ ‌ ‌ صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود می فرماید که بتازی طاعت و عبادت۔ **مؤلف** عرض کند که مرکب است از بنده (که می آید) و یای مصدری۔ فارسیان بقاعدهٔ خود های هوز آخر بنده را حذف کرده عوض آن کاف فارسی آورده بندگی شد فارسیان بمعنی عاجزی و کوتاهی هم استعمال کرده اند که در ملحقات می آید (اردو) بندگی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث داس پن عبادت۔ پرستش۔ خدائی۔

(۳۵۷۳)

(۳۵۷۴)

بندگی آموختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خوگر عبودیت شدن و اطاعت را عادت کردن (عرفی ؎) باخطا از بندگی آموختن ؎ باول بی آرزو چشم کرم داشتن ؎ **(اردو)** بندگی سیکھنا۔

بندگی باید پیر زادگی منظور نیست مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان اخلاق و اطاعت را بہتر از شرافت دانند و برای آن این مثل را زنند مقصود آنست کہ پیر زادہ بد خلق خلیق و مطیع غیر شریف فائق است **(اردو)** دکنی لوگ کہتے ہین "اس شریف سے دہاڑ جو اچھے گن نہاڑے"

بندگی بجا آوردن استعمال۔ صاحب آصفی (بندگی آوردن را) قائم کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ از سندش (بندگی بجا آوردن) پیداست بمعنی اطاعت کردن و امتثال امر نمودن (صائب ؎) غرور عشق زلیخا بہانہ انگیز است ؎ وگرنہ یوسف ما بندگی بجا آورد ؎ **(اردو)** بندگی بجالانا۔ اطاعت کرنا۔ حکم کی تعمیل کرنا۔

بندگی بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مخففہ (پیام بندگی بردن) است لفظ پیام در محاورہ حذف شد (خسرو ؎) ما نیم و شرط بندگیش با ہزار شوق ؎ این بندگی بحضرت ایشان می برد ؎ **(اردو)** عاجزی اور بندگی کا پیام پہنچانا

بندگی بیچارگی (مقولہ) صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون خلاف طبیعت خود بہ تعمیل حکم حاکم کاری کنند این مقولہ را استعمال کنند مقصود آنست کہ ما را چارہ نیست جز آن کہ اطاعت فرمان کنیم۔ بندہ لاچار است **(اردو)** بندگی بیچارگی دکن مین ایک ایسے مقام پر مستعمل ہے جہان تعمیل حکم کرنے کے سوا چارہ نہو یا دل ناخواستہ کسی حکم کی تعمیل کر کے کہتے ہین کہ

میرا کچھ قصور نہیں (بندگی بیچارگی)

بندگی دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی عطا کردن بندگی است (خسرو ؎) گہ گلہت خواجگی گل دہد ؎ گہ کمرت بندگی دل دہد ؎ (اردو) بندگی عطا کرنا۔

بندگی رساندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ پیام بندگی رساندن و اظہار بندگی کردن از طرف کسی مرادف (بندگی بردن) (حافظ ؎) حافظ مرید جام جم است ای صبا بردہ ؎ وز بندہ بندگی برسان شیخ جام را ؎ (اردو) بندگی پہنچانا بندگی کا پیام پہنچانا

بندگی فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اطاعت کردن و عبودیت بجا آوردن مرادف بندگی کردن است (اثیر اخسیکتی ؎) خواجگیہا زمانہ در سر داشت ؎ لیک من بندگیش فرمودم ؎ فخر می زیبد فرمودن بظاہر درین مصدر خوش نمی نماید از نیکہ در محاورۂ فارسی قائل این را بحق غیر بر سبیل تبرگی استعمال می کنند و نیز صاحبان تبختر و پادشاہان استعمال این برای خود ہم می کنند پس شاعر در عالم تبختر استعمال این کردہ دگیر ہیچ (اردو) اطاعت کرنا۔

بندگی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اطاعت کردن و امتثال امر کردن است سند این از حافظ بر لفظ بندگی گذشت (اردو) دیکھو بندگی فرمودن۔

بندگی کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مبتلای بندگی شدن است (خسرو ؎) خواجہ کہ داند روش زندگی ؎ بر در دونان نکشد بندگی ؎ (اردو) مبتلائے بندگی ہونا

بندگی کن تر الکم چہ کار مقولہ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) فارسیان چون کسی را در تعمیل حکم حاکم بوجوہ خاص متامل می بینند این مقولہ را استعمال کنند

و (۲) چون محکومی دیگری را حکم کاری دهد و او آن را درست ندانند در جوابش همین مقوله استعمال می کنند.

(اردو) (۱) حکم بجا لاوا چھوٹے بڑے پر بجا وے یا حکم بجا لاؤ باتمین نہ بناو (۲) غلام کے کو حکم سے کیا مطلب یہ دونوں مقولون کا استعمال دکن مین ہے۔

بندگی نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر هر دو معنی کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از اسنادش پیداست که هر دو مرادف بندگی کردن است (سنائی غزنوی ؎) ما بندگی خویش نمودیم ولیکن ؎ خوی بد تو بنده نیارست خریدن ؎ (سعدی ؎) نه به زرق آمده ام تا به ملامت بروم ؎ بندگی را و زنم آگر عزت و اکرام نیست ؎ (اردو) دیکھو بندگی کردن

بندمه بقول برهان بفتح اول و سیم و کسر ثالث تکمه و گوی گریبان را گویند صاحب جهانگیری این را مرادف بندیمه بزیادت تحتانی بعد دال مهمله گوید و فرماید که این را در گریبان نصب کنند صاحب سروری ذکر بندیمه کرده این را مخفف آن گوید صاحب رشیدی مرادف یکدیگر داند۔ صاحب جامع بذکر هر دو می فرماید که در بندیمه بجای میم۔ نون هم آمده۔ خان آرزو در سراج بذکر هر سه گوید که بندمه مخفف بندیمه و به میم اصح است و فرماید که قوسی بضم۔ اعراب نمود **مؤلف** عرض کند که دعوی صحت بلا دلیل است و حقیقت برعکس این یعنی (بندینه) به نون اصل است که بند را با یا و نون نسبت بندین کردند و های هوز زائد در آخرش آوردند معنی نعلی این چیزیکه منسوب به بند قباست و کنایه از گوی گریبان که کار بندی می کند به تبدیل هیئت و بندیمه مبدلش که نون به میم بدل شود چنانکه کجین و کجیم و مخفف آن بحذف تحتانی بندمه (اردو) گھندی۔ دیکھو انگوٹھ

بن دندان اصطلاح۔ بقول برهان بضم اول (۱) کنایه از انقیاد و فرمان برداری و اطاعت و رغبت تمام باشد و (۲) بمعنی ذخیره و پس انداز و (۳) قصد و اراده هم صاحب جامع نمی پسندد صاحب سروری بر معنی اول قانع (فخر ن اسرار)

فتح بدندان وتبش جان کنان ؛ از بن دندان شدہ
دندان کنان ؛ صاحب بحر ہم ذکر ہر سہ معنی کردہ
خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ صحیح آنست
کہ با کلمۂ از استعمال کنند و بدون آن خطاست زلہ
بر دارش بہار ذکر این بدون صراحت معنی کردہ
از علی خراسانی سند دہد می پرسیم از و کہ سند کدام
معنی و رد جش جراب و بد کہ از شعر دریافت کنید
(ر) چو گذشت از اب او ریخت بچاہ ذقنش ؛
آب حیوان بخطا در بن آن دندان است ؛ مؤلف
عرض کند کہ درین شعر معنی حقیقی مستعمل است یعنی
بیخ دندان و آنچہ خان آرزو تصحیح کردہ است تجزیہ
نیست کہ از سند سروری کار گرفتہ ولیکن نفہمید کہ
محاورہ چہ چیز است فارسیان گویند کہ از بن دندان
این کار را کنم ؛ یعنی بسر و چشم و مجرد چشم ہم بمعنی بسیار
خوب یعنی بچشم آمدہ پس قول صاحبان زبان اعنی
محاورہ دانان جامع و برہان معتبر تر از خان آرزو ست
و این در اصل مخفف (از بن دندان) است۔

چنانکہ بجایش گذشت کہ بدون کلمۂ از ہم محاورہ باشد
بمعنی اول و دوم چنانکہ بر (از بن دندان) مذکور
شد و معنی سوم مجاز معنی اول و برای این ہر دو معنی
اعتماد صاحب جامع داریم اگرچہ صاحب سروری
آن را ترک کردہ و حق آنست کہ استعمال این ہر سہ
معنی بالاصالہ بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو)
(۱) دیکھو از بن دندان کے پہلے معنے (۲) ذخیرہ دیکھو
از بن دندان کے دوسرے معنے (۳) قصد۔ ارادہ
مذکر۔ (۴) دانتوں کی جڑ۔ مونڈھے بن دندان بھی کہہ سکتے ہیں

بند نقاب کشیدن استعمال۔ صاحب انند
بجوالۂ غوامض سخن گوید کہ معروف **مؤلف** عرض
کند کہ می پرسیم از و کہ ضرورت ذکر این چہ بود۔ بالجملہ
(بند کشیدن) بجایش گذشت و این متعلق بہمان است
و بس (اردو) نقاب ہٹانا۔ دور کرنا۔

بند نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ معروف بند کردن
است کہ گذشت و سند این ہم ہمدرانجا مذکور (اردو)

دیکھو بند کردن۔

(الف) بند نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و بدیل آن می فرماید کہ (بند برابر و نہادن) بید ماغ شدن است و ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) بند نہادن از چیزی دور کردن مؤلف عرض کند کہ (بند برابر و نہادن) گذشت ولیکن در ان تخصیص ابرو لازم نیست یعنی این مصدر عام باصلۂ برّ برای غیر ابرو ہم مستعمل چنانکہ (بند بر پا نہادن) یعنی زنجیر کردن در پا و تقیید کردن گذشت و ہمچنین (بند بر گردن نہادن) طوق در گردن کردن (حافظ ؎)

زلف و لبندش صبا را بند بر گردن نہد ۔ با ہواداران ابرو حیلت ہند دیدن ۔ و استعمال ہمین مصدر عام یعنی (الف) باصلۂ از یعنی (ب) یعنی دور کردن پیدا می کند چنانکہ (بند نہادن از پای) یعنی دور کردن زنجیر از پای (مغربی نیشاپوری ؎) فلک ز پای سعادت نہاد بند بلا ۔ قصاز دامن دولت گسست دست ستم ۔ بہار اصلۂ

(ج) بند نہادن بر چیزی را قائم کردہ برین عرف مؤلف مختصر یعنی (چون گردن و پای و مانند آن) قناعت کند و با مراعات کاملش بدیل الف وب کردہ ایم این است مایۂ تحقیق محققین با نام و نشان (**اردو**) (الف) زنجیر ڈالنا (ب) زنجیر ڈالنا (ج) زنجیر ڈالنا۔

(۱) بندنی استعمال۔ بقول بہار و انند یعنی

(۲) بند نیشکر بند خانۂ نیشکر (رفیع ؎) از گرفتار شدن حاجت زندانی نیست ۔ نیشکر گرچہ بباغ است ولی در بند است ۔ صاحب بحر گوید کہ فاصلۂ میان ہر دو گرہ نیشکر را بدین دو نام موسوم کنند کہ آن را در عرف ہندی پوری خوانند مؤلف عرض کند کہ تعریف ہر دو رانمی پسندیم (بندنے) و (بند نیشکر) گرہی را گویند کہ (۱) در نے و (۲) در نیشکر باشد متعلق بمعنی نہم بند نہ بمعنی خانۂ نیشکر درست باشد و نہ فاصلۂ میان ہر دو گرہ محققین بالا بر محاورہ خود نگردہ اند و بہار حاطب اللیل سند رفیع را کہ غیر متعلق ازین است نقل کردہ کہ دران بند بمعنی دشمن یعنی حبس است این است تلاش [illegible]

بہارہ۔ قاتل (اردو) گانٹھہ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ گرہ۔ نیشکر۔ گنے کی وہ جگہ جہاں سے پوری کی حد جدا ہوتی ہے۔

بند و اکردن استعمال۔ بہار بند کرا این گوید کہ معروف۔ می پرسیم از وکہ ضرورت ذکرش چہ بود۔ **مؤلف** عرض کند کہ واکردن بمعنی کشادن است و معنی این (۱) کشادن زنجیر و کنایہ از رہا کردن از حبس و متعلق باشد بہ معنی سوم بند کہ زنجیر است و چا دارد کہ (۲) بمعنی کشادن قفل ہم استعمال کنیم کہ بند بمعنی قفل بر معنی پیچیش گذشت (اردو) (۱) زنجیر پاؤں سے نکالدینا۔ محبس سے باہر کردینا۔ قید سے رہائی دینا (۲) قفل کھولنا۔

بند و باز اصطلاح۔ بقول بحر مرادف (باز و بند) کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بمعنی ولش (اردو) دیکھو باز و بند کے پہلے معنے۔

بند و بست اصطلاح۔ بقول بحر مرادف بست و بند کہ بجایش گذشت بہار بند کرا این از معنی گفت صاحب اند ہمزبانش در سکوت صاحب فرہنگ فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ ہمگی آئین کشور داری کہ انتظام مملکت و تعیین حدود باشد و بچم قدغن نیز **مؤلف** عرض کند کہ مراحت کافی بر بست و بند کردہ ایم (ظہوری ؎) در نگاہ بقفل تغافلش بند است ہ ولی زیادہ ازین بند و بست می خواہد ہ (اردو) دیکھو بست و بند

بند و بست یافتن استعمال۔ انتظام پذیرفتن و با آئین شدن (میر محمد افضل ثابت ؎) ہمچو اقلیم سخن گر نظم بند و بست یافت ہ زیب و آئینی ز موزون ملک بود و ہست یافت ہ **مؤلف** عرض کند کہ بہار ہمین سند را بدیل بند و بست نقل کردہ (اردو) انتظام پانا جیسے اس ملک نے اچھا انتظام پایا ہے۔ شایستہ ہونا۔

بند و د بقول سروری بنون و دال مہملہ بوزن مرود مختصر بیند و د یعنی اندود کرد (لامعی جرجانی ؎) گر بیالائی شاید قدح بادہ بمشک ہ گاہ بر بند و بکافور سر و موی جبال ہ **مؤلف** عرض کند کہ مولف

قیاس واز موی جبال کاہ وجبال مراد است دیگر ہیچ۔

(اردو) لپیا۔ اندودن کا ماضی مطلق۔

بندور بقول برہان بضم اول وثالث بروزن پرزور (۱) ریسمانی باشد کہ بدان جوال وتوبرہ وامثال آن دوزند و (۲) بفتح اول نفس منطبعہ را گویند کہ آن قوت متخیلۂ افلاکست وجمع آن بندوران۔ صاحب ناصری ذکر ہر دو معنیٔ بالا کردہ وصاحب جامع ہم این را آوردہ صاحب فرہنگ فدائی می فرماید کہ ہمچون گنجور و (۳) بمعنی متنرصد ومنتظر **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بمعنی اول (بندوز) بود زای ہوز حذف شد وبمعنی دوم مرکب است از بند بالفتح وور بمعنی صاحب خیال کہ بند بمعنی خیال بر بمعنی دوازدہمش گذشت وکنایہ باشد از نفس منطبعہ واختلاف اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است وبمعنی سوم ہم درست است وماخذ آن ہم مثل ماخذ معنی دوم۔ صاحب سفرنگ دیز (ہفدہمین فقرۂ نامۂ شت سامان نخست) بندوران را کہ جمع این است بمعنی (۴) قوائے حیوانی آوردہ پس معنی (بندور) قوت ہای جسمانی باشد وظاہر است کہ ہر قوای انسان بند دارد وبند دریغا بمعنی دوختن یعنی پیوند عضو (اردو) (۱) وہ ڈوری جس سے خرجی اور توبرے سیتے ہیں۔ مؤنث (۲) فلک کی وہ قوت جسمانی جس سے اس کا نفس مجردہ جزئیات کا ادراک کرتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے جسم فلکی کو حرکات خاصہ حاصل ہوتی ہیں۔ مؤنث (۳) منتظر۔ انتظار کرنے والا (۴) قوائے جسمانی جس سے طاقت اعضا مراد ہے۔ مذکر۔

بندورغ بقول رشیدی بذیل (بندروغ) ہمان بندروغ کہ بحث آن واشارۂ این ہمہ دریغا کردہ ایم ودریغا ہمین قدر کافی است کہ بند بمعنی مزدوار ہم اوست یعنی سدوورغ مبدل بسغ بمعنی کوہی بزرگ کہ آب دران جمع باشد پس بندورغ پشتۂ تالاب را توان گفت ولیکن محققین اہل زبان ازین ساکت ومعاصرین عجم ہم بر زبان ندارند طالب سند استعمال می باشیم (اردو) تالاب کا پشتہ۔ مذکر۔

بندوز صاحب رشیدی بدیل بندرز ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که همان بندروز باشد که ذکرش بر بندرز گذشت (اردو) دیکھو بندرز

بندوق بقول بهار اصل این بندق که لغت عرب است بمعنی غلوله و فارسیان دران تصرف کرده باشباع واو بمعنی تفنگ استعمال کرده اند و این مجاز است (رباعی) چون شاه جهانگیر بگیرد بندوق ۱ از هیبت اولرزه فتد بر جیوق ۲ از سینه بدسگال پران گذرد ۳ چون از دل عاشقان نگاه معشوق ۴ **مؤلف** عرض کند که مفرس است وبس (اردو) بندوق بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنث - وه لوہے کی نلی جسمیں بارود بھر کر چھوڑیں - تفنگ -

بندوکشاد اصطلاح - بقول وارسته ترجمهٔ حل و عقد است (واله هروی ۵) ببین به بندوکشاد ستم طریقی یار ۱ زهره سوال ببست و در جواب کشاد ۲ (صاحبان بحر و بهار و انند هم ذکر این کرده اند (انوری ۵) زمانه گلکی کز کلک و خاتمش در ملک ۱ هزار بندوکشاد و هزار برگ و نواست ۲ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) حل وعقد کہہ سکتے ہیں - انتظام - بندوبست - مذکر -

بندہ بقول بهار مرکب است از بند بمعنی قید و گرفتاری و ها که کلمهٔ نسبت است و وضع آن در اصل (۱) برای عبید و جواری بوده زیرا که در بندی می آیند و بفروخت می روند و بمرور ایام و کثرت استعمال (۲) بر جمیع بنی نوع انسانی اطلاق یافته پس در حقیقت مضاف بطرف حق باشد و بطرف غیر می رود و جمع آن بالف و نون قیاسی است و به با و الف نیز آمده و (۳) بمعنی ذات خود و متامل (صائب ۵) اگر از قید خود آزاد می گشتم بشکر آن ۱ هزار ان بنده از قید فرنگ آزاد می کردم ۲ (صائب ۵) صائب ز بندهای با خلاص می شود ۱ هر کس بیک طرف نهد امید و بیم را ۲ (سلمان ۵) بنده امروز بیخبر و زگذشت ۱ که برین در همی زنم فریاد ۲ (صاحب) فدائی بر معنی اول قانع و گوید که آنکه نه زر خرید و خانه زاد

کسی باشد کہ ترجمہ آن در عربی عبداست **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ بیان کردۂ بہار بر معنی اوّل درست است و معنی دوم بر سبیل مجاز باشد کہ ہر فرد بنی نوع انسان را بندہ نام نہادند بر سبیل عجز و معنی سوم ہم مجاز است کہ قائل بعجز خود را بہ بندہ موسوم کند **اردو** بندہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر (۱) غلام۔ داس (۲) انسان۔ بشر۔ آدمی (۳) جب ضمیر متکلم کی جگہ استعمال کریں تو وہاں عاجز نیازمند خاکسار مراد ہوتی ہے۔ دیکھو ایک کے چوتھے معنے۔

(۱) **بندہ پرور** اصطلاح۔ بقول فدائی (۱) آنکہ بندگان را بخوبی و پدرانہ پرورش فرماید و (۲) کار بندہ پرور **مؤلف** عرض کند کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است و مراد از مالک و آقای نعمت یعنی بندۂ خود را پرورش کنندہ و (۲) یای مصدری بر (۱) زیادہ کردہ اند (انوری ۵۱ فرہای پرات بندہ کامل ۱۲ چون لفظ تو بندہ پرور آمد ۱۲ (مہائب ۵۲ نہ ہر کہ خواجہ شود بندہ پروری داند ۱۲ نہ ہر کہ بندہ بود

(۲) **بندہ پروری** بندگان را بخوبی و پدرانہ پرورش فرمایدو (۲) کار بندہ پرور **مؤلف** عرض کند کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است و مراد از مالک و آقای نعمت یعنی بندۂ خود را پرورش کنندہ و (۲) یای مصدری بر (۱) زیادہ کردہ اند (انوری ۵۱ فرہای پرات بندہ کامل ۱۲ چون لفظ تو بندہ پرور آمد ۱۲ (مہائب ۵۲ نہ ہر کہ خواجہ شود بندہ پروری داند ۱۲ نہ ہر کہ بندہ بود افراخت سروری داند ۱۲ (**اردو**) (۱) بندہ پرور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر (بندہ نواز۔ آقا خداوند (۲) بندہ پروری کہہ سکتے ہیں یعنی بندہ نوازی و پرورش بندہ۔ مؤنث۔

بندۂ درگاہ تا بخانہ ہمراہ مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بندۂ درگاہ عوض ضمیر متکلم استعمال کنند یعنی (بندۂ درگاہ) بمعنی من و این بر سبیل عجز و انکسار است نہ بمعنی بندۂ حقیقی کہ عبد باشد پس این مثل استعمال می کنند برای کسی کہ اخلاقاً خود را بندہ ظاہر می کند و دوست صادق نباشد مقصود آنست کہ کسی کہ خود را بندۂ درگاہ ظاہر می کند تا بخانۂ مولی ہمراہ می باشد و داخل خانہ نمی رود تا خدمت مولی بجا آرد (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں کہ بندہ آپکا غلام ہے مگر بندگی میں کلام ہے اس کا مطلب یہہ ہے کہ جو شخص اپنے آپکو [illegible] میں آپکا غلام ظاہر کرتا ہے

وہ آپکی خدمت نہ کریگا یعنی وہ آپکا دوست صادق نہین ہے بلکہ منہ بولا دوست ہے۔

بندہ گشتن استعمال یہ یعنی بندہ شدن یعنی مطیع و فرمان بردار شدن و خود را زر خرید قرار دادن بمجاز یا بحقیقت (انوری ؎) بندہ گشت از بہر تو دل دیدہ را کہ گرچہ دل را دیدہ ہمسایہ ایست (ولہ ؎) ای آفتاب و ماہ ترا بندہ گشتہ اند یاد دو عقیق ہمچو شکر ماہ و آفتاب ہ (اردو) بندہ ہونا۔ مجازاً یا حقیقتہً یہ مطیع ہونا۔ فرمان بردار ہونا۔

(۱) **بندہ نواز** اصطلاح یہ بقول فدائی (۱) آنکہ (۲) **بندہ نوازی** بندۂ خود را نوازش کند مانند بندہ پرور و (۲) مانند بندہ پروری کہ گذشت۔ (سعدی ؎) از درخشندگی و بندہ نوازی ہ مرغ ہوا را نصیب ماہی دریا ہ صاحب انند ہم ذکر الفاظ بحوالۂ فرہنگ فرنگ کردہ **مؤلف** عرض کند کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است خداوند حقیقی و مجازی ہر دو و (۲) بمعنی مصدری صفت ہر دو (صائب

؎) دل عاشق مگر از بندہ نوازی گیرد ہ ورنہ یوسف بہ زر قلب گرانست او را ہ و از ہمین است.....

(۳) **بندہ نوازی کردن** بمعنی لطف و کرم کردن (انوری ؎) سلطان غمت بندہ نوازی نکند ہ تا خواجہ بہجر ترک و تازی نکند ہ (اردو) اپنے مالک اور آقائے نعمت حقیقی اور مجازی کو (۱) بندہ نواز کہہ سکتے ہین (۲) بندہ نوازی اسکی صفت ہے (۳) بندہ نوازی کرنا۔ کرم کرنا۔ مہربانی کرنا۔ عنایت کرنا۔ احسان کرنا۔

بندی بقول بہار بمعنی اسیر و گرفتار۔ صاحبان غیاث و انند ہمرہ بانش **مؤلف** عرض کند کہ بند بمعنی حبس بر معنی دہمش گذشت و یای نسبت بر وزیادہ کردہ اند (انوری ؎) آنکہ بہ دو صد ہزار بندہ و بندی رسید ہ تائب مومن نگاشت توبت کافر شکست (اردو) قیدی۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ اسیر مقید محبوس۔ گرفتار مجرم سزا یافتہ (بندی بھی انھین معنون مین اردو مین مستعمل ہے)

بندی خانہ اصطلاح۔ بقول بہار زندان کہ بمعنی سجن است (محمد قلی سلیم ؎) زبندیخانۂ چشمم کہ جستہ ۔ کہ زنجیرش سراپا رنگ بستہ ۔ صاحب بحر گوید کہ مرادف بندخانہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این خانۂ محبوس وموافق قیاس است (**اردو**) قیدخانہ دیکھو اسیرخانہ

بندیدن بقول بحر بروزن خندیدن یعنی بستن و فرہنگ کہ صیغۂ اسم فاعل ازین مصدر نیامدہ صاحب موارد گوید کہ برہمۂ معانی بستن شامل کہ بجایش گذشت صاحب نوادر ہمزبانش صاحب سروری بر معنی بستن قانع (مولوی معنوی ؎) بخدا گل زتو آموخت شکر خندیدن ۔ بخدا کہ زتو آموخت کمر بندیدن ۔ صاحب ملحقات برہان ہمزبان سروری **مؤلف** عرض کند کہ مصدر اصلی است کہ اسم مصدرش بندمال فارسی زبان است کہ بزیادت تحتانی معروف وعلامت مصدر دن مصدری ساختہ اند و معنی بستن حقیقی است و دیگر معانی مجازی بستن ہم درین باشد چنانکہ سندش بربستن آب درجوی وبستن ثمر بستن خیا وبستن خوشہ دانہ راہ وبستن خیال وبستن در وبستن دکان وبستن زنار وبستن سد وبستن مغز در استخوان گذشت (**اردو**) دیکھو بستن اور اسکے تمام معنے جو اس مصدر سے بھی متعلق ہین۔

بندیش بقول صاحب فدائی بمعنی (۱) بنیاد و شالودۂ کاخ و (۲) استخوان بندی تن مردم وجانور است و (۳) آنچہ بتازی (توطئہ) می نامندش **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین اہل زبان و زباندانان ازین لغت سکوت ورزیدہ اند ولیکن معاصرین بجم تصدیق می کنند وخود فدائی ہم کہ از علمای سامان عجم بود۔ قولش اعتبار راشاید اصل این (بندیسہ) بود بالضم بمعنی (بنیاد شخص) کہ بن بمعنی بنیاد گذشت و دیسہ بقول برہان بمعنی شخص می آید پس ہای ہوز آخر حذف شد وسین مہملہ بدل شد معجمہ چنانکہ گستی و گشتی۔ اسم جامد فارسی زبان است معنی دوم حقیقی است ومعنی اول وسوم مجاز آن (**اردو**) (۱) مکان کی بنیاد نیو۔ مونث (رشک ؎) پھیلی جو آمد آمد رشک شکستہ پا۔ دیوار قلعہ نیو سے بیٹھی پراگ بین

(۲) انسان اور جانوروں کی ہڈیوں کا ڈھانچ۔ مذکر (۳) تمہید۔ مؤنث۔

بندی شدن تپ مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ مزمن شدن تپ بحیثیتی کہ اصلا مفارقت نکند۔ (محسن تاثیر) اگرچہ در قید تو باشد ایمن از دشمن مباش ہامی شود جانکاہ تر ہر گہ بتی بندی شود ہ صاحب بحر واند و بہار ہمراہانش **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و متحقق بمعنی دہم بند و بندی بمعنی محبوس ہم گذشت و محبوس شدن تپ در جسم کنایہ باشد از عدم انفکاکش از بدن (اردو) بخار اور تپ جسم سے ایک لحظہ جدا نہونا۔

بندیشہ صاحب ناصری گوید بمعنی اندیشہ صاحب برہان گوید کہ بروزن و معنی اندیشہ کہ فکر و خیال باشد و بندیشہا بمعنی خیالات و تخیلات صاحب جامع ہمزہ را ساقط صاحب سفرنگ بر پنجاہ و نہمی فقرہ (نامہ گشت و خشور جمشید) ذکر این بالفتح بمعنی اندیشہ و تصور کردہ خان آرزو ہم در سراج آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است کہ اصل این (باندیشہ) بموحدہ زائد بر زبان قدما بود و بحذف الف بندیشہ می گفتند ش۔ متاخرین و معاصرین با می زائدہ را حذف کردہ اندیشہ بر زبان دارند ہمین است حقیقت این دیگر ہیچ (اردو) دیکھو اندیشہ۔

بندیمہ (۱) بقول برہان بروزن پشمینہ تکمہ و

بندینہ (۲) دگوی گریبان و فرماید کہ بجای میم نون ہم بنظر آمدہ صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و مؤید ہم ذکر این با بندمہ کردہ اند و ما تحقیق این ہر دو بر بندمہ عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو بندمہ۔

بندیوان اصطلاح۔ صاحبان اند و غیاث گویند کہ بالفتح لغت فارسی زبان است و در اصل بندی بان بود بمعنی کسیکہ نگہبان قیدیان باشد و عوام در تلفظ و معنی غلط کردہ اند کہ بجای بای موحدہ واو می خوانند و بجای بندی کہ بمعنی اسیر است بندیوان را بمعنی قیدی و اسیر گویند **مؤلف** عرض کند کہ برادران نمی دانند کہ واو

و موحده باهم تبدیل می یابند چنانکه آب و آویس و آنانکه بندیان را بندیوان بواو گویند چراغط کردند مبدل را استعمال کردند و درست است و آنانکه این را برای اسیر استعمال کنند هم بمجاز درست باشد. فارسیان گویند که "بندیوانان می آیند" یعنی لفظی این حارسان بندیان می آیند و این اشاره آگاه می کند که بندیان هم می آیند و این قسم تصرف در هر یک زبانی می باشد (اردو) قیدیون کا نگہبان۔ حارس۔ مذکر۔

بن ران اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اول با الف کشیده چیزی که بعربی مغبن گویند و بفارسی بیغوله (ران) هم خوانند مؤلف عرض کند که صاحب منتهی الارب مغبن را لغت عرب بمعنی بن ران گفته و فارسیان این مرکب را بمعنی که استعمال کرده اند موافق قیاس است (اردو) چڈا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بن ران۔ جانگہہ کی جڑ۔ پیغولۂ ران۔ جھنگاسا۔

بزمی جواب دادن استعمال بقول

بزمی حرف زدن و انند بملایمی سخن گفتن (سیر زار رضی دانش ؎) خانمان را الله برباد از غمزه اش می دهد ؎ گل نرمی در صف خوبان جوابش می دهد ؎ (اردو) نرمی سے جواب دینا۔ نرمی سے بات کرنا۔

بُنزاد بقول فدائی بالضم یعنی شجرۂ خاندان است مؤلف عرض کند که معنی لفظی این [illegible] وکنایه باشد از کاغذی که دران سلسلۂ نسب وحسب خاندان بشکل درختی قائم کرده می شود موافق قیاس است و مجرد بقول صاحب فدائی اعتبار را شاید که از علمای معاصر عجم بود (اردو) شجرہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ نسب نامہ۔ کرسی نامہ۔ وہ کاغذ جس مین وارث اعلی کی کل اولاد ترتیب وار درج ہو۔

بنسالہ بقول [illegible] بضم اول و سین بی نقطه بالف کشیده بروزن دنباله۔ سالخورده و کهن [illegible] سرد سری هم بحوالۂ نسخۂ وفائی ذکر

این کردہ (استاد رودکی ؎) بگشتہ زین پرند سبز
شاخ بید بنسالہ ؎ چنان چون اشک مہجوران نشستہ
ژالہ بر ژالہ ؎ صاحبان ناصری و بہار و بحر و انند
ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بر اتفاق
شان قانع و صراحت ہیچ ماخذ نکرد **مؤلف** عرض کند
کہ بُن بالضم یعنی بنیاد و پایان و انتہای ہر چیز گذشت
پس فارسیان بترکیب این بالفظ سالہ اسم فاعل ترکیبی
کردند و کنایہ قرار دادند برای کہن سال و سال خوردہ
دیگر ہیچ (اردو) بڈھا۔ بوڑھا شخص۔ دیکھو بزرگ سال

بن ستور اصطلاح۔ بقول انند کنایہ از سوراخ
دبرستور **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکردہ عیبی ندارد۔ موافق قیاس
است کہ بُن بمعنی سوراخ مقعد ہم بجایش گذشت
(اردو) چار پایون کی مقعد کا سوراخ۔ مذکر۔

بن سخن افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار سخن بنیاد کردن (فردوسی ؎) سخن را فگندند
ہر گونہ بن ؎ بران بن نہادند یکسر سخن ؎ صاحبان
بحر و انند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ مرادف
طرح سخن افگندن و آغاز سخن کردن است سند فردوسی
لفظاً بکار این نمی خورد کہ دران عوض اضافت بن
برای اضافی است عیبی ندارد کہ معنیً بکار این می خورد
(اردو) گفتگو شروع کرنا۔

بہ نسیمی بنداست مقولہ۔ بقول بحر ای بام
بہ نسیمی دربندست سہل موقوف است۔
مؤلف عرض کند کہ تخصیص نسیم نباشد مجرد ادرنگ
است) بمعنی منحصر است و موقوف است فارسیان
چون التجای توجہ از کسی کنند گویند کہ "آغا کار ما
بگوشہ چشمت دربنداست" یا "توجہ تو دربنداست" یعنی موقوف
است باشارہ چشمت یا موقوف است بر توجہ تو (اردو) تیرے
اشارہ پر موقوف ہے یا تیری ادنی توجہ پر منحصر ہے۔

(الف) بنشاخت الف بقول برہان بکسر اول و ثانی ثالث
(ب) بنشاختن بالف کشیدہ بوزن بنواخت ماضی (ب)
یعنی نشناخت و نشناسید و نسبت (ب) میفرماید کہ بمعنی نشانیدن است
صاحب سروری ہم نسبت (الف) ہمزبان برہان از حکیم فردوسی

ے) باکرام شاہانہ بنوا ختش ہا برخویش برتخت بنشاختش ہا
و ذکر (ب) ہم کردہ (استاد لبیبی ے) چو باز آمد از حملہ
و تاختن ہا بفرمودش از پای بنشاختن ہا صاحب ناصری
بذیل (الف) ذکر (ب) ہم کردہ صاحب بحر گوید کہ (ب)
سالم التصریف است بمعنی نشانیدن صاحبان موارد
و نوادر و جامع و سراج ہم ذکر (ب) کردہ اند مؤلف عرض
عرض کند کہ نشستن بمصدر لازم است و نشاستن و
نشاندن متعدی کہ بجایش می آید پس نشاختن مبدل
نشاستن باشد کہ سین مہملہ بدل شد بہ خای معجمہ و ہمین
است مثال اول این تبدیل۔ بعض محققین در معنی نشاختن
سکندری خوردہ اند کہ بجایش صراحت کنیم و موحدہ
در اول این اصلی نباشد بلکہ زائد است تسامح اہل
لغت است کہ این را در ردیف موحدہ جا دادند۔
(اردو) الف بٹہایا۔ بٹہلایا (ب) بٹہانا۔ بٹہلانا۔

(الف) **بنشاستن** صاحب بحر بر الف گوید کہ بالکسر
(ب) **بنشاندن** بمعنی نشستن است سالم التصریف
و صاحبان موارد و نوادر ذکر این بدون صراحت و
و تحقیق کردہ اند صاحب برہان ذکر ماضی مطلق الف
کردہ گوید کہ مرادف بنشست کہ ماضی نشستن است صاحب
سروری ہم بہمین معنی از منوچہری سند دہد (ے)
فاختگان ہمہ بنشاستند ہا نای زنان بر سر شاخ چنار
ہا صاحبان اند و ہفت ہم ہمزبانش **مؤلف** عرض
کند کہ موحدہ اول زائد است و ضرورت نداشت
کہ این را در ردیف موحدہ قائم کنند اصل این نشاستن
است بقول بحر بمعنی نشاندن (متعدی نشستن) و
نشاندن مبدل نشاستن کہ سین مہملہ بدل شد بہ
نون چنانکہ بلکس و بلکن۔ صاحب برہان ہم ذکر
نشاستن بمعنی نشاندن کردہ و آنچہ ہمہ محققین بالا
در اینجا (الف) را بمعنی لازم آوردہ اند سندش ہمین
یک شعر منوچہری است پس خبر این نیست کہ الف را
لازم و متعدی ہر دو دانیم و (ب) متعدی است
و صراحت ماخذ بر نشستن می آید (اردو) الف بیٹہنا
بٹہانا۔ (ب) بٹہانا۔

بنشین کہ گدائی کنم و پیش تو آرم متولہ صاحب

خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بحق
بزرگ و سن استعمال می کنند تا آن را از محنت باز
دارند دیگر ہیچ (اردو) دکن مین بزرگون کی
خدمت مین اون کے سعادت مند فرزند کہتے ہین
باباتم تکلیف نہ اٹھاؤ ہم بھیک مانگ کر تمہارا پیٹ پالینگے
بنظام الیشاوان مصدر اصطلاحی بقول
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بقاعدۂ
فوجی صف بستن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است۔ صاحب بول چال ہم بحوالۂ معاصرین عجم ذکر
این کردہ (اردو) صف باندھکر کھڑا ہونا۔
بنظر آمدن مصدر اصطلاحی۔ آمدن چیزی بچشم
و پیش چشم لازم نظر کردن (ظہوری ؎) در ریاضی
بنظر ہر چہ در آید بنظر نہ پذیرفتہ بجز عکس تو آئینۂ ما
(صائب ؎) در ریاضی کہ تو باشی بنظر می آیم
چون سبزۂ خوابیدہ ز رعنائی تو (اردو) دکھائی
دینا۔ بقول آصفیہ نظر آنا۔ دیکھنے مین آنا۔

بنعمت رسیدن مصدر اصطلاحی بمعنی حاصل
کردن نعمت و کامیاب شدن بہ نعمت (صائب
؎) سیری ز دیدن تو ندارد نگاہ من
دیدہ کہ بہ نعمت رسیدہ است (اردو) نعمت
بن نثار اصطلاح۔ صاحب رشیدی بدیل بلغار
کہ گذشت ذکر این بضم اول کردہ اصل بلغار است
اشارۂ کردین ہمدرا بخانہ کور (اردو) دیکھو بلغار۔
بنفش بقول بہار بالتحریک بمعنی بنفشہ رنگ
(خواجہ نظامی ؎) ستادہ ملک زیر زرین درفش
چو زسیفور بر تن قبای بنفش صاحب رہنما بحوالۂ
سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ صاحب
برہان در وجہ تسمیہ گوید کہ رنگی است معروف و
کبود را نیز گویند صاحب مؤید بدیل لغات فرس گوید
کہ بالضم و قیل بالکسر بمعنی کبود باشد صاحب غیاث
می فرماید کہ بفتح اول و ضم نون و فا و شین معجمہ بمعنی
کبود رنگ و نیلگون **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد
فارسی زبان است و بس (اردو) بنفشہ رنگ

بنفشه کا رنگ رکھنے والی چیز (مؤنث)

بنفش کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر کبود کردن۔ صاحب برہان در ملحقات این را کنایه گفته **مؤلف** عرض کند که معنی حقیقی است **(اردو)** کبود رنگ کرنا۔

بنفشه بقول برہان بضم اول وکسر اول ہر دو آمده (۱) گلی باشد معروف که معرب آن بنفشج است و (۲) نام گیاهی که در آب روید۔ صاحب ناصری ہم ذکر این بمعنی اول کرده (حکیم قرشی ؎) بنفشه زلفان آن آفتاب ترکستان پیدا شد بنفشه پدید آرد از دو لاله ستان پ کنون زنگ بنفشه دمادم بود پ اگر نشه و مدر زیر عارض جانان پ (ولہ ؎) شکست زلف تو تازه بنفشه تبری است پ درخ و دو عارض تو نازه لاله ونسرین پ صاحب جامع فرماید که گلی است معروف وگیاهیکه بر آب روید بہار ذکر این کرده و می فرماید که نام درختی است که گلش کبود رنگ می باشد۔ شاد در سراج می فرماید که در بعضی از نسخ رشیدی از شعر دیوان انوری سبزه ایست کبود رنگ که گلش ہم کبود باشد و آن را بگوش و گوش را بدان نسبت دہند و این غلط است چرا که برگ آن سبز می باشد و گلش کبود **مؤلف** عرض کند که سبحان الله چه خوش تحقیق است ماہر (اندوزه) صراحت کامل کرده ایم حاجت نیست که اختلاف معنی بمعنی اول و دوم را تمام کرد و تحقیق ہمین قدر است که بمعنی دوم درست و بمعنی اول آن را گل بنفشه گویند و مجازاً گل را ہم بنفشه نامند **(اردو)** (۱) گل بنفشه مذکر (۲) بنفشه۔ مؤنث دیکھو اندوزه۔

بنفشه پوش اصطلاح۔ بقول بہار از عالم گلپوش۔ صاحب انند نقل نگارش ہم او گوید که (بنفشه خط) و (بنفشه موی) از مرادفات این است (محمد اسحق شوکت ؎) لبم زحرف لبش ہست بادہ پوش ہنوز پ بود نظر ز بنفشه پوش ہنوز پ **مؤلف** عرض کند که اسم مفعول ترکیبی است بمعنی پوشیده یعنی مشابہت بنفشه دارنده در سبزه که از عشوق مراد است

مراد فاتش بجایش کنیم (اردو) معشوق ۔ مذکر ۔

بنفشہ خط اصطلاح ۔ بقول بہار و انند مرادف بنفشہ پوش ۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خط مثل بنفشہ دارندہ کنایہ از محبوب (صائب ع) از گریہ چشم ہر کہ چو بادام شد سفید ؛ نظارۂ بنفشہ خطانست چارہ اش ؛ (اردو) یار کو بنفشہ خط کہہ سکتے ہین ۔

بنفشہ زار اصطلاح ۔ جائی کہ کاشت بنفشہ شود کہ زار بقول برہان مقام کشت را گویند (ظہوری ع) نداشت مشک شمیمی چنان نسیم رساند ؛ ز چین زلف تو در چین بنفشہ زاری چند ؛ (ولہ ع) بنفشہ زار شب از بہر سیر آہ خوشست ؛ برای گریہ سمن زار صبحدم دیدیم ؛ (اردو) بنفشہ زار وہ مقام ہے جہان بنفشہ بویا جاے ۔ مذکر ۔

بنفشہ کردہ استعمال ۔ بقول مؤید و ہفت اے کبود کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این مصدر است (بنفشہ کردن) بمعنی رنگ کبودی کردن (اردو) کبودی رنگ کیا ہوا ۔

بنفشہ گون طارم اصطلاح ۔ بقول برہان کنایہ از آسمان است (صاحب جہانگیری) در ملحقات و صاحبان رشیدی و بحر و جامع و ناصری و سراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت طارم بنفشہ گون است و بنفشہ گون اسم فاعل ترکیبی بصفت طارم واقع شدہ و طارم بمعنی بام خانہ و گنبد و خانۂ چوبین ہمچو خرگاہ پس معنی لفظی این متقاضی کنایۂ مذکور است (اردو) آسمان ۔ مذکر ۔ دیکھو آسمان

بنفشہ گون مہد اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و رشیدی و جامع و (ملحقات ناصری و جہانگیری) (۱) مرادف (بنفشہ گون طارم) و (۲) زمین خان آرزو در سراج می فرماید کہ آنکہ این را کنایہ از زمین نیز آوردہ اند این خطای فاحش است **مؤلف** عرض کند کہ این ہم قلب اضافت (مہد بنفشہ گون) است و (بنفشہ گون) اسم فاعل ترکیبی و صفت مہد و برای معنی دوم یعنی زمین البتہ خصوصیتی دارد و معنی آسمان

(۳۹۷۴)

را مجاز توان گرفت زیرا که تشبیه مهد با زمین بهتر از آسمان است (اردو) (۱) دیکھو بنفشہ گون طارم (۲) زمین دیکھو ارتا۔

بنفشہ موی اصطلاح۔ بقول بہار و انند مرادف بنفشہ خط مؤلف عرض کند کہ کنایہ از معشوق است (ظہوری ؎) بدستہ بندی موی بنفشہ میان روئے مرو بباغ چہ سنبل کدام مرزنجوش ؟ (اردو) بنیاد قائم کرنا طرح ڈالنا بنیاد ڈالنا۔

بنفشہ موی معشوق کو گھسے ہیں۔ مذکر۔

بن فگندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی (طرح افگندن) است (فردوسی ؎) سخن را فگندند ہر گونہ بن ؟ بران بن نہادند یکسر سخن ؟ (اردو) بنیاد قائم کرنا طرح ڈالنا بنیاد ڈالنا۔

بنقہ بقول برہان بفتح اول و قاف و سکون نون نوعی از غلہ باشد مانند عدس و قوت و منفعت آنہم مانند عدس است صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب محیط فرماید کہ این لغت عرب است و دانہ ایست شبیہ بہ عدس و از ان بالیدہ تر و بشیر ازی مشو گویند کہ قسمی از عدس باشد و لیکن بسفیدی و تدویر آن نیست و کاز رونی گفتہ کہ آن در ریخ نبات عدس می روید و نیز مثل عدس میخورند و بقول بعض در زراعت وغیرہ می روید و شبیہ القوہ بعدس۔ بقول شیخ معتدل و مائل بہ یبوست و گویند سرد و خشک مائل باعتدال و قابض مثل عدس و مولد سودا و عسر الانہضام (الخ) مؤلف عرض کند کہ نام عربی مشہور تر از اسم فارسی است از ینجاست کہ ما این را جاداده ایم و ذکر این بر برجان ہم گذشت (اردو) دیکھو برجاف۔

بنک بقول برہان بفتح اول و ثانی و سکون کاف (۱) مصغر بن است کہ حبۃ الخضرا و چتلا قوج باشد و آن بیشتر در کوہ و جنگل ہا حاصل می گردد صاحبان سروری و رشیدی و جامع و سراج ذکر این کردہ اند

مؤلف عرض کند کہ بن بمعنی دوش بجای خودش گذشت و افعال و خواص آن ہمہ را بخاندکور (اردو) دیکھو بُن کے دوسرے معنے۔

(۲) بنک۔ بقول برہان نوعی از قماش زمین اطلس کہ بران گلہای زربفت باشد۔ صاحبان سروری و رشیدی و جامع و سراج و ہفت ذکر این کردہ اند (ظہوری ؎) زجامہ خانہ عشق تو اطلسی گردون ؎ بہ نعل و داغ بنک پوش کردہ مارا ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بن بمعنی باغ برنشان اولش گذشت فارسیان بزیادت کاف تصغیر منجانب قماشی را نام نہادند و باغ کوچک گفتند کہ دران گلہای زربفت است۔ موافق قیاس باشد (اردو) ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس مین زربفت پھول بنے ہوتے ہین مذکر

(۳) بنک۔ بقول برہان گلہا و نشان ہا را نیز گویند کہ بر روی مہوشان از خوردن شراب بہم می رسد یا عرق بر پیشانی ایشان نشیند صاحبان جامع و سراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز است کہ از معنی دوم این را قائم کردہ اند (اردو) وہ پسینے کے قطرے جو محبوبون کے چہرے پر می خواری کی حالت مین ظاہر ہون۔ مذکر۔

(۴) بنک۔ بقول برہان بضم اول مصغر بُنہ است یعنی درخت کوچک صاحبان سروری و رشیدی و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو بذکر این بحوالۂ رشیدی می فرماید کہ او بضمتین گوید و این غلط است چہ حرف ساکن را چون حرکت دہند مفتوح باشد **مؤلف** عرض کند کہ مصغر بن باشد نہ بنہ و بن بمعنی درخت برنشان پنجمش گذشت و آنچہ خان آرزو نسبت اعراب حرف می زند و بر رشیدی بروی قواعد فارسی زبان اعتراض می کشاید جوابش ہمین است کہ قواعد تابع زبان است نہ زبان تابع قواعد پس قول محققین اہل زبان معتبر تر از قیاس خان آرزو ست (اردو) چھوٹا جھاڑ۔ مذکر۔

(۵) بنک۔ بقول برہان بمعنی نشان و اثر ہم چنانکہ گویند از فلانی یا از فلانہ چیز بنک نمانده است۔

ا ر ادہ آن باشد کہ نشان واثر نماندہ صاحبان سروری
و رشیدی ذکر این کردہ اند۔ صاحب جامع گوید کہ
د ریں زمان این را باکہ گویند و بتر کی کوبا۔ خان آرزو
د ر سراج گوید کہ بمعنی رخت و اسباب است کہ بمجاز
بمعنی نشان مستعمل شد **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش
ہمیں باشد کہ بن کہ بمعنی رخت و اسباب بر معنی دہش
گذشت آن را بزیادت کاف تصغیر معنی نشان واثر
استعمال کردہ اند۔ عامی گوئیم کہ متعلق بمعنی چہارم بن
باشد کہ بمعنی بنیاد گذشت و بنیاد خوردکنایہ از نشان
واثر است وبس (اردو) نشان۔ اثر۔ مذکر۔

(۶) بنک بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وثالث پوست
اُم غیلان و آن درختی است صحرائی در ولایت مصر صاحب محیط
میفرماید کہ از بیخ اُم غیلان بہ یمن جدا می شود و درین اختلاف است
گویند کہ بنک الاس است و آن گرہ ہائی کہ در بیخ آن بہم رسد و گویند کہ این نسبت
و اصح اقوال است گرم و خشک و قریب بہ آخر درجۂ
اوّل و دران قبض و تقوّی اعضا است و منع عرق
و بوی بدن کند و منافع بسیار دارد (الخ) ہم او نسبت

وجہ تسمیہ می فرماید کہ معنی لفظی این ملغت فارسی بیخ
کوچک **مؤلف** عرض کند کہ درست است و بن بر نشان
و بیخش بمعنی بیخ گذشت (اردو) بنگ فارسی میں
اُس پوست کا نام ہے جو درخت ہبول کی جڑ سے
نکالا جاتا ہے۔ مذکر۔

(۱) **بنگاب** بفتح اوّل (۱) بقول وارستہ
(۲) **بنگاب سازا** شیرۂ کہ بعد سحق از بنک حاصل
می شود و نسبت (ب) بذیل الف گوید کہ کسی است
کہ بنگاب فروشد (قاسم شہدی ۵) سیر چشم مانبور
خود بود چون آفتاب ✤ کاسۂ بنگاب ما سر چشمۂ حیوان ما
✤ (الغراد رہجو محتسب ۵۲) بہ بنگاب سازان کند
احتساب ✤ کہ آرند ہدیہ ز راہ شتاب ✤ **مؤلف** عرض
کند کہ اصل این بہ کاف فارسی است کہ می آید و
فارسیان بر سبیل تبدیل چنانکہ گند و کند استعمال
این ہم کردہ اند صاحب بحر ہم ذکر الف و بذیل آن
ذکر (ب) کردہ (اردو) (۱) بنگ کا شیرہ مذکر
دیکھو بنگاب (۲) بنک گھوٹنے والا۔ مذکر۔

بن کار خوردن مصدر اصطلاحی بقول برہان بضم اوّل وکسر ثانی کنایہ از اندیشہ نمودن بجہت عاقبت وانتہا و پایان کار باشد صاحب جہانگیری در لطائف این را آورده (اثیر الدین اومان ؒ) خوار و دشوار جہان چون پی ہم می گذرد ٭ گر تو دشوار نگیری ہمہ کار آسان است ٭ تو سر وقت نگہدار و بن کار مخور ٭ کہ فلک نیز درین واقعہ سرگردانست ٭ صاحبان رشیدی و بہار و بحر و سراج ہم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند (**اردو**) مآل کار کی فکر کرنا۔ مآل اندیشی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے مآل اندیشی کا ذکر کیا ہے۔

بنک از سر بریدن مصدر اصطلاحی بقول بحر از بیخودی بخود آمدن **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ ایست کہ اصل این نشئہ بنک از سر بریدن بہای فارسی بود بحذف نشئہ این مصدر محاورہ قرار یافت دیگر محققین ذکر این نکرده اند موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد کہ اگرچہ از سر بریدن بمعنی دور کردن از سر است ولیکن خیال ما ہمین کہ محقق بانام ونشان بریدن را بر بریدن نقل کرد و مصدر (بنک از سر بریدن) بہ بای فارسی می آید (**اردو**) بے خودی دفع ہونا آپے میں آنا دیکھو بخوبیش آمدن۔

بنکران اصطلاح۔ بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وفتح کاف وراے بی نقطہ بالف کشیده و نون زده بمعنی بکران است صاحبان رشیدی و اندراج و سراج ذکر این کرده اند صاحب سروری این را اصل دانند و بکران را کہ بحذف نون گذشت مخفف این (صاحب جہانگیری ہم این را آورده (مولوی معنوی ؒ)

وارثانم را سلام من بگو ٭ این وصیت را بگویم مو بمو ٭ تا ز بسیاری آن زر نشکہند ٭ بنکرانی پیش آن مہمان نہند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت معنی این بر بکران عرض کرده ایم کہ تہ دیگی را گویند و این مرکب است از بن بمعنی بیخ و بنیاد کہ گذشت و کران بمعنی کنارہ گرفتہ پس بنیاد کنارہ گرفتہ طعامی را نام کردند کہ در تہ دیگ لذیذ تر باشد کہ روغن

زیادی در آن می باشد و همین است که برای مهمانان بطور خاص برسفره می کشند (اردو) دیکھو بکران کا ترجمہ۔

بنکاک اصطلاح۔ بقول شمس در فارسی زبان (۱) میوه را نامند است که آن را (بوکنک) و (بنکوی) نیز گویند و بجوالہ نسخہ نیز آگویدکہ (۲) درخت گل باشد

مؤلف عرض کند کہ همین بکاف فارسی اول می آید و حقیقت این همه را انجا بیان کنیم اگر استعمال این بهر دو کاف عربی بتحقیق رسد توانیم گفت کہ مبدل آن است کہ کاف فارسی اول بدل شد بکاف عربی چنانکہ گنند و گندم و معنی دوم دلالت کند بر صحیح بودن کاف فارسی کہ (بن گنک) بمعنی درخت گل کوچک است (اردو) (۱) دیکھو بنگک (۲) درخت گل۔ مذکر۔

بنکن بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و نون آہنی باشد پہن و دستہ از چوب بران نصب کردہ باشند و بهر دو طرف آن دو ریسمان بندند یک شخص دستہ آن را و دیگری ریسمان ها را بگیرند و زمین را هموار کنند و بعربی آن را مسواة و منسفہ خوانند صاحب سروری این را بکاف فارسی آورده و فرماید کہ آن را گرآ بضم کاف فارسی و تشدید رای مهمله هم خوانند و بعربی منسفہ و مسوات و گوید کہ در فرهنگ تبکن۔ صاحب ناصری درست گوید کہ بضم اول و کاف عربی است بمعنی (بیچ کن) صاحب جامع هم این را بکاف فارسی آورده خان آرزو در سراج تبکن را کہ بفوقانی دوم عوض نون گذشت صحیح داند و این را تصحیف خواند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ تبکن بہ فوقانی عوض نون بہ همین معنی بجا یش مذکور شد و صراحت ماخذش همه را نجا مذکور و لیکن لازم نمی آید کہ این را تصحیف دانیم چنانکہ خان آرزو می گوید کہ ماخذ این بہتر از ماخذ آنست و با کاف عربی صحیح است چنانکہ صاحب ناصری گفته و آنچہ بکاف فارسی بهمین معنی می آید مبدل این دانیم کہ کاف عربی بدل شد بکاف فارسی چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو تبکن کے تیسرے معنے

بنکو بقول برہان و خان آرزو در سراج بفتح اول و سکون ثانی و ضم ثالث و واو ساکن اسبغول باشد

که بعربی بذرقطونا گویند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد
فارسی زبان است و ذکر طبیعت و خواص این برسبیل
گذشت اصل این به‌های هوز آخره بود بمعنی درخت کوه که
در محاوره حذف شد (**اردو**) دیکھو اسبغول.

بنکوی اصطلاح - بقول برهان بفتح اول و کسر
ثانی گیاهی است بسیار چرب که از ان آش پزند صاحب
سروری مذکر معنی بالا گوید که بقول بعض همان جتبه الخضرا
است که بترکی چتلاقوجی گویندش. صاحب بحر و انند
همزبان برهان. صاحب محیط ذکر این نکرد و هر چه نسبت
بدین فرموده ما ذکر این بر بالا نقش کرده ایم و اشاره
جتبه الخضرا هم بمدرانجاست و ماخذ این هر سه نیست
که بن بمعنی درخت موصوف باشد و کوهی صفتش یعنی
لفظی این درخت کوهی یا درخت خاص که بن نام دارد
و بستانی نباشد بلکه در کوه پیدا شود (**اردو**) دیکھو بانکوی

بنگ بقول بهار بالفتح گیاهی است معروف مسکر
و گوید که بالفظ خوردن و رسانیدن و زدن و نشاندن
شدن مستعمل. صاحب محیط بر بهنگ به‌های هوز دوم
می فرماید که اسم هندی بنگ است و در سنسکرت (انجن
تیری) یعنی از نوشیدنش چشم سرخ می شود و بجیا یعنی جهت
صحبت کردن بزنان خوب است و بهرنگی یعنی حابس اسهال
و فرماید که نزد هندیان تیز و تلخ و گرم و مشتهی طعام و دافع
فساد طعم و مورث پرخوری و بسیار گوئی و گاهی از افراط
آن تپ احداث می کند و بد است برای کسی که زهر خورده
باشد و برنگ گوید که بالفتح اسم فارسی است و کنب
نیز گویند و بعربی قنب. عرب از کتب فارسی و یونانی -
دیوقرونس و قنابس و بسریانی قنبرا و برومی کتانی و
بهندی بهنگ و بجیا و در انگلیزی هیمپ گویند باصطلاح
مرتق الخیال. و نشاط افزا و فلک تاز و عرش نما و جنة الملک
شهوت انگیز و مونس الهموم. درخت فارسی قوی تر از
رومی. سکر و کسی که استعمال آن می کند اختلال عقل آن
می نماید و موی تجعد می گردد. برگ آن مرکب القوی
و در رسوم سرد و خشک باحرارت لطیفه و تخم آن گرم و خشک
در رسوم و پوست آن سرد و خشک و در رغایت داتوره
و برگ آن بسبب مرکب بودن قوای آن اولاً فرحت و سرور

ونیکوئی رنگ رخسار و شکر می آورد ۔ ف لطیف (الخ)

(اردو) بنگ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث نشیلی بوٹی ۔ بجیا ۔ سبزی ۔ بھنگ ۔ ورق النشاط ۔

(الف) بنگاب اصطلاح ۔ بہار نسبت (الف)

ب بنگاب ساز گوید کہ آبی را گویند کہ بنگ سودہ دران حل کنند و بپالایند و نسبت (ب) فرمود کہ بنگاب فروش را نام است صاحب انند نقل نگار ہر دو مؤلف عرض کند کہ یعنی حقیقی است الف قلب اضافت (آب بنگ) و (ب) اسم فاعل ترکیبی ہمین است اصل و آنچہ بکاف عربی گذشت مبدل این ۔ وای بر محقق بانام و نشان کہ کلام قاسم مشہدی و ملا طغرا را کہ ہمدرانجا مذکور است درینجا ہم نقل کرد بہ تصحیف در کتابت (اردو) (الف) و (ب) فارسیون نے پانی مین گھوٹے ہوے بھنگ کو بنگاب اور اُس کے بنانے والے کو بنگاب ساز کہا ہے دونون مذکر

بنگ از سر بریدن مصدر اصطلاحی بقول

بنگ از کلہ پریدن بہار واند ناگاہ خبردار شدن و سر حساب گشتن (ظہوری ؎) چون غم او طپانچہ آرد پ کہ پرد بنگ از سرم فی الحال پ (ملا طغرا در تعریف گل کوکنار ؎) گر این گل دہد می بہ طل گران پ پرد بنگ عشق از سر ملبلان پ مؤلف عرض کند کہ کنایہ ایست و بس خیال ما این است کہ ہمین مصدر اصل است و آنکہ (بنگ از سر بریدن) بہ ۔ ثم گذشت تصحیف باشد چنانکہ اشارہ این ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دفعۃً خبردار ہونا ۔ غفلت سے چونکنا ۔ نشہ رخصت ہونا ہوش مین آنا

(الف) بنگالا (الف) بقول بہار نام ملکیست

ب بنگالہ معروف در ہند بطرف مشرق

(ج) بنگالی و فرماید کہ فارسیان استعمال (ب) کنند بہ تبدیل الف آخر با ہا و منسوب آن راج خوانند (خواجہ شیراز ؎) شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند پ زین قند پارسی کہ بہ بنگالہ می رود پ (واعظ ہروی ؎) یار بنگالیم آخر زسفر باز آمد پ عمر بگذشتہ زاغاز بانجام رسید پ (اردو) الف و ب بنگالہ مذکر

ایک مشہور شہر او رصوبہ صاحب آصفیہ نے (ج) پر اس کا ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اسم مذکر بنگالہ کا باشندہ۔

بنگان بقول برہان بکسر اول وکاف فارسی بالف کشیدہ بروزن فنجان (۱) طاسی باشد کہ دہقانان بن آن را سوراخی کردہ در طغار پر آبی گذارند تا بقدر زمانی کہ پر شود آب از رودخانہ یا برغ یا چشمہ بزراعت ہر یک رود و بعضی را یک و دو و بعضی را چہار و پنج مقرر شدہ باشد و (۲) مطلق پیالہ را نیز گویند و معرب آن فنجان است صاحب سروری بذکر معنی اوّل فرمائد کہ حسین وفائی بہ بای فارسی ہم آوردہ کذا فی الفرہنگ خلاق المعانی (۱) برسر آمد زتہی مغزی خصومت چہ عجب پر زاب چون گشت تہی آمد بنگان برسر پر و فرماید کہ در نسخہ میرزا (۳) بمعنی صحن رومین (سراج قمری ۵۳) طشت زر شرق پر آتش برای سینہ ام پر ہر سحر از پیش رین پیروزہ بنگان میرسد پر صاحب ناصری نسبت معنی اوّل خوش صراحتی کند کہ این برای پیمودن آب است و قیمت ہر یک از شرکا (حکیم سنائی ۱) در جہانی چہ باید بودن پر کہ بہ بنگان توانش پیمودن پر و صراحت معنی سوم کند کہ مشت باشد (مولوی معنوی ۳) مہ گرفت و خلق بنگان می زنند پر و فرماید کہ رضی الدین نیشاپوری کنایہ از آسمان کردہ و (نیلی بنگان) گفتہ (۵) حاصل از چشم عدوی تو و اشعار من است پر جملہ آبی کہ در رین نیلی بنگان دیدم پر صاحب جامع حوالہ می کند بہ (بنگان بہای فارسی) و بران می فرماید کہ مطلق کاسہ و خصوصاً طاسی مسی کہ تہ آن سوراخ کنند و در آب گذارند و ساعت شبانہ روز را در تقسیم آب و کارہای دیگر بدان معلوم کنند و فرماید کہ معرب ہمین است فنجان

مؤلف عرض کند کہ بخیال ما اصل این بکاف عربی است مرکب از بنک کہ بمعنی نشان گذشت و آن معنی وقت و لحظہ و ساعت فارسیان ہر دو را مرکب کردہ بنگان کردند کہ معنی حقیقی این (نشان وقت) است و کنایہ از طاسی کہ ذکرش بالا گذشت کہ در زمانہ سلف عوض ساعت استعمالش می کردند آنچہ در اعراب

تصرفی راہ یافتہ وکاف عربی بہ فارسی بدل شدہ (چنانکہ کند وگند) وآنچہ بہ بای فارسی می آید (چنانکہ تب وتب) مبدل این ونتیجۂ لب ولہجۂ مقامی ومحاورۂ زبان است ومعنی دوم مجاز معنی اوّل کہ طاس خاص را بمعنی مطلق پیالہ استعمال کردند ومعنی سوم نتیجۂ بی غوری محققین بالاست کہ (پیروزہ نبگان) را بذیل این جا دادند وہمچنین (نیلی نبگان) مرکب وکنایہ ایست ومجرد نبگان درین ہر دو مرکب بمعنی دوم است وبس پس ضرورت ندارد کہ معنی سوم قائم کنیم (اردو) (۱) وہ پیالہ جس کی پیندی مین ایک سوراخ کرکے پانی مین چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ بھر جاتا تو وقت کا حساب لگا لیتے تھے یہہ گویا گھڑی کا کام دیتا تھا۔ مذکّر (۲) پیالہ۔ مذکّر۔

نبگان زدن مصدر اصطلاحی صاحب ناصری بذیل معنی سوم نبگان سندی کہ از کلام مولوی معنوی آوردہ ازان استعمال این مصدر مرکب ثابت می شود وعادت ولایت عجم است کہ چون ماہ گیر دیا سانحۂ دگر از آفات آسمانی پیش آید منجمان وشماسان طاس را میزنند تا دیگران از صورت حال واقف شوند ازین رسم وآئین این مصدر داخل محاورہ شد (اردو) تھالی بجانا۔ چاند گہن یا اور کسی تقریب پر اہل عجم بجاتے ہین جیسا کہ اہل ہند۔

نبگاہ بقول بہار (۱) مرادف بنا گاہ یعنی منزل ومکان وجائی کہ نقد وجنس دران نہند (ظہوری ؎) در ترکتاز حسن سراپہ چنین کہ دید ۔ ہمہ عمور خوش بغارت نبگاہ گشتہ است ۔ (سعدی ؎) زنبگاہ حاتم یکی پیر مرد ۔ طلب دہ درم سنگ فانیذ کرد ۔ صاحبان برہان وسروری وجہانگیری ورشیدی وجامع ومؤید وبجز ذکر این کردہ اند ۔ صاحب ناصری گوید کہ اصل این بنہ گاہ بود یعنی جای نہادن پس بکسر ہا شد نہ بضم۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ مرکب از بن بالضم یعنی رخت واسباب وگاہ بمعنی جای وبمجاز بمعنی مقام ومنزل ومخفف این بنگہ کہ می آید سہو فدائی بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) بجیم مصدر ہم مؤلف عرض کند کہ ماخذ بیان کردۂ خان آرزو بہتر از ناصری است واتفاق محققین ہم بر ضمۂ اوّل است ومعنی دوم را بر اعتماد صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود

تسلیم کنیم که مصدر هم بنیاد مشتقات است لیکن بنیاد گاه گویی قول گذشت مزید علیه این باشد بزیادت
الف) از بنیکه بنا بمعنی رخت و سامان نیاده (اردو) (۱) دیکھو بناگاہ کے پہلے اور دوسرے معنے (۲)
مصدر۔ مذکر۔ دیکھو اسم مصدر۔

بنگ بجاه افتاده است اصل۔ قبول ہند کردن۔ کار خان آرزوست و بخیال ما بدون کلمہ
مشکل است مشہور در ہند کہ در مقام نہایت غفلت بی تمیزی گویند و بجواب سراج المحققین فرماید کہ استعمال این مثل بطرز زیر خبر شدہ و الا موافق محاورہ غافلان صحیح نیست (خان آرزو) ہر دو ش ہر دو نہاد رفتار از یاد آن خط زنخ بہ عالمی شد بیخبر بنگی بجاہ افتادہ است

مؤلف عرض کند کہ فارسیان (بنگ بجاہ افتادہ) را بمعنی غافل استعمال می کنند قلب اضافت بجاہ بنگ افتادہ باشد پس این را مثل نام نہادن و تعلق

بنگ بقول ہفت (۱) بفتح اول و سکون نون و فتح کاف پارسی و رای مہملہ و دالی است کہ آن را سپستان گویند و بعضی بر آنند کہ این لغت ہندیست و بکسر اول (۲) اگر گویندہ صاحب غیاث بر سپستان ہر چہ گفتہ مذکور برانگور رشتی کردہ ایم و ذکر مستقبل این نکردہ و بر سپستان ہم اشارہ این امر مفقود و در لغات ہندی ہم یافتہ نمی شود و غیر از صاحب ہفت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر نکردہ و معاصرین عجم ہم بہ زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود و اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) (۱) سپستان دیکھو انگور رشتی (۲) دیکھو

بنگ بجاه افتاده است اصل۔ قبول ہند کردن۔ کار خان آرزوست و بخیال ما بدون کلمہ
مشکل است مشہور در ہند کہ در مقام نہایت غفلت بی تمیزی گویند و بجواب سراج المحققین فرماید کہ استعمال این مثل بطرز زیر خبر شدہ و الا موافق محاورہ غافلان صحیح نیست (خان آرزو) ہر دو ش ہر دو نہاد رفتار از یاد آن خط زنخ بہ عالمی شد بیخبر بنگی بجاہ افتادہ است

مؤلف عرض کند کہ فارسیان (بنگ بجاہ افتادہ) را بمعنی غافل استعمال می کنند قلب اضافت بجاہ بنگ افتادہ باشد پس این را مثل نام نہادن و تعلق

بنگ بقول ہفت (۱) بفتح اول و سکون نون و فتح کاف پارسی و رای مہملہ و دالی است کہ آن را سپستان گویند و بعضی بر آنند کہ این لغت ہندیست و بکسر اول (۲) اگر گویندہ صاحب غیاث بر سپستان ہر چہ گفتہ مذکور برانگور رشتی کردہ ایم و ذکر مستقبل این نکردہ و بر سپستان ہم اشارہ این امر مفقود و در لغات ہندی ہم یافتہ نمی شود و غیر از صاحب ہفت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر نکردہ و معاصرین عجم ہم بہ زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود و اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) (۱) سپستان دیکھو انگور رشتی (۲) دیکھو

بنگ مصدر را صاحب ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سند ش پیداست ہمان بنگ از سر پریدن و از کلہ پریدن است بنگ ایش گرفت و مجرد بنگ پریدن چیزی نیست (اردو) دیکھو بنگ از سر پریدن۔

بنگران بقول صاحبان مؤید و جامع و ناصری تہ دیگی **مؤلف** عرض کند کہ ہمان کہ بکاف عربی بجایش گذشت و حقیقت این ہمہ را بجا بیان کردہ ایم کہ این مبتدل آنست (**اردو**) دیکھو بنکبران۔

(الف) بنگ رساندن مصدر اصطلاحی (الف) **(ب) بنگ رسای** بقول صاحب آصفی (ب) (ترکیب اضافی بنگ زدن) بمعنی بنگ خوردن و نشہ مند شدن (ف) شفائی اصفہانی (ف) میرساند بہ طاق ابرویت ؛ ہر زمان بنگ دگر کنار سپس ؛ صاحب بحر نسبت (ب) گوید کہ بنگی کہ نشہ کامل دارد **مؤلف** عرض کند کہ رساندن شفائی مصدر مرکب (بنگ رساندن) بطاق ابرویت پیدا است و آن البتہ کنایہ باشد از نشہ مند شدن۔ عادت است کہ بنگ خوردہ را طاق ابرو از سکر بلند شود و مجردہ بنگ رساندن اصلا بدین معنی نباشد (ب) مرکب توصیفی است و موافق قیاس (**اردو**) (الف) نشہ مین چور ہونا (ب) وہ بنگ جس کا نشہ کامل ہو۔

بنگر کہ چہ می گوید بنگ کہ می گوید مقولہ صاحبان خزینہ و نشتر فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بطرز موعظت استعمال کنند کہ ترجمہ (انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال) باشد مقصود آنست کہ چون کسی چیزی گوید بگفتہ او توجہ باید کرد و بر حیثیت گوینده خیال نباید کرد زیرا کہ سخن معقول از ہر کہ رسد قابل قبول است (**اردو**) کہنے والا کوئی بھی ہو کہے سے کام ہے یہہ دکن کا مقولہ ہے جو قریب قریب اسی کا ترجمہ ہے۔

بنگ رنگ استعمال بقول ملحقات برہان بضم اول و ثانی و فتح اول و سکون ثانی ہر دو بمعنی نفس بستہ و بگیر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ موافق قیاس است۔ اسم فاعل ترکیبی بمعنی رنگ بنگ دارنده یعنی مثل بنگ کنایہ از کسی کہ حبس دم کند۔ عادت است کہ چون بنگ کشند تا بدیر بحبس نفس و خانش راحتی کشند از ہمین عادت این اصطلاح قائم شد مخفی مباد کہ اعراب مقدم الذکر قابل خیال است

(اردو) دم بند کیا ہوا شخص حبس دم کیا ہوا۔

بنگرہ بقول برہان بفتح اوّل وکاف فارسی بروزن سنجرہ (۱) صوتی و ذکری را گویند کہ زنان بوقت خوابانیدن اطفال می خوانند تا ایشان بخواب روند و (۲) بکسر اوّل ریسمانی کہ در محل رشتن پنبہ بر دوک پیچیدہ گردد صاحب سروری بذکر معنی اوّل از ناصر خسرو سند آوردہ (ع) تو خفتہ خوش ای پسر و چرخ روز و شب ہمواره می کند ببالینت بنگره و بذکر معنی دوم می فرماید کہ بمعنی دلکجی باشد کہ زنان ریسند و فرموک ہم گفتہ می شود صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید کہ بہندی لوری خوانند و ذکر معنی دوم ہم فرموده **مؤلف** عرض کند کہ بہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان است دیگر ہیچ

(اردو) (۱) لوری بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث وہ پیارے اور سریلے الفاظ جو بچہ کے سلانے کے واسطے گیت کے طور پر دہیمے دہیمے سُروں مین عورتین گاتی ہین۔ بنگرہ۔ مانو جیسے "آجا ری نندیا تو آنکھون نہ جا ہمیرے بالے کی آنکھون مین گھل مل جا" آتی ہون بیوی آتی ہون دو چار بالے کہلاتی ہون (۲) وہ بٹا ہوا تاگا جو تکلے پر لپیٹا گیا ہو۔ مذکر۔

بنگ زدن صاحب آصفی ذکر این کرده گوید مرادف بنگ رسانیدن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ ایست (کمال خجندی ع) می زند بنگ صرف مرشد جان غافل از نوش بادہ عنبی است (اردو) دیکھو بنگ رسانیدن۔

بنگش بقول برہان بفتح اوّل وکسر کاف بروزن رنجش (۱) نام ولایتی است از ماوراء النہر و (۲) بضم اوّل وکاف فارسی بمعنی لفظی است کہ آن را بعربی بلغ خوانند صاحب ناصری ہم ذکر این کرده خان آرزو نسبت معنی اوّل گوید کہ این غلط است بلکہ آن دو ناحیہ است از مضافات کابل کہ یکی را بالا بنگش و دیگری را پائین بنگش خوانند و بذکر معنی دوم می فرماید کہ این مشتق است از بنگشتن **مؤلف** عرض میکند کہ صاحب

ناصری عجمی الاصل است و بہ تعریف معنی اوّل متفق با برہان اگر بقول خان آرزو در مضافات کابل دو ناحیہ بدین اسم موسوم باشد لازم نمی آید کہ در ماوراء النہر نام ولایتی نباشد نمی دانیم کہ چرا خان آرزو دعوی برہان را غلط می گوید۔ شہادت ناصری برای اثبات دعوی برہان کافی است و تردید صاحب سراج وقعتی ندارد حیف است کہ وجہ تسمیۂ این متحقق نشد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ این اصلا مشتق از مصدر بنگشتن نیست بلکہ اسم مصدر است بمعنی بلع و مصدر بنگشتن کہ می آید وضع شد از ہمین اسم جامد و اسم مصدر بزیادت علامت مصدر تن (اردو) (۱) ماوراء النہر مین ایک ولایت کا نام۔ مؤنث (۲) نگلنے کی حرکت حبکو دکن مین منکی کہتے ہین۔ مؤنث۔

(الف) **بنگشتن**
(ب) **بنگشتیدن**
(ج) **بنگشیدن**

الف۔ بقول برہان بضم اوّل و کاف فارسی بر وزن در سفتن بمعنی بلع کردن و ناچاویدہ فرو بردن و بقول صاحب بحر کامل التصریف است و مضارع این بنگشد و ب بقولش مرادفش و سالم التصریف کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد ذکر الف و ج کردہ بنگش را حاصل بالمصدر گوید صاحب نوادر ہمزبانش صاحبان جہانگیری و سروری و رشیدی و جامع بر ذکر الف قانع۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) مصدری است کہ وضع شد از اسم مصدر بنگش کہ گذشت فارسیان علامت مصدر (تن) در آخرش زیادہ کردند و تحتانی معروف با علامت مصدر (دن) در (ج) آوردند ہر دو کامل التصریف و بنگشد مضارع ہر دو و بنگشی حاصل بالمصدر ہر دو۔ نسبت (ب) خیال ماقرین بقیاس است کہ تسامح صاحب بحر یا غلطی کتابت باشد کہ (ج) را ترک کرد و (ب) را بجایش نوشت غیر او دیگر کسی از محققین مصادر ذکرش نکرد و بدون سند استعمال (ب) را تسلیم نہ کنیم (اردو) الف و ب و ج بغیر چاہے کے نگلنا اور دکن کی بول چال کے لحاظ سے منکی لینا۔

بنگل بقول برہان بضم اوّل و کاف فارسی بر وزن بنبل (۱) درخت گل و (۲) ثمر درخت گل را گویند و (۳) نام میوه‌ئ هم که شبیه بسپستان باشد و بقول بعض میوه‌ئ که مغزدار و شبیه به چنّا قوچ است صاحب ناصری همزبانش صاحب جامع بذکر معنی اوّل و دوم گوید که بمعنی سوم مخفّف بنگلک که می آید. خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید که درین صورت باضافت می باید و گلبن قلب آن بود و بنگلک که می آید تصغیر آن و فرماید که بعضی این را بفتح ثالث خوانده اند ولیکن بالقسم صحیح است و نسبت معنی سوم گوید که بن کوهی را نام است و بقول بعض میوه‌ئ شبیه به سپستان **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل فکّ اضافت بن گل است و همان آرزو قاعدهٔ فکّ اضافت را شاید نمی داند و ضرورت بیان تصغیرش در اینجا داخل موضوع نباشد نسبت معنی دوم عرض می شود که ثمر درخت گل زرگل است که بعد از انکه اوراق گل ریخته شود از و تخم گل حاصل می شود و این مجاز معنی اوّل است. صاحب محیط بر بنگل گوید که اسم دلیک است و بر دلیک مدال مهمله می فرماید که بفتح اوّل و کسر لام باصفهانی بنگل و در تنکابن گلیک و به ترکی آیت بروتی و در شام ضرم الدیک و سرسر الدیک و در عربی ثمر ثمر گل سرخ صحرائی است مانند ثمر گل سرخ بستانی بقدر ثمر زیتون بعد ریختن برگ گل ظاهر شود و در ان شیرینی اندک با عفوصت بهم رسد و جوف آن محتوی بر دانه های سرخ سرد و خشک در دوم قابض و رادع و آشامیدن آن جهت تقویت دل و جگر و معده نافع (الخ) حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که صاحب محیط ذکر این نکرده و در اینجا همین قدر کافی است که مخفّف (بن گلک) است که می آید و صراحت کافی همانجا کنیم (اردو) (۱) گل. گلاب کا درخت. مذکر (۲) وہ پھل جس سے گلاب کے تخم حاصل ہوتے ہیں. مذکر (۳) دیکھو بنگلک کے دوسرے معنے۔

بنگلک بقول برہان بر وزن بلبلک (۱) تصغیر بنگل است که میوهٔ مغزداری را گویند و بفتح ثالث هم آمده یعنی بر وزن دخترک. صاحب سروری بجوالہ

نسخۂ میرزا می فرماید کہ (۲) ہمان درخت گل و بحوالۂ شرفنامہ گوید کہ میوۂ غلیظ مثل سیستان کہ آن را (بوی کلک) نیز گویند صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع و فرماید کہ (بوکلک) را گویند صاحب رشیدی فرماید کہ ہمین را (بن کوہی) ہم نام است و بحوالۂ نسخۂ میرزا ذکر معنی دوم ہم کردہ صاحب جامع بر معنی اوّل قانع و صاحب مؤیّد ہم بدیل لغات فارسی ذکر معنی اوّل کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ ذکر این بکاف سوم عربی ہم گذشت و آنچہ صاحب برہان بر (بوکلک) نوشتہ کہ می آید جثۃ الخضرا عربی و چتلاقوج ترکی است و این ہمانست کہ تعریفش بر معنی دوم بن کردہ ایم و آنچہ بہ واو عوض نون می آید در ان تصرّف ترکیان است کہ این را (بون گلک) نوشتند و بعضی از فارسیان آن را بحذف نون (بوگلک) خواندند و استعمال این بمعنی دوم برای درخت گلی مخصوص است کہ گلش کوچک باشد و وجہ تسمیۂ این بمعنی اوّل جز این نیست کہ درخت جثۃ الخضرا گلہای کوچک کوچک دارد و فارسیان آن را بترکیب اضافی (بنِ گلک) و بفک اضافت بنگلک گفتند و مجازاً میوہ اش را نام نہادند و آنچہ بن بہ ہمین معنی گذشت مخفف ہمین است

(اردو) (۱) دیکھو بن کے دوسرے معنے (۲) چھوٹے پھول کا درخت گلاب۔ مذکر۔

بنگن بقول سروری و برہان و ناصری و جامع ہمان بنکن کہ بکاف عربی گذشت و ما تعریف کامل و تصفیۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بنکان۔

بنگو بقول سروری بنون و کاف فارسی بوزن بدخو بزرقطونا (احمد اطعمہ ۵) طبیب از اردہ و خرما بگو و مغز پنیر ہا بر د بہ معدہ بنگی چکار بنگو را ہ صاحب جامع می فرماید کہ ہمان اسبغول کہ گذشت صاحبان ہفت و غیاث ہم ذکر این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ این اسم جامد زبان شیراز است اشارۂ این بر اسبغول گذشت بعض معاصرین عجم گویند کہ خوردن این بریان کردہ با گلاب۔ سرور لطیفی می نجشد از نیجاست کہ فارسیان این را بر یادت

واو نسبت (همچون هندو هندو) بر لفظ بنگ. بنگو نام گردند که معنی لفظی این منسوب به بنگ است (اردو) دیکھو اسبغول. بزرقطونا.

بن گوش بقول برهان بضم اوّل و کسر ثانی (۱) معروف است که زیر نرمهٔ گوش باشد و (۲) کنایه از اطاعت و انقیاد باشد و صدق و ادب تمام و سخن شنیدن نیز. صاحب سروری بر معنی دوم قانع (سعدی ع) اندر طلبت بجان بکوشم ؎ وانگاه ضرورت از بن گوش ؎ بنشینم صبر پیش گیرم ؎ دنباله کار خویش گیرم ؎ صاحب جهانگیری در ملحقات بر معنی دوم قناعت کرده (خاقانی ع) گردون چنبری زبن گوش روز عید ؎ حلقه بگوش چنبر دف شد چو چنبرش ؎ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم می فرماید که بدین معنی بی زیادت کلمهٔ از مستعمل نباشد. صاحب بحر هم ذکر معنی دوم کرده **مؤلف** عرض کند که محققین اهل زبان محاورهٔ زبان خود بهتر از هندیان می دانند شک نیست که اسناد پیش شده برای (از بن گوش) است که گذشت و همین است اصل این ولیکن بدون کلمهٔ از هم به همین معنی محاوره زبان است بمعنی دوم چنانکه صاحب سروری صراحت کرده (اردو) (۱) دیکھو بنا گوش کے دوسرے معنے (۲) دیکھو از بن گوش).

بنگوه بقول ناصری بمعنی اسبغول است که بعربی بزرقطونا گویند **مؤلف** عرض کند که همان بنکو که بکاف عربی ذکرش گذشت و تصفیهٔ این همه را انجا کرده ایم و نظر بر قول صاحب ناصری که از اهل زبان است این را مبدل و مزید علیه آن دانیم چنانکه گذشت و گذرد (اردو) دیکھو بنکو.

بن گوهی بقول هفت بفتح اوّل و کسر نون و ضمّ کاف فارسی بواو مجهول رسیده و کسرهای مدوّره به مثنّاة تحتانی رسیده گیاهی است بسیار چرب از ان آش پزند و بحوالهٔ مؤیّد گوید که بضمّ اوّل هم دیده شد **مؤلف** عرض کند که همان بنکوهی است که بکاف عربی گذشت و تصفیهٔ این همه را انجا کرده ایم خزین نباشد که این مبدل آنست چنانکه گذشت و گذرد (اردو) دیکھو بنکوہی

بنگه بقول برهان (۱) مخفف بنگاه که گذشت و (۲) باخفای ها بمعنی بانگه که شنیدن آواز باشد صاحبان جهانگیری و رشیدی و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که معنی دوم متعلق به بانگ است که بدون های هوز آخر بجایش گذشت و مخفف آن بنگ درست باشد ولیکن در کتابت آن وجود های هوز نباشد پس معنی دوم را در اینجا قائم کردن درست نباشد (**اردو**) دیکھو بنگاہ

بنگه تیر اصطلاح بقول بحر برج جوزا را گویند صاحبان انند و غیاث هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که فارسیان عطارد را تیر گویند و (بنگه تیر) بمعنی مکان عطارد پس برج سنبله و جوزا را بدین نام موسوم کردند از آنکه بقول منجمین برج سنبله جوزا خانهٔ عطارد است صاحب شمس گوید که برای برج سنبله هم همین اسم است (**اردو**) جوزا۔ دیکھو (برج سوم) سنبله دیکھو (برج خوشه)

بنگی بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث آنکه بنگ خورد و بر قیاس شرابی **مؤلف** عرض کند که یای نسبت در آخر است و بس موافق قیاس باشد

(**اردو**) بنگ پینے والا۔ بنگی بھی کہہ سکتے ہین۔ جیسے شرابی۔ شراب پینے والے کو کہتے ہین۔

بنلاد بقول برهان بالام بروزن بنیاد بمعنی (۱) بنای عمارت و دیوار و (۲) پشتیبان را نیز گویند صاحب جهانگیری گوید که مرادف بنواد بنای دیوار و عمارت بود (کلامی اصفهانی ۱۲) یقین شناس که چندان بقا نخواهد ماند ۱ بنای عمر عدو را چو بد بود بنلاد ۱ (امیر معزی ۱۲) امیر اخانهٔ مجد و مروت ۱ ز عدل وجود تو بنلاد دارد ۱ صاحب سروری بذکر معنی اول از استاد فرالاوی سند دهد (۱۲) لاد را بر بنای محکم نه ۱ که نگهدار لاد بنلاد است ۱ و ذکر معنی دوم بحوالهٔ زفانگو یا کرده (استاد رودکی ۱۲) بنلاد تو شد تربیت خواجه ولیک ۱ بنلاد تو سست همچو بنیاد تو باد ۱ و فرماید که بنلاد هم باین معنی آمده صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع صاحب ناصری خوش صراحتی کند که لاد بمعنی دیوار است و بنلاد بمعنی بن دیوار و بنیادش و همچنین سر دیوار را سر لاد نامند

صاحب جامع ذکر معنی اوّل و دوم کرده وخان آرزو در سراج هم ذکر معنی اوّل فرموده **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجازی آن (اردو) (۱) عبارت کی نیو۔ مؤنث دیکھو بندیش (۲) پشتیبان دیکھو اندخسوارہ۔

بن مالیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و بدیل آن (بن نجبت بر زمین مالیدن) را نوشته **مؤلف** عرض کند که ذکرش بجای خودش گذشت و مجرّد (بن مالیدن) چیزے نیست (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بنمتن بقول جهانگیری در ملحقات با اوّل مکسور و بثانی زده و تای فوقانی مفتوح و ختر را گویند **مؤلف** عرض می کند که صراحت کامل این بدیل (بنمین) می آید و در اینجا هم قدر کافی است که اسم جامد فارسی قدیم یعنی ژند و پاژند است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) لڑکی۔ مؤنث۔

(الف) **بنمد بیخبری گذاشتم** مقوله۔ بهار گوید که

(ب) **به نم گذاشتم** یعنی قرار کردم و کارش را تمام ساختم و فرماید که این هر دو اصطلاح لوطیان است و از اهل زبان بتحقیق پیوسته (انتهی) صاحب انند نقلش برداشت بدین تصرف که (بی خبری) را (بی چیزی) به جیم فارسی و تحتانی و زای موّز نوشته و در عرض معنی (قرار) را که به قاف بود (فرار) به فا نوشت عجب آنست که این هر دو اصطلاح در نسخهٔ قدیم بهار نیافتیم و ظاهر آ تکمیل مطبع نول کشور می نماید و تصحیح اوّل اند درست می نماید حالا عرض می شود نسبت معنی که لوطیان کون را نمد و تف را نم گویند و بعوض نمی چیزی از لعاب دهن یعنی تف خود کار می گیرند و (قرار کردن) هم اصطلاح شان است بمعنی کار خود را بانجام رسانیدن یکی از معاصرین می فرماید که این قسم لغات را ترک باید کرد که فحش است جوابش دادیم که از شان تحقیق لغات بعید است (اردو) بغیر کسی نمی کے لوطیت کیا (ب) نمی کے ساتھہ لوطیت کیا۔

(الف) **بتمتن** بقول جهانگیری در ملحقات با اول مفتوح و ثانی زده و میم مکسور پسر باشد و آن را پس گویند بخلاف دختر که گفته اند و پازند است و اسم جامد فارسی قدیم حالا استعمال این متروک صاحب برهان این را

(ب) **بتمین** بزیادت تحتانی نوشته می فرماید که بروزن پروین است و گوید که عوض تحتانی فوقانی هم بنظر آمده **مؤلف** عرض کند که همین لغت به فوقانی بجایش گذشت و عوض پسر بمعنی دختر در انجام رقوم صاحب برهان برنزاکت این تبدیل غور نکرد بعضی از معاصرین زردشتی می گویند که هر دو یعنی بتمتن و بتمین عام است برای پسر و دختر ما می گوئیم که صاحب جهانگیری در اعتماد تحقیق فائق تر ز برهان است پس چرا فرق لطیف را از دست دهیم مخفی مباد که اصل الف (بن من) بود فارسیان در محاوره زبان اضافت را حذف و در اعراب تصرف کردند و (ب) مزید علیه آن است بزیادت تحتانی همچنین اصل بتمتن (بنت من) بود تصرف فارسیان در قلب بعض و اعراب است پس ماخذ این هم متقاضی آنست که این هر دو لفظ مخصوص باشد باهر دو معنی متذکره بالا پس هر دو را مفرس خوانیم (**اردو**) لڑکا۔ مذکر۔

بنو بقول برهان بفتح اول و ضم ثانی و سکون واو خرمن هر چیز را گویند اعم از گندم و جو و کاه و غیر آن صاحب سروری گوید که بنوه بزیادت های هوز هم آمده صاحب رشیدی بذیل معنی اول بن ذکر هر دو کرده صاحب جامع هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که فارسیان بر بن که بمعنی زراعت گذشت و او نسبت زیاده کرده بمعنی خرمن استعمال کردند و همین است اسم جامد بدین معنی و آنچه بن بدین معنی گذشت مخفف این و آنچه به زیادت های هوز در آخر می آید مزید علیه این باشد و آنچه بنوه به فوقانی دوم بقول شمس بهمین معنی گذشت اصل آن بنوه بنون باشد که می آید عجبی نیست که از غلطی کتابت شمس فوقانی عوض

نون قائم شده باشد (اردو) خرمن - دیکھو بتوہ کے تیسرے معنے -

بنوا آمدن استعمال - نواکردن باشد (انوری) آنجا که در آید بنوا بلبل زبست ۔ پا جز چغد زیارت نکند باغ ارم را ۔ پا (اردو) نغمہ سرا ہونا - گانا -

بنوان بفتح اوّل بروزن دربان نگہدارندۂ زراعت ونگہبان خرمن وفرماید که بضمّ اوّل هم آمده ونگاهدارندۂ اسباب واموال را نیز گفته اند - صاحب سروری هم ذکر این کرده وصاحبان رشیدی وجامع هم آورده - صاحب جامع بالفتح را مخصوص به معنی نگهبان زراعت وخرمن کند وبالضّم را نگهبان مال واسباب - بهار بحوالۂ نسخۂ میرزا بمعنی نگاهبان خرما هم گفته **مؤلّف** عرض کند که وآن مبدّل بان است واین از قبیل نگاهبان وشتربان وامثال آن پس بترکیب فارسی بنوان کسی را توان گفت که محافظ باغ وزراعت ودرختان ومال واسباب وغیره باشد وتبدیل اعراب این مبنی بر اعراب بُن است وبس که

(۳۵۷۸)

به بعضی معانی بالفتح آمده وبه بعض معانی بالضّم (اردو) باغ اور زراعت اور خرمن اور مال واسباب وغیرہ کا نگہبان

بنوره بقول برہان بفتح اوّل وثانی وراء قرشت وسکون ثالث بمعنی اوّل بنا داست که بنیاد وبنای عمارت ودیوار گذشت صاحب سروری بذکر این گوید که بخاطر می رسد که بضمّ باید (بدیع سیفی ه) تو صدر آن سرا زیبی که باشد ۔ پا ز فضلش سقف وز دانش بنوره ۔ پا صاحبان جهانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج هم ذکر این کرده اند **مؤلّف** عرض کند که اصل این (بن واره) بود که بحذف الف مستعمل شد - بن بمعنی بنا وواره بمعنی مقدار پس معنی لفظی این مقدار بنیاد وکنایه از بنیاد عمارت باشد که بلحاظ مقام عمارت بمقداری خاص قائم کنند (اردو) دیکھو بنیاد کے پہلے معنے -

بنوسرخ اصطلاح - بقول برہان بضمّ اوّل وثانی وسکون ثالث وضمّ سین بی نقطه وسکون راء قرشت وخای منقطه دار نام غلّه ایست که بعربی عدس گویند

صاحبان بحر و جامع هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری فرماید
که همچون بنوسیاه که ماش را گویند و مُنگ را نیز گفته که نوعی
از ماش است **مؤلف** عرض کند که ما تعریف این بر
استرار کرده ایم و اشارهٔ این هم همدرا نجا مذکور و
در اینجا همین قدر کافی است که معنی لفظی این خرمن سرخ
و کنایه از عدس باشد و معنی مُنگ بر سبیل مجاز که صراحتش
بر (سنو ماش) می آید (**اردو**) دیکھو استرار۔

بنوسیاه اصطلاح۔ بقول برهان و بحر و جامع و سراج
غلّه ایست که آن را ماش گویند **مؤلف** عرض کند که معنی
لفظی این خرمن سیاه است و کنایه از غلّهٔ ماش که رنگش
سیاه می باشد همچون بنوسرخ که نام عدس گذشت
صاحب محیط بر ماش گوید که اسم عربی است و مج نیز عربی
که معرّب مُنگ فارسی است و بفارسی نیز مشهور به ماش
و بیونانی اندامیون و اقطن و بهندی مونگ **مؤلف**
عرض کند که تسامح صاحب محیط است که در ماش و
مُنگ فرقی نکرده و آنچه برای ماش حوالهٔ اردو می
می کند عجب است از وکه خود ذکر اردو می ترک کرد
و نمی داند که در هندی مُنگ را مونگ نام است و
ماش را (اُڑد۔ به رای هندی) بالجمله از (مخزن ادویه
عربی) تعریف ماش عرض می کنیم که بقولش سرد در آخر
اوّل و مائل بخشکی و مقشّر آن معتدل در تری و خشکی
و افعال و خواص آن لطیف تر از عدس و نفخ آن کمتر
از باقلا و در جلا کمتر از باقلا یبس و قوت تحلیل و جلا
در قشر آن است۔ مسکّن حرارت و حدّت و التهاب
صفرا و خون (الخ) حیف است که صاحب مخزن هم
در ترجمهٔ هندی این غلط کرده که اُڑد را مونگ نوشته
مجرّد خطای او نیست که صاحب محیط هم مرتکب همین
غلطی است (**اردو**) ماش بقول آصفیه۔ اسم مذکر
اُردو۔ ایک قسم کا غلّه جو نہایت لیسدار اور مونگ
سے بڑا ہوتا ہے جسکو بنوسیاہ کہتے ہین۔

بنوکانی اصطلاح۔ بقول مؤیّد بحوالهٔ قنیه بالفتح
عروسی را گویند دیگر کسی از محققین لغات فرس ذکر
این نکرده و معاصرین عجم بر زبان ندارند و سند
استعمال پیش نشد مخفی مباد که در بعض نسخ مؤیّد تو کک

بالفتح بمعنی عروس نوشته صراحت کند که کذا فی الدستور
ولیکن احتمال دارد که تصحیف باشد زیرا چه در لسان الشعرا
و شرفنامه پیوک به بای فارسی و یای حطی آمده مؤلف
عرض کند که درست است در (ردیف بای فارسی
باتحتانی) پیوک بمعنی عروس و پیوکانی بمعنی عروسی می آید
اگر سند استعمال این پیش شود توانیم قیاس کرد که این
مبدل آن باشد که بای فارسی به عربی بدل می شود
چنانکه تپ و تب و تحتانی به نون هم تبدیل می یابد چنانکه انج
و اونج که صراحت این قسم تبدیل بر اونج کرده ایم
و صراحت ماخذ (پیوکانی) انجا بیش کنیم (اردو) شادی
بقول آصفیه مؤنث - بیاه -

بنوماش اصطلاح - برهان گوید که بنو معلوم و میم
بالف زده و بشین قرشت (۱) بمعنی (بنو سیاه) است
که ماش باشد و (۲) مُنگ هم که نوعی از ماش است
صاحبان بحر و سروری و رشیدی و جامع و جهانگیری
و سراج هم ذکر این کرده اند (احمد اطعمه) گذشت
بانکه بنوماش ساده آوردی پ صباح خادم و شبگاه بنت

پیشین پ خان آرزو در سراج بر معنی دوم قانع و غیاث
همزبانش **مؤلف** عرض کند که این بمعنی ابن ماش است
و کنایه از مُنگ که غله ایست معروف مثل ماش و لیکن
فرق دارد در رنگ که ماش سیاه است و مُنگ سبز
و ما صراحت سنگ بر اقطن کرده ایم بالجمله معنی دوم
تحقیقی است و غیر از خان آرزو دیگر کسی از محققین بحقیقت
این نفهمیده و معنی اول اگر سند استعمال بنظر آید توانیم عرض
کرد که مجاز باشد خیر این نیست که محققین در تعریف مُنگ
و ماش تسامح کرده اند که صراحت آن بر بنو سیاه کرده ایم
و نفهمیده اند که ماش و رامی مُنگ است و نمی دانند که
هندیان ماش را اُڑد و مُنگ را مونگ گویند بالجمله
بتحقیق ما این بمعنی مُنگ است نه ماش که پدر را پسر
گفتن خطای فاحش است (اردو) مونگ - دیکھو اقطن

بنونخله بقول برهان بنو معلوم و نخله به فتح نون و سکون
خای نقطه دار و لام مفتوح نوعی از عدس صحرائی که
آن را (عدس مر) خوانند صاحبان بحر و انند و هفت
و سراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که این

مرکب فارسی زبان بقاعدهٔ عربی وطبع آزمائی فارسیان عربی دان بیش نیست که عدس صحرائی را بدین نام موسوم کرده باشند نظر بعضی منافع یا خصوصیات آن صاحب محیط برینو تجله) اشارهٔ عدس تلخ کرده و بر عدس ذکر عدس تلخ هم ضمناً فرموده و ما تعریف عدس بر استرار کرده ایم وهم او بر عدس المرمی فرماید که نباتی است که بیونانی سقارغانیون نامند و مستعمل در تریاقات و از ادویه نافعه و سموم است و بقول ابن بیطار آن را در یونانی (سقراغانیون) نام است و آن سوسن بری است و گویند دوائی است که آن عقلم و ابل بحرین مریرا نامند و بعضی گفته اند که کرسنه تلخ است که بفارسی شنگ تلخ نامند مدر بول و مسهل خون و بساست که محدث بول الدم می گردد و بر سقراغانیون فرماید که ولبوس باشد و بر سوسن گوید که قسمی از ان سوسن صحرائی است و ما ذکر سوسن بر ابر کرده ایم و ذکر مستقل عقلم نکرد و مریرا هم ترک کرد و بر شنگ گوید که اسم کرسنه باشد و آنچه بر کرسنه فرموده ما ذکر برار و نس کرده ایم و ای بر ین پریشان بیانی که تصفیه

آخر نکرد (اردو) دیکھو استرار۔ ابرس۔ ارونس۔

بنونک صاحب رشیدی بدیل (بکونک) ذکر این کرده و ما صراحت ماخذ این همه را انجا کرده ایم (اردو) دیکھو بکونک۔

بنوه بقول برهان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و اخفای های هوز مطلق خرمن غله و کاه وغیره و فرماید که بضم ثانی و اظهار های هوز نیز آمده صاحب رشیدی بدیل ذکر این کرده و خان آرزو در سراج هم این را آورده مؤلف عرض کند که حقیقت این بر بنو ذکر کرده ایم آنچه در نسخهٔ قلمی سروری بمعنی خرس نوشته غلطی کتابت می نماید که خرمن را خرس نوشت (اردو) دیکھو بنو۔

بنه بضم اول و فتح ثانی (۱) بار و اسباب و رخوت خانه و (۲) املاک و دکان و منزل و (۳) بیخ و بنیاد هر چیز و بفتح اول (۴) طناب باریک را گویند صاحب سروری برای معنی اول از خسرو شیرین سند آورده (۵) بنه در یک شکارستان نمی ماند ۶ شکارستان شکارستان همی راند ۶ و برای معنی دوم از مخزن اسرار (۶)

ظلمتیان را بنہ پر نور کرد ؛ جوہریان را زعرض دور کرد
؛ و فرماید کہ بمعنی بن نیز کہ مقصودش غیر از معنی سوم نباشد
(امیر خسرو ۳) ہر شجر باغ زسر تا بنہ ؛ ماندہ زبی برگی
خود برہنہ ؛ صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع و صاحب
جہانگیری ذکر معنی اوّل و سوم فرمودہ (خسرو ۳) از
نام بدار ہمی تبرسی ؛ بایار بدار زبنہ میپوند ؛ صاحبان
ناصری و جامع متفق با برہان در ہر سہ معنی صاحب فرہنگ
خدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ ہرگونہ درخت
و سامان است و بیخ درختان نیز خان آرزو در
سراج گوید کہ بالضم ہمان بن بنیادت ہای ہوز برای
تصغیر بمعنی اسباب و رخت **مؤلف** عرض کند کہ ماہای
ہوز را برای نسبت گیریم یا زائد و ہای تصغیر را زیرا کہ
نمی پسندیم (**اردو**) (۱) اسباب ۔ مذکر (۲) املاک
۔ مذکر (۳) بیخ و بنیاد ۔ مؤنث (۴) باریک ڈوری مؤنث

بنہار افتادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نشستن بر طعام
یعنی بر سفرہ نشستن برای خوردن طعام **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس و محاورۂ معاصرین عجم است
(**اردو**) دسترخوان پر بیٹھنا ۔

بنہامہ بقول شمس بفتح بای عربی (۱) کلیچہ و (۲)
نام جانوری معروف کہ او را بوزنہ و کپی نیز خوانند
و فرماید کہ لغت پارسی است **مؤلف** عرض کند کہ
ہمہ محققین غیر از شمس ازین لغت ساکت و معاصرین عجم
بر زبان ندارند و سند استعمال ہم پیش نشد اگر سند استعمال
بدست آید اسم جامد فارسی قدیم توان گفت و بدون
سند مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (**اردو**)
(۱) کلیچہ بقول آصفیہ کلچہ اور کلچہ پر فرمایا ہے ایک قسم
کی میدے کی خمیری روٹی جو تنور میں پکائی جاتی ہے
۔ روغنی ٹکیا (۲) بندر ۔ مذکر ۔ بقول آصفیہ بوزنہ یا میمون
۔ بانر ۔ ایک جانور کا نام ہے جو آدمی سے بہت مشابہ ہے

بنہ بازی اصطلاح ۔ بقول بحر مرادف بند بازی
مؤلف عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین ازین اصطلاح
ساکت اند ولیکن خلاف قیاس نیست مشتاق سند استعمال
ہی باشیم (**اردو**) دیکھو بند بازی ۔

بنہ بست اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات مرادف بار بست است کنایہ از سفر کردن **مؤلف** عرض کند کہ بنہ ہم بمعنی بار است و موافق قیاس (اردو) دیکھو بار بست کے دونوں معنے۔

بنہ بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از کوچ کردن و سفر باشد صاحبان (جہانگیری و ملحقات) و رشیدی و بہار عجم و بحر و جامع و۔ (خان آرزو و سراج) ذکر این کردہ اند (خواجہ نظامی) بنہ بست ازین کوی ہفتاد راہ کہ ہفتم فلک بر زدہ بارگاہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی سازو سامان بستن کنایہ از سفر کردن موافق قیاس است (اردو) تہیہ سفر کرنا۔ دکن مین (باندھا بوندھی کرنا) کہتے ہین

بنہ بنا اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان طناب بنایان را گویند چہ بنہ بمعنی طناب باریک است **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین سکوت ورزیدہ اند ولیکن خلاف قیاس نیست مرکب اضافی است و بہ تنگ اضافت مستعمل و بفتحتین باشد معنی لفظی این طناب بنایان بنیاد و کنایہ از رسنی باریک کہ بنایان بوسیلۂ آن حساب عرض و طول عمارت کنند و راستی دیوارہا ہم از ان دریابند (اردو) وہ باریک ڈوری جس کے ذریعہ سے معمار مکان کی بنیاد کا عرض و طول اور راستی از روی حساب قائم کرتے ہین اور دیوارون کی راستی کا اندازہ بھی اسی کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے (مؤنث)

بنہ سیاہ اصطلاح۔ بقول فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود ساقہ و دنبالۂ لشکر را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ محققین فارسی زبان غیر از فدائی ذکر این نکردہ اند ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند موافق قیاس و مرکب اضافی است بضم اول و فتح نون (اردو) وہ لشکر جو سب سے پیچھے ہو لشکر کا پیچھا۔ مذکر

بنی بقول ناصری بضم با و کسر نون چیزی کہ از کج سازند و دو چوب بشکل رقم ہفت در ان قائم کنند بجہت نقادی ابریشم (سنجر بجہتہ زنجیری کہ در پای او کردہ بودند گوید (ع) زان فلک کلادۂ

ژولیده فکند ۔ نقاد شعر را بفسون بر بنی پای ۔
صاحب رشیدی هم ذکر این کرده و نقل صاحب
ناصری برداشته و صاحب انند هم نقل نگارش ۔
مؤلف عرض کند که فارسیان آله را نام نهاده اند
که برای ابریشم درست شده سازند تا آن را بران
آله می پیچند ۔ اسم جامد فارسی زبان است معاصرین
عجم هم بر زبان دارند و شک نیست که مرکب است
ازین که بجایش گذشت بترکیب یای نسبت بران
(اردو) وه آله جو بین جس پر تیار شده ریشم لپیٹا
جاتا ہے اور اسی حالت مین وه فروخت کیا جاتا ہے
(مذکر) هندوستان مین اسکی شکل مستطیل هوتی ہے
اس کا اصطلاحی نام معلوم نهوسکا دکن مین پهرکی یا
چرخی کهتے هین ۔ مؤنث ۔

بنیاد بقول سروری (۱) اصل عمارت که بعربی
اساس گویند و بمجاز (۲) برابتدای کار هانیز اطلاق
کنند و (۳) اصل و فطرت آدمی رانیز گویند سراج الدین
راجی (۱) بنائی راکه بنیادش برآب است ۔ نه بنیادی
دل که آبادش خراب است ۔ (امیر خسرو ۲) جو بنیاد
نوبت سکندر نهاد ۔ سه ازوی شد و پنج سنجر نهاد
(سعدی ۳) پرتو نیکان نگیرد هر که بنیادش بد است
تربیت نااهل را چون گردگان بر گنبد است ۔ بهار
ذکر این کرده گوید که این مرکب است ازین معنی پایان
و یاد کرد که کلمهٔ نسبت بمعنی آغاز نیز آمده (امیر خسرو ۳)
نمک زد شوخی اندر جان و نوکر د ۔ جراحت هاکه در
بنیاد بود است ۔ صاحب فدائی که از علمای معاصر
بود ۔ نسبت معنی اول می فرماید که پایه و شالوده و
بنوره و بندیش کاخ است و (۴) بچم خود کاخ نیز آمده
بتازی بناء و بنیان و قصر و عمارت ۔ صاحب مؤید بحواله
زفانگو یا بدیل لغات فرس بربناء و بیخ و مادّه قانع **مؤلف**
عرض کند که بخیال ما مفرس است که فارسیان لغت عرب
بنیان را به تبدیل نون آخر با دال مهمله چنانکه لای و لاد
و آذر بایگان و آذر بادگان و پیر و پدر و مایه و مادّه
بنیاد کردند و تبدیل برعکس این هم آمده و بن که بجایش
بهمین معنی بطور اسم جامد گذشت مخفف این حیف است

که در اینجا اشارهٔ این تخفیف ترک شد پس معنی اول حقیقی است و باقی هر سه معنی مجاز آن و در معنی اول خصوصیت عمارت نباشد بلکه بنیاد کوه هم مستعمل (ظهوری ع) ظهوری گرچه کاهی گشته در صحرای بیتابی ؛ چه کوبد بر زمین سر کوه را بنیاد می لرزد ؛ و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید (اردو) (۱) بنیاد - دیکھو اساس (۲) ہر کام کی ابتدا (۳) مؤنث آدمی کی فطرت - مؤنث (۴) عمارت مؤنث

بنیاد افگندن مصدر اصطلاحی - بقول بهار (۱) بمعنی بنا نهادن مؤلف عرض کند که ذکر این بر (افگندن بنیاد) گذشت و سند این بر معنی دوم افگندن مذکور و (۲) به تحقیق ما خراب کردن عمارت (کمال خجندی ع) گفتی که بنیاد افگنم آن را که بر من دل نهد ؛ گر جرم این است از من نخست بنه بنیاد را ؛ (اردو) (۱) دیکھو افگندن بنیاد (۲) عمارت ڈھا دینا - بنیاد عمارت کو خراب کر دینا -

بنیاد به آب بردن مصدر اصطلاحی - بقول بهار کنایه از بنیاد استوار کردن (میر خسرو ع) بر د بنیاد هر نمونه به آب ؛ تا نگردد دگر ز آب خراب ؛ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که عادت است که چون بنای عمارت مستحکم مقصود باشد بنیادش را بسیار عمیق قائم کنند تا آب زمین و از همین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد (اردو) بنیاد عمارت بہت مستحکم کرنا یعنی نیو کو پانی تک پہنچانا

بنیاد به آب رساندن مصدر اصطلاحی - بهار این را (۱) مرادف (بنیاد به آب بردن) گوید و خان آرزو در چراغ هدایت این را آورده بدین تصرف خفیف که رساندن را رسانیدن نوشت و بدگر معنی اول گوید که (۲) کنایه از تخریب و ویران نمودن است (کلیم ع) بدل کردم به مستی عاقبت زهد ریائی را ؛ رسانیدم به آب از زمین می بنیاد تقوی را ؛ مؤلف عرض کند که قدر سخن فهمی خوب معلوم شد - معنی تازه پیدا کرد و لیکن از معنی حقیقی کار نگرفت و همین ترک اصول در غلط انداخت - نمیداند که هیچ کنایه از معنی حقیقی بی تعلق نمیشود آب به بنیاد رساندن) خراب کردن عمارت است و (بنیاد به آب رساندن) حاشا که بدین معنی باشد

بیچاره در معنی شعر سکندری خورد کلیم گوید که به بین
می خواری بنیاد تقوی را مستحکم کردم نه خراب. فتاملوا
یا اینها الشعرا (اردو) دیکھو بنیاد آب بردن۔

بنیاد به آب رسیدن مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که (۱) بمعنی محکم و
استوار شدن است و (۲) خراب و ویران شدن
(عالی شیرازی ط۵) نیست محکم گر رسد بنیاد دنیا تا آب
بدون حباب این خانه بی بنیاد می دانیم ما (صائب ط۵)
بینای ما صحیح و خضر به آب رسید ما هنوز تشنه خون است
تیغ دلکاش ما مؤلف عرض کند که معنی اول درست
است بدین اصلاح خفیف که استحکام عمارت است
نه مجرد استحکام و استواری و معنی دوم غلط باشد و
این غلطی راه یافت از غلطی خان آرزو که در متعدی
این مصدر یعنی (بنیاد به آب رساندن) کرده و ما
اصلاحش همانجا کرده ایم. چیزی که شعر صائب را سند
معنی دوم کرده است نقص فهم قابل است که معنی شعر
را نفهمید و آن هم سند معنی اول است حیف از محقق
معاصر ما که بر معنی حقیقی غور نکرد و بمعنی دوم این را (آب
به بنیاد رسیدن) دانست و ندانست که آب چون بنیاد
عمارت میرسد عمارت را خراب می کند و چون بنیاد
عمارت در عمق تا آب می رسد بنیاد خیلی مستحکم می شود
بیچاره را معذور داریم که پیروی خان آرزو می کند که
پیغمبر محققین هند و سراج المحققین لقب دارد (اردو)
بنیاد مستحکم ہونا۔ نیو پانی تک پہنچنا۔

(۱) **بنیاد بر افگندن** مصادر اصطلاحی. بقول
(۲) **بنیاد بر انداختن** بهار بمعنی هدم و خراب
(۳) **بنیاد بردن** کردن (شیخ عطار ط۵)
تا بر رخ تو نظر فگندم ما بنیاد وجود بر فگندم ما (خواجه
شیراز ط۵) اگر غم لشکر انگیزد که خون عاشقان ریزد
ما من و ساقی بهم سازیم و بنیادش براندازیم ما (ولی
ط۵) پاک کن چهره حافظ بسر زلف ز رشک ما و رنه
این سیل دمادم ببرد بنیادش ما صاحب اتند نقل نگار
بهار مؤلف عرض کند که بهار در تعریف این غلط
کرد که عمارت را جاندار مجرد خراب کردن چیزی نیست

بلکه معنی این خراب کردن بنیاد یا خراب کردن عمارت است در سند نمبر (۱) مصدر برافگندن مستعمل است نه (برافگندن) عیبی ندارد که هر دو یکی است (اردو) (۱) و (۲) و (۳) عمارت ڈہادینا۔ عمارت کو گرادینا۔ بنیاد ڈہادینا بھی کہہ سکتے ہین۔

بنیاد برکندن استعمال۔ همان (برکندن بنیاد) که بجایش گذشت (اردو) دیکھو برکندن بنیاد۔

بنیاد بر یخ نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایه از بی مدارمی و بی ثباتی صاحب جہانگیری و ملحقات ذکر این کرده و صاحبان رشیدی و بحر و چراغ و سراج هم این را آورده اند **مؤلف** عرض کند که مصدر عام (بر یخ نہادن) بجایش گذشت و اشارهٔ این همه را نجا کرده ایم محققین بالا معنی عام را بذیل این جاداده اند و حقیقةً این خاص است با بنیاد که بمعنی بی ثباتی و ناپائداری بنیاد است بمعنی مصدری (اردو) عمارت کو غیر مستحکم بنانا

بنیاد ریختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی هدم و خراب کردن مرادف بنیاد برافگندن که گذشت

(عبداللطیف خان تہتا ۵) افغان زبنا گوش تو بہر سر
بنظر داشت پ کرد آیینه را سرمه و بنیاد نفس بیخت پ

صاحبان [illegible] و آصفی نقلش برداشته اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی لازم هم تواند استعمال کرد که ریختن لازم و متعدی هر دو آمده و در عرض هر دو معنی وجود بنیاد لازم است یعنی مقصود از هدم و خراب کردن و شدن بنیاد است (اردو) دیکھو بنیاد برافگندن بنیاد منہدم ہونا ڈہا جانا

بنیاد زیر و زبر شدن مصدر اصطلاحی بقول بہار لازم بنیاد برافگندن صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که ریخته شدن بنیاد باشد اگرچه سند استعمال پیش نشد ولیکن بر زبان معاصرین عجم است۔ (اردو) عمارت گر جانا۔

بنیاد سنج اصطلاح۔ بہار ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که اندازه بنیاد کننده و واقف شونده از بنیاد هر شی (امیر خسرو ۵) کسانیکه از باز و چاره سنج پ به بنیاد سنجی کشیدند رنج پ نمود از در بذل سازندگی پ بمقدار هر یک نوازندگی پ صاحب

آصفی بسند ہمین شعر مصدر این یعنی ۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **بنیاد سنجیدن** را بمعنی اندازہ کردن و پیمودن قائم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در تعریف این لازم است کہ بنیاد و بنا را داخل کنیم و معنی بیان کردہ اش مجرد سنجیدن راست نخفی مباد کہ سند مذکورہ بر الف مذکور شد متعلق بہ حاصل بالمصدر (ب) باشد و الف اسم فاعل ترکیبی است (اردو) الف ہر چیز کی بنا سے واقف ہونا۔ واقف ہونے والا (ب) ہر چیز کی بنا سے واقف ہونا۔

بنیاد فتادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از کمال اصفہانی سند دہ (ے) زانکہ بنیاد فلک دائرہ کردار فتاد ؎ پای ہر چیز بانجام سر آن گردد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی واقع شدن بنیاد است و بس (اردو) بنیاد اور بنا واقع ہونا۔

بنیاد کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار عجم کردن کاری (خواجہ ثنیہ از ے) صوفی نہادہ دام و سر حقہ باز کرد ؎ بنیاد مکر با فلک حقہ باز کرد ؎ صاحب بحر گوید کہ مرادف (بنیاد نہادن) است کہ بمعنی آغاز کردن و طرح عمارت کردن باشد **مؤلف** عرض کند کہ بہار سکندری خوردہ از ینکہ معنی بیان کردہ اش برای (بنیاد کردن کاری) است و معنی بیان کردہ بحر البتہ درست باشد (صائب ے) خانۂ تن را بجان آباد کردن مشکل است ؎ بر سر یک رواں بنیاد کردن مشکل است ؎ (اردو) شروع کرنا۔ بنا۔ عمارت قائم کرنا۔

بنیاد کندن استعمال۔ بقول بہار بمعنی بر کندن بنیاد است صاحبان آصفی و انند نقل نگارش (صائب ے) باشکی توان کند بنیاد غفلت ؎ کہ یک قطرہ سیل است خواب گران را ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و کنایہ از دور کردن باشد (اردو) بنیاد اکھیڑنا۔ دور کرنا۔ دفع کرنا۔

بنیاد گر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ معمار را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نشد و لیکن عیبی ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) معمار۔ مذکر۔

بنیاد گرفتن مصدر اصطلاحی۔ مستحکم شدن و

استحکام پذیر فتن است (انوری ؒ) مدار عدل رکن الدین و دنیا ہ کہ ملک از وی گرفت احکام و بنیاد (اردو) جڑ پکڑنا۔ بقول آصفیہ جمنا۔ جاؤ ہونا۔ استحکام ہونا۔ مضبوط ہونا۔

بنیاد نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) آغاز کردن کاری و (۲) بمعنی بنیاد بر کندن و فرماید کہ فارق در ارادتین ذکر صلہ است کہ بمعنی اول بر دو بمعنی دوم آز باشد (خواجہ شیراز ؒ) در خرقہ ازین بیش منافق نتوان بود چو بنیادش ازین شیوہ رندانہ نہادیم

ہ صاحب بحر بمعنی اول قانع و فرماید کہ آغاز کردن و طرح عمارت کردن است **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول بیان کردہ بہار برای (بنیاد کاری یا چیزی نہادن) است و سند خواجہ حافظ متعلق بہمین و معنی دوم بیان کردہ اش لغو محض و خلاف قیاس و سند استعمالش ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم بمعنی بر زبان ندارند اعتبار را نشاید و معنی بیان کردہ صاحب بحر درست است برای اینکہ بنیاد بمعنی بنا و عمارت باشد (اردو) آغاز کرنا۔ بنیاد عمارت قائم کرنا۔

بنیاس بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور بمعنی دریچہ خانہ و دیگر نسخ قلمی ازین لغت ساکت۔ صاحب شمس ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ ہمین مطبع مؤید المؤلفین این لغت را از شمس بہ مؤید عطا کردہ باشد و صاحب شمس در ربی تحقیقی خود اظہر من الشمس معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین ازین لغت ساکت بدون سند استعمال این را اسم جامد فارسی قدیم نخوانیم (اردو) دریچہ۔ مذکر۔

بنیاسک بقول شمس بالکسر (۱) دریچہ خورد و (۲) پای پوش چرمی **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر لغت بنیاس کہ گذشت این بمعنی اول موافق قیاس است و معنی دوم را خلاف قیاس دانیم بای حال این را ہر دو

معنی اسم جامد فارسی زبان بوجود سند استعمال توان گرفت نہ بر مجرد قول شمس۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) چھوٹا دریچہ۔ مذکر (۲) چرمی جراب۔ مؤنث۔

بنیان بقول برہان بضم اول وسکون ثانی وتحتانی بالف کشیدہ ونون زدہ (۱) نام حوض نعمان است وآن بر کہ بودہ آب آن در نہایت تلخی وشوری وبہ برکت قدوم سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام شیریں شد صاحبان جامع واللغہ وہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب اللغہ این را لغت عرب گوید یعنی زیاد خانہ ونیز گوید یعنی اول می فرماید کہ در غواص بحر ہائی نوشتہ (۲) یعنی ایوان ومحل نیز مستعمل چنانکہ ابو الفضل در مکاتبات در رقعہ کہ بشاہ عباس پادشاہ ایران نوشتہ گوید کہ (در پاس قوای خود بر بندسعی باید نمود) است **مؤلف** عرض کند کہ بدین ہر دو معنی مفرس توان گفت بر سبیل مجاز (**اردو**) (۱) ایک حوض کا نام جسکو نعمان نے بنایا تھا۔ مذکر (۲) ایوان محل۔ مذکر۔

بنیجہ بقول بہار بالضم وکسر نون جمعی کہ بر املاک بندند وآن دفتریست جداگانہ وآن را دفتر خارج المال و دفتر صادر مملکت گویند واین از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ (ملا نوعی ؎) قسمت سازد زوصل ممنوع مرا ۔ روزی نکند خاطر مجموع مرا ۔ گوئی ز ازل عامل دیوان قضا ۔ از حشو بنیجہ کرد موضوع مرا (ظہوری ؎) نخلم آخر بنیجہ خواہد بست ۔ زخمم بر دل دریچہ خواہد بست ۔ داغ تو کہ چیدہ بر سر ہم دفتر ۔ بر سینہ من نتیجہ خواہد بست ۔ وفرماید کہ قافیہ آن باجیم فارسی جائز است مثل رنجہ وغنچہ ومثل قافیہ کاف تازی با فارسی چون فلک وترک وبرگ وغیر آن صاحب بحر بذیل بنیجہ بستن می فرماید کہ جمع کردن حرف عرب وعجم در قافیہ بغایت ناپسندیدہ است چنانکہ صاحب تکمیل الصناعہ آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ اشارہ این بر بنیجہ کردہ ایم کہ باجیم فارسی بدون تحتانی گذشت واین مزید علیہ ومبدل آنست کہ تحتانی درین زائد است وجیم فارسی بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ چوچہ وجوجہ وکاچ وکاج تعریف وماخذ این ہمانجا گذشت (**اردو**) دیکھو بنچہ

بنیجہ بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ قرار دادن جمع وبنچہ بر املاک سند این بر بنیجہ از کلام

گذشت صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (اردو) جمع قرار دادہ

بنیچہ بقول برہان و (سروری در ملحقات) و رشیدی بضم اوّل بروزن کلیچہ جمعی را گویند کہ بر اصناف حرفت و املاک می بندند **مؤلف** عرض کند کہ تعریف و ماخذ این بر (بنچہ) گذشت کہ بدون تحتانی مذکور شد و بنیچہ کہ بہ جیم عربی گذشت مبدل ہمین است و این مزید علیہ بنچہ کہ بدون تحتانی بجایش مرقوم (اردو) دیکھو بنچہ

بنیچہ بستن مصدر اصطلاحی بقول (برہان در ملحقات) بروزن کلیچہ بستن کنایہ از حساب مال و اخراجات دیوانی خود را مفروغ ساختن **مؤلف** عرض کند کہ غور بر معنی نکرد این اصل ہمان مصدر است کہ بہ تبدیل جیم فارسی بعربی گذشت و صراحت معنی این ہمانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بنچہ بستن (جیم عربی کے ساتھ)

بنیز بقول برہان بکسر اوّل بروزن تنیز معنی (۱) ہرگز و (۲) حاشا و (۳) تعجیل و زود و (۴) گاہی در میان سخن بجای نیز ہم بکار برند کہ بعربی ایضاً گویند صاحب سروری بر معنی اوّل و چہارم قانع (ابو شکور ؎) نہ این را بیازرد روزی بنیز ۔ نہ او را از ان اندہی بود بنیز ۔ (استاد قطران ؎) اگر باز آیدم دلبر بہ نندیشم بنیز از دل ۔ وگر باز آیدم جانان بہ نندیشم بنیز از جان ۔ صاحب جہانگیری بسند معنی اوّل از حکیم ازرقی سند دہد (؎) در مدح ناکسان نکنم کہنہ تن بنیز ۔ زان باک نایدم کہ بود کہنہ پیرہن ۔ و بذکر معنی سوم از حکیم فردوسی سند داده (؎) اسیران و از خواستہ چند چیز ۔ فرستاد نزدیک خسرو بنیز ۔ و بذکر معنی چہارم ہم کردہ بہ نقل سند استاد قطران کہ بالا مذکور شد گوید کہ از مصرع اوّل معنی اوّل و از مصرع ثانی معنی چہارم پیدا می شود۔ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و سراج ہمان معنی اوّل جہانگیری **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی سوم و چہارم بدون موحدۂ اوّل اسم جامد و موحدہ زائد است و معنی دوم نتیجۂ بی غوری برہان کہ حاشا را ہرگز ہیچ تعلق نیست و این معنی حاشا نیامدہ (اردو) (۱) ہرگز دیکھو ارلاد

(۲) ناقابل ترجمه (۳) جلدی ـ مؤنث (۴) بحی ـ دیکھو ایدی ـ

بنیسک بقول ناصری با اول مفتوح و ثانی مکسور و یای معروف و فتح سین مهمله کثر را گویند که آن نوعی از ابریشم زبون و فرومایه است صاحبان رشیدی و اندهم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که باعتبار صاحب ناصری که محقق اهل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد که بنیک بدون سین مهمله هم به همین معنی می آید که مخفف این باشد (**اردو**) ادنی درجه کا ریشم ـ مذکر ـ

بنی شیبه اصطلاح ـ بقول وارسته اولاد عبد المطلب و شیبه بیای حطی مجهول و موحده نام عبد المطلب وجه تسمیه آنکه تمام موی سرش در وقت تولد سفید بود و بقول معض یک موی سپید بر سر داشت (محسن تاثیر ص ۵) کهنه روی جوانی که مراد از نظر است پدجاوه و طاق نی شیبه کند ابرویش پا صاحب بحر هم ذکر این کرده و بهار هم آورده **مؤلف** عرض کند که این مرکب فارسی است از هر دو لغات عرب و لیکن استعمال آن در عربی بنظر نیامده (**اردو**) عبد المطلب کی اولاد ـ مؤنث ـ

بنیقه بقول ملحقات برهان بر وزن سلیقه خشک پیراهن صاحب مؤید این را بحواله قنیه لغت فارسی گفته و صاحب هفت هم این را آورده صاحب انند این را لغت عرب و نسبت معنی گوید که بمعنی خشک پیراهن است ـ صاحب سواد السبیل که محقق معربات است این را معرب بنیک فارسی بمعنی خشک پیراهن و گریبان گفته **مؤلف** عرض کند که بنیک که بمعنی قسم زبون ابریشم و خشک بمعنی پارچه مربع زیر بغل جامه بجایش می آید پس جا دارد که عربان بنیک فارسی را که بمعنی مطلق ابریشم زبون است تعریبا بنیقه کرده باشند و بمعنی خشک پیراهن استعمال کرده که از ابریشم زبون می سازند و فارسیان همان معرب را در زبان خود استعمال کردند محققین با الخشک را خشک نقل کردند و بر ماخذ غور نفرمودند

حیف است کہ محققین زبان دان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال این را معتبر نمی توان گفت (اردو) وہ ریشمی کپڑا جو پیراہن مین زیر بغل اور گریبان نرمی اور جذب عرق کے لئے لگاتے ہین

بنیک بقول برہان بروزن شریک ابریشم فرمایہ باشد کہ آن را کج و کژ و قزنہم گویند صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر این می فرماید کہ صاحب رشیدی بنسیک بزیادت سین بروزن تحریک نیز آوردہ و این تصحیف باشد و بنیک بدون سین صحیح است چنانکہ ارباب لغت تصریح کردہ اند **مؤلف** حقیر عرض میکند کہ ہمین لغت بزیادت سین مہملہ بعد نون بہمین معنی گذشت و محقق صاحب زبان یعنی صاحب فرہنگ انجمن آرای ناصری ذکرش کردہ پس قول رشیدی را بہ استناد قول اہل زبان چرا معتبر ندانیم و چرا اصل لغت را مصحف خوانیم حق ہمین قدر است کہ آن اصل است و اسم جامد فارسی قدیم و این مخفف آن بحذف سین مہملہ و دیگر ہیچ خان آرزو از حقیقت خبر ندارد و در لغت اصل تصحیف می پندارد (اردو) کم درجہ کا ابریشم۔ نذکر۔ دیکھو بنسیک۔

بنیہ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار (۱) جثہ و (۲) قوت صاحب روزنامہ ہم این را آوردہ گوید کہ (۳) بمعنی بنا یافتہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول و سوم لغت عرب است بالضم والکسر (کذا فی المنتخب و منتہی الارب) و بہ معنی دوم مقرس و این استعمال معاصرین عجم است و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) جثہ۔ بقول آصفیہ مذکر۔ بدن۔ جسم۔ پنڈا۔ سریر۔ (۲) قوت۔ بقولہ۔ مونث۔ دیکھو بازو (۳) بنایا ہوا۔ بنانا کا اسم مفعول۔

موحدہ باواو

بو بقول برہان بضم اول و سکون ثانی مجہول (۱) معروف کہ رائحہ باشد صاحبان سروری و جہانگیری

ورشیدی و ناصری وجامع وسراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است مخفی مباد که استعمال این با تحتانی آخره هم می آید که زائد باشد (حافظ ؎) ببوی زلف تو با باد راز ها دارم ؎ اگرچه عیب کنندم که باد پیمائیست ؎ **(اردو)** بو بقول آصفیه۔ اسم مؤنث۔ باس۔ مہک۔ شمیم۔ گند۔

(۲) بو۔ بقول برہان بالضم مخفف بود باشد و بوم و باشم هم۔ صاحب سروری به معنی باشد قانع (حکیم سنائی ؎) ای شکل دهان تو کم از نیست ؎ کی بو که کنی کم از دهانم ؎ صاحب جهانگیری گوید که بمعنی بود و باشد (حکیم خاقانی ؎) پای نهم در حدم بو که بدست آورم ؎ هم نفسی تا کند درد دلم راد واه ؎ و فرماید که بُوم بمعنی باشم هم آمده (شیخ ابوسعید ابوالخیر ؎) گر مرده بوم ز عشق تو سالی بیست ؎ تا طن نبری که خام از عشق تهی است ؎ چون دست بخاک من نهی گوئی کیست ؎ آواز دهم که بنده ام فرمان چیست ؎ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب ناصری ذکر این فرموده گوید که بوم و باشم و بُوی و باشی و بوی و بباش نیز آمده (پیر جمالی اردستانی ؎) کی بو که سر زلف ترا چنگ زنم ؎ صد بوسه بران لبان گلرنگ زنم ؎ پیمان پری رخان سنگین دل را ؎ در شیشه کنم پیش تو بر سنگ زنم ؎ و صراحت مزید فرماید که بنو هم بمعنی نبود آمده (کمال الدین بندار رازی ؎) می فراز آور که بهره می بری ؎ می نشاط افزا و شادی آوری ؎ هر کجا که می نبو شادی نبو ؎ این جهان را خرمی با می دری ؎ و فرماید که گاهی بجای نبو نمی بو نیز می آورند یعنی نمی شود (طاهر همدانی ؎) دلی دیرم که بهبودش نمی بو ؎ بنصیحت میکرم سودش نمی بو ؎ صاحب جامع بر مخفف بود قانع **مؤلف** عرض کند که مخفف باشد اصلا نیست طرز بیان برہان به غلط می اندازد البته مخفف (بُود بضم اول و فتح دال است که مضارع مصدر بودن باشد و چرا نگوئیم که مخفف مضارع بودن است نه مضارع باشیدن صاحب برہان از مصدر باشیدن خبر ندارد از ینجاست این را مخفف باشد می نگارد

ومخفف بوم و باشم هم نیست بلکه بوم بترکیب میم متکلم در آخرش مخفف بودم ـ صاحب جهانگیری متفق است با این صراحت ما صاحب ناصری هم بودن و باشیدن را بهم آمیخته صلاحیت تحقیق لفظی ندارد حاصل این است که بوم مخفف بودم و بوی بمعنی باشی و بوی بمعنی بباشی و نبو مخفف نبود (مضارع منفی) همه تصرفات فارسیان است در مشتقات بودن (اردو) (بودن کا مضارع) رہے ۔

(۳) **بو** ۔ بقول برہان بالضم گوشت بز کوہی **مؤلف** عرض کند که همه محققین فارسی زبان ازین ساکت وغیر از برہان دیگر کسی ذکر این نکرد اگر سند استعمال این بدست آید توانیم گفت که اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) پہاڑی اور جنگلی بکری کا گوشت ۔ مذکر ۔

(۴) **بو** ۔ بقول برہان و سروری و ناصری بفتح اول پوست شتر بچه پر کاه کرده که پیش ناقه بچه مرده ببرند تا بگمان بچه خود شیر بدہد ـ **مؤلف** عرض کند که حیف از هر سه محققین صاحب زبان که این را لغت فارسی خیال کردند بقول صاحب منتخب که محقق لغات عرب است بوّ بالفتح وتشدید واو در عربی زبان به همین معنی آمده و به فارسی مستعمل شد به تخفیف که مفرس توان گفت (اردو) اونٹ کے مردہ بچے کی کھال جس مین گھانس بھر کر اوس اونٹنی کے آگے رکھتے ہین جس کا بچہ مرگیا ہو تاکہ وہ اسکو اپنا بچہ سمجھکر دودھ دوہنے دے ۔ مؤنث ۔

(۵) **بو** ۔ بالضم بقول رشیدی و وارسته و سراج بمعنی امید ـ صاحب ناصری گوید که بوی و بویه نیز بدین معنی می آید (ظہوری ۵) غش هر زمانی که امروز دارم ☆ نه از ضعف هجران ببوی وصالت

☆ صاحب غیاث گوید که بمعنی امید وطمع ـ **مؤلف** عرض کند که این مجاز معنی دوم است که از معنی حقیقی (بود) مراد از امید گرفتند (اردو) امید بقول آصفیه فارسی ـ اسم مؤنث اس آرزو کو کہتے

(۶) **بو** ۔ بالضم بقول ناصری امر بوئیدن (سعدی ؒ) ہر کہ نشمید است ہرگز بوی عشق ۔ گو بہ شیراز آی و خاک ما ببوی ۔ و ہم او گوید کہ ببو بمعنی بباش ہم آمدہ (فردوسی ؒ) مرا گفت شاہ یمن را بگوی ۔ کہ بر گاہ تا مشک بوید ببوی ۔ **مؤلف** عرض کند کہ این امر حاضر بودن است و عوض این استعمال باش کہ امر حاضر باشیدن است بیشتر ازین ثابت شد کہ مصدر بودن سالم التصریف نیست چنانکہ محققین مصادر خیال کردہ اند بلکہ کامل التصریف است و آنچہ صاحب ناصری بسند کلام سعدی این را امر حاضر بوئیدن خیال کردہ تسامح اوست کہ امر بوئیدن ببوی باشد و سعدی ہم استعمال بوی کردہ اگر سند استعمال ببو بدون تخاطی آخر بہمین معنی بدست آید دران حالت توانیم گفت کہ مخفف بوی باشد (**اردو**) سونگھنا ۔ کرہ (بوئیدن اور بودن کا امر حاضر)

(۷) **بو** ۔ بالضم بقول وارستہ بمعنی سراغ و اثر (صائب ؒ) بوی دل از نفس باد صبا می آید ۔ میتوان یافت کزان زلف دو تا می آید ۔ (فطرت ؒ) بود ہر صید را از شیوۂ صیاد خو دلبوئی ۔ شکار آہوی مشکین است زلف عنبرینش را ۔ **مؤلف** عرض کند کہ فی الحقیقت ہمان معنی اوّل است کہ مجازاً این معنی را پیدا کردہ اند (**اردو**) پتا ۔ اثر ۔ ذکر ۔ (دیکھو بتہ کے تیسرے معنے ۔

(۸) **بو** ۔ بالضم بقول خان آرزو در سراج مجازاً بمعنی لعل و عسی صاحب غیاث فرمایدکہ بمعنی کاشکے **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی دوم است ولیکن برای این معنی مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان ذکر این نکردہ اند (**اردو**) کاش بقول آصفیہ کلمۂ تمنا ۔ خدا کرے ۔ خدا ایسا کرے ۔ کیا اچھا ہو (اسیر ؒ) روز محشر کو گناہوں کا نہ کھٹکا رہتا ۔ کہیں اے کاش جو ہونی تھی ہر ائمین ہوتیں ۔

(۹) **بو** - بالفتح بہ تحقیق ماضی کتی است کہ اہل ولایت بہ سبیل تشکر یا تعظیم مخاطب سر خود را حرکت دہند واگر مخاطب رتبہ عالی دارد قدری خم در پشت ہم و این علامت آنست کہ لطف تو موافق امید است جاوارد کہ این متعلق بہ معنی پنجم باشد کہ صراحتش بر (بو کردن) می آید و ہمین لغت در انگلیسی زبان ہم بہ ہمین معنی مستعمل معاصرین عجم ہم بہ ہمین معنی بر زبان دارند (**اردو**) بو - مؤنث وہ حرکت جو عہ اعتراف احسان یا مخاطب کی تعظیم کے لئے سر کو حرکت دیکر کرتے ہین اور جب مخاطب اپنا افسر یا حاکم یا بادشاہ ہو تو کسی قدر جھک جاتے ہین -

(۱۰) **بو** - بالضم - بقول غیاث بمعنی محبت و خوبی **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت (**اردو**) محبت - خوبی - مؤنث -

(۱۱) **بو** - بالضم بقول غیاث بمعنی شاید (عرفی ؎) ہر گاہ کہ شاد اب ترش بنیم گویم ؎ بکشای بغل بو کہ در آغوش در آید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی پنجم است طرز بیان محقق معنی تازہ قائم کرد (**اردو**) شاید - دیکھو باشد -

(۱۲) **بو** - بالضم بقول غیاث مخفف بوم - **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) اُلّو - اسم مذکر - بوم - چند گھگو (دیکھو اوکو)

بوا بقول برہان و ناصری بضم اول و ثانی بالف کشیدہ مخفف بود اباشد یعنی باد اصاحب سروری ہم ذکر این کردہ (فردوسی ؎) کہ خرم بوا میہن و مان تو ؎	بگیتی پراگندہ فرمان تو ؎ خان آرزو در سراج منیر کہ یا مخفف بود اباشد یا باد امبدل آنست یا مخفف بوا از عالم شواد و کند **مؤلف** عرض کند کہ

بود اصل است بزیادت الف دعا بر بود و با دا ابدال آن چنانکه بجایش گذشت و بوا مخفف بودا بحذف دال مهمله (اردو) دیکھو بادا۔

(۱) **بواجب** استعمال۔ بقول بہار از عالم زیادات

(۲) **بواجبی** و زیادتی و نقصان و نقصانی۔

(میر خسرو ؒ) بواجب چنان دہ قرار خشم ؎ کہ افزون دہی زانچہ گوئی نہ کم ؎ پس آن بہ کہ در بحر و بر داشتن ؎ بواجب بود بار بر داشتن ؎ (نظامی ؒ) چو ترتیب ایشان بواجب شناخت ؎ سران سپہ را یکایک نواخت ؎ (میر معزی ؒ) چون تسلی و شگفتی وجہ جمع شود ؎ مدح ممدوح بواجب بتوان برد بسر ؎ (میرزا سنگر نظمت ؒ) تعریف علی بگفتگو ممکن نیست ؎ گنجایش بحر در سبو ممکن نیست ؎ من ذات علی بواجبی نشناسم ؎ آنا دانم کہ مثل او ممکن نیست ؎ (امام فخر رازی ؒ) کنہ خرد در خور اثبات تو نیست ؎ واسایش جان بجز مناجات تو نیست ؎ من ذات ترا بواجبی کی دانم ؎ دانندۂ ذات تو بجز ذات تو نیست ؎ صاحب انند نقل نگارد بہار

مؤلف عرض کند کہ فارسیان بواجب را بمعنی بوجہی استعمال کردند یعنی بہ واجبیت و چنانکہ باید (اردو) واجبی طور پر۔ جیسا کہ چاہئے اسطرح۔

بواد استعمال۔ صاحب ناصری می فرماید کہ بضم اوّل بمعنی باشد و گوید کہ این الف۔ الف تمنی و دعاست چنانکہ شواد یعنی انشاء اللہ شود۔ مثال بماناد و نماناد کہ در دعا و نفرین گویند و بمیراد **مؤلف** عرض کند کہ بادا کہ بجایش گذشت مخفف ہمین است بحذف واو صاحب انند نقل نگارش و تعریف الف دعا بجایش گذشت (اردو) دیکھو باد۔

بوارد بقول برہان بکسر اوّل و ثانی بالف کشیدہ بر او دال بی نقطہ زدہ۔ ترشی باشد در بر ابر شیرینی است صاحب ناصری بذکر این گوید کہ در کتب دیگر ندیدم واللہ اعلم۔ صاحب جامع کہ از اہل زبانست متعقب بر برہان۔ خان آرزو در سراج بذکر این می فرماید کہ اسم اصطلاحی بیخ بقول است مثل چقندر و زردک و شلغم و لغت عربیت صاحب منتخب کہ محقق لغات

عرب است گوید کہ چیزہای سرد را گویند **مؤلف** عرض کند و از لغت عرب ہیچ سروکاری نیست **(اردو)** ترشی بقول کہ باعتبار صاحب جامع این را اسم جامد فارسی زبان دانم آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث کہٹائی۔ کھٹاس۔ حموضت۔

بوارغ بقول مؤید بذیل لغات فرس تخت بستن رز یعنی انگور را صاحب ہفت این را بہ زای ہوز عوض رائے ہملہ آوردہ فرماید کہ سخت بستن مرز را **مؤلف** عرض کند کہ لغت فارسی زبان نیست و ہمہ محققین اہل زبان ترک کردہ اند و دیگر محققین ہند نژاد ہم ذکر این نکردہ و معاصرین عجم ہم بزبان ندارند و در لغات عرب و ترکی ہم نیافتیم خزین نیست کہ در لفظ و معنی ہر دو تسامحی ازین ہر دو محققین راہ یافتہ۔ اعتبار را نشاید **(اردو)** ناقابل ترجمہ

بواس بقول برہان بفتح اول بروزن ایاس محنت و آزار و رنج و سختی۔ صاحب ناصری بذکر این گوید کہ ہمانا عربی است و صاحب جامع ہمزبان برہان صاحب منتخب بؤس را در عربی زبان بمعنی سختی نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست توانیم عرض کرد کہ فارسیان بہ تصرف خفیف کہ ہمزہ را بہ الف بدل کردند بر سبیل تفریس اسم جامد زبان خود قرار دادند دیگر ہیچ **(اردو)** رنج مذکر۔ سختی۔ مؤنث

(الف) **بواسحاق** اصطلاح۔ بقول برہان طائفہ را نام است در نیشاپور و چندکان فیروزہ ہست یکی را از آن (ب) **بواسحاقی** گویند۔ صاحب سروری بذکر الف ہمزبان برہان و بذکر (ب) گوید کہ این (کان بواسحاق) نام و پیروزہ بواسحاقی منسوب است بہ آن (خواجہ حافظ ؎) راستی خاتم فیروزہ بواسحاقی بخوش درخشید ولی دولت مستعجل بود ؛ صاحب بحر بذکر معنی الف بذیل ہمان گوید کہ قسمی از فیروزہ نیشاپور۔ صاحب جامع می طراز د کہ (الف) طائفہ باشند در نیشاپور کہ معدن یک قسم فیروزہ منسوب بہ آنہاست۔ خان آرزو در سراج گوید کہ (الف) کنیت بعض مردم و این عربی است و فیروزہ بواسحٰق منسوب بہ یکی از اکابر کہ موسوم باین اسم بودہ باشد و بواسحٰق طائفہ را گفتن خلاف واقعہ و فرماید کہ اصل مدعای صحیح نظامی می فرماید

(ع) سخن بین کہ در بوسحاقان فتاد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ از کلام نظامی ہم وجود طائفہ پیداست ما باعتبار صاحبان جامع و سروری (الف) و (ب) ہر دو را درست دانیم (**اردو**) (الف) بواسحق یا بوسحاق ایک طائفہ کا نام ہے جو نیشاپور مین ہے (ب) بواسحق یا بوسحاق ایک فیروزہ کا نام ہے ۔ مذکر ۔

بواسطہ بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم بمعنی برای وبجہت دیگر کسی از محققین زمان حال ذکر این نکرد ۔ معاصرین عجم بدین معنی ہرزبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ بفتح موحدہ بمعنی بوسیلہ باشد نہ برائے (**اردو**) واسطے وسیلہ سے ۔

بواسہ بقول بول چال مرادف بواسطہ کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مخفف آن بہ فتح موحدہ و سین مہملہ ولیکن غیر از زبان سوقیان معاصرین عجم این لغت محققہ در نوشت وخواند مستعمل نیست (**اردو**) دیکھو بواسطہ ۔

بواسیر بقول غیاث بفتح موحدہ وکسر سین مہملہ مرض مشہور و فرماید کہ این جمع باسور است و آن گوشت پارہ باشد کہ در مقعد یا بینی پیدا می شود ۔ صاحب منتخب ذکر باسور کردہ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است و در فارسی زبان لغتی دیگر برای این نشنیدیم و ہمین اسم در فارسی ہم متعارف و (بواسیر الف) و (بواسیر رحم) و (بواسیر لب) از اقسام این است کہ در اکسیر اعظم مذکور است (**اردو**) بواسیر بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ باسور کی جمع ہیں ۔ ایک مرض کا نام ہے جس سے مقعد مین مسے ہو جاتے ہین اگر یہ مسے چھلکر خون آتا ہے تو اسے خونی بواسیر ورنہ بادی بواسیر کے نام سے موسوم کرتے ہین **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بیسیں زبان ہندی کا لفظ ہے ۔ مذکر ۔

بواشہ بقول برہان بفتح اول بروزن تراشہ چار شاخ دہقان را گویند و آن چوبی چند باشد بانداز کف دست و دستہ نیز دارد کہ دہقانان بدان غلہ کوفتہ را بر باد دہند تا از کاہ جدا شود و آن را بعربی مذری خوانند

صاحبان ناصری وسراج ہم این را آوردہ اند۔ صاحب جامع این را شنۂ دہقانان ہم نام نہد **مؤلف** عرض کند کہ مذری در عربی زبان باذال معجمہ آلہ را نام است کہ غلہ بدان پاک وصاف کنند و در ہندی چھاج نام دارد وجزین نیست کہ این اسم جامد فارسی زبان است (**اردو**) چھاج بقول آصفیہ اسم مذکر۔ سوپ۔ غلہ فشان۔ غلہ پھٹکنے کا اوزار۔

بوالبنات اصطلاح۔ بقول بہار پشمینۂ را نام است بغایت لطیف ونفیس کہ آن را سقرلات نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ بانات در ہندی پارچۂ پشمینہ را نام است وبظاہر این مرکب می نماید بقاعدۂ عربی بحذف الف چارم بانات ودر عربی زبان این مرکب نیامدہ اگر فارسیان بر سبیل تفریس بترکیب لفظ بو والف ولام ولغت ہندی این اسم را بطور کنیت قائم کردہ باشند۔ سند استعمال باید کہ دیگر ائمہ محققین فارسی زبان این را ترک کردہ اند ومعاصرین عجم بر زبان ندارند مجرد قول بہار بدون حوالہ وسند استعمال اعتبار را نشاید وسقرلات ترجمۂ بانات ہندی است ونسبت سقرلات کہ لغت زبان فارسی است صاحب غیاث بنات را آوردہ ونمی گوید کہ بنات لغت ہندی است وصاحب برہان بر تقرلات ذکر بنات نکرد (**اردو**) بانات۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث۔ عوام بنات کہتے ہیں ایک قسم کا اونی کپڑا جو نہایت دبیز اور گرم ہوتا ہے۔ سقرلات۔

بوالنجدر اصطلاح۔ بقول برہان بالام وخاے نقطہ دار وجیم ودال بی نقطہ بر وزن گل بر سر ملحد وبیدین وبی دیانت را گویند صاحبان بحر وموید وانند وجامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب کہ بترکیب عربی از قبیل کنیت می نماید در عربی زبان نیامدہ وخجدر ہم در فارسی وعربی یافتہ نمی شود اندرین صورت جز این چارہ نیست کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم وحقیقت

ترکیب این متحقق نشد (اردو) ملحد - بیدین بیدینات
صفت دیکھو (بدین)

(الف) **بوالعجب** اصطلاح - بقول صاحب بحر
(۱) صاحب تعجب و (۲) شعبد و بازی گر صاحب
سروری بذکر معنی دوم می فرماید که بازیگران از برگ
گندنا در دہن تعبیہ ساختہ آواز مرغان ظاہری سازند
چنانکہ مرغان وحشی بآن آواز فریب خوردہ بطرف
ایشان می آیند (حکیم خاقانی ؎) مرغ شود بوالعجب
تلخ شود گندنا ؎ کوس شود عندلیب خاک شود لالہ زار ؎
صاحب غیاث ہم این را آوردہ و صاحب انند این
را لغت عرب گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ ما این را نمی
دانیم کہ فارسیان از دو الفاظ عربی بقاعدہ عربی مرکب
کردہ استعمال کردہ اند و بدین معنی در عربی یافتہ نمی شود
و از سند بالا - - - - - - - - - - - - - - -

(ب) **بوالعجب شدن** بمعنی متحیر و متعجب شدن
پیداست (اردو) الف (۱) صاحب تعجب - وہ
شخص جسکو تعجب ہو (۲) شعبدہ باز دیکھو بازیگر صاحب
آصفیہ نے (بوالعجب) کو انھیں معنون مین لکھا ہے (ب)
متحیر اور متعجب ہونا -

بوالقاسم اصطلاح - بقول برہان کنایہ از
بوالفضول و شوخ چشم صاحبان جامع و ہفت ہم
ذکر این کردہ اند و صاحب سروری در ملحقات
این را آوردہ فرماید کہ یکی از قدما گوید (؎)
ہرگز دل من از غمکی خالی نیست ؎ وین دیدۂ من
از نمکی خالی نیست ؎ گفتم بروم بگوشۂ بنشینم ؎ ہر گوشہ
ز بوالقاسمکی خالی نیست ؎ **مؤلف** خیال می کند
کہ از ہمین یک سندی کہ نام شاعرش معلوم نیست
این اصطلاح را قائم کردہ اند اگر باعتبار این
سند کہ صاحب سروری قائم کردہ از ینکہ او از
محققین اہل زبانست کار گیریم باید کہ (بوالقاسمک
بکاف تصغیر) قائم کنیم کہ بوالفضول و شوخ چشمی موسوم
بدین اسم گذشتہ باشد ورنہ وجہی نیست کہ از بوالقاسم
این معنی پیدا شود و در عربی زبان ہم این کنیت
شوخ چشم نیست (اردو) بوالفضول بقول آصفیہ

زیادہ گو وہ شخص جو بیٹھا باتین بنایا کرے اور شوخ چشم) بقول آصفیہ بے حیا۔ بے شرم۔ بے غیرت۔ وہ شخص جس کی آنکھ مین فرامیل نہو۔ بے ادب۔ گستاخ۔ ڈھیٹ۔ شوخ مزاج۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ انھین معنون مین (شوخ دیدہ) بھی مستعمل ہے۔

بوالکفد اصطلاح۔ بقول برہان بفتح کاف وسکون فا و دال ابجد بمعنی رشوت و پارہ باشد۔ صاحب بحر بر رشوت قانع و صاحب جامع ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ صاحب سروری بذیل (بلکفد) سندی کہ از (ابوالعباس) آوردہ ہمان است کہ ما نقش در انجا کردہ ایم عجب آنست کہ صاحب رشیدی در انجا د کلام ابوالعباس (بلکفد) نقل کرد و صاحب سروری بر (بلکفد) در نقل سند از (بوالکفد) کار گرفت و ما حقیقت این لغت را ہمدر انجا بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو بلکفد۔

بوالگنجک اصطلاح۔ بقول برہان بکسر کاف فارسی و سکون نون و فتح جیم و کاف ساکن ہر چیز کہ آن عجیب و غریب و طرفہ باشد کہ دیدنش خندہ آرد و صاحبان بحر و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت کامل این بر بلکنجک کردہ ایم (اردو) دیکھو بلکنجک۔

بوالوفا اصطلاح۔ بقول بہار نام چشمہ ایست در نفت یزد (محسن تاثیر) سر چشمۂ مہر از صفاش در عین حیا ز بوالوفایش **مؤلف** عرض کند کہ غیر از بہار محققی دیگر ذکر این نکرد اگرچہ این مرکب از ہر دو لغت عرب است ولیکن در عربی بدین معنی مستعمل نیست و وجہ تسمیہ متحقق نشد (اردو) نفت یزد مین ایک مشہور چشمہ ہے جس کا نام بوالوفا ہے۔ مذکر

بوالہوس اصطلاح۔ بقول بحر بسیار ہوس دارندہ و مرد فضول۔ صاحب رشیدی بذیل بل ذکر این کردہ و صاحب تحقیق الاصطلاحات آوردہ کہ ہوس لفظ فارسی است مرادف ہوا فارسیان الف و لام بران داخل کردہ بوالہوس ساختند و بو اختصار ابو است کہ در عربی بمعنی صاحب باشد چنانکہ ابولہب فارسیان این را ہم اختصار می کنند پس معنی بوالہوس صاحب ہوس

وبقول صاحب قاموس گوید که البهوس بالتحریک طرف من المجنون وهو مهتوس وظاهر است که هوس در فارسی مرادف هوا است نه بمعنی جنون وهوا را نوعی از جنون قرار داده وگوید هوس را لفظ عربی گفتن صریح تکلف می نماید وبقول بعض می فرماید که بل بمعنی بسیار واین قول ضعیف است ظاهرا دخول الف لام بر لفظ فارسی مکروه دانسته توهم کرده اند که آن (البهوس) فارسی است کاتبان کلام بناء قفیت از تحقیق تصرف در کتابت کرده اند وبخیال ما این درست می نماید اگر (البهوس) به همین معنی در فارسی زبان نمی بود خیال می کردیم که فارسیان (بوالهوس) را بقاعده عربی استعمال کرده اند هرگاه (البهوس فلانی) موجود است چرا خیال کنیم که فارسیان لغت فارسی را گذاشته این در دوسری را پسندیدند (اردو) دیکهو بلهوس۔

مرکب فارسی است هیچ ضرورت ندارد که بسخن پروفیسر بوالهوس را فارسی قرار دهیم البته فارسیان استعمال ایرانیم کرده اند (صائب ؎) دعوی عشق زهر بوالهوسی می آید ؎ دست بر سر زدن از هر نگسی می آید ؎ یعنی هر انمذکه (بوالهوس) هر کجا در کلام فارسیان یافته می شود اصل آن (البهوس) فارسی است کاتبان کلام بناء قفیت

بوام افتادن مصدر اصطلاحی۔ مبتلای قرض ووام شدن است (ظهوری ؎) زطرز چرخ شکیب وقرار می یابم ؎ که عنقریب ظهوری به وام می افتد ؎ (اردو) قرض میں مبتلا ہونا۔ قرضدار بننا۔

بوالفت عرض کند که باشاره این بر (البهوس) مرکب عربی است ودر عربی مستعمل نیست و(البهوس) چه زنداف عشق تو ؎ کار مهوسان نبود مهر مهوشان ؎

(۳۵۸)

بوام گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار قرض گرفتن (صائب ؎) گوش گیر و گل بوام از غنچہ لیب ہر کجا صائب سخن گستر شود۔ صاحب انند نقلش بر داشتہ **مؤلف** عرض کند کہ وام گرفتن بدون موحدہ ہم صحیح باشد و موحدہ زائد ہم بہ زبان (اردو) قرض لینا

بوان بقول ملحقات برہان بروزن دوان نام ولایت است کہ مویز و ناردان در انجا بسیار است صاحب ناصری می فرماید کہ محلی است در حوالی دشت سفید فارس بخوبی معروف چنانکہ یکی از جنات اربعۂ دنیا شمارند صاحبان مؤید و انند و ہفت ہم این را آورده **مؤلف** عرض کند کہ این ورای (بوان) است و وجہ تسمیۂ این ہم متحقق نشد (اردو) بوانات فارس کے ایک تعلقہ کا نام ہے جو کئی مواضع پر شامل ہے۔ مذکر۔

بوب بقول برہان بروزن خوب فرش و بساط خانہ را گویند و فرماید کہ باین معنی بجای حرف اول یای حطی ہم آمدہ صاحب جہانگیری گوید کہ این را انبوب ہم خوانند (استاد رودکی ؎) شاہ دیگر روز بزم آراست خوب ۔ تخت ہا بنہاد و برگستر دبوب ۔ صاحب سروری گوید کہ فرش گرانمایہ کہ خانہ را بدان آرایند صاحب رشیدی ہم این را آورده صاحب ناصری بذکر معنی بالای فرماید کہ بلغت دری نیز بوب و کوب بمعنی حصیر می آید صاحب جامع ہمزبان برہان و صاحب فدائی ہم کہ از علمای معاصر عجم بود دفعات آرزو در سراج می فرماید کہ آنانکہ بجای حرف اول تحتانی ہم گفتہ اند تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما بر انبوب حقیقتش را بیان کرده ایم و اشارۂ این ہم کہ این مخفف آن است و آنچہ بیای تحتانی و کاف

عوض موحدہ می آید ہر دو مبدّل این باشد اگرچہ ما بوب را بر لابنوب) مثل خان آرزو تصحیف خیال کردہ ایم ولیکن تحقیق ما در بیخار (بوب و کوب) را کہ بہ تحتانی و کاف اوّل می آید مبدّل این می داند چنانکہ بالبوس و بالیوس و بوشاسب و کوشاسب (اردو) دیکھو ابنوب۔

بوبا بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی و بای ابجد بالف کشیدہ۔ آشی را گویند کہ از گوشت بز کوہی پختہ باشند صاحب ناصری بذکر این گوید کہ در فرہنگ ہا ندیدہ ام و صاحبان انند و ہفت و سراج نقل نگار برہان **مؤلف** عرض کند کہ مرکب است از بو کہ بمعنی گوشت بز کوہی و با کہ بمعنی آش بجایش گذشت (اردو) وہ آش جو جنگلی بکری کے گوشت سے پکائی جاے۔ مؤنث۔

بوباش اصطلاح۔ بقول برہان بسکون ثانی قرشت بمعنی قدیم و جاوید و ہمیشہ و سرمد باشد۔ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ کنایہ از بود وجود واجب یعنی ہستی خدای کہ بود و باشد چنانکہ صاحب فرہنگ و ساتیر آوردہ صاحب جامع متفق با برہان۔ خان آرزو در سراج ہم و صاحب سفرنگ در چہل و نہمین فقرۂ (نامۂ شت شای کلیو) ذکر این بمعنی قدیم و جاوید کردہ **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است از بود و باش بر سبیل تکرار و این ہر دو بمعنی قدیم و جاوید است و ہر یک اسم جامد فارسی قدیم یعنی بو اسم مصدر بودن کہ مذکور شد و معنی دوم شش گذشت و باش ہم مصدر باشیدن کہ مذکور شد و معنی این مرکب (کسی کہ بود و خواہد بود) (اردو) قدیم اور ہمیشہ رہنے والا کنایہ ہے خدائے تعالی سے (واجب الوجود) دیکھو بایستہ ہستی۔

بہ وبال افتادن و در افتادن مصدر اصطلاحی۔ افتادن در مصیبت و گرفتار بلا شدن۔ (انوری ؎) بندہ را نیست غم جان و جوانی و جہان ہیچ غم آنست کہ بیہودہ در افتم بہ وبال (اردو) مصیبت مین مبتلا ہونا۔ آفت مین پھنسنا۔

بو بالیدن بقول بہار بمعنی بو پریدن **مؤلف**

(۲۵۸۱)

عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند. بدون سند استعمال این را بدین معنی تسلیم نکنیم که گوش ما هم نخورد (اردو) بو پھیلنا۔

بو برآمدن استعمال۔ (۱) منتشر شدن بو و (۲) برآمدن امید و آرزو که بو بمعنی امید بجایش گذشت (ظهوری) ۲ه) هر جا حدیث سنبل آن مو برآمد است یاد مذکور گشته تا سخنش بو برآمد است ۱۲ (اردو) (۱) بو آنا۔ بو پھیلنا۔ (۲) امید برآنا۔ آرزو برآنا۔

بو براقش اصطلاح۔ بقول ملحقات برهان بذیل (بو برقش بحذف الف) هم جانوریست که آن را بوقلمون گویند صاحب شمس این را به فاعوض قاف نوشته (غلطی کتابت می نماید) صاحب محیط بر بوقلمون گوید که گویند طائریست کوهی که پر آن به الوان عجیبه متلون می شود و در رنگ آن مثل شعله آتش ظاهر می گردد و گویند که اخیل است و گویند که حربا که بفارسی آفتاب پرست نامند **مؤلف** عرض کند که برقش در عربی زبان بالکسر بمعنی مرغ خورد و سبز رنگ است که بجایش گذشت و صاحب اند بذیل (براقش) بحوالهٔ منتهی الارب گوید که (ابو براقش) در عربی مرغی را نام است دشتی و کوچک مانند خار پشت۔ پر بالائین آن سپید و میانگی سرخ و زیرین سیاه۔ هرگاه برانگیزند بر افراشته موی و متلون بالوان شتی گردد (الخ) پس بخیال ما همین جانور را فارسیان بحذف الف اول و الف ششم (بو براقش) و (بو برقش) گفته اند که مقرر باشد دیگر هیچ (اردو) عربی مین (ابو براقش) ایک پرندے کا نام ہے جسکے پرون کا رنگ مختلف ہوتا ہے فارسیون نے اسی کو (بوقلمون) کہا ہے۔ مذکر۔

بو برخاستن استعمال۔ بقول اند بحوالهٔ عوارف سخن پیدا شدن بو (حافظ ۵) بوی گل بنفشه گوئی در چمن ماروت بود یا بلبلان مستند گوئی دیده چون ماروت را ۱۲ (اردو) بو پھوٹنا۔ بقول آصفیه بو پھیلنا۔ (دیکھو بلند شدن بو)

بو بردن اصطلاح۔ بقول برهان بضم اول و ثالث

وسکون ثانی و دال بی نقطه بلبل را گویند که عندلیب است صاحب جهانگیری گوید که (بوبردک) هم بدین معنی می آید صاحب رشیدی همزبانش (مولوی معنوی ؎

نمی دانی که سیمرغم که گرد قاف می پرم ؎ نمی دانی که بوبردم که در گلزار می گردم ؎ صاحب ناصری بذکر این وجه که بدین وجه این نام کردند که بوی گل را استشمام می کند صاحب جامع همزبان برهان **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بوی برنده و حاصل کننده بوی مرکب از لفظ بو و ماضی مطلق مصدر بردن و جاء اردکه این را مخفف (بوبرده) دانیم بمعنی برنده که بوی گل او را برد و مدهوش کرد کنایه از عاشق گل که بلبل است مخفی مباد که بلبل و عندلیب هر دو لغت عرب است و همین است لغت فارسی برای بلبل و آخر بکاف تصغیر می آید مزید علیه این یا این را مخفف آن دانیم والآخر اولی من الاول (اردو) دیکھو بلبل ۔

بوبرداشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول خان آرزو در چراغ هدایت بمعنی شنیدن (وحیدی ؎ چون از ان شوخ توانم می گلرنگ گرفت ؎ من که از ضعف نه گل بتوانم برداشت ؎ صاحب بحر همزبانش ۔ بهار بذکر این گوید که بمعنی کسب کردن بو باشد **مؤلف** عرض کند که حاصل کردن بو است (اردو) بو حاصل کرنا ۔ بو لینا ۔

بوبرداشتن زخم مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر ناسور شدن زخم از رسیدن بوی مشک و گل بهار گوید که مراد از (بوبردن) است که می آید و بر معنی ناسور شدن زخم قانع **مؤلف** عرض کند که عادت است که چون بوی خوشی بزخم رسد مندمل نمی شود بلکه تازه و عمیق شود و ناسوری پیدا می کند همین عادت فارسیان این مصدر را قائم کردند پس معنی لفظی این حاصل کردن زخم بو را کنایه از ناسور شدن است ولیس هیچ ضرورت ندارد که بوی مشک و گل را داخل معنی این کنیم (اردو) زخم ہرا ہونا ۔ گہرا ہونا ۔ ناسور پیدا کرنا ۔

بوبردک اصطلاح ۔ بقول برهان و رشیدی

وجہانگیری وبحر وجامع وسراج ہمان مثیل کہ بر(بوبرد) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت این را ہمہ جا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو مثیل۔

بوبر دماغ زدن مصدر اصطلاحی بقول آنند (۱) رسیدن و (۲) رسانیدن بوبدماغ وفرماید کہ لازم ومتعدی ہر دو آمدہ (ظہوری ۵۲) خواند دود رضوان ریحان وسنبلش را ؎ بوئی کہ کاکل او زد بر دماغ مردم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ مصدر زدن لازم ومتعدی ہر دو آمدہ (اردو) (۱) بو دماغ میں پہنچنا (۲) بو دماغ میں پہنچانا۔

بوبردن مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) مراد از بوبرداشتن یعنی کسب کردن بواسطہ صاحب بحر می فرماید کہ (۲) اندک اطلاعی بر چیزہای مخفی بہم رسانیدن وخبردار گردیدن وپی بردن و (۳) گمان کردن وچیزی شنیدن۔ خان آرزو در سراج بمذکر معنی دوم از شاعر سند دہد (۵۲) زہر از طور وامین ہر کہ بوئی بردن می داند ؎ کہ ربطی بود با فرہاد ومجنون کوہ وہامون را (اردو) (۱) دیکھو بوبرداشتن (۲) مخفی چیز پر پی وفرماید کہ (۴) بمعنی گوشت بز کوہی نیز ورد (۵) بالفتح پوست شتر بچہ پر کاہ کردہ کہ پیش ناقہ بچہ مردہ گذارند تا بگمان فرزند خود شیر دہد صاحب ملحقات برہان بر ذکر معنی دوم قانع (انوری ۵۲) از خلوت خمیرش بوئی نبرد ہرگز ؎ جاسوس وہم کانجا برہم شود دشمن ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت معنی اول بر (بوبرد اشتن) ظاہر کردہ ایم کہ حاصل کردن بوی باشد کہ معنی حقیقی است ومعنی دوم کنایہ بمجاز ومعنی سوم مجاز مجاز ودر معنی چہارم وپنجم بیان کردہ خان آرزو تسامحش راہ یافتہ بحر آورد بو بمعنی گوشت بز کوہی بر معنی سومش مذکور شد وبمعنی (پوست شتر بچہ پر از کاہ) بر معنی چہارمش گذشت پس در اینجا در معنی چہارم وپنجم (بوبردن) باید کہ معنی مصدر بردن ہم بیان کنیم یعنی بردن گوشت بز کوہی وبردن (پوست شتر بچہ پر از کاہ) خان آرزو بردن را در عرض معنی ترک کردہ یا کاتبش غلط کردہ

خفیف آگاہی حاصل کرنا کسی چیز کی ٹوہ پانا (۳) گمان کرنا (۴) جنگلی چھپلی کا گوشت لیجانا (۵) اونٹ کے بچہ کی کھال مین گھانس بھر کر لیجانا۔

بوبردن زخم مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ ناسور شدن زخم از رسیدن بوی مشک وگل (مخلص کاشی ۵) دل نمیدانم کہ این عبیر من بردہ است ہ اینقدر دانم کہ زخم سینہ ام بوبردہ است ہ (طالب کلیم ۵) خونابہ اش گلاب نشاند بہ پیرہن ہ زخم کسی کہ از گل روی تو بوبرد ہ بہار ہم ذکر این با (بوبردا شتن زخم) کردہ وصاحب بحر ہم این را مرادفش گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت این بر (بوبرداشتن زخم) نوشتہ ایم (**اردو**) دیکھو بوبرداشتن زخم۔

بوبرقش اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان ہمان بوبراقش کہ بجایش مذکور شد **مؤلف** عرض می کند کہ ذکر حقیقت این ہمدرا نجا کردہ ایم (**اردو**) دیکھو بوبراقش۔

بوبش اصطلاح۔ بقول رشیدی مرادف (بوبو) و (بوبہ) و (بوبک) کہ ہدہد را گویند چہ بوبو آواز ہدہد باشد ہمچو کوکو کہ آواز فاختہ است وبحوالۂ فرہنگ گوید کہ بہای فارسی آمدہ چنانکہ بعضی گفتہ اند چہ پوپ بہر دو بای فارسی کاکل مرغان را گویند کہ چون تاج نمایان باشد وچون ہدہد تاجدار است بدین نام نامیدہ شد خان آرزو در سراج بہ نقل عبارت بالا گوید کہ لفظ پوپو بمعنی ہدہد و شانہ آمدہ لیکن بوبک و بوبہ و بوبش ہمہ بمعنی ہدہد۔ فقط۔ پس گوئیم کہ کاف و ہای مختفی برای نسبت است وشین را ہم برای نسبت گوئیم (انتہی کلامہ) **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (پوپ) بہ بای فارسی اوّل و موحدۂ سوم کہ در فارسی زبان بمعنی کاکل مرغان باشد کہ می آید ومعاصرین عجم ہم تصدیق این می کنند کہ فارسی قدیم است فارسیان واو نسبت بر وزیادہ کردند چنانکہ ہند و ہندو و معنی نفطیش منسوب بہ کاکل مرغان وکنایہ از ہدہد کہ تاج بر سر دارد پس ازان واو بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ

خدیو و خدیش و بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب همین قدر راست حقیقت این و حقیقت دیگر مرادفات این را بگنجایش عرض کنیم (اردو) ہدہد دیکھو بدبدک۔

بوبک بقول برہان باثانی مجہول بروزن خوبک (۱) دختر بکر و دوشیزہ را گویند و (۲) ہدہد را نیز گفتہ اند کہ مرغ سلیمان باشد و بزبان ہندی احمق و نادان صاحبان جہانگیری و سروری بمعنی اول قانع صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و انند و ہفت ذکر معنی دوم ہم کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم گوید کہ کاف برای نسبت بر توپ کہ کاکل مرغان را گویند و ذکر معنی اول ہم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اشارۂ این بر بوبش گذشت کہ توپ اصل است و توب بموحدہ اول مبدلش چنانکہ تپ و تب و کاف برای نسبت پس این کنایہ باشد از ہدہد کہ شانہ بر سر دارد۔ حالا عرض می شود نسبت معنی اول کہ فارسیان از لغت ہندی این را مقرر کردہ اند بمعنی دوشیزہ کہ در اوائل عمر نادان می باشد پس جز بین نسبت کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) باکرہ لڑکی۔ مؤنث (۲) ہدہد۔ مذکر۔ دیکھو بدبدک۔

بوبلند شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند منتشر شدن بوی باشد (صائب ؎) ز دل نگشت مرا آہ سینہ تاب بلند ۔ بنشد ز سوختگی بوی این کباب بلند ۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بو بلند ہونا۔

بوبن بقول شمس بالفتح بمعنی کردن **مؤلف** عرض کند کہ غیر از شمس دیگری از محققین عجم ذکر این نکردہ یکی از معاصرین عجم می فرماید کہ مصدر تزنند و پاتزند است حیف است کہ بعض محققین زندو پاتزند ہم این را ترک کردہ اند و مجرد قول صاحب شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و مجرد بیان یکی از معاصرین عجم بکار نمی خورد کہ پایۂ اعتبارش بلند نیست و آنچہ قیاس می خواہد ہمین کہ این بہ فوقانی عوض موحدہ باشد یعنی بوتن مرادف بودن کہ اسم مصدر ہر دو یکی است کہ صرف حتش بر بودن بیاید فرق در ہر دو ہمین قدر کہ فارسیان قدیم از علامت

مصدر تن کار گرفته اند و متاخرین از دن و اختلاف
در معنی هر دو تقاضای سندی کند و جادارد که مقصود
شمس از گردن بکاف فارسی باشد درین صورت
هم بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم بای حال طالب
سندی باشیم و مجرد قول شمس را کافی ندانیم (اردو)

بوبو بقول برہان بضم دو بای ابجد و سکون دو واو
(۱) شانهٔ سر و هدهد را گویند و (۲) در بعضی جا ها زنان
خواهر خود را هم بوبو خوانند صاحب رشیدی ذکر این
کرده یعنی اول و صاحب سروری بذکر معنی اول می فرماید که
در فرهنگ بهر دو بای فارسی آمده و (۳) بقول ناصری
آواز هدهد را هم گفته اند (سراج قمری ۵) بر شاخ
شانی تو اگر نیست نوازان بفرق سر او باد بده شاخ
چو بوبو بر دو هم او این را مرادف بوبک و بوبش و بوبه
می گوید (نزاری ۵) وصال بلبل باگل هنوز نابوده
بخیره شور بر آورده شانه سر بوبو ها صاحبان جامع
و سراج هم ذکر این کرده اند یعنی اول و صاحبان
هفت و انند ذکر هر دو معنی فرموده اند **مؤلف**

جقدر عرض کند که اصل این همان پوپ یعنی کاکل
مرغان که به بای فارسی اول بجایش می آید و مبدلش بو
بهر دو موحده چنانکه اسپ و اسب پس فارسیان واو
نسبت را بران زیاده کرده بوپو کرده اند چنانکه هندو هندوی
و استعمال شد برای معنی اول بر سبیل کنایه و نسبت معنی دوم
عرض می شود که لغت هندی است و فارسیان تقریباً
استعمالش بمعنی دوم کرده باشند صاحب ساطع که محقق
زبان سنسکرت است ذکر این کرده و بمعنی سوم مبدل
پوپو که می آید بای فارسی بدل شده به موحده چنانکه تپ و
تپ (اردو) (۱) دیکھو بدبک (۲) بهن خواهر
همشیره - مؤنث - (۳) هدهد کی آواز پوپو ہے جیسے مرغ
کی آواز کوکو (مؤنث)

(الف) **بوبویه** اصطلاح صاحبان برہان و جامع
(ب) **بویه** و هفت و انند نسبت (الف) گویند که
بفتح بای حطی یعنی بوبوست که شانهٔ سر و هدهد است
صاحب رشیدی ذکر (ب) کرده می فرماید که مرادف
بوبو است (شمس فخری ۵) بدارائی که از انعام

حامش ۴ بود طوق حمام و تاج بوبه ۴ صاحب جامع بنسبت (ب) گوید که (۱) همان بوبو و (۲) بمعنی تمنی و آرزو و فرماید که باین معنی بجای حرف اوّل یای تحتانی هم آمده خان آرزو در سراج ذکر الف نکرده و بر (ب) ذکر هر دو معنی کرده گوید که شمس فخری ذکر معنی دوم هم کرده

مؤلف عرض کند که الف مرکب است از بوبو که مبدّل پوپو به بای فارسی بمعنی آواز هدهد گذشت و تحتانی زائد و یای نسبت در آخرش بمعنی منسوب به صدای بوبو و کنایه از هدهد و (ب) مبدّل بوبو که بمعنی هدهد گذشت چنانکه اوسو و اوسه و بازو و بازه و آنچه (ب) بمعنی آرزو آمده مبدّل بویه باشد چنانکه بالیوس و بالیوب و لوب و لیوب و آنچه به تحتانی عوض موحده می آید بجهت آن بجایش کنیم **(اردو)** (الف) دیکھو بوبو کے پہلے معنے (ب) (۱) دیکھو بوبو کے پہلے معنے (۲) دیکھو بویه

بوپرست اصطلاح ـ بقول بهار ملائکه وجن و سگے که جانور را بپوی پیدا کند خان آرزو در سراج ذکر این کرده

مؤلف عرض کند که همه محققین دیگر

ازین لغت ساکت سیما سکوت محققین اهل زبان قابل خیال و مجرّد بیان خان آرزو و زلّه برداش بهار بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم قیاس متقاضی آنست که هیچ خصوصیت سگ نباشد گربه و بعض دیگر جانوران هم غذای خود را ببو دریابند پس بوپرست جانوری را توان گفت که غذای خود به بو دریافت کند (اسم فاعل ترکیبی) و ملائکه وجن را داخل معنی کردن موافق قیاس نیست **(اردو)** جن و ملک اور کتّا جو بو سے جانور پیدا کرے اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے وہ جانور جو اپنی غذا بو سے معلوم کرے ۔ مذکّر ۔

بوپریدن مصدر اصطلاحی ـ بقول بهار و انند مرادف بوپیچیدن و تراویدن و صراحت معنی هر سه نکرده اند و بر سند ظهوری اکتفا کرده اند

از شوق تو چشم آرزو می‌پرد ۴ باموی تو از شمامه بو می‌پرد ۴

مؤلف عرض کند که (۱) سرزدن و بلند شدن بو باشد که موافق قیاس است و در محاورہ

عجم کہ از معاصرین شان بہ تحقیق پیوست بمعنی (۲) باقی نماندن بوہم مستعمل (اردو) (۱) بو بلند ہونا (۲) بو آنا۔ باقی نرہنا۔ کھہ سکتے ہین۔

بو پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند مرادف بو پریدن و ہیچ صراحت معنی نکردہ اند (صائب ؎) بوی کباب دلہا پیچیدہ در لباسش ؛ خون ہزار بیدل از دامنش چکیدہ ؛ (طالب آملی ؎) بوی زلف تو گر خاک می زنم بمشامم ؛ نسیم می شود و در دماغ می پیچد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ منتشر شدن و رسیدن بوی باشد موافق قیاس است (اردو) بو پہنچنا۔ بو پھیلنا۔

بو پریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بالضم کنیت شہدا است۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و سند استعمال ہم پیش نشد و موافق قیاس ہم نیست مجرد بیان شمس اعتبار را نشاید (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بو تات نویسی اصطلاح۔ بقول انند و غیاث غلط است۔ فرماید کہ صحیح بوتات نویسی است بزیادت تحتانی و ضم اول و ثانی و این جمع بوت است و بیوت جمع بیت کہ بمعنی خانہ باشد **مؤلف** عرض می کند کہ حاصل بالمصدر حساب خانہ داری است و بعض معاصرین عجم بدون تحتانی ہمین مرکب را بر زبان دارند و بمعنی خانہ شماری ہم وعیبی نیست کہ این را مخفف آن دانیم و آن را غیر فصیح دانیم اگرچہ اصل است (اردو) بوتات نویسی) حساب خانہ داری (مؤنث) اور (خانہ شماری) مکانات کا شمار (مؤنث)

بو تراویدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند مرادف بو پیچیدن کہ گذشت و ہیچ صراحت معنی در انجا ہم نکردہ (طالب آملی ؎) می تراود بوی درد از ہر قرقۂ خونین دلان ؛ نافہ بوی خویش را امساک نتوانست کرد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ رسیدن و ظاہر شدن بو باشد و (بوی درد تراویدن) آثار درد ظاہر شدن است و بس کہ بجایش می آید (اردو) بو آنا۔

بوتہ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع

باتانی مجہول وفتح تای قرشت (۱) رستنی و درخت پرشاخ
و برگی کہ بسیار بلند نشود و بزمین نزدیک باشد و بقول
سروری روئندۂ بی ساق و بزمین نزدیک۔ صاحب
ناصری بذکر این گوید کہ چنانکہ خار را بوتۂ خار گویند۔
گلہا و ریاحین نزدیک بزمین رانیز۔ خان آرزو در سراج
می فرماید کہ از بعضی مردم زبان دان بدین معنی بحذف
واو و تشدید تای قرشت سموع و در ہندی بہ تای
ہندی است صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین
شاہ قاچار ذکر این کردہ بر بطاق درخت قانع وصاحب
روزنامہ بر ترجمۂ ہندی یعنی بوٹہ بتای ہندی اکتفا
کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بوٹا بتای ہندی
والف عوض ہا لغت ہندی است فارسیان بر سبیل تفریس
استعمال این کردہ اند و نباتی را نام است کہ برابر زمین
باشد (**اردو**) بوٹا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی چھوٹا پودہ
۔ بونٹا بون کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ مذکر۔

(۲) **بوتہ**۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سروری
و ناصری و جامع و سراج بچۂ آدمی و حیوانات عموماً و بچۂ شتر

خصوصاً **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است
دیگر ہیچ (**اردو**) بوتہ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مذکر۔ اونٹ کا بچہ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے
کہ عموماً آدمی اور حیوانات کے بچہ کو بھی فارسیون
نے بوتہ کہا ہے پس اس کا ترجمہ (بچہ) ہے۔ مذکر۔

(۳) **بوتہ**۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی
و سروری و ناصری و جامع و سراج نشانۂ تیر (سراج الدین
راجی ؎) در خمار و چشم مستش نیم خواب ؛ کردمارا
بوتۂ تیر عقاب ؛ **مؤلف** عرض کند کہ این ہم مجاز
معنی اول است کہ نشانۂ تیر ہم کہ از گل ساختہ می شود
قدری از زمین بلند می باشد مثل بوتہ نبات۔
(**اردو**) تیر کا نشانہ۔ مذکر۔

(۴) **بوتہ**۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی
و سروری و جامع و سراج ظرفی را نیز گویند کہ از
گل حکمت ساختہ باشند و طلا و نقرہ و امثال آن
دران بگدازند و بعربی خلاص و بوتقہ معرب آن
(شاعر ؎) نہ در غنچہ کامل شود پیکر گل ؛ نہ در بوتہ

ظاہر شود صفوت زر ؛ (خاقانی ع) چو زر در بوتہ تلقین مرا گداخت کاندرمن ؛ نہ شیطان ماند و وسواسش نہ آدم ماند و عصیانش ؛ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم دیگر ہیچ۔ **(اردو)** کہٹالی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ مؤنث چاندی سونا گلانے کی پیالی جو کھپریا اور روئی کوٹ بنائی جاتی ہے۔ پنجاب مین کھٹیالی کہتے ہین۔ بوتہ زر۔ خلاص زر۔ بوتقہ۔ بعض اہل زبان کھریا کہتے ہین اور دکن مین مُوس۔

(۵) بوتہ۔ بقول ناصری نقاشی بر صفحہ آئینہ و مجمرہ کہ قلمدان گویند و امثال آن از لباس وغیرہ و آن را (گل و بوتہ) نیز گویند بہار ذکر این کردہ از دیگر معانی ساکت (مسیح کاشی ع) بہار زا رفلک حلہ ہا فراوان است ؛ نصیب غنچہ گل بوتہ قبائی نیست ؛ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل کہ نقش و نگار آئینہ و لباس راہم فارسیان بوتہ گفتند **(اردو)** آئینہ یا لباس اور یردون کا نقش و نگار۔ گل بوتے۔ مذکر۔

بوتہ خاک اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از بدن و قالب انسان صاحب جہانگیری در ملحقات و صاحب جامع بدیل بوتہ و صاحب رشیدی بدیل استعارات و صاحب بحر بدیل مرکبات ذکر این کردہ مرکب اضافی است و مراد از قالب خاکی انسان است وبس **(اردو)** قالب خاکی کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔ جسم۔ مذکر۔

بوتیمار اصطلاح۔ بقول برہان با میم بر وزن موسیقار نام مرغی است کہ او را غم خورک نیز گویند و پیوستہ در کنار آب نشیند و از غم آنکہ مبادا آب کم شود با وجود تشنگی آب نخورد و آن را بعربی یمام و بیونانی شفنین خوانند خوردن گوشتش بی خوابی آورد و مقوی حافظہ باشد و دہن را تازہ و تیز کند صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری و جامع و سراج ذکر این کردہ اند (حکیم سنائی ع) در ہوای صفا چو بوتیمار ؛ در دلت از ہست کو صفیر مباش ؛ (استاد لامعی ع) ماندہ بوتیمار از حسرت ابا در دو دریغ ؛ در دل او انگہ شود روزی پی آب غدیر ؛ (سعدی ع) از ین درخت جو بلبل بر آن درخت

نشین ۲ بدام دل چه فرو ماندهٔ چو بوتیمار ۲ صاحب محیط بر بوتیمار حوالهٔ شفنین و مالک الحزین کند و بر (شفنین برّی) می فرماید که آن طائریست شبیهه به قاقم که آن را بفارسی بوتیمار و بیونانی طرآقون گویند و بترکی (اراقاخته) و بهندی بگله. بزرگ تر از قاقم و سفید رنگ و طوق گردن آن سیاه و ناتمام و پای و گردنش بلند. بهترین آن کوچک و فربه. باید که بعد ذبح آن را یک روز بگذارند تا لحم نرم گردد و زود پخته بخورند الحاصل گوشت آن گرم و خشک در دوم و نزد بعضی در سوم. مزکی ذهن و مقوی حواس و مفرد حافظه و منافع دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که مرکب فارسی بقاعدهٔ عربی است یعنی صاحب غم و در عربی بین اسم موسوم نباشد بلکه مالک الحزین گویند (**اردو**) بگلا بقول آصفیہ ہندی. اسم مذکر. بوتیمار. غمخوار ک. ماہی خور کلنگ سا

بوج بقول ناصری مرادف بوش (۱) بفتح و بجیم فارسی بمعنی خود نمائی و کبر و فر (شیخ انصاری فرموده) جنید پیری متکمن بود او را بوج و بوش نبوده" یعنی خود بینی نداشته خان آرزو در سراج بجیم عربی آورده فرماید که بوش مبدل این است و فرماید که (۲) بضم اول اندرون دهان و اینقدر صراحت مزید کند که ظاهرا بهر دو معنی به جیم فارسی است و بمعنی دوم به بای فارسی نیز چرا که بمعنی خالی (پوچ) است ببای فارسی و می تواند که بای تازی به پارسی بدل شده باشد اگر بجیم تازی باشد مبدل بور خواهد بود و آن بمعنی گرد اگرد دهان است **مؤلف** عرض کند که بوچ بجیم فارسی بهر دو معنی بالا می آید اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد که این مبدل آنست چنانکه کاچ و کاج و ما آن را اسم جامد فارسی زبان دانیم و این را مبدلش و به بای فارسی تسلیم نکنیم که محض قیاس خان آرزو است و خود او هم این را بای فارسی بجایش قائم نکرده و صاحب برهان هم ساکت باین حال تصفیهٔ آن همانجا کنیم (**اردو**) (۱) خود نمائی. مؤنث. دیکھو اسنامہ (کر و فر) مذکر و دیکھو اوش و بوش (۲) منہ کے اندر کا حصہ. داخل دہن. مذکر.

بوجپا بقول برهان بکسر جیم و بای فارسی بالف کشیده بروزن بوسنا بلغت زند و پازند خیار بادرنگ را گویند صاحب ناصری هم ذکر این کرده و صاحبان انند و هفت نقلش برداشته **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است دیگر هیچ وخواص وطبیعت این بر (ارزنگ) گذشت (**اردو**) دیکھو ارزنگ ۔

بوچ بفتح اوّل وسکون ثانی وجیم فارسی بمرادف بوج که به جیم عربی گذشت صاحبان برهان وجامع هم ذکر این کرده اند وصاحبان رشیدی وسروری وجهانگیری برمعنی اولش قانع **مؤلف** عرض کند که ما همانجا بیان کرده ایم که این اصل است وآن مبدّل این (**اردو**) دیکھو بوج ۔

دیوار می چکد های گل به آه گرم که برخورده دگر پدصاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که بمعنی بوآمدن وتنشر شدن بو باشد وبس (**اردو**) بو آنا ۔ بو پھیلنا ۔

بوچیبا صاحب جهانگیری در ملحقات می فرماید که خیار را نام است **مؤلف** عرض کند که تصحیف بوجپا می نماید بزیادت تحتانی وجزین نباشد که غلطی کتابت این را قائم کرده از ینکه دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این (**اردو**) دیکھو بوجپا ۔

بوچکیدن مصدر اصطلاحی ۔ بهار ذکر این کرده از معنی ساکت وسندمیر نجات پیش می کند (ه) بوی گلاب از درو

بوحا بقول برهان باحای بی نقطه بالف کشیده بلغت یونانی گیاه ماه پروین را نام است وبیخ آن را بعربی جدوار صاحب ناصری فرماید که فارسی این ژدوار است به زای فارسی **مؤلف** عرض کند که ما بر انتلهٔ سودا ذکر جدوار کرده ایم وذکر این لغت یونانی ازین وجه پسند خاطر برهان شد که اکثر بر زبان فارسیان است (**اردو**) جدوار کی گھانس ۔ جدوار کا بیان (انتلهٔ سودا) پر گزرا ہے ۔ مذکر

بوخت بقول برهان بروزن سوخت بمعنی پسر باشد که برادر دختر است صاحبان جهانگیری و رشیدی وناصری وجامع ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که بخت که گذشت مخفف این است

مؤلف عرض کند کہ ما بر بُخت کہ بہ ہمین معنی گذشت حقیقت این را بیان کردہ ایم کہ این اصل نبا شد و بختہ اصل است (**اردو**) دیکھو بخت کے پانچوین معنے۔

بوخشک بقول شمس بمعنی بوسہ مجرد و بی جماع۔ ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بوس خشک باشد سین مہملہ حذف شدہ (بوخشک) باقی ماند با تی حالِ بدون سند استعمال مجرد بیان صاحب شمس اعتبار را نشاید (**اردو**) صرف بوسہ۔ مذکر۔

بوخل بقول برہان بروزن فوفل خرقہ را گویند و بعربی بقلۃ الحمقا۔ صاحب سروری گوید کہ بضم با و فتح خا خرفہ باشد صاحب جامع گوید کہ بوخلہ ہم بہ ہمین معنی می آید خان آرزو در سراج ذکر ہر دو یکجا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما بر بخلہ حقیقت ماخذ این عرض کردہ ایم کہ گذشت (**اردو**) دیکھو بخلہ۔

(الف) **بوخلاف** اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان شیطان را گویند صاحبان بحر و غیاث و انند ہم ذکر این کردہ اند و صاحب ہفت۔ ---------- (ب) **بوخلافی** ہم بہ ہمین معنی آوردہ و صاحب مؤید تائیدش بدین صراحت کردہ کہ این بمعنی شیطانی است **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب فارسی است بقاعدہ عرب مثل کنیت بمعنی لفظی الف (پدر حدول و مخالفت) و کنایہ از شیطان و (ب) بزیادت یای مصدریت نہ مرادف الف صاحب ہفت در معنی سکندری خورد و صاحب مؤید درست نوشت۔ استعمال این مرکب در زبان عرب نیامدہ (**اردو**) (الف) شیطان مذکر۔ دیکھو باو ریسہ چشم (ب) شیطنت۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ خباثت۔ شرارت۔ خبث۔

بوخلہ صاحب برہان بفتح و بضم ثالث ہر دو نوشت و صاحب رشیدی با بخلہ ذکر این کردہ صاحبان سروری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این بر بخلہ بیان کردہ ایم (**اردو**) دیکھو بخلہ۔

بوخوردن بقول بہار بمعنی بوبردن (سالک قزوینی ؒ) سالک ارباب سخن از فکر معنی زندہ اند ؎ جای آب و دانہ بلبل در چمن بو می خورد ؎ (طالب آملی ؒ) عشاق را مزاج قناعت بود لطیف ؎ تا غایتی کہ رنگ بپوشند و بو خورند ؎ (میر خسرو ؒ) زبسکہ غنچہ دہن بستہ از صبا بو خورد ؎ در دون پوست نگنجید و در زبان نشگفت ؎ صاحب اند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ بو گرفتن و حاصل کردن بو باشد (**اردو**) بو حاصل کرنا یا بو لینا۔

بُود بقول لطائف برہان (۱) بمعنی ہستی و باشد۔ صاحب ناصری می فرماید کہ بضم اوّل و فتح دوم بواو زدہ بمعنی باشد (حافظ ؒ) بود آیا کہ در میکدہ ہا بکشایند ؎ گرہ از کار فرو بستہ ما بکشایند ؎ و فرماید کہ (۲) ماضی و (۳) بطریق سوال و استفہام۔ (سعدی ؒ) موئی چنین دریغ نباشد گرہ زدہ ؎ بگذار تا کنار و برت مشکبو بود ؎ بہار گوید کہ بمعنی موجود چنانچہ نابود بمعنی معدوم۔ صاحب سفرنگ در سی و نہمین فقرۂ (نامۂ شت حی افرام) گوید کہ بضم با را بجد باواو و دال بمعنی ہستی و وجود باشد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد و اسم مصدر (بودن) است کہ می آید و بہ ضم اوّل و سکون واو و دال مہملہ و سند حافظ برای معنی چہارم است کہ می آید نہ برای معنی اوّل و بمعنی دوم ماضی مطلق بودن و معنی سوم بیان کردۂ ناصری تمنی ست نہ سوال و استفہام چنانکہ (۴) آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؎ آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند ؎ و حقیقت آنست کہ این معنی پیدا می شود از (۴) مضارع بودن کہ بضم اوّل و فتح دوم و سکون سوم باشد و از کلام سعدی کہ ناصری بر معنی سوم آوردہ سند ہمین معنی چہارم حاصل می شود و معنی سوم بدون ترکیب با لفظ آیا حاصل نمی شود و مجرّد بُود (۵) بمعنی شاید و امید ہم می آید و بدین معنی بَوَد مخفف ہمین است (**اردو**) (۱) ہستی۔ مؤنث۔ وجود۔ مذکر۔ (۲) تھا۔ ماضی مطلق (۳) (آیا بود) کا ترجمہ خدا کرے ایسا ہو۔ (۴) ہو

ہووے۔ مضارع (ہ) شاید (امید۔ مؤنث)

بودادن بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) برشتہ کردن تخم ہا و مغز ہا (اثر ہ) زراتش می گشت چشم کافرش دلخواہ تر ہا ہمچو بادامی کہ بہر تقویت بوسید ہند ہا صاحب بحر نقل نگارش و زلہ بردارش بہار بذکر معنی اول گوید کہ (۲) معروف و مقصودش غیر معنی حقیقی نباشد چنانکہ بودادن گل (میر نجات ہ) بر مزار مدعا لوحیست ہر داغ دلم ہا لالہ ہای این چمن بوی مصیبت می دہد ہا صاحبان انند و آصفی نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول از معنی حقیقی دوم بر سبیل مجاز پیدا کردہ اند یعنی چون چیزی را بر آتش بریان کنند بو می دہد پس (بودادن چیزی) کنایہ از بریان شدن چیزی است واز ہمین مصدر لازم بر سبیل مجاز معنی متعدی داخل محاورہ شد کہ مجاز مجاز است دیگر ہیچ معاصرین عجم بر زبان دارند و صاحب بول چال ذکر اسم مفعول این یعنی (بودادہ) کردہ (**اردو**) (۱) بھوننا و بکھیو برشتن (۲) بو دینا۔

بودار اصطلاح۔ بقول بحر قسمی از چرم بود۔ صاحب محیط می فرماید کہ بضم باے موحدہ و سکون واو و فتح دال مہملہ و الف و سکون رای مہملہ اسم فارسی است و بعربی بلغار و بہندی بودار کا چمڑا گویند و آن چرمی است سرخ و خوش رنگ ضخیم۔ دانہ دار خوشبو کہ از اشتر خان می آورند و سبب بوی آن آنست کہ دباغت آن از پوست دختی می نمایند کہ آن درخت خوشبو است و در غیر آن بلد جای دیگر نمی شود۔ سرد و خشک و افعال و خواص آن مانند دیگر حلبو است و گویند کہ آب تو شیدن در ظرف مصنوع از ان مقوی قلب و رافع خفقان و مضعف باہ (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بس (**اردو**) بودار ایک خاص چمڑے کا نام ہے جو سرخ رنگ اور خوشبو ہوتا ہے جو (اشتر خان) سے لایا جاتا ہے۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے (بودار) پر لکھا ہے اویم یمن وہ خوشبودار نرمی جو یمن سے لاتے ہین آپ نے تذکیر و تانیث کی صراحت نہین کی لیکن (نرمی) کے لحاظ سے (مؤنث)

بوداشتن استعمال (۱) یعنی بودار بودن چیزی

و (۲) مجازاً آثار و علامت چیزی داشتن (ظهوری)
ﻟﻪ) گذار باد به گلزار او مناسب نیست ؛ نگاه رنگ
ندارد دماغ بودارد ؛ (ولهﻟﻪ) دل زیاد بهشت
بودارد ؛ که نگار بهشت رودارد ؛ (اردو) (۱)
بو رکھنا۔ بودار ہونا (۲) آثار و علامت رکھنا۔

بودانه اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
در فارسی زبان بالضم نام تخمی است دوائی۔ صاحب
محیط ذکر این نکرده و بر بودنه گوید که همان پودینه است
که بجایش باید که اسم فوذنج است و بر پودینه هم
حوالۂ فوذنج کرده و بر فوذنج گوید که بضم فا و سکون
او و فتح دال مهمله و معجمه نیز آمده معرب از پودنه
یا پودنگ فارسی و بسریانی قرنیتا و بیونانی غلیجن و بروی
اریقانون و بعربی حبق و بهندی پودینه۔ گرم و خشک
در اول سوم و در ان تلطیف و تحلیل قوی است۔
بسبب حدت و مرارت خصوصاً بتری آن (الخ)
مؤلف عرض کند که همین است اصل که بودنه مخفف
این و پودینه مبدل این که موحده بدل شد بپای فارسی

چنانکه تب و تپ و الف بدل شد به تحتانی چنانکه (تازانه)
و (تازیانه) و (ارمغان) و (ارمغان) (اردو) پوست
بقول آصفیه فارسی۔ مذکر۔ ایک قسم کی تیز خوشبودار نبات
جسکو عربی مین نعناع کہتے ہین۔

بودباش اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بالضم محل سکونت و نیز سکونت را گویند اگرچه دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این نکرده ولیکن معاصرین
عجم بر زبان دارند مرکب از هر دو اسم جامد بودن و باشیدن
است موافق قیاس از قبیل (خور و نوش) اصل این۔
(بود و باش) باواو عطف است و بدون واو هم (اردو)
بود و باش بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سکونت۔
قیام۔ مسکن۔ ریاست۔

بودش اصطلاح۔ بقول برہان بکسر دال ابجد بروزن
سوزش بمعنی هستی و بود باشد که بعربی گون خوانند صاحب
سروری ذکر این با (بوش) کرده که بهمین معنی می آید۔
(ناصرخسرو) بیرونت برنداز در مرگ ؛ چون از در
بودش اندر آئی ؛ صاحبان ناصری و جامع هم ذکر این

کرده اند خان آرزو در سراج می فرماید که شین این ظاهرا
برای نسبت است و شین حاصل بالمصدر نیست چراکه آن
با مصدری که بوزن صیغه ماضی باشد ملحق نمی شود چنانکه آفرینش
و بینش و خورش و خارش و برین قیاس پس می تواند که از
عالم بویش بود که شین نیز دران برای نسبت است **مؤلف**
عرض کند که ما حقیقت بویش را بجایش عرض کرده ایم
که مبدل بوبو است و شین نسبت دران نیست و درین
لغت هم نباشد بلکه این حاصل بالمصدر بودن است
محققین مصادر سکندری خورده اند که بود را حاصل
بالمصدر دانسته اند و برای بودش شین نسبت را می جویند
و اصل نه چنانست بلکه بود اسم مصدر است که اشارش
بجایش کرده ایم و این حاصل بالمصدر و هیچ ضرورت
ندارد که با آفرینش و بینش و امثال آن مقابله این کنیم
از ینکه برای حاصل بالمصدر قاعدهٔ مقرر نیست و مبنی بر
سماع است و بویش که می آید مخفف این پس خان آرزو
قاعدهٔ که برای حاصل بالمصدر بر قیاس خود بیان
می کند ناقابل قبول است (**اردو**) رہنا۔ جیسے اسکا

یہاں رہنا ہمارے لئے باعث راحت ہے"

بودن بقول بحر با واو و معروف ہستی و ہست شدن
و باشیدن و بود مضارعش که کامل التصریف است و
فرماید که صیغهٔ ماضی بعید و امر و نهی نیامده و بقول موارد
ہستی گرفتن و ترجمهٔ این در عربی کون و فرماید که بودش
و بود و بوش حاصل بالمصدر و صراحت مزید کند که
بود بمعنی باشد و بوند بمعنی باشند و بوم بمعنی باشم و
بوی بمعنی باشی و بونده بمعنی باشنده و بوا و بوخف
بود صاحب نوادر بحوالهٔ خان آرزو می فرماید که استعمال
لفظ بود عام است و می آید در مقامی که عرض حدوث
آن امر باشد و سابق وجود نداشته باشد و هم در
مقامی که موجود شود و مطلوب ثبات آن باشد اما لفظ
شود بشین معجمه مستعمل نمی شود مگر در جائی که مدعا حدوث
آن بود فقط و سابق حاصل نباشد **مؤلف** عرض
کند که فرق در باشیدن و بودن همین قدر است
که باشیدن تعلق دارد با زمانهٔ حال و استقبال و
بودن تعلق دارد با زمانهٔ ماضی پس باشیدن بمعنی

الآن بودن یا بودن در زمانه آینده و بودن بمعنی از سابق الایام بودن ولیکن نزاکت این فرق در استعمال فارسیان باقی نمانده حالا عرض می شود نسبت ماخذ این که بمعنی این را مرکب قرار داده اند از اسم مصدر بود و نیز یاد علامت مصدر و ن بران بحذف یک دال مهمله از دو دال که جمع شد و بمعنی اسم مصدر این باشد واصل این بعد ترکیب علامت مصدر باید بن بود که الف بدل شد به واو چنانکه تاغ و توغ و تحتانی حذف شده بودن باقی ماند و اشاره این بر بای گذشت و بخیال ما اسم مصدر این بو باشد که بر معنی دوش گذشت و بقول بعض محققین امر حاضر این بو آمده و این بر خلاف قول صاحب بحر است و قواعد فارسی هم متقاضی آنست ولیکن فارسیان امر حاضر این را استعمال نمی کنند و از امر حاضر باشیدن یعنی باش کار می گیرند و اشاره این بر معنی ششم بو هم مذکور و آنچه در ملحقات این متصرف شده است برخی از ان بر معنی دوم بو گذشت و صراحت بعض آن بجایش مذکور شد بالجمله مصدر ریست اصلی که اسم این مصدر مال فارسی زبان است (اردو) رہنا۔ ہونا۔

بودنگ بقول اسند بحواله فرهنگ فرنگ بالضم و فتح دال و سکون نون و کاف فارسی (بودانه) را گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که بودنگ به بای فارسی می آید و حقیقت آن همدر انجا عرض کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که این مبدل آنست چنانکه اسپ و اسب شده بودن باقی ماند و اشاره این بر بای گذشت (اردو) دیکھو۔ بودانہ۔

بودنه بقول برهان (ا) بفتح دال و نون پرنده ایست که آنرا تیهو می گویند و بقول بعض پرنده شبیه به تیهو لیکن کوچک تر ازوست که آن را بعربی سلوی خوانند صاحب ناصری متفق با برهان و صاحب جامع بر سلوی قانع و بقولش آن را مرغ بلدرچین هم گویند و صاحب غیاث گوید که هندی این بٹیر است خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که از بعضی مردم توران شنیده که جانوری است شبیه به تیهو که بهندی

آن ابیتر نام است بایای مجہول و ہمین اصح است و اقوی
مؤلف عرض کند کہ ماحقیقت این بر (بلد چین) بیان کردہ ایم۔ اسم جامد فارسی زبان است (اردو)
بیتر۔ بقول آصفیہ ایک پرند کا نام۔ مذکر۔

(۲) بودنہ مبدل بودنہ کہ بیای فارسی می آید چنانکہ
اسپ و اسب و تعریف این بر بودانہ گذشت و ظاہرا
این را مخفف بودانہ ہم توان گرفت بحذف الف۔
(اردو) دیکھو بودانہ۔

بودونابود اصطلاح۔ بقول محققات برہان و
مؤید بمعنی (۱) وجود و عدم و (۲) کنایہ از فقر و غنا صاحب
بحر بر معنی اول قانع صاحب ہفت را بالمحققات برہان
اتقاق و صاحب انند ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ
معنی اول حقیقی است و معنی دوم را ازین وجہ طالب
سندی باشیم کہ محققین اہل زبان اعنی ناصری و سروری
و جامع ازین ساکت (اردو) (۱) وجود اور عدم
۔عدم وجود۔ ہونا نہ ہونا (۲) فقیری اور تونگری۔ مؤنث

بودونار اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی انتظام امور
بی خلل۔ مؤلف عرض کند کہ اگرچہ محقق بی تحقیق
این را لغت فارسی گفتہ ولیکن بر زبان معاصرین
عجم نیست و محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت۔
خلاف قیاس است و قابل اعتبار نباشد (اردو)
ناقابل ترجمہ۔

بودونبود اصطلاح۔ بمعنی عدم و وجود ہر دو کنایہ
از ہیئت کذائی و ہرچہ بود (ظہوری ؎) باوجود آنکہ
غارت تاخت بر بود و نبود ما یہ داران را ہمان
کم صبری بسیار ہست ہا (اردو) تھا یا نہ تھا جو
کچھ تھا ہیئت کذائی۔ مؤنث۔

بودونمود اصطلاح۔ کنایہ باشد از ہیئت
کذائی و رونق و نمود (صائب ؎) بود و نمود
عاشق از آب و تاب حسنت ہاگر ذرہ سا وجود ہست
از آفتاب حسنت ہا (اردو) نمود فارسی۔ مؤنث
۔دکھاوا۔ دیکھو استظہار کے دوسرے معنے۔

بودویدن مصدر اصطلاحی۔ بہار و انندش
نقل نگار ہر دو از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ

(۳۵۸۴)

(۳۵۸۵)

منتشر شدن و آمدن بو باشد (صائب ؒ) بلبلان دیوانہ اند و بوی گل از اتحاد می دوند در کوچہ و بازار چون دیوانگان ؛ موافق قیاس است (اردو) بو پھیلنا۔ بو آنا۔

بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ چون صناعی صنعت کسی را بیند سعی آن می کند کہ صناعی خود بہتر از و ثابت شود و این میلان فطرت است و عیبی ندارد مگر نتیجہ لازم این است کہ صناع اول صناع دوم را دشمن خود می شمارد و فی المعنی این عداوت نیست بلکہ ذریعۂ ترقی صنعت است فارسیان چون کسی را در پیشۂ خود بمقابلۂ دیگری کوشان ترقی می بینند این مقولہ را استعمال کنند (اردو) ہمرنگ کی دو قسم ہیں ؛ صاحب محبوب الامثال نے اسکو بلا صراحت معنے اس فارسی مثل کا مرادف قرار دیا ہے لیکن صاحب آصفیہ نے (ہمرنگ کے دونے) پر اس کے معنے کچھ اور لکھے ہیں دکن میں ؛ کاریگر کی چوٹ ؛ اسوقت کہتے ہیں جبکہ ایک کاریگر کسی چیز کے بنانے میں دوسرے سے بازی لیجاے اور جان لڑائے تاکہ اپنا کام اس سے بہتر ہو (پیشہ وروں کی آپس کی عداوت) بھی کہتے ہیں۔

بودیافگان اصطلاح۔ بقول سفرنگ (در یکصدی فقرۂ دساتیر آسمانی بفرزاباد و خشوران و خشور) بمعنی موجودات **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) موجودات۔ بقول آصفیہ عربی۔ مؤنث۔ موجودہ کی جمع۔ مخلوقات۔ خلق ہستی چراچر۔ کائنات۔ دنیا۔ جگ۔ سنسار۔

بور بقول برہان و جامع بضم اول و ثانی مجہول و رای قرشت ہر دو ساکن (۱) اسپ سرخ رنگ و (۲) نر روکہ پرندہ ایست مشہور و (۳) بمعنی بیار ہم کہ آوردن باشد صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری بر معنی اول قانع و صاحب سروری ذکر معنی اول و دوم کردہ (جمال الدین عبد الرزاق ؒ) خواہی کہ بر کتف گفتی اطلس و قصب ؛ خواہی کہ در طویلہ کشتی سیس و خنگ و بور ؛ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ

اسپ سرخ رنگ ر(سرخنگ) ہم نام است۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر سہ معنی نسبت معنی سوم گوید کہ ظاہراً تحتانی را بنا بر تخفیف حذف و الف را بواو بدل کردہ باشند صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچاری فرماید کہ (۴) بمعنی خاک مائل بہ سپیدی و سیاہی **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مفرّس دانیم چراکہ بقول صاحب لغات ترکی در ترکی زبان بور بمعنی اسپی باشد کہ رنگش سرخ و مائل بسیاہی بود پس فارسیان تصرّفی خفیف در معنی کردہ اند و ہمین است وجہ تفریس و جا دارد کہ در تعریف فارسیان ابہامی راہ یافتہ و مقصودشان از ہمان اسپ باشد کہ تعریفش در لغات ترکی است اندرین صورت مفرّس نباشد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب محیط ازین ساکت و آنچہ بر تدرج نوشتہ مانقلش بر بلد رچین کردہ ایم پس این را بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و نسبت معنی سوم آنچہ خان آرزو گفتہ درست است کہ الف بہ واو بدل می شود چنانکہ تاغ و توغ و بمعنی چہارم عجبی نیست کہ معاصرین عجم از لغت بھورا کہ ہندی است بحذف ہای ہوز و الف مفرّس قرار دادہ باشند کہ بھورا در ہندی شتر رنگ یا رنگ خاکی مائل بسپیدی است و اللہ اعلم اگر مفرّس نباشد اسم جامد فارسی جدید دانیم دیگر ہیچ **(اردو)** (۱) سرخ رنگ کا گھوڑا۔ عجب نہیں کمیت ہی کو کہا ہو۔ صاحب آصفیہ نے کمیت پر فرمایا ہے۔ لاکھی رنگ کا گھوڑا۔ سُرنگ۔ سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا۔ مذکر۔ (۲) لَوا۔ مذکر۔ دیکھو بلد رچین کے پہلے معنے (۳) لا۔ امر حاضر لانا کا (۴) بھورے رنگ کی مٹی۔ مؤنث۔

بوران بقول سروری بر وزن کوران نام زنی است موجد بورانی کہ طعامی است معروف صاحب ناصری گوید کہ بضم اوّل بر وزن توران نام دختر حسن بن سہل کہ زوجۂ مامون عباسی بودہ و بورانیہ کہ طعامی معروف است بدو منسوب **مؤلف** عرض کند کہ طعام مشہور کہ می آید بورانی است و عجبی نیست کہ فارسیان

آن را بورانیه هم گفته باشند چنانکه صاحب ناصری ذکرش کرده تصفیه این بجایش کنیم خان آرزو در سراج بحوالهٔ فرهنگ رشیدی گوید که همین است (بوران دخت) دختر پرویز که پیش (آزرمی دخت) یک سال و چند ماه پادشاهی کرده و همین بود موجد بورانی و بقول صاحب قاموس و ابن خلکان (بوران دخت) بنت سهل ابن حسن زوجهٔ مامون و اول اصح است و گویند که اصل فرس به بای فارسی است یعنی دختری که به پسر نسبت دارد در شجاعت و ادراک و بعد از اختلاط عجم به عرب بهای تازی خوانده اند خان آرزو در آخرش تحقیق خود ظاهر می نماید که ظاهرا بای فارسی را بعربی بدل کرده باشند و اختلاط عرب و عجم را دخلی نیست و گوید که می تواند که نام دختر پرویز بای فارسی باشد و نام زوجهٔ مامون بهای تازی و می فرماید که صاحب برهان (توران دخت) بتای قرشت هم آورده باعتبار آنکه از نسل ملوک ترکستان بوده و این تصحیف محض است چرا که هیچکس از اهل تاریخ و لغت برین قائل نشد (انتهی کلامه) ما می گوئیم که (پوران دخت و توران دخت) هر دو بجای خود ش می آید و تصفیهٔ آن همه را انجا کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که این مبدل پوران است بر سبیل تبدیل چنانکه تپ و تب (اردو) بوران حسن بن سهل کی بیٹی اور مامون عباسی کی زوجہ کا نام ہے جو بورانی کی موجد تھی

بورانی بقول ملحقات برهان نام طعامی است که اکثر بادنجان را بریان کرده در ماست داخل می کنند و می خورند صاحب رشیدی بدیل بوران اشاره باین فرموده و صاحب سروری از مولوی معنوی سند آورده (بیت) می جوشیده برین سوختگان گردان کن ۔ پیش خامان بنه وان قلیه و وان بورانی ۔ صاحب محیط می فرماید که اسم فارسی است و بعربی رواصیر نامند و آن عبارت از لقول که در آب پخته و در روغن بریان کرده در اشیای ترش مثل ماست یا سرکه یا آب میوهای ترش مانند آب انار و سیب و به و ریباس و آب غوره و سماق و یا رب و یا شربتها اینها اندازند و تناول نمایند و آن منجمله اغذیه است مزاج آن بحسب چیزی که ازان

می سازند مختلف می باشد وملطفی ومبرد برای گرم مزاجان ودر فصل گرم نیکوست ومرتب از سرکہ ویا آب فواکہ کہ ترش مسکن صفرا وحدت خون وقابض شکم ومہیج یا ونفاخ ومضر سر دمزاجان ودیر ہضم بسبب غلظت آن ومضر صدر وریہ ومثانہ ورحم بار داست **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این بربوران مذکور کردہ اند دیگر ہیچ (**اردو**) بورانی۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا کھانا ہے جو بیگنون کے قتلے تل کر دہی مین ڈالدینے سے بن جاتا ہے۔

بورانیہ بقول ناصری بدیل بوران ہمان بورانی کہ گذشت۔ یای تحتانی وہای ہوز بنسبت بالفظ بوران مرکب

بورس بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار تجارت خانہ صاحب رہنما ترجمۂ این صرافخانہ کردہ وصاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم می فرماید کہ از لغت انگلیسی باراونیوس مفرس است۔ صاحب سواء السبیل این را معرب گوید کہ از لغت فرانساوی بورس کہ بمعنی کیسہ آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان معاصر ہمین معرب را بمعنی خاص مفرس کردہ باشند صاحب روزنامہ معتبر تر از رہنما وبول چال است پس تجارت خانہ را تسلیم کنیم واین را بضم واو وفتح رای مہملہ خوانیم (**اردو**) تجارت خانہ۔ مذکر۔ تجارت کی کوٹھی۔ مؤنث۔ کہہ سکتے ہین۔

بورق بقول ملحقات برہان بالضم چیزی است مانند نمک معرب بورہ کہ بہندی آن را کچلون گویند وبہترین آن بورۂ ارمنی است کہ آن را لطرون خوانند۔ صاحب سواء السبیل این را معرب گوید وفارسی این بورہ وتنکارہ صاحب غیاث صراحت مزید کند کہ بوا ومجہول در ترکی نوعی از آش است صاحب محیط گوید کہ معرب بورۂ فارسی است وبہندی پاپڑی لون گویند وآن نمکی است کہ در زمین شورہ زار پیدا می شود از آب ونمک وگویند مثل نمک در کنار نہرہا متکون می گردد وگاہی از نمک اشجار می سازند و

دو نوع است یکی معدنی دیگری مصنوعی و معدنی بہترین آنست و معدنی ہم پنج قسم می باشد بقول شیخ گرم و خشک در آخر دوم و گاہ خشکی آن تا سوم و اقسام آن در طبائع خود بقوت و ضعف و حدت و قبض و جلا مختلف اند جالی بقوت و غاسل بدن و خصوصاً افریقی و مقشر و منقی و مقطع اخلاط غلیظہ و منافع بسیار دارد (الخ)

مؤلف عرض کند کہ فارسیان ہمین معرب را بیشتر استعمال کنند تکمیل بحث این بر تو رہ کنیم (**اردو**) دکن مین پاپڑ کھار کہتے ہین اور یہ ترجمہ بلحاظ بیان صاحب محیط ہے اور غالباً مصنوعی کھار سے مراد ہے جو پاپڑ مین شریک کیا جاتا ہے لیکن ہمارے خیال مین بورق کا ترجمہ سہاگا ہے۔ صاحب آصفیہ نے سہاگا پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ مذکر۔ تنکار۔ تنکن۔ ایک کھار کا نام ہے جو اکثر پہاڑون سے لاکر پکاتے ہین اور وہ سونا چاندی گلانے کے کام مین آتا ہے۔

بورق بردن مصدر اصطلاحی بقول بحر مسودہ را صاف کردن **مؤلف** عرض کند کہ بفتح اوّل و دوم موافق قیاس است و لیکن بسمع ما نرسید و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) مسودہ کو صاف کرنا۔ بیبیضہ کرنا۔

بورک بقول برہان بروزن کوچک (۱) نوعی از طعام باشد و بعضی گویند کہ آش بغراست و بعضی سنبوسہ و قطاب را گویند و (۲) بمعنی شتل ہم ہست و آن زری باشد کہ در قمار ببرند و بجا ضران بدہند و (۳) زنگاری را نیز گویند کہ بر روی نان نشیند و باین معنی بفتح اوّل و زای ہوز ہم آمدہ و در عربی بمعنی مبارک باد صاحب جہانگیری بر معنی اوّل یعنی نوعی از طعام و بر معنی دوم قانع و صراحت کند کہ بہ اوّل مضموم و واو مجہول و رای مفتوح است (سبحاق اطعمہ ۱۲) صبحگاہی کہ بود از شب مستیم خمار ۔ پیش ما جز قدح بورک پر سیر میار ۔ (اثیر الدین اخیکتی ۱۲) مرا کرد ابر سخا پیشہ با تو ۔ کف دست بر زد کہ بسم اللہ اینک ۔ مذانم تو از وی

چہ بردی ولیکن پہ کنار جہان پر گہر شد ز بورک پہ (استاد عمق بخاری ۵۲) ندانم چہ بردی درین بازی نرد
کہ بُرد و ترا ہر دو گیتیست بورک پہ صاحب رشیدی ہمزبان جہانگیری۔ صاحب سروری بذکر معنی اول و دوم برای
معنی سوم از سراج الدین راجی سند آورده کہ بصفت بخیل گوید (۵۳) تا تواند گفت نان را می خورم بانان
خورش پہ می گذارد تا بران از کہنگی بورک فتد پہ و فرماید کہ در فرہنگ بمعنی سوم بفتح باو زای معجمہ آمدہ
و این اصحست اما در نسخۂ میرزا و دیگر نسخ ہمان کہ بالا مذکور شد صاحب ناصری ذکر ہر سہ معنی کرده و
صاحب جامع معنی سوم را ترک فرموده صاحب سواد السّبیل می فرماید کہ (۴) مرادف بورق است
کہ گذشت و این ہم معرب باشد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم نسبت معنی سوم گوید کہ بہ رای
مہملہ خطاست و بدین معنی بہ زای ہوز باشد صاحب غیاث بر معنی اول قانع و صاحب مؤید بر معنی سوم
قناعت فرموده می فرماید کہ بالفتح رنگار شکلی کہ بروی نان کنند و امثال آن و بہندش کھنگہندی خوانند مؤلف
عرض کند کہ ما اشارۂ این بمعنی اول بر (برگ بجرا) ہم کرده ایم و در اینجا عرض می شود کہ اصل این برگ باشد
کہ فارسیان بزیادت واو طعامی را نام کردند کہ بشکل برگ می سازند از قبیل آش برگ و بور بمعنی آشی در سنسکرت
ہم آمده و بمعنی دوم و سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی چہارم عجبی نیست کہ تسامح صاحب سواد السّبیل
باشد کہ بورک بمعنی بورق نیامده معلوم می شود کہ او بلحاظ تعریب بورق خیال کرد کہ فارسی آن بورک باشد و
عجب آنست کہ بورک را ہم معرب قرار داد مخفی مباد کہ بوزک بہ زای ہوز کہ بمعنی سوم می آید مبدل این باشد
چنانکہ برغ و بزغ (اردو) (۱) دیکھو آش برگ (۲) وہ روپیہ جو قمار بازی مین صرف ہو مذکر (۳)
پھپھوندی بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث وہ سفید سفید تہ جو کسی چیز پر رطوبت کے باعث کائی کی طرح جم
جاتی ہے جسکو دکن مین بُور کہتے ہین (۴) دیکھو بورق۔

بورنگ بقول برهان وناصری وجامع وسروری بروزن هوشنگ نوعی از ریحان کوهی. صاحب محیط می فرماید که بادروج است وماذکر بادروج بر اوقیمن کرده ایم ودرینجا همین قدر کافی است که ترکیب این بالفظ بوو رنگ است ولس یعنی نباتی که بوی خوشی ورنگ خوشی هردو دارد. اسم جامد فارسی زبان است (**اردو**) دیکھو اوقیمن۔

بورو بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ بضم اول وثالث در فارسی زبان یعنی قرنا وشیپور که هنگام صید وشکار نوازند (بورہ زن) نفیری را گویند

مؤلف عرض کند که از معاصرین عجم بتحقیق پیوست که اگر این فرنا مخصوص است به شکار بور که بجایش گذشت واو ازش همچو آواز بور می برآید وبوران برین آواز از هر طرف جمع می شوند وشکار خوشی بدست می آید۔ واو نسبت بر لفظ بور زیاده کرده اند که به معنی منسوب به بور است چنانکه هند وهندو وکنایه از نفیری خاص۔ فارسیان این را بمعنی عام یعنی مطلق نفیر شکار استعمال کردند وحق آنست که این نفیر برای غیر پرند تائید شکار می کند وبرای بور بهترین ذریعۂ شکار (**اردو**) وہ خاص نفیر ہے جو پرند کے شکار میں بجائی جاتی ہے خصوصاً لوے کے شکار میں جسکی آواز سے [illegible] جمع ہوجاتے ہیں (مؤنث)

بورورہ اصطلاح۔ بقول برهان بضم اول وثالث بواو رسیده ورای قرشت مفتوح (۱) نام پادشاهی و (۲) نام جزیرۂ ایست در جانب شمالی که شنقار را از انجا آورند وآن پرنده ایست سفید وشکاری از جنس سیاه چشم وگویند مردم آن جزیره همه ذال وسفید موی می باشند صاحبان ناصری وجامع وانند همزبان برهان **مؤلف** عرض کند که عجبی نیست (بورورہ) نام پادشاه جزیرۂ (بورورہ) باشد یا بالعکس آن که های هوز برای نسبت است واللہ اعلم بحقیقة الحال حیف است که از وجه تسمیه وتعریف مزید قاصریم (**اردو**) بورورہ (۱) ایک پادشاہ اور (۲) ایک جزیرہ کا نام ہے۔ مذکر۔

بورہ بقول برہان بروزن شورہ (۱) چیزیست مانند نمک وآن را زرگران بکار برند و (۲) شکر سفید را نیز گویند و معرب آن بورق و بعربی نطرون خوانند و گویند اگر قدری از بورہ با صدف بسایند و در بینی زن بارمند اگر آن زن عطسہ کند دوشیزہ بود و اگر نکند دوشیزہ نباشد و بورۂ ارمنی همان است صاحب ناصری بذکر هر دو معنی بالا گوید که در لغت دری (۳) بمعنی بیا چنانکه با باطاهر گفته (ه) بورہ یکشو منور کن وثاقم ۔ مهل در محنت روز فراقم ۔ بجفت وطاق ابروی تو سوگند ۔ که موجفت غم تا از تو تاقم ۔ صاحب جامع بر هر دو معنی اوّل قانع صاحب سواء السّبیل بر بورۃ گوید که معرّب باورۂ فارسی است وصاحب غیاث بذکر معنی اوّل گوید که در هندی ایرا سهاگا نامند وصاحب مؤیّد گوید که در طب بورۂ ارمنی شورہ را نام است و در لسان الشّعرا بورہ بمعنی شکر بسته صاحب محیط ذکر این بذیل بورق کرده که گذشت **مؤلّف** عرض کند که بورا در هندی نوعی از شکر و برادہ و سائیده وسفوف هر چیز (کذا فی السّاطع) پس فارسیان به تبدیل الف با های هوّز (چنانکه یاسا و یاسه) بمعنی اوّل و دوم استعمال کردند و بمعنی سوم امر حاضر باشد از مصدر لغت دری که تحقّق نشد و محقّقین فارسی زبان ذکرش نکرده اند **(اردو)** (۱) سهاگہ ۔ مذکر (دیکھو بورق (۲) سفید شکر مؤنث (۳) آ ۔ آنا کا امر حاضر ۔

(۱) **بورۂ ارمنی** اصطلاح ۔ صاحب محیط بر (۱) گوید که همین است که از اقسام بورق است و بر (۲) می فرماید که اسم فارسی بورق رومی است و بر (۳) می طراز د که بفارسی نطرون است **مؤلّف** عرض کند که همان بورہ که گذشت **(اردو)** (۱) و (۲) بورہ کی اقسام سے دو قسم (۳) دیکھو بورہ کے دوسرے معنے ۔

(۲) **بورۂ سفید**

(۳) **بورۂ سلیمانی** بورۃ الغرب و بورق الصّناعت

بورہ کباب اصطلاح ۔ بقول بحر بالضّم گوشفندی را گویند که در سیخ کشیده بمرتبه بریانش کنند که بالای او

بترکد و تار تار شود صاحب مؤید گوید که چون گوسپند وحلوان و امثال آن در سیخ روغن نیک کرده بپزند بارها اندک اندک بالا بطرف قد کبابش نهایت لذیذ می شود صاحب شمس گوید که گوسپندی یا بزی که بر روغن سیخ کنند **مولف** عرض کند که یکی از علمای معاصر عجم برین تعریف ریشخندی کرد و با ما گفت که لله العجب چه جور تعریف است که حقیقت جویان زبان فرس را بترکستان می برد (بوره کباب) کبابی را نامند که در بریان شدن خیلی نرم میشود که در چاویدن زود باریک و سفوف مانند شکر می نماید و بعض حلوان را هم بدین اسم موسوم کنند یعنی حلوانی که (بوره کباب) است یعنی کباب لذیذ دارنده (**اردو**) وہ کباب جو خستہ ہو یا وہ بکرے کا بچہ جس کے کباب خستہ ہوں۔ مذکر۔

بوریا بقول بهار ترجمهٔ حصیر و باریا معرب آن۔ صاحب ناصری گوید که معروف است یعنی حصیری که در خانه اندازند۔ صاحبان هفت و انند هم ذکر این کرده اند صاحب سوار السبیل بدیل بوریا ذکر معربش (باریا) کرده و خان آرزو گوید که حصیری که از نی بافند و فرماید که از کنز اللغة معلوم می شود که عربی است و باریا نیز به همین معنی لیکن در صراح بحوالهٔ اصمعی نوشته که این فارسی است و عربی آن باری و بوری و باریه **مولف** عرض کند که معاصرین عجم هم این را لغت فرس دانند و بر زبان دارند ولیکن محققین اهل زبان اعنی سروری وجامع ازین ساکت و ما باعتبار ناصری این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (صائب ه) شکست نقش مراد است بوریای مرا ؎ نسیم فتح قلم می کند لوای مرا ؎ (ولهٔ ه) فقر را با نقشبندان تعلق کار نیست ؎ هستی از تن پروران تا بوریا می بایدت ؎ (انوری ه) بدین مایه زر بیش برخیمه منگر ؎ که در اندرون بوریائی مدارد ؎ (**اردو**) بوریا بقول آصفیه مذکر دیکھو بلاج۔

(الف) **بوریا باف** اصطلاح۔ بهار ذکر الف بردارش (آصفی) ذکر (ب) بدون صراحت معنی

(ب) **بوریا فتن** کرده از معنی ساکت و زلهٔ کرده۔ صاحب انند نقل نگار بهار **مولف** عرض کند

که (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسیکه بوریا می بافد و (ب) مصدرش بمعنی حقیقی یعنی بافتن بوریا (سعدی ؎) نه دهد هوشمند روشن رای ۔ بفروماید کارهای خطیر ۔ بوریا باف گرچه بافنداست ۔ بر نبندش بکارگاه حریر ۔

(اردو) (الف) بوریا باف بقاعدہ فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہین جو بوریا بُنے ۔ بوریا بنانے والا ۔ (ب) بوریا بُننا ۔

(الف) بوریا پوش
(ب) بوریا پوشی
اصطلاح ۔ (الف) بقول بہار کنایہ از غایت مفلس و نکبتی کہ برای پوشیدن غیر بوریا نداشتہ باشد ۔ صاحب انند ہمزبانش (میرزا طاہر وحید ؎) ہوس آتشین رخی دارد ۔ ہر کجا رند بوریا پوشی است ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر (ب) بمعنی کمال نکبت و افلاس کردہ وسندش ہمان شعر میرزا طاہر وحید است کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ تحتانی در (بوریا پوشی) در مصرع ثانی برای وحدت است نہ مصدری و محقق ہند نژاد سکندری خورد کہ یای مصدری معروف خیال کرد و بر بمعنی شعر غور کرد البتہ از کلام طالب آملی سندش یافتہ ایم (ب) نیم صحن حریم دیر کاطلس پوش بنشینم ۔ زمین مسجد جز بوریا پوشی نمیدانم ۔ حالا عرض می کنیم نسبت معنی این کہ در کلام طالب آملی بمعنی حاصل بالمصدر است و بس وجا دارد کہ بمعنی مفلسی ہم گیریم پس الف اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بوریا پوشندہ و کنایہ از مفلس و (ب) حاصل بالمصدر (بوریا پوشیدن) بمعنی حقیقی و کنایہ از مفلسی **(اردو)** (الف) مفلس ۔ نادار (ب) مفلسی ۔ ناداری ۔ مؤنث ۔

(الف) بوریا کوبی
(ب) بوریا کوفتن
اصطلاح ۔ (الف) بقول برہان کنایہ از ضیافتی باشد کہ در خانۂ نوکنند صاحبان رشیدی و بحر و بہار و (خان آرزو در سراج و چراغ) ذکر این کردہ اند میرزا شیرازی ؎) مسجدی ہر کہ ساخت پاکوبی ۔ کند از ذوق بوریا کوبی ۔ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از بمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ جشن کردن و ضیافت احباب کردن در خانۂ نو باشد و (الف)

حاصل بالمصدر (ب) (اردو) (الف) گھر کی ٹھنڈک (ب) گھر کی ٹھنڈک کرنا۔ یہ دکن کا محاورہ ہے نوتیا مکان مین جسدن فروکش ہوتے ہین یہ تقریب منائی جاتی ہے

بوریا و نفت و آتش از برای کسی بہم آوردن مصدر اصطلاحی وارستہ نفت را بطای حطی نوشتہ و کلمۂ آز حذف کردہ گویند کہ در صدد سوختنش بودن چہ در ولایت عاصی واجب القتل را در بوریا می پیچند و نفط و آتش دران زنند تا زود سوختہ شود (داعی انجدانی ؎) و در بیشۂ ماشیر و شی می باید ہا کہ ران را عصا کشی می باید ہا از فقر رسید بوریائی مارا ہا اندک نفطی و آتشی می باید ہا صاحب بحر ہمزبان وارستہ بہار بہ تبدیل بعض چنانکہ قائم کردہ ایم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ نفط بالفتح والکسر بقول منتخب روغنی است معروف و بکسر فصیح تر است محققین عرب نفط را معرب گفتہ اند از نفت فارسی مخفی مباد کہ سند بالا رسم و آئین سوختن مجرم خونی را ظاہر می کند ولیکن لفظاً برای این مصدر اصطلاحی بکار نمی خورد (اردو) کسی کو بوریا مین لپیٹ کر اور تیل چپڑ کر جلانا۔ یہ سزا عجم کے خونی مجرمون کی ہے۔

بوریختن مصدر اصطلاحی بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت صاحب انداقل بخارش **مؤلف** عرض کند کہ مخلوق کردن قضا و قدرست بورا (شیخ سعدی ؒ) بوی زلفی بگریبان و فا ریختہ اند ہ طرفہ شوری بدماغ دل ما ریختہ اند ہ (اردو) بوپیدا کرنا۔

بوریطیش بقول برہان با ثالث بہ تحتانی رسیدہ و طای حطی مکسور بشین قرشت زدہ یونانی خوبہ ست کہ آن را مرقشیثا گویند و آن چند قسم است و بعربی حجر النور خوانند و در دواہای چشم بکار برند و گویند اگر بر گردن کودک بندند نترسد صاحب محیط ذکر این بہ سین مہملہ عوض معجمہ کردہ حوالۂ مرقشیثا کند و بر مرقشیثا ہر چہ نوشت ما آن را بر ارشد بیان کردہ ایم و از نکہ این اسم اکثر بر زبان فارسیان است ما این را در ین کتاب جا دادیم (اردو) دیکھو ارشد کے پہلے معنے۔

بوز بقول برہان بالفتح اوّل وسکون ثانی وزای ہوز سبزی کہ بوجہ رطوبت بر روی نان وجامہ وگلیم وپلاس وامثال آن بہم رسد وصاحب جہانگیری می فرماید کہ این را بوزک ہم خوانند صاحبان رشیدی وناصری وجامع وسروری وسراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است عجمی نیست کہ لفظ بور را بزیادت زای ہوز در آخرش (چنانکہ کشاور وکشاورز) برای این معنی وضع کردہ باشند کہ بہ لاحقہ از رطوبت۔ بوی ناخوشی دارد وآنچہ ہندیان دکن این را بوج گویند مبدل این باشد یا فارسیان بوج را متفرس کردہ باشند بہ تبدیل جیم بزای ہوز چنانکہ چوجہ وچوزہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (**اردو**) پھپوندی۔ مؤنث دیکھو بورک کے تیسرے معنے۔

(۲) **بوز**۔ بقول برہان بالفتح زنبور سیاہ را نیز گویند کہ بر روی گلہا نشیند صاحب جہانگیری صراحت مزید کند کہ این را بہ ہندی بھونرہ نام است صاحبان رشیدی وناصری وجامع وسروری وسراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بزر کہ بہمین معنی بر معنی چارمش گذشت اصل است کہ اشارۂ این ہمدر انجا گذشت پس این را مزید علیہ آن دانیم بزیادت واو (**اردو**) دیکھو بزر کے چوتھے معنے۔

(۳) **بوز**۔ بالفتح بقول برہان وناصری تنۂ درخت را گویند خان آرزو در سراج می فرماید کہ قوی بدین معنی بہ بای فارسی آوردہ وہر دو صحیح است کہ بہم بدل شود صاحب مؤید این را بحوالۂ شرف نامہ آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ آن اصل است واسم جامد فارسی زبان واین مبدل آن چنانکہ معاصرین عجم خیال می کنند واین قسم تبدیل در فارسی زبان آمدہ چنانکہ اسپ واسب (**اردو**) تنہ دیکھو برز کے تیسرے معنے

(۴) **بوز**۔ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج بضم اوّل وثانی مجہول اسپ نیلہ کہ رنگش بسفیدی گراید **مؤلف** عرض کند کہ ترکیان بوز اسپ سفید را گفتہ اند (گذا فی لغات ترکی) پس جاوداں

کہ فارسیان بہ تصرف خفیف در معنی این را متفرس کردہ باشند مخفی مباد کہ چون اسب سبزہ رنگ پیر شود سپید می گراید و ہمین را نیلہ گویند کہ در سپیدی نیلگونی نمایان باشد و محض سپید را نقرہ خنگ نام است پس ترکیان اسپ نقرہ را بوز گفتند و فارسیان اسپ نیلہ را دیگر ہیچ (اردو) نیلا گھوڑا مذکر۔

(۵) **بوز** بضم اول بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج اسپ جلد و تند و تیز را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسپ نقرہ یا نیلہ بسیار جلد و تند و تیز می باشد چنانکہ مشہور است پس فارسیان نظر بر معنی چارم بر سبیل مجاز ہر اسپ جلد و تند و تیز را بوز گفتند دیگر ہیچ (اردو) تیز گھوڑا۔ مذکر۔

(۶) **بوز** بضم اول بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج مردم تیز فہم و صاحب ادراک باشد بر سبیل استعارہ چنانکہ مردم بی ادراک و کم فہم را کوودن نام است (مولوی معنوی ؎) شاگرد تو من باشم گر کودن و گر بوزم ؎ تا زان لب خندانت یکخندہ بیاموزم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ این استعارہ از معنی پنجم قائم شد کہ گذشت (اردو) تیز فہم شخص۔

(۷) **بوز** بالفتح بقول رشیدی و ناصری بمعنی گرداب و خان آرزو در سراج بدین معنی بہ زای فارسی آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ آن اصل است و این مبدلش کہ زای فارسی بہ زای ہوز بدل می شود چنانکہ ژند و زند (اردو) گرداب۔ مذکر۔ دیکھو برژ کے تیسرے معنے۔

(۸) **بوز** بقول ناصری بضم اول و ثانی گرانی و سنگینی تپ و حرارت باشد خان آرزو در سراج بمعنی رابر بوژ بوا و معروف و زای فارسی آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ آن اصل است و این مبدلش چنانکہ ژند و زند ما بر اعتبار صاحب ناصری کہ محقق اہل زبان است این را درست دانیم (اردو) تپ اور بخار کی سخت حرارت۔ مؤنث۔

بوزرا اصطلاح - بقول ناصری مرادف (بوفرا) با اول مضموم و وای مجهول - ادویهٔ حارّه را گویند که در طعام ها بپزند مانند دارچینی و قرنفل و زیره و فلفل که آنها را بپارسی گرم دارو و بوفرا خوانند که بو و رائحهٔ طعام را بیفزاید و فرماید که بعربی آن داروها را توابل و ابزار گویند و با زای پر جمع آن - صاحب انتد نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که مخفف (بوفرا) یا بنفسه اسم فاعل ترکیبی (**اردو**) گرم مصالح دیکھو (ادویهٔ گرم).

بوزار اصطلاح - بقول برهان بضم اول و ثانی مجهول و زای نقطه دار بالف کشیده به رای بی نقطه زده ادویهٔ حارّه یعنی داروی گرمی که در طعام ها ریزند - صاحبان جهانگیری و رشیدی و جامع ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که مرکب از بو بمعنی رائحه و زار بمعنی کثرت از عالم گلزار و بازار و چون از دواهای گرم مذکوره بوی خوش بسیار در طعام پیدا شود بدین نام نامیده اند و العلم عند الله سبحانه **مؤلف** عرض کند که همین است خیال ما هم

(**اردو**) دیکھو (ادویهٔ گرم)

بوزاغ اصطلاح - بقول شمس اسپ خنگ یعنی سفید رنگ - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که بوزه به همین معنی بر معنی چارمش گذشت الف و عین معجمه را زاید دانیم و بدون سند استعمال این لغت را معتبر ندانیم صاحب شمس از محققین بی تحقیق است (**اردو**) دیکھو بوزه کے چوتھے معنے -

بوزاک اصطلاح - بقول شمس بضم اول و واو مجهول و کسر زای منقوطه - عذرخواهی و بهانه و قیل معذرت و حجت - سندی که از کلام سعدی پیش کرد برای پوزش است نه بوزاک **مؤلف** عرض کند که محققین برهان کنندهٔ لغات فرس و خطاطان غلط نگار بر فارسی زبان ستم کرده اند معلوم می شود که پوزش را بوزاک نوشت که بجایش می آید و این تصرّف از سندش ظاهر می شود و الله اعلم بحقیقة الحال - بالجمله همه محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت بدون سند

استعمال مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو پوزش۔

بوزدان اصطلاح بقول محیط ہمان بوزیدن است و بر بوزیدن گوید کہ بضم بای موحدہ وسکون واو وکسر زای معجمہ و سکون یای تحتانی وفتح دال مہملہ والف وسکون نون اسم عربی است و بیونانی بولوزیون و بفارسی بوزدان و بہندی ستاوری نامند واین غیر ستاور است بخصیت سفید بحجم وطول یک انگشت بنات آن مجہول الماہیت بعضی گویند کہ از ادویہ مغتیہ در مصر و بلاد ہند یافتہ می شود و بقول صیدنہ گوید کہ بوزیدان اسم فارسی است و در ہندی (شدوار) نامند و آن دو قسم است غلیظ و دقیق و بہترین آن سفید غلیظ کثیر الخطوط خشن گرم در اول وخشک در دوم و در ان رطوبت فضلیہ و ملطف و منافع آن قریب بہ سورنجان بہ مہی و محرک جماع و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بوز بمعنی گرانی و سنگینی تب بر معنی ہشتمش گذشت و از نیکہ گرم در اول است فارسیان این را بوزدان نام کردند از قبیل قلمدان کہ دان در فارسی زبان بقول برہان بمعنی ظرفیت می بخشد (اردو) ستاور بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث۔ بوزیدان۔ ایک دوا کا نام صاحب محیط نے بوزیدان پر کہا ہے کہ یہ ستاور کے سوا ہے صاحب جامع الادویہ نے بھی ستاور کا ذکر کیا ہے اور اُسکی تعریف بوزدان کی تعریف مذکورہ بالا سے ملتی جلتی ہے۔ شدوار کا ذکر کسی محقق نے نہیں کیا اور خود صاحب محیط نے بھی اس کا مستقل ذکر نہیں فرمایا۔ صاحب مخزن الادویہ اور بحر الجواہر نے بوزیدان کا ذکر کیا ہے اور دوائے ہند مانا ہے لیکن اس کے ہندی نام کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

بوزدن از چیزی مصدر اصطلاحی بقول بہار بمعنی (۱) بودادن و (۲) بوآمدن ازان صاحب انند نقل نگارش (میر خسرو ۱۲) ای فاختہ زنالہ زن آتش بہ بوستان بہ کان گل امید نیست کہ بوی وفا زند (ولہ ۱۲) بہ بزم شاہ نرگس مست رفت و بوزندہ ترسم کہ نرگسو خلق شاہ ہر دو عالم در دہان دارد (ولہ ۱۳) دل

دامنت گرفت رها چون کند کسی ؛ پیری که بوی یوسفش از پیرهن زداست ؛ **مؤلف** عرض کند که معنی اول متعلق است به بوزدن چیزی و معنی دوم تعلق دارد با این ـ

(اردو) (۱) کسی چیز کا بو دینا ـ (۲) کسی چیز سے بو آنا ـ

(الف) **بوزدن زخم از چیزی** مصدر اصطلاحی خان آرزو

(ب) **بوزده** در چراغ هدایت نسبت (ب) گوید که بمعنی ضرر رسیده از بوچنانکه فلک زده و شراب زده (میرنشی ع) باز زخم کهنم بوزده از بوی کسی است ؛ صاحب بحر نقلش برداشته ـ بهار بر ـ ـ ـ

بوز کرده وطرز بیانش این را مرادف جمله معانی بوز
قرار می دهد وهمین جور است طرز بیان خان آرزو
در سراج **مؤلف** عرض کند که بورک به رای مهمله
عوض زای هوز بجایش گذشت ومعنی سوزش موافق
معنی اول بوز وماحقیقت ماخذش همدر انجا بیان
کرده ایم در اینجا همین قدر کافی است که این مبدل آنست
به تبدیل رای مهمله به زای هوز چنانکه برغ وبزغ مخفی
مباد که کم غوری محققین همین سند شاعر را بر بورک هم
قائم کرده نیم که شاعر در کلام خود استعمال بوزک
کرده یا بورک والله اعلم (اردو) دیکھو بورک اور بوز

بوزکند اصطلاح - بقول برهان بضم اول وفتح کاف
وسکون ثانی وثالث ونون ودال ابجد صفه وایوان
را گویند وفرماید که بارای قرشت هم بنظر آمده صاحبان
ناصری وجامع ورشیدی ذکر این کرده اند خان آرزو
در سراج گوید که بذای هوز صحیح است نه برای مهمله **مؤلف**
عرض کند که مرادف بچکم یعنی سوزش که اسم جامد فارسی
زبان است فارسیان از همان لغت این را مزید علیه
ومبدل آن قرار داده اند یعنی واو بعد موحده زیاده کرده
چنانکه افتادن واوفتادن ومغل ومغول ودال آخر
هم زائد چنانکه شفتا لو وشفتالو ودجیم فارسی بدل شده به
زای هوز چنانکه بچنگ وپزشک ومیم بدل شده به نون
چنانکه کجیم وکجین - تصرف در اعراب چیزی نیست که نتیجهٔ
لغت ولهجهٔ مقامی است یعنی فتح اول بدل شده به ضمهٔ
واین قسم تصرف ها بنا واقفیت از ماخذ بر زبان عوام
راه می یابد ورفته رفته خواص هم استعمالش کنند بای
حال این هم اسم جامد است وبس وانچه ذکر ابورکند
بدای مهمله عوض زای هوز بیان آمد خلاف اصل است
واگر سند استعمالش بدست آید یا اعتماد بر قول محققین
اهل زبان کنیم آن را هم مبدل این دانیم که زای هوز
بدل می شود به رای مهمله چنانکه برغ وبرغ دیگر هیچ
صاحب سروری این را بکاف فارسی هم آورده وآن
را هم مبدل این دانیم چنانکه کند وگند (اردو) دیکھو
بچکم کے تیسرے معنے -

بوزمند اصطلاح - بقول برهان با میم بر وزن ناخدا گوسپند

گیاهی باشد بغایت خوشبوی و فرماید که بارای مهمله هم نظر آمده صاحب سروری می فرماید که در مؤید به باء فارسی هم آورده و صاحب جامع می فرماید که بوزه هم به همین معنی می آید که مرادف این است یکی از علمای معاصرین عجم گوید که این گیاه معروف است که در هند هم دیده ایم چون از زمین برکنند بوی خوش پیدا می شود و ما دامیکه کنده نمی شود بوی متشر نمی کرد و زنبوران دائما بر این گیاه سیر می کنند و خوراک ایشان است. صاحب محیط ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که از تعریف مزید قاصریم و نسبت ماخذ تو انیم قیاس کرد که ترکیب لفظی این از قبیل برومند و خردمند که مند به معنی صاحب است پس معنی لفظی این صاحب زنبور و زنبورداره که بوز بمعنی زنبور سیاه بر معنی دوش گذشت و الله اعلم بحقیقة الحال و آنچه به رای مهمله و باء فارسی می آید مبدل این چنانکه بزغ و برغ و تب و تپ و حقیقت بوزه را بجایش عرض کنیم (**اردو**) ایک نہایت خوشبو گھاس۔ مؤنث

بوزه بقول برهان بضم اول و فتح ثالث و سیم مرادف بوز سند است که گذشت صاحبان سروری و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مبدل و مخفف (بوزسند) است که نون بدل شد به های هوز چنانکه کران و کراه و دال مهمله حذف شد چنانکه زود تر و زوتر (**اردو**) دیکھو بوزسند۔

(الف) **بوزنه** بقول برهان الف بضم اول و کسر ثالث و فتح نون میمون را گویند و بعربی حمدونه خوانند و هم او

(ب) **بوزینه** نسبت ب گوید که بروزن میچینه بوزنه باشد صاحب جهانگیری بوزنه و بوزینه و بوزمینه هر سه را آورده (حکیم خاقانی ب ه) به ریش تیس و به بینی پیل و غبغب گاو ی بخرس رقص کن و بوزینه لعب کن صاحبان رشیدی و جامع هم ذکر هر سه کرده اند صاحب ناصری هم هر سه را آورده گوید که جانوریست معروف که بسیار زیرک و هوشیار است خان آرزو در سراج بذکر بوزینه ضمنا ذکر الف کرده و بحوالهٔ محققین می فرماید که از بعضی مردم توران هم شنیده شد بهار ذکر بوزنه کرده می گوید که بکسر زای تازی مخفف ابوزنه به تشدید نون

که در عربی کنیت میمون است و آن را بفارسی کپی خوانند وگاه تصرف کرده بوزینه باشباع تحتانی بعد الزا و بوزنینه بزیادت نون قبل تحتانی نیز استعمال کنند و می تواند که بوزینه مخفف ابوزینه باشد و تحتانی دران عوض نون اول بود برقیاس دینار که در اصل دنّار به تشدید نون بوده و برین تقدیر یای اشباع نباشد زیرا که تخفیف لفظ عربی در فارسی شایع است بخلاف زیادت در لفظ عربی و به نقل سند حکیم خاقانی می فرماید که در ان لفظ بوزینه مستعمل نه بوزنینه و نسبت وزن شعر کوه کنیده وگاه برآورده **مؤلف** عرض می کند که چرا خیال نکنیم که دران لفظ بوزنینه مستعمل که بحتی در وزن شعر باقی نمی ماند بای حال بوزنه اصل است و بوزینه و بوزینه مزید علیه آن مخفی مباد که (ابوزنه) در عربی آمده که کنیت همدونه باشد تکمیل بحث بر بوزینه کنیم که می آید (**اردو**) دیکهو بنهامه۔

بوزه بقول برهان بروزن کوزه (۱) شرابی باشد که از آرد برنج و ارزن و جو سازند و در ماوراء النهر و هندوستان بسیار خورند و (۲) تنه درخت را نیز گویند صاحب جهانگیری نسبت معنی اول بر معروف قانع و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب سروری نسبت معنی اول گوید که شرابی باشد که ترکان سازند و بحوالهٔ شرفنامه ذکر معنی دوم هم کرده و فرماید که بای فارسی هم آمده (ابن یمین ؎) زدونان چون طمع داری گرمهای جوان مردان مخور داند که در عشرت شرابی نماید از بوزه ؛ صاحب رشیدی بذکر معنی اول گوید که تنهٔ درخت را نیز هم گویند صاحب ناصری بر معنی اول قانع و صاحب جامع در هر دو معنی همزبان برهان۔ صاحب سوا السبیل این را معرب داند بمعنی اول بهار هم بر معنی اول قناعت کرده خان آرزو در سراج بر نقل هر دو معنی اکتفا کرده صاحب محیط بر بوزه می فرماید که اسم فارسی است و معرب آن بوزج و بعربی فقاع و بیونانی زوفوس و بروی بقاعین نامند و بفارسی سوراک آب و همگل نیز خوانند و آن

شراب کوامیخ است متحد از آرد جو عجین مدفون در زمین تا چهل روز و گویند که آن فقاع است و نوعی از نبیذ و طبیعت آن بسبب چیزی که از ان می سازند مختلف و آنچه از جو سازند مدر بول و مرطب بدن و جهت سرفه و امراض حاره نافع و مضر گرده و مثانه (الخ) **مؤلف** عرض کند که عجبی نیست که فارسیان بر بوزه که بمعنی اسپ تند و تیز بر نشان سنجیش گذشت های نسبت زیاده کرده شرابی را نام کردند که تند و تیز می باشد و بمعنی دوم مزید علیه بوزه که بر نشان سنجش بهمین معنی گذشت (**اردو**) (۱) ایک قسم کی شراب جو غلوں سے بنائی جاتی ہے۔ (۲) دیکھو بوزہ کے تیسرے معنے۔

بوزه چی اصطلاح۔ بقول بهار آنکه بوزه و شراب بفروشد (یعنی ه) شهری خراب بوزه چی و چشم مست اوست ؎ پیر و جوان سبوی کش و می پرست اوست ؎ از دست بی شرابی و درد سر خمار ؎ بیچاره ایم و چاره ما هم بدست اوست ؎ صاحب انند نقل نگارش صاحب برهان بر چی گوید که بکسر اول و سکون ثانی چون در آخر کلمه ترکی افزاینده او را معنی فاعلی کند همچون بشماقچی و یا لانچی که کفش گر و دروغ گوی را گویند (الخ) **مؤلف** عرض کند که قاعده بیان کرده برهان متقاضی آنست که ما بوزه را هم لغت ترکی خیال کنیم و چنان نیست بلکه لغت فارسی است و فارسیان چی را مال فارسی زبان دانند و بالغات فارسی هم مرکب کنند و همین یک مثال اوست و نقارچی و امثال آن هم بالجمله این مرکب فارسی زبان است و تکمیل بحث چی بجایش می آید (**اردو**) شراب اور بوزہ فروخت کرنے والا۔ مذکر۔

بوزه کباب اصطلاح۔ بقول طحقات برهان بضم اول آنست که چون بره در سیخ کشند یا در روغن بریان کنند از تاب حرارت آتش جابجای آن می ترکد که آن پاره ها را از ان جدا می کنند و می خورند و بره کباب می گویند بغایت لذیذ است **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی است کباب شده

به بُز واو بعد موحده زائد برای اظهار ضمه و های هوز برای نسبت و این قلب اضافت باشد (اردو) خسته کباب - مذکر -

بوزیدان اصطلاح - بقول برهان باد ال ابجد حورنجان دارویست که از مصر آرند و بعربی مستعجل خوانند و بجهة فربهی استعمال کنند - صاحب جامع همزبانش **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت این را بربوزدان بیان کرده ایم که گذشت (اردو) دیکھو بوزدان -

بوزینه بقول صاحبان برهان و سروری و رشیدی و جامع و جهانگیری و ناصری و سراج مرادف همان بوزنه که گذشت و ماحقیقت این را همانجا بیان کرده ایم صاحب محیط گوید که اسم فارسی است و بفارسی میمون هم گویند و کپی هم خوانند و بعربی قرد و دبتر کی پنجی و بهندی سرخ روی را بندر و سیاه روی خاکستری بدن را لنگور و منهومان مانند و بعضی نساس را نیز از قسم میمون شمرده اند و در ممالک فرنگ و چین وغیره اقسام دیگر نیز می شود بعضی بصورت بسیار شبیهه به انسان و بعضی بی دم و بعضی با دم کوتاه بالجمله حیوانیست مشهور و اشبهه بانسان و بمناسبت مزاج انسان مزاج آن گرم و خشک است و طلای خون آن جهت منع روئیدن موی مجرب و خوردن آن گرما گرم باعث گنگی زبان در ساعت و از خواص آنست که چون پوست بوزینه بر درخت ثمردار که آنرا خوف سرمازدگی باشد ببندند مانع ازان آید و چون از پوست آن غربال سازند و هر غله را که دران بیزند و زراعت آن کنند از آفات ملخ محفوظ می ماند و گفته اند که میمون چون طعام مسموم را ببیند فریاد می نماید و می ترسد (الخ) (اردو) دیکھو بوزنه -

بوزینه به نقل آدم انسان نشود مقوله صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مقصود ازین مقوله آنست که آدمیت مخصوص بانسان است اگر

بوزینه که شبیهه به انسان است در بعض کارها نقل انسان کند انسان نمی شود فارسیان این مقوله را بحق کسی استعمال کنند که در کارهای او آورد و ساختگی نمایان باشد روزی ما مشاهده کردیم که در محفلی یکی از هندیان بلباس انگلیسی آمد و در گفتگوی هندی هم لب و لهجهٔ انگلیسیان استعمال می کرد یکی از عجم که موجود بود همین مقوله را خواند مقصود آنست که نقل نقل است و اصل اصل باشد و نقل اصل نمی شود (اردو) دکن مین کہتے ہین "بندر انسان نہین ہوسکتا"

بوزینه را با درود گری چه کار مقوله صاحبان خزینهٔ الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که این مرادف (کار بوزینه نیست نجاری) که بجایش می آید فارسیان چون کسی را بکاری مشغول بینند که حوصلهٔ آن ندارد گویند (هر کاری و مردی) و نیز (کاری که نه کار تست زنهار مکن) و گویند که یکی از عجمیان نجاری می کرد و بوزینه از دور تماشای آن می ساخت چون نجار چوبی سطبر را با تره برید و بقاعدهٔ نجاران چوبکی در شگاف کرد تا شگاف باقی ماند و سهولت در اره کشی شود و دقیقه چند بکار دیگر رفت بوزینه بجای آن نشسته اره کشی می کرد و غافل ازین بود که خصیه های او داخل شگاف فرو رفته همدرین حالت چوبی که در شگاف بود بناواقفیت نتیجه از شگاف بیرون کرد تا شگاف بهم پیوست و فوله ها را نتوانست بیرون کرد تا شگاف کرد و نوبت بامداد شش نرسید و بمرد ازین حکایت این مقوله قائم شد (اردو) صاحب محبوب الامثال نے اس فارسی مثل کے مقابل لکھا ہے جس کا کام اُسی کو ساجے" تیلی کا کام تنبولی کرے" دکن مین کہتے ہین "بڑہائی کا کام بانڈ کرے" اور دکن مین (کار بوزینه نیست نجاری) بھی مستعمل ہے۔

بوتر بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و زای فارسی (۱) گرانی و سنگینی و تپ و حرارت باشد و (۲) بفتح اول گرداب را گویند۔ صاحب سروری بحوالهٔ ادات بر معنی دوم قانع صاحب مؤید همزبانش

مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بہر دو معنی بالا و بوزہ بہ زای ہوز کہ بہ ہمین معانی گذشت مبدل این چنانکہ ترند و زند و فرزہ و مزدہ مخفی مباد کہ در معنی اول و او عطف میان سنگینی و تب غلط می نماید وغیر از تصحیف کتابت نباشد کہ سنگینی و گرانی مضاف است بسوی تپ و مقصود ازان تبی کہ سنگین و گران باشد یعنی تیز و تند و ہمین معنی بر معنی ہشتم بوزمذکور (**اردو**) دیکھو بوزکے آٹھویں معنے (۲) دیکھو برزکے تیسرے معنے۔

بوژنہ بقول برہان بضم اول و زای فارسی و فتح نون غنچہ و شگوفہ و بہار درخت را گویند کہ ہنوز نشگفتہ باشد و بعربی کمّ خوانند صاحبان سروری و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (**اردو**) دیکھو اشگفہ اور لغل غنچہ۔

بوس بقول برہان باثانی مجہول (۱) مخفف بوسہ است و بعربی قبلہ گویند و (۲) امر بہ بوسیدن و (۳) بوسہ کنندہ ہم و (۴) باثانی معروف سختی و فروتنی۔ صاحب سروری ذکر معنی اول و دوم کردہ۔ (شمس فخری ؎) شہنشہی کہ فلک از برای حشمت خویش ؎ دہد ز راہ ادب خاک درگہش را بوس ؎ صاحب ناصری گوید کہ اصل این بوسیدن است بضم اول و اعراب ضم را فتح کردہ بوس گویند (فردوسی ؎) بسائید مشکین کمندش بہ بوس ؎ کہ بشنید آواز بوسش عروس ؎ صاحب جامع ہمزبان برہان۔ بہار گوید کہ (۵) بوسیدن و بوسندہ و امر بدین معنی (میر خسرو ؎) پادشاہا ہمہ شاہان کہ بخواب ابدند ؎ آستان بوس تو در خواب تمنا کردہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ این اسم مصدر بوسیدن است بمعنی بوسہ و جا دارد کہ بوسہ را اسم مصدر دانیم و این را مخففش و حاشا کہ اصل این بوسیدن باشد چنانکہ ناصری گفتہ بلکہ بوس یا بوسہ اصل و بوسیدن مرکب از ان و بمعنی دوم امر حاضر مصدر بوسیدن و بمعنی سوم غلط است کہ بوس بمعنی بوسندہ

نیامده محققین بالا اسم فاعل ترکیبی را نفهمیده اند و معنی فاعلی بدون ترکیب بوس با اسمی حاصل نمی شود چنانکه (آستان بوس) و معنی چهارم را باعتبار صاحب جامع که محقق اهل زبان است تسلیم کنیم که اسم جامد فارسی زبان باشد و بمعنی پنجم حاصل بالمصدر بوسیدن (اردو) (۱) بوسه - دیکھو بوس کے چوتھے معنے - (۲) بوسه دے (۳) بوسه دینے والا (۴) سختی اور مصیبت - مؤنث - (۵) بوسه دہی - بوسه دینا کا حاصل بالمصدر -

بوسا بقول شمس در فارسی زبان بالضم زن سخت را گویند **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و بدون سند استعمال اعتبار را نشاید معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) سخت مزاج عورت - مؤنث -

بوس افگندن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی از معنی ساکت و براستعاره قانع **مؤلف** عرض کند که (بوس افگندن در دہان) بمعنی بوسه دادن است (اوحدی کرمانی ؎ دہانم تلخ و لب خشک از فراق تست یکباری بیا لب خشک تر اتر ساز و بوسی در دہان افگن) مجرد (بوس افگندن) بمعنی بوسه دادن اصلا نباشد و نه استعاره بلکه معنی حقیقی است و من وجه کنایه باشد (اردو) بوسه دینا -

بوستان بقول فدائی که از علمای معاصر عجم بود جائی که آراسته باشد بدرختان دلجو و گلهای خوشبو بهار گوید که معنی ترکیبی این جائی که بوی بسیار ازان خیزد و فرماید که بالفظ خوردن کنایه از رستنی ها خوردن - خان آرزو در سراج گوید که تحقیق این در بستان گذشت **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت این را بذیل بُست عرض کرده ایم و صراحت ملحقات بجایش کنیم (اردو) دیکھو بُست کے پہلے معنے -

(الف) **بوستان افروختن** مصدر اصطلاحی

(ب) **بوستان افروز** صاحب آصفی -

بر (بستان افروختن) اشاره (ب) کرده از معنی ساکت وصاحب برهان بر (ب) گوید که گلی است که آن را تاج خروس گویند بسبب شباهتی که بدان دارد. صاحب جهانگیری گوید که این را (بستان افروز) هم گویند (حکیم خاقانی ع) می چون بوستان افروز دهزانکه ۱۲ سفال دل چو ریحان تازه گردان ۱۲ صاحب رشیدی و ناصری و جامع و بحر و سراج و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اصل (بستان افروز) که بجایش گذشت و آن مخفف این است بحذف واو و صراحت کافی همدر انجا کرده ایم. (**اردو**) دیکھو بستان افروختن اور بستان افروز.

بوستان بان اصطلاح. بقول بهار مرادف بوستان پیرا که می آید بمعنی باغبان (سعدی ع) برو بوستان بان بدایوان شاه ۱۲ تراهی ولی هم زبستان شاه ۱۲ **مؤلف** عرض کند که مخفف این (بستان بان) بجایش گذشت بحذف واو و این مرکب است بالفظ بوستان و بان حقیقت بان بجایش مذکور. از قبیل نگهبان و باد بان (**اردو**) دیکھو بستان بان اور باغبان.

(الف) **بوستان پیرا** اصطلاح. بقول بهار (الف)

(ب) **بوستان پیراستن** مرادف بوستان بان که گذشت و صاحب آصفی ذکر (ب) اکرده از معنی ساکت (میرزا صائب ع) اگر از دور باش بوستان پیرانه بهشت ۱۲ سر از یک طوق با قمری کند سرو روان بیرون ۱۲ **مؤلف** عرض کند که صراحت کافی بر (بستان پیرا) و (بستان پیراستن) مذکور که آن مخفف این است (**اردو**) دیکھو بستان پیرا و بستان پیراستن.

بوستان خوردن مصدر اصطلاحی. بقول صاحب آصفی کنایه از رستنی ها و نباتات باغ خوردن (سعدی ع) نه در کوه سبزه نه در باغ شیخ ۱۲ ملخ بوستان خورد و مردم ملخ ۱۲ **مؤلف** عرض کند که حاشا که کنایه باشد بلکه بمعنی حقیقی است یعنی خوردن اوراق درختهای بوستان و شاخهایش چنانکه ملخ و دیگر جانوران می خورند حیف است که محقق هنداز راه غور نکرد که کنایه نیست (**اردو**) دیکھو بستان خوردن

بوستاندن استعمال۔ بقول آصفی (۱) بمعنی کسب کردن بوی (مجد شیرازی ؎) خار پهلو کند ز صحبت گل ؛ گر ز خلق تو بوستاند گل ؛ **مؤلف** عرض کند که (۲) مجازاً بمعنی حاصل کردن رتقی از چیزی و این کنایه باشد و از سند معنی اوّل که بهار پیش کرد همین معنی حاصل می شود (**اردو**) (۱) بو حاصل کرنا (۲) کسی چیز سے کچھ یعنے رتق بھر حاصل کرنا۔ بہت تھوڑا سا حصّہ حاصل کرنا۔

بوستان سندس اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان کنایه از سبزه و گلهای گوناگون صاحب بحر هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که سندس لغت عرب است بالضم نوعی از دیبای تنک و نازک کذا فی المنتخب پس معنی لفظی این دیبای بوستان قلب اضافت سندس بوستان و کنایه از معنی مذکور الصدر موافق قیاس است (**اردو**) سبزہ۔ مذکر۔ رنگ برنگ پھول۔ مذکر۔

بوستان کردن مصدر اصطلاحی۔ همان (بستان کردن) که بجایش گذشت (**اردو**) (دیکھو بستان کردن)

(الف) **بوستان گرد** اصطلاح۔ بہار

(ب) **بوستان گردیدن** ذکر الف کرده و ما صراحت هر دو باسند (الف) بر بستان گرد و بستان گردیدن کرده ایم که بجایش گذشت و آن مخفف این است بحذف واو و این اصل آن (**اردو**) الف دیکھو بستان گرد (ب) دیکھو بستان گردیدن

بوستانِ گل نمای اصطلاح۔ بقول برہان کنایه از آسمان صاحب جهانگیری در ملحقات و صاحبان رشیدی و بحر و جامع و سراج و مؤید و هفت و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که کنایه باشد که فارسیان گل را استعاره کرده اند از مهر و ماه و ستارگان پس بوستانی که گل ها را می نماید و نمید هد آسمان است (گل نما)۔ اسم فاعل ترکیبی باشد و مجموعهٔ این مرکب توصیفی (**اردو**) دیکھو آسمان۔

بوستان مازاغ اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان اشارہ بمقام وحدت صاحبان بحر و مؤید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مابر (بلبل بوستان مازاغ) کہ بمعنی پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام گذشت حقیقت بوستان مازاغ بیان کردہ ایم (**اردو**) مقام وحدت۔ ذات باری تعالیٰ

شانہ کی جانب اشارہ۔ مذکر۔

بوستدن استعمال۔ بقول بہار کنایہ از کسب کردن بو **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ہمان بوستاندن است کہ گذشت مخفی مباد کہ ستاندن و ستدن مرادف یکدیگر است و حقیقت آن بجایش مذکور شود (**اردو**) دیکھو بوستاندن۔

بوستہ خانہ اصطلاح۔ بقول صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بمعنی جای خطوط و مقامی کہ برائے انتظام خط ہا قائم کنند **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است از بوست مبدل پوست و پوست لغت انگلیسی است بہ بای فارسی و تای ہندی فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بہ عربی (چنانکہ اسپ و اسب) و تبدیل تای ہندی بہ فوقانی و زیادت ہای ہوز مفرس کردہ اند و خانہ بمعنیش کہ جای و مقام باشد (**اردو**) ڈاک خانہ بقول آصفیہ۔ اردو۔ مذکر۔ ڈاک گھر۔ پوسٹ اوفس خطوط اور پارسل وغیرہ کا دفتر

بوستین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و کسر تای فوقانی بمعنی بدی و شرارت **مؤلف** عرض کند کہ پوستین بہ بای فارسی می آید بمعنی ندامت و عیب اگر سند استعمال این بدست آید تو انیم گفت کہ این مبدل آنست چنانکہ اسپ و اسب حیف است کہ ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت

(**اردو**) بدی۔ شرارت۔ مؤنث۔

بوسحاق اصطلاح۔ ہمان بواسحٰق کہ بجایش گذشت بحذف الف صاحبان برہان و بحر و سروری ذکر این کردہ اند (**اردو**) دیکھو بواسحٰق۔

بوس خشک اصطلاح۔ بقول بحر بوسۂ مجرد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق

قیاس (اردو) صرف بوسه - مذکر -

بوس خوردن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بوسه حاصل کردن است (طغرای مشهدی ؎ دائم غم نخوردن یک بوس می خورم ؛ بوسی نخورده ام زتو افسوس می خورم ؛ (اردو) بوسه لینا حاصل کرنا

بوس ربختین مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مضمون خیال است بمعنی خود بخود پیدا شدن بوسه وحاصل شدنش بدون طلب (صائب ؎) بستی بی طلب بوس از دهان یار می ریزد ؛ ثمر چون پخته گردد خود بخود از دار می ریزد ؛ (اردو) بوسہ جھڑنا -

بوسک بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالضم وفتح ثانی مهمله وسکون کاف تازی مصغر بوسه **مؤلف** عرض کند که اگرچه موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم که استعمال این از نظر ما نگذشت ومعاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) چھوٹا بوسہ - مذکر

بوس کردن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بوسه دادن است موافق قیاس (مفید لجنی ؎) زگستاخی لبش را کرده ام بوس ؛ سفید از روی ساقی شرمسارم ؛ (اردو) بوسہ دینا - بوسہ لینا -

بوس کندن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بر مصدر بوسه کندن حقیقت این می آید (کمال خجندی ؎) پیر ما بوسی ازان لب بر نکند ؛ چون کند بیچاره دندانش نیست ؛ (اردو) دیکھو بوسہ کندن -

(الف) **بوسلی** (الف) بقول سروری بوزن بوعلی مرخم بوسلیک که نام یکی از دوازده مقام

(ب) **بوسلیک** موسیقی است (شاعر ؎) عشاق مراقد حسینی است چو راست ؛ در پردهٔ بوسلی رهاوی و نواست ؛ چون گشت بزرگ در صفاهان وعراق ؛ زنگوله حجاز و کوچک اندر بر ماست ؛

صاحب بہمان نسبت (ب) می فرماید کہ بضمّ اوّل وفتح ثالث ولام بہ تحتانی رسیدہ وبکاف زدہ نام مقامی است از دوازدہ مقامات موسیقی صاحبان ناصری وجامع وسروری ذکر این کردہ اند (مولوی معنوی ؎) در پردہ حسینی عشاق را درآورد ہا وزبوسلیک واومابنہای دلکشائی ہا خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ گمان دارم کہ لفظ عربی است وفارسیان تصرّف کردہ اند مانند بوجہل وبولہب

مؤلف عرض کند کہ صاحب سواء السّبیل کہ محقق معرّبات است تصفیہ این کردہ کہ بوسلیک فارسی است ومعرّب ہم ہمین لغت باشد وکاف تصغیر ہم تائید آن می کند وآنچہ صاحب سروری (الف) را مرخّم (ب) گفتہ برعکس حقیقت می نماید زیرا کہ الف یکی از دوازدہ مقام موسیقی است و (ب) مصغّر ومرخّم آن محققین اہل زبان برین فرق نازک غور نفرمودہ معلوم می شود کہ باعتبار لفظ (الف) را مرخّم (ب) گفتہ **(اردو)** (الف) بوسلی۔ موسیقی کی بارہ راگنیون سے ایک راگنی کا نام ہے جسکی آواز بلند ہوتی ہے اور (ب) بوسلیک اُسی راگنی کی پستی آواز کا نام ہے (مؤنث) افسوس ہے کہ اس کا اردو نام معلوم نہوسکا

بوسلیمان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضّم مرغ سلیمان راگویند کہ ہدہد باشد ودیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ ومعاصرین عجم ہم بر زبان ندارند ودر عربی زبان این کنّیت را نیافتیم اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ فارسیان بقاعدۂ عربی برسبیل کنّیت این را برای مرغ سلیمان استعمال کردہ باشند **(اردو)** ہدہد

ندگر۔ دیکھو مدبدک۔

بوسنج اصطلاح۔ بروزن قولنج بقول شمس شہریست در ہرات ودہیست در ترمذ۔ صاحب انند گوید کہ معرّب بوشنگ است وآن شہریست کہ محمد ابن ابراہیم واسفندیار بن موفق وابوالحسن داؤدی از ان شہر اند وہم دہی است بہ ترمذ واز ان است ابوحامد احمد بن محمد بن حسین صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست

بر (نام قصبۂ از خراسان) اکتفا کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ وجہ تسمیۂ این بہ تحقیق نہ پیوست (**اردو**)
بوسنج ایک شہر کا نام ہے جو ہرات مین ہے اور نیز ایک
دیہہ کا نام جو ترمذ اور خراسان مین ہے۔ (مذکر)

بوسوختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار یعنی بنجور
کردن خوشبوئیہا (خواجۂ نظامی ؎) بفرمود شاہ آتش
افروختن ؎ بر سم مغان بوی خوش سوختن ؎ وزآنہ بر داشتن
آصفی ہم ذکر این کردہ از طغرای مشہدی سند دہد ؎
تو پری من بوی سوزم گر بود صد بوی خوش ؎ بوی سوزی
می کنم تا بشنوم بوی ترا ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مطلق
بمعنی بنجور کردن است یعنی سوختن چیزی بر آتش برای
بوی و ہیچ خصوصیت با بوی خوش ندارد و از کلام طغرا
اسم فاعل ترکیبی (بوی سوز) پیداست یعنی کسی کہ چیزی را بر آتش
می سوزد تا بوی آن گیرد (**اردو**) کسی چیز کو جلانا
تاکہ اسکی بو سے فائدہ حاصل ہو۔ بنجور لینا بھی کہہ سکتے
ہین صاحب آصفیہ نے بنجور پر جو کچھہ لکھا ہے ہم نے
اُس کا ذکر بنجور پر کیا ہے (بوی سوز) وہ شخص جو

بنجور لیتا ہے یا کسی چیز کو بغرض بنجور جلاتا ہے۔

بوس وکنار اصطلاح۔ بمعنی بوسہ بازی است
(ظہوری ؎) نہادہ است ظہوری ہوای بوس و
کنار ؎ بیک کنار ببوس و کنار سوگند است ؎ (ولہ
؎) نسخۂ جامع ندیدہ کس بر بائم ؎ آنچہ در زبانست
حرف بوس و کنار است ؎ (ولہ ؎) بے
نصیبان بہرہ دار ند از بی بہرگی ؎ آرزو را ہست
بوس و کناری می رسد ؎ (**اردو**) بوس و کنار
بقول آصفیہ چومہ چاٹی۔ بوسہ بازی لپٹنا۔ بغلگیر ہونا

بوسہ بقول بہار لغت فارسی و بوس معرب آن
و بجا۔ بکر۔ تر۔ تشنہ لب۔ جان پرور۔ سرخوش۔
سیراب۔ شکر آمیز۔ گلو سوز از صفات اوست و ثمر
حلوا۔ خراج۔ خیر۔ دزد۔ روزی۔ سیلی۔ شراب
شربت۔ شکر۔ قند مکرر۔ گل۔ گوہر۔ متاع۔ مرکز
مہر۔ می۔ نقل۔ نم۔ بیشکر از تشبیہات آن (نظیر
نیشاپوری ؎) ہنوز دعوت حلوای بوسہ در راہ
است ؎ زخط و لب نمک و تر ہ ماحضر داری ؎

(۱۳۵۷)

(میر محمد افضل ثابت ۱۰) ای که در فکر علاج ضعف دل
در ماندهٔ ؛ بوسهٔ لب های نوخط شربت ابریشم است
؛ (مولانا ذهنی ۹) ز ان لب شکر بوسه نصیب دگران
شد ؛ در طایع ما تلخی دشنام نوشتند ؛ (ابو طالب کلیم
۲۳) ز چاک پیرهنش سیر بوستان کردم ؛ هزار رنگ
گل بوسه در گریبان بود ؛ (صائب ۲۴) مرکز دایرهٔ
عشرت جاوید شود ؛ بوسهٔ را که فتد راه بگنج دهنش
(ولهٔ ۲۶) از می وصل بیک بوسه قناعت کردیم
رحم کن بر جگر تشنهٔ ما ای ساقی ؛ می فرمایدکه بهصادر
فارسی مستعمل (که در ملحقات می آید) صاحب ناصری
بر معروف قانع و بوسیدن را اصل این قرار می دهد
صاحب سوار السبیل بوسه را فارسی قرار می دهد
و بوس را که گذشت معرب ش مؤلف عرض کند که
اسم مصدر بوسیدن است بحذف های هوز آخره
یا بوسه را مزید علیه بوس دانیم بزیادت های هوز
با ی حال همین اصل است و مصدر بوسیدن
مرکب ازین نه بالعکس این چنانکه صاحب ناصری

گفته و بوسه حرکتی است که انسان از دو لب خود بر لب
یا رخسار یا جبین یا دست مخاطب یا هر چیزی بر سبیل
محبت و ادب می زند (اردو) بوسه بقول آصفیه
فارسی ـ اسم مذکر ـ دیکھو بوس کے پہلے معنے ـ

بوسه آوردن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
کنایه از بوسه دادن است و طلب آن (عماد غزنوی
۱) گفتم که بیار بوسه گفتا که بگیر ؛ گفتم که بگیر باده
گفتا که بیار ؛ (اردو) بوسه دینا ـ

بوسه افگندن مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر معنی
بوسه گرفتن مرادف بوسه برافشاندن که می آید مؤلف
گوید که موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) بوسه لینا ـ

بوسه بازی اصطلاح ـ بقول انند جواله فرهنگ
فرنگ معروف مؤلف عرض کند که مرادف بوس
وکنار که گذشت معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق
قیاس و حاصل بالمصدر (بوسه بازیدن) (اردو)

بوسہ بازی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث چومائی۔

(الف) **بوسہ بہ پیغام** اصطلاح۔ بقول بحر (۱) حصول مقصود بوساطت غیر و (۲) امر محال۔ بہار و اندہم ذکر این کرد (استاد ؎) باز مشتاق ترا بوسہ بہ پیغام افتاد ؛ گفتگوہا ی زبانی بلب بام افتاد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ از سند استاد مصدر ــــــــــــــــــــ

(ب) **بوسہ بہ پیغام افتادن** بمعنی مقصد برآمدن بوساطت غیر پیدا است پس (بوسہ بہ پیغام) حاصل ہمین مصدر است بمعنی اول و فرقی است بین در معنی مصدری و حاصل بالمصدر یعنی دوم ہم درست کہ کنایہ باشد یعنی حصول بوسہ ذریعۂ قاصد و پیامبر محال است صراحت کافی بر مقولہ کہ می آید می شود۔

(اردو) (الف) (۱) کسی کے ذریعہ سے حصول مقصد اور مقصد براری (۲) امر محال۔ مذکر (ب) کسی کے ذریعہ سے مقصد حاصل ہونا۔

بوسہ بہ پیغام راست نیاید مقولہ مناسب امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون می بینند کہ کسی کاری را کہ مشافہۃً لائق تصفیہ باشد حوالۂ دیگری می کند این مقولہ را استعمال می کنند مقصود آنست کہ چنین معاملہ را بتوسط کسی طی نہ باید کرد بلکہ تصفیہ آن بالمشافہ اولی است چنانکہ طلب بوسہ بواسطۂ قاصدی فضول است (اردو) دکن مین کہتے ہین "ایلچی کے ذریعہ چومانگے تو وہ خود لیکر بھاگے"

بوسہ بہ پیغام گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر حاصل کردن مقصد بوسیلۂ غیر (وحید ؎) در جام ز عکس لب او کام گرفتیم ؛ آخر ز لبش بوسہ بہ پیغام گرفتیم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ابوطالب کلیم ؎) معشوق در آغوش بود طالع ما را ؛ ما از لبش بوسہ بہ پیغام گرفتہ ؛ (اردو) کسی کے ذریعہ سے مقصد حاصل کرنا۔

بوسۂ بجا اصطلاح۔ بقول انند بمعنی برابر بوسہ (صائب ؎) دیوان ما و خود را منگر بروز حشر ؛ در عذر خشم ہیچ بوسۂ بجا دہ ؛ و فرماید کہ تحقیق آنست

کہ بجا ترجمۂ بوقع پس حقیقۃً باشد وغیر این ہمہ مجاز
مؤلف عرض کند کہ (بجای بوسہ) بمعنی (برابر بوسہ)
درست باشد و (بوسہ بجا) را قلب اضافت می توان
شمرد ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت وسند استعمال
ہم پیش نشد پس این را بسند صائب بمعنی بوسۂ بر موقع
تسلیم کنیم کہ مرکب توصیفی باشد (**اردو**) وہ بوسہ
جو موقع پر ہو اور بجا ہو بیجا نہو۔

(۱) **بوسہ بخشی** اصطلاح۔ (۱) حاصل بالمصدر
(۲) **بوسہ بخشیدن** (۲) باشد (ظہوری ؎)
بہ بوسہ بخشی لعل تو شہرتی کردست ہ زمنعمان ورع
شہر یہ گدای کہ چہ ہ صاحب آصفی ذکر (۲) کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عطا کردن
و دادن بوسہ (حافظ شیراز ؎) چو لعل شکر نیت
بوسہ بخشد ہ مذاق جان من زو پر شکر باد ہ (انوری ؎)
بوسہ خواستم نہ بخشیدی ہ نالہ ہا کردم و نہ بخشودی ہ
(**اردو**) (۱) بوسہ بخشی کہہ سکتے ہیں یعنے بوسہ کی عطا
مؤنث (۲) بوسہ بخشنا۔ بوسہ دینا۔

بوسہ برافشاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف
بوسہ افگندن کہ گرفتن بوسہ باشد صاحب آصفی بر استعارہ
قانع **مؤلف** عرض کند کہ اصلا استعارہ نیست بلکہ
کنایہ باشد از بوسہ گرفتن مخفی مباد کہ بوسہ دادن و گرفتن
ہر دو یکی است (ظہوری ؎) بسنبل زما بوسۂ برفشان
ہ کہ آورد از زلف ساقی نشان ہ واضح باد کہ ازین سند
(بوسہ برفشاندن) پیداست۔ عیبی ندارد کہ فشاندن مخفف
افشاندن است و برفشاندن مزید علیہ آن بزیادت کلمۂ
بر (**اردو**) بوسہ لینا۔ بوسہ دینا۔

بوسہ بردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
گرفتن بوسہ باشد (صائب ؎) دزدان خال بوسہ
ز رخسار می برند ہ غافل مشو ز لعل لب آبدار خویش ہ
(**اردو**) بوسہ لینا۔ بوسہ دینا۔

بوسہ بر لب خویش زدن مصدر اصطلاحی
۔ بقول بحر حالتی است کہ کشتی گیر در اول کشتی گرفتن
دستی بہ بازوی خود می زند و آوازی کہ آن را مچ مچہ

گویند برکشد و بعد ازان دست حریف گرفتہ زور زند۔
مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس است کہ این معنی
ازین مصدر اصطلاحی چہ طور پیدا شود محققین اہل زبان
ازین ساکت و معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند
یکی از معاصرین عجم گوید کہ البتہ این را (لب خود مکیدن)
توان گفت کہ کشتی گیران لب خود را البتہ می مکند و بوسہ
غیر از مکیدن است فتامل (اردو) اپنے لب پر آپ
بوسہ دینا۔ لب چاٹنا۔ صاحب آصفیہ نے (مونٹھہ چاٹنا)
پر فرمایا ہے۔ مزے کا مشتاق ہونا محو لذت و لطف ہونا
(مومن ؎) کیا لطف ہے ہونٹھہ چاٹنے کا ؛ کچھہ اور مزہ
چکھائینگے ہم ؛ دکن مین کشتی گیر کشتی سے پہلے اپنے ہونٹھہ
چاٹتے ہین اس حرکت سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ کشتی کا
خیال کر کے مزے لے رہے ہین اور یہہ فارسی کے (لب
خود مکیدن) کا خاصا ترجمہ ہے۔

بوسہ بعد انزال نمی باشد مثل۔ صاحب
خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف گوید کہ چون جوش کسی در کاری باقی نماند فارسیان
این مثل را بحق او زنند مقصود آنست کہ چنانکہ طبیعت
انسان بعد انزال مائل ببوسہ بازی نمی ماند ہمچنین
چون جوش طبیعت کسی در کاری کم شود تکمیل کار
نمی شود (اردو) دکن مین کہتے ہین "ندی اُتر جاے
تو کالوے مین کیونکر جاے" یہہ کہاوت بعینہ
اسی فارسی مثل کا مصداق ہے یعنے نالے اور
نہر مین پانی اسی وقت چلتا ہے جب کہ ندی مین
پانی زیادہ ہو جب ندی پایاب ہو جاتی ہے تو پھر نالے
کے بغیر نالہ یا نہر جاری نہین ہو سکتی۔

بوسہ بلب خویش زدن مصدر اصطلاحی
این ہمانست کہ بر (بوسہ بر لب خویش زدن) مذکور
شد بہار ذکر این کردہ از سیر نجات سند دہد (؎)
بوسہ زد بلب خویش دگر مستانہ ؛ رفتم از کار ازین
کش زدن مردانہ ؛ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ
باشد از ہمان مکیدن لب خود کہ بر مصدر گذشتہ
ذکرش کردہ ایم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) دیکھو (بوسہ بر لب خویش زدن)

بوسہ پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی بوسہ گرفتن صاحب آصفی ذکر این کردہ بر استعارہ قانع نمی دانیم کہ این چہ قسم تعریف است (صائب ؎) شکر لعل لبش در تلخی دشنام می پیچد ۔ شیرینی زبانش بوسہ در پیغام می پیچد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ از ین سند (بوسہ در پیغام پیچیدن) پیدا است مقصود ہمین قدر است کہ شیرینی کلامش در پیام بوسہ را ہم باخود دارد (**اردو**) بوسہ لپٹنا۔ اور ہمارے بیان کے لحاظ سے بوسہ پیام میں لپٹنا یعنی پیام کی شیرینی سے بوسہ کا مزہ آنا۔

بوسہ جای استعمال۔ بقول بہار جائیکہ بران بوسہ دہند **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت جای بوسہ باشد مرادف بوسہ گاہ کہ می آید (امیر خسرو ؎) زغیرت دولب من دو دیدہ خون گرید ۔ چو آستانۂ تو بوسہ جای خویش کنم ۔ صاحب اند نقل نگار بہار (**اردو**) بوسہ کی جگہ۔ مؤنث۔ بوسے کا مقام۔ مذکر۔

بوسہ جستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خواہش بوسہ کردن است بضم جیم خواہش بوسہ از بساطی سمرقندی ؎) از دہانش بوسہ جستم زکات حسن داد ۔ گفت خاموش ای گدا بر ہیچ می نود زکات ۔ (**اردو**) بوسہ کی خواہش کرنا۔ بوسہ چاہنا۔

بوسہ چشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مراد از بوسہ گرفتن و ذوق بوسہ حاصل کردن است (ابوالقاسم قندریگی ؎) یک بوسہ از رخت دہ و یک بوسہ از لبت ۔ تا ہر دو را چشیدہ بگویم کدام بہ ۔ (**اردو**) بوسہ لینا اور بوسہ دینا۔ بوسہ کا ذوق حاصل کرنا۔

(۱) **بوسہ چیدن** مصدر اصطلاحی۔ (۱) بقول

(۲) **بوسہ چین** وارستہ و بحر بمعنی بوسہ گرفتن (عرفی ؎) لب مصیبت اگر امر رحمت خواند ۔ ہزار بوسہ شادی زروی غم چیند ۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است بمعنی حاصل کردن بوسہ و بہا

ذکر (۲) کردہ کہ اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎)
از ہمعنانیش نفس برق سوختست ۔ پایانی کہ بوسہ چین ز
رکابش شوم کجاست ۔ (اردو) (۱) بوسہ لینا۔
بوسہ دینا۔ (۲) بوسہ چین بقاعدہ فارسی اردو میں
بوسہ لینے والے کو کہہ سکتے ہیں۔

بوسہ خریدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گرفتن
بوسہ بمعاوضہ چیزی (مغربی نیشاپوری ؎) بوسی نمی
تازکسی جان نستاند ۔ یک بوسہ ہم آخر بخرم گرچہ گران است ۔
(اردو) بوسہ خرید کرنا یعنی کسی معاوضہ میں بوسہ
کا حاصل کرنا۔

بوسہ خوار اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بوسہ چین
(ملا طغرا ؎) کند ترک می نرگس پرخمار ۔ کہ از روی
این گل شود بوسہ خوار ۔ صاحب انند نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس واسم فاعل ترکیبی
است ومصدر این (بوسہ خوردن) بمعنی بوسہ گرفتن
کہ ذکرش صاحب آصفی کردہ (اردو) دیکھو بوسہ چین۔

بوسہ خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس ومعنی خواہش بوسہ وطلب بوسہ کردن است
(وحید قزوینی ؎) ہزار بوسہ از و تازہ تنگدل می خواہد
۔ چہا کہ نسبت بخاطر گدای خط ترا ۔ (اردو) بوسہ
چاہنا۔ بوسہ مانگنا۔

بوسہ خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
بمعنی بوسہ گرفتن (طالب آملی ؎) زبانم سیر بود
از گفتگو لیک ۔ بہم در بوسہ خوردن اشتہا داشت
۔ خان آرزو در چراغ ہدایت وصاحب بحر ہم ذکر این
کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ہمان بوس خوردن
کہ بجایش گذشت (صائب ؎) بوسہ از کنج لب یار
نخورد است کسی ۔ پارہ بگنجینۂ اسرار نبرد است کسی
(اردو) دیکھو بوس خوردن۔

بوسہ دادن استعمال۔ بقول بحر مرادف بوسہ
خوردن کہ گذشت۔ صاحب آصفی ہم ذکر این کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس

وبمعنی حقیقی است ومرادف بوسه گرفتن که گرفتن و دادن هردو برای بوسه یکی است (دانش مشهدی ع) نشد که بوسه بپای هدف چو تیر دهم ؛ گذشت عمر بخمیازه چون کمان مارا ؛ (انوری ع) تا دامن بساط ترا بوسه داده ام ؛ بر جیب چرخ می پرد پای دامنم ؛ (ظهوری ع) خورشید وماه شاه سواران نمی شوند ؛ تا بوسه بر عنان رکابش نمی دهند ؛ - (اردو) بوسه دینا -

بوسه دان اصطلاح - بقول بحر بمعنی دهان و بقول بهار کنایه از دهان **مؤلف** عرض کند که بهار درست گوید که دان در آخر کلمه افادهٔ ظرفیت کند چنانکه خاکدان وآئینه دان (صائب ع) مگر در خلوت آئینه تنها یافتی خود را ؛ که از نقش حیا ساده است مهر بوسه دان تو ؛ (اردو) دهان - مذکر -

بوسه در گرفتن استعمال - بمعنی بوسه گرفتن است (انوری ع) دل همی گوئیم که باقی عمر ؛ بوسه خواهی بود که در گیرد ؛ (اردو) بوسه لینا - دیکھو بوسہ گرفتن

(الف) **بوسه دزد** اصطلاح - بهار نسبت

(ب) **بوسه دزدیدن** (الف) گوید که قریب بمعنی بوسه چین **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که به قابو بوسه گیرد که بوسه دهنده خبر ندارد چنانکه بوسه گرفتن در عالم خواب یا مدهوشی (ظهوری ع) بوسه دزدی زده در خواب برو ؛ مهر تنگ شکرش بر جانیست ؛ صاحب بحر ذکر (ب) کرده گوید که مرادف بوسه چیدن است **مؤلف** عرض کند که گرفتن بوسه در عالم بیخبری صاحب آصفی هم ذکر این کرده اگر سندش برای دزدی بوسه باشد عیبی نیست که معاصرین عجم بر زبان دارند (صائب ع) دزدی بوسه عجب دزدی خوش عاقبت است ؛ که اگر باز ستانند دوچندان گردد ؛ (اردو) (الف) بوسه دزد کہہ سکتے ہین اس شخص کو جو بیخبری مین بوسه لے (ب) بوسه چرانا یعنی بیخبری مین بوسه لینا -

(الف) **بوسه ربا** اصطلاح - بهار نسبت

(ب) **بوسه ربودن** الف گوید که اکثر در صفات

دہان ولب محبوب مستعمل می شود (شیخ العارفین ؒ)
از زہر عتاب تو دلم چشمۂ نوش است ؛ دادی بشکر غوطہ
لب بوسہ ربارا ؛ (صائب ؒ) دل بی جرأت ما گوشہ
نشین ادب است ؛ ورنہ لعل لب او بوسہ ربا افتادہ
است ؛ صاحب بحر نسبت (ب) گوید کہ بمعنی بوسہ گرفتن
است (شفائی اصفہانی ؒ) عاشق کہ بخواب از لب
او بوسہ رباید ؛ تا صبح قیامت زشکر خواب نخیزد ؛ مؤلف
عرض کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است و (ب) مصدر ش
صراحت کامل (الف) بر بوسہ رنجیتن می آید (اردو)
(الف) بوسہ لینے والا (ب) بوسہ لینا۔

بوسہ رستن و روئیدن مصدر اصطلاحی (۳۵۸۸)
ادعای شاعری است بمعنی حاصل شدن بوسہ و این
کنایہ باشد وبس (انوری ؒ) زمستی جرعہ می کارم
بحز من بوسہ می روید ؛ بلی ہرگز نکردم لب چشتی کام جام
کس ؛ (اردو) بوسہ حاصل ہونا۔

بوسہ رسیدن استعمال بمعنی حاصل شدن (۳۵۸۹)
بوسہ (صائب ؒ) تا بوسۂ من زلب دلستان رسید ؛

جانم بلب رسید ولب من بجان رسید ؛ (اردو)
بوسہ حاصل ہونا۔ بوسہ ملنا۔

(۱) بوسہ رنجیتن مصدر اصطلاحی بقول
(بحر) بمعنی بوسہ گرفتن۔ صاحب آصفی ہم ذکر این
کردہ از معنی ساکت سند صائب بر (بوس رنجیتن)
گذشت بوسہ و بوس ہر دو یکی است و ــــ

(۲) بوسہ ربز اسم فاعل ترکیبی است بہار
این را مرادف بوسہ ربا گفتہ و بصفات لب معشوق
مخصوص فرمودہ مؤلف عرض می کند کہ الف
بمعنی بوسہ دادن است و (ب) بمعنی بوسہ دہندہ
اگرچہ گرفتن و دادن ہر دو برای بوسہ یکی است
ولیکن فرق نازکی دارد یعنی ہر کہ بوسہ خود می دہد
بوسہ ربز است و ہر کہ بوسۂ کسی می گیرد بوسہ رباست
(اردو) (۱) بوسہ دینا (۲) بوسہ دینے والا اور
لب معشوق سے کنایہ ہے۔

بوسہ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول واژستہ
و بحر بمعنی بوسہ گرفتن است (صائب ؒ) مارا

گزیدہ است زبس تلخی خمار ؛ از ترس بوسہ بر لب
میگون نمی زنم ؛ (ولہ ؎) بخشیم بوسہ زدن
چون فراق می آرد ؛ چگونہ بوسہ بران حلقہ رکاب
زنم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ برای بوسہ
دادن و گرفتن ہر دو یکی است ولیکن نزاکت معنی
تقاضای آن می کند کہ در تعریف این بوسہ دادن
را بہتر از بوسہ گرفتن دانیم **(اردو)** بوسہ دینا

بوسہ زدن بر دست خویش مصدر
اصطلاحی۔ بقول بہار ناز کردن بر کردہ خویش و
ثنای خود گفتن (صائب ؎) رنگین تر از حنا ست
بہار و خزان ما ؛ بر دست خویش بوسہ زند باغبان
ما ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) اپنے ہاتھہ پر بوسہ دینا۔ بمعنی ناز
کرنا اور اپنی تعریف آپ کرنا کہہ سکتے ہین اسلئے
کہ ہند مین اکثر کاریگران ولایت کو یہہ حرکت کرتے
ہوے ہم نے دیکھا ہے کہ جب وہ اپنی کسی صنعت پر
ناز کرتے ہین تو بطریق اظہار ناز اپنے ہاتھہ پر خود بوسہ
دیتے ہین اور صناعان ہند (واہ رے مین) کہتے ہین صاحب
آصفیہ نے (واہ رے مین) پر فرمایا ہے (کلمہ فخر)
میرا کیا کہنا۔ میری کیا بات ہے۔ مجھے اپنی پیٹہ آپ
ٹھوکنی چاہیئے۔ ہم بھی کچھہ ہین (واہ رے مین) کہنا

بوسہ زیب اصطلاح۔ بقول بہار اکثر در صفات
دہان و لب محبوب مستعمل می شود (صائب ؎) چون
کنج لب کجاست کز و بوسہ زیب نیست ؛ صائب من
از کجا کنم آغاز بوسہ را ؛ صاحب انند نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و اسم
فاعل ترکیبی بمعنی زیبای بوسہ **(اردو)** بوسہ کے
لائق۔ زیبائے بوسہ۔ لب معشوق کو کہہ سکتے ہین مزید

بوسہ ساغر اصطلاح۔ بقول خان آرزو در
چراغ ہدایت نام جای معلوم می شود و فرماید کہ تنہا
ساغر نام شہری از ہند در کتب قدیمہ دیدہ شد
(اشرف ؎) لبش گلنار ی از لعل بتان بوسہ ساغر
؛ جمالش چہرۂ از آل شیرازی کہ می دانی ؛ صاحب
بحر نقل نگارش۔ بہار گوید کہ باضافت ظاہرا نام جائیست

در ایران **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم ازین مقام ناواقف و محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند وظاهرا از کلام اشرف تصدیق تعریف بالا می شود ولیکن بخیال ما (بتانِ بوسهٔ ساغر) را جا دارد که اسم فاعل ترکیبی گیریم بمعنی بتانی که در حالت بوسهٔ ساغر باشند یعنی بحالت شراب نوشی و ازین تاویل معنی شعر درست می شود و با مصرع ثانی هم مطابق و مقابل و ازینکه (بوسهٔ ساغر) نام مقامی متحقق نشد ما این را بهتر از نام مقام دانیم یعنی شاعر گوید لب یارم گلناری است و این سرخیش از بتانی است که ساغر لب باشند که درین حالت سرخی لب زیاده می باشد و همچنین جمال یارم از چهرهٔ آل شیرازی است فتامل (**اردو**) بوسهٔ ساغر ایک جگهه کا نام جو عجم مین واقع ہے جسکی تعریف مزید معلوم نہ ہوسکی۔ مؤنث۔

بوسه ستاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بوسه گرفتن است (حافظ شیراز ؒ) باصنمی چو بعبتی خوش بنشین بخلوتی ؛ بوسه ستان بکام دل تازه بتازه نو بنو ؛ (**اردو**) بوسه لینا۔

بوسه شکار اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ مظهر الغجائب از اسمای معشوق است که از یک بوسه شکار کننده عاشق است **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست واسم فاعل ترکیبی است (**اردو**) بوسه شکار بقاعدهٔ فارسی معشوق کو کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔

بوسه شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایه از بوسیدن و بوسه کردن پر صدا باشد صاحب جہانگیری در ملحقات از نظامی سند دهد (ے)

ملک بر تنگ شکّر بوسه شکست ؛ که شکّر در دهان بادم نه در دست ؛ صاحبان رشیدی و بحر و جامع و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که چون چیزی را شکنند آوازی بر آید ازین وجه (بوسه شکستن) بوسه را گفتند که با واز گرفته شود (**اردو**) بوسه دینا۔ مُنہہ چومنا۔ آواز کے ساتھہ۔

بوسه شمردن استعمال۔ بهار ذکر این کرده

(۳۵۹۰)

از معنی ساکت و صاحب اند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که (۱) شمار بوسہ کردن باشد بمعنی تحقیقش و (۲) کنایہ از بوسہ دادن پیاپی و بکثرت که واقعہ قبل از شمار است و نوبت شمار ہما نوقت رسد که نوبت بہ تعدد رسد (طالب آملی ؎) صد بوسۂ تر شمردہ ہر دم ؛ بر دست تو ابر نوبہاری ؛ **(اردو)** (۱) بوسے گننا۔ (۲) پے در پے او رہت سے بوسہ لینا

(۱) **بوسہ طلب ساختن** مصدر اصطلاحی
(۲) **بوسہ طلبیدن** ہر دو بمعنی تحقیقش یعنی طلب بوسہ کردن (ظہوری ؎) ساز دم چون بعشوہ بوسہ طلب ؛ مایۂ صد گذاشت ابرام ؛ صاحب آصفی ذکر نمبر (۲) کردہ از معنی ساکت۔ (آرزوی اکبرآبادی ؎) کسان کہ بوسہ از ان بدمزاج می طلبند ؛ ندادنی زرہ احتیاج می طلبند ؛ **(اردو)** بوسہ مانگنا۔ بوسہ چاہنا۔ بوسہ طلب کرنا اور بوسہ طلب بقاعدۂ فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو بوسہ چاہے۔ اسم فاعل ترکیبی۔

بوسہ فروختن مصدر اصطلاحی۔ دادن بوسہ عوض چیزی (صائب ؎) نقد جان نسبت بہ آن لبہا ست سائب سیم قلب ؛ گر فروشد بوسۂ جانان بصد جان مفت ماست ؛ **(اردو)** بوسہ کسی چیز کے معاوضہ مین دینا۔ بوسہ فروخت کرنا۔ بوسہ بیچنا۔

بوسہ فریب اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بوسہ زیب (صائب ؎) من بستہ ام لب طمع از نگار من ؛ او دارد دہان بوسہ فریبی کہ آہ از و ؛ صاحب اند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس **(اردو)** بوسہ فریب فارسی ترکیب سے لب اور دہان یار کو کہہ سکتے ہین۔

بوسہ کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ بمعنی بوسہ گرفتن صاحب بحر نقل نگارش (صائب ؎) می چکد خون از گل رخسارش از تاب نگاہ ؛ بوسہ بر رخسارۂ چون ارغوانش چون کنم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ترجمۂ حقیقی این بوسہ دادن است۔ فتامل **(اردو)** بوسہ دینا۔ بوسہ لینا دونون ایک ہین

بوسہ کندن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ بمعنی بوسہ گرفتن صاحب بحر ہمزبانش (صائب ؒ) پیر ما بوسی ازان لب بر نکند ؎ چون کند بیچارہ دندانش نیست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ محققین بالا بر نزاکت معنی نخورنفرمودہ اند آنچہ بضمن بوسہ لب مقابل را بدندان گزند آن را فارسیان بوسہ کندن گفتہ اند۔ (**اردو**) بوسہ لینا اور بضمن بوسہ ہونٹوں کو دانتوں میں دبانا۔

بوسہ گاہ اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بوسہ جای صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ (۱) کنایہ باشد از لب و دہان و عارض و جبین و دست (صائب ؒ) جدائی شود از پیش لعل می گونش ؎ چہ بوسہ گاہ شناس است خال موزونش ؎ (۲) لہ ؒ) برصفحۂ عذار تو از نقطہ ہای خال ؎ کردست کلک صنع نشان بوسہ گاہ را ؎ و (۲) مجازاً ہر جای کہ لب کسی بدانجا رسد اعم از نیکہ برای بوسہ باشد یا نباشد (شاعر ؒ) رگ دست تراکز رشتۂ جان است نازکتر ؎ طبیب بیمروت بوسہ گاہ نیشتر کردہ ؎ (**اردو**) (۱) لب یا دہان یا عارض یا ہاتھ جس پر بوسہ دیا جاتا ہے (بوسہ کا مقام) تذکر (۲) ہر وہ مقام جہاں کسی کے لب پہنچیں۔ اعم ازینکہ بوسہ کے لئے ہوں یا اور کسی غرض سے۔ تذکر۔

بوسہ گاہ شناس اصطلاح۔ بہار و انندش نقل نگار ہر دو ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ مقام بوسہ را بشناسد۔ سند این بر اصطلاح گذشتہ گذشت (**اردو**) وہ شخص جو مقام بوسہ سے واقف ہو۔

بوسہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بوسہ ستاندن و بوسیدن است (خسرو ؒ) بوسہ گرفتم ازلبش یک دو سہ و چہار و پنج ؎ (صائب ؒ) زسایۂ کہ بروبش فگند حلقۂ زلف ؎ برای بوسہ گرفتن دہان دیگر شد ؎ (**اردو**) بوسہ لینا۔

بوسہ گستاخ اصطلاح۔ بقول بہار قریب بہ معنی بوسہ چین صاحب اندنقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ در بوسہ گرفتن گستاخ است و کنایہ از عاشق (صائب ؒ) بوسہ گستاخی مگر امشب دو چارت گشتہ است ؎ من بخواب غلط چیدہ برگ گلت نیلوفر است ؎ (**اردو**) عاشق۔ نڈر۔

بوسہ گنجیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گنجایش بوسہ داشتن (جمال اصفہانی ؒ) ازان کوچک دہانت در گمانم ؎ کہ در روی بوسہ گنجد یا نگنجد ؎ مخفی مباد کہ درین شعر مبالغہ شاعرانہ است در اظہار کوچکی دہن معشوق کہ داخل حسن است برای زنان خصوصاً (**اردو**) بوسہ سمانا۔

بوسہ لب خویش زدن مصدر اصطلاحی۔ دارستہ این را مرادف (بوسہ بلب خویش زدن) نوشتہ و ہمان سند بیخات را بذیل این نقل کردہ کہ ہمانجا مذکور شد **مؤلف** عرض کند کہ سندش برای مصدر مذکور است وجاوارد کہ ہمان مصدر را بدون موحدۂ اول لب ہم استعمال کنیم ولیکن مدعی را لازم بود کہ شہادت باطل پیش نکند (**اردو**) دیکھو بوسہ لب خویش زدن۔

بوسہ مردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مردن بوسہ کنایہ باشد از ناممکن بودن آن دیگر ہیچ (عرفی ؒ) از بیم دور باش ادب ہر صباح و شام ؎ صد بوسہ مردہ بر لب روحانیان علم ؎ (**اردو**) بوسہ ناممکن ہونا۔

بوسہ مزیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ یعنی ذوق بوسہ برداشتن است (سوزنی سمرقندی ؒ) در رخ چون جنتش کردم نگاہی در زمان ؎ از لب چون کوثرش بوسہ مزیدم چون شکر ؎ (**اردو**) بوسہ کا ذوق حاصل کرنا۔

بوسہ ناک اصطلاح۔ از قبیل ہوس ناک مراد

ازکسی که خواهش بسیار بوسه دارد (ظهوری ؏) از بیش فعل بوسه تاکید چند ۲ قرعه غلطی نخورده بر نامم ۳ (اردو) بوسه کی بہت خواہش رکھنے والا

بوسه نهادن مصدر اصطلاحی. بقول صاحب بحر بمعنی بوسه گرفتن و بقول ما بوسه دادن اگرچه هر دو در استعمال یکی است ولیکن فرق نازک دارد. صاحب آصفی هم ذکر این کرده از سعی ساکت (حافظ ؏) انصاف مظلومان بده خود گو که این نیکو بود؟ بوسه بر پایت نهم تو پا نهی بر روی من؟ (اردو) بوسہ دینا۔

(الف) **بوسیدگی** اصطلاح. بقول ملحقات برهان بمعنی فروتنی و سختی باشد **مؤلف** عرض کند که حاصل بالمصدر ---

(ب) **بوسیدن** که بقول بحر (۱) بمعنی بوسه دادن و بوسه گرفتن بواو مجهول و به واو معروف (۲) سختی کردن و (۳) فروتنی کردن و (۴) از هم ریختن و ترکیدن شدن و (۵) گداختن و پژمرده شدن و فرماید که کامل التصریف است و مضارع این بوسد صاحب موارد بمعنی اول قانع و بوس را حاصل بالمصدر گوید و فرماید که بوسیدن بمعنی بوسیده شدن و کهنه شدن در لغات موجوده یافته نشد. صاحب نوادر بر معروف قانع. **مؤلف** عرض کند که این مصدر است مرکب از اسم مصدر بوس (که بجایش گذشت) و یای معروف و علامت مصدر دن و حاصل بالمصدر این بمعنی اول بوس و بوسه گیری و بمعنی دوم و سوم و چهارم و پنجم بوسیدگی باشد. مصدر اصلی است که مرکب است از اسم مصدر فارسی زبان (نظامی ؏ ببوسید بر حقهٔ نوش او؟ سخن گفت چون حلقه در گوش او؟ (ظهوری ؏) گذاری بر گلستان تا کف پایت چمن بوسد؟ بتحریک صبا پیشت زمین شاخ سمن بوسد؟ (اردو) (الف) عاجزی سختی. اور بقول آصفیہ بوسیدگی (فارسی) کہنگی۔ گلاپن اور ہماری تحقیق کے لحاظ سے بوسیدن کا حاصل بالمصدر بمعنی دوم و سوم و چہارم و پنجم (ب) (۱) بوسہ دینا

۔بوسہ لینا (۲) سختی کرنا (۳) عاجزی کرنا (۴) جھڑجانا بوسیدہ ہونا (۵) کملانا۔

(الف) بوسیدہ استعمال۔ الف بقول

(ب) بوسیدہ چوب انند بمعنی کہنہ وفرسودہ ومندرس وفرماید کہ دراصل بیای فارسی است ولیکن بیای عربی شہرت گرفتہ۔ صاحب غیاث ہمرہ بانش صاحب شمس بذکراین گوید کہ بیای فارسی ہم آمدہ وصاحب بحر بنسبت (ب) فرماید کہ چوبی است کہ درشب مانند انگشت سوزان نماید صاحب شمس ہم این را آوردہ (نظامی ۵) چو بوسیدہ چوبی کہ درچنگ باغ بنماید بشب آتش چون چراغ

مؤلف عرض کند کہ الف ماضی مطلق بوسیدن است بزیادت ہای ہوز در آخر کہ افادۂ معنی مفعولی کند و برہمہ معانی مفعولی بوسیدن شامل آنانکہ اصل این را بیای فارسی دانند غلط کردہ اند و (ب) بمعنی حقیقیش چوبی کہ ناقص وکہنہ وفرسودہ شدہ باشد وبمعنی بیان کردۂ بحر کنایہ باشد وجہ کنایہ بوضوح نہ پیوست ونظر برسند نظامی این معنی را معتبر دانیم وخیال می کنیم کہ چون چوب بوسیدہ شود وبعمری خاص رسد فاسفورس کہ داخل آن می باشد بیرون می آید و بواسطہ آن در شب روشن می نماید فارسیان ازین حقیقت خبر نداشتند ونظر بر بوسیدگیش آن را چوب بوسیدہ نام نہادند دیگر ہیچ **(اردو)** (الف) بوسیدہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ گلا۔ سڑا کہنہ۔ پرانا (ب) ایک لکڑی جو رات میں مثل آگ کے چمکتی ہے۔ مؤنث۔

بوسیر بقول لغات برہان ترجمۂ امکان است دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معاصرین عجم بر زبان ندارند یکی از پارسیان معاصر کہ دستور شان است می گوید کہ لغت زند و پازند است بضم باو واو معروف وکسر سین ویای مجہول **(اردو)** دیکھو امکان۔ مذکر۔

بوسین بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم وکسر سین مہملہ در فارسی زبان بمعنی ملامت وتہمت

دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که قدمای معاصر عجم این را لغت زند و پازند گویند (**اردو**) تہمت۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ گمان بد۔ الزام۔ بہتان جھوٹا عیب۔ افترا۔ کلنگ۔ طوفان۔ بطلان۔

بوش بقول برہان بفتح اوّل و کسر ثانی و سکون شین قرشت (۱) بمعنی تقدیر و قدرت داشتن صاحب جہانگیری ہمزبانش (فردوسی ع) نوشتہ چنین بود مان در بوش ؛ برسم بوش اندر آمد روش ؛ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ شین این برای نسبت است و بجاز برای تقدیر استعمال یافتہ مقصودش ہمین قدر معلوم می شود کہ معنی سوم را اصل دانیم و این را مجاز آن۔ **مؤلف** عرض کند کہ ما بحدی اتفاق داریم باخان آرزو و صراحت اتفاق ہمانجا کنیم (**اردو**) تقدیر۔ مؤنث۔ دیکھو اتفاق آسمانی۔

(۲) **بوش**۔ بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی کروفر صاحب جہانگیری فرماید کہ خودنمائی و کروفر بودہ (مولوی معنوی ع) چہ جای مال و چہ نام نکو چہ حرمت و بوش ؛ چہ خان و مان سلامت چہ اہل و چہ فرزند ؛ (ولہ ع) خطبۂ شاہان بگردد دوان کیا ؛ جز کیا و خطبہ ہای انبیا ؛ زانکہ بوش پادشاہان از ہواست ؛ باز نامۂ انبیا از کبریاست ؛ صاحب سروری از میر خسرو سند دہد (ع) خسرو امعذور شان می دارکز بوش دروغ ؛ جانہا شان بسکہ بر شد مردمی را جا نماند ؛ صاحبان ناصری و جامع و ہفت و انند ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بفش کہ بہمین معنی گذشت مبدل این است و اشارۂ این ہم ہمانجا کردہ ایم و این اسم جامد فارسی زبان است (لاوش و بوش) کہ بجایش گذشت در انجا ہم اشارۂ این است و جا دارد کہ این را مبدل ہوش دانیم

که بمعنی کرو فری آید های هوز بدل شده بموحده چنانکه کوهه و کوبه و بوج که بهمین معنی گذشت مبدل پوچ به جیم فارسی و آن مبدل این چنانکه کاشی و کاچی (اردو) دیکھو اوش و بوش)

(۳) **بوش** - بقول برهان بضم اول و کسر ثانی بمعنی هستی و بودن که بعربی کون خوانند - صاحب سروری از فردوسی سند و هد (ع) هر انچیز کو ساخت اندر بوش ۱۲ برانست چرخ روان را روش ۱۲ صاحب جهانگیری همین سند را بمعنی اول نوشته صاحبان جامع و هفت و انند ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که خان آرزو انچه در سراج گوید مقصودش همین قدر فهمیده ایم که این اصل است و انچه بمعنی اول گذشت مبدل این مخفی مباد که اصل این (بودش) که حاصل بالمصدر بودن است و این مخفف آن بحذف دال و انچه خان آرزو اشاره ثانی نسبت کرده ما تصفیه آن بر بودش کرده ایم (اردو) دیکھو بودش جس پر اس کا ترجمہ ہے -

(۴) **بوش** - بقول برهان بسکون ثانی شیافی که از دربندی آورند و آن را بوش دربند هم خوانند و گویند که آن رستنی باشد که در ملک ارس بهم می رسد صاحب ناصری گوید که بای فارسی نیز صحیح است صاحبان جامع و انند و هفت ذکر این کرده اند صاحب محیط بر (بوش دربندی) گوید که قرصی است از برگ و گیاه نباتی بقدر درخت کوچک و برگ آن شبیهه به برگ حنا نسبت آن جبال بلاد عجم خصوصاً نواح شهر زور و ارمینیه و اهل آن بلده - برگ و گیاه تازه آن را کوبیده با عصاره آن قرص ها ساخته خشک نموده باطراف می برند و گویند که آن شیافی است که از دربندی آورند - سرد و خشک در آخر اول - در اورام حاره و بثور حاره استعمال می کنند و آن را تحلیل و منع از تزیدی نماید و آن قوی ترین روادع باتلیسین و تبریداست و منافع دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بوش

ایک دوائی درخت کے پتون کے قرص کو کہتے ہین جس کا نام دوسری زبانون مین معلوم نہ ہوسکا۔ صاحب محیط اعظم نے بھی کافی صراحت نہین کی۔ اور نہ کسی اور کتاب نے۔

بوشا بقول انند بجوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی فکر و اندیشہ۔ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد

مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود اسم جامد فارسی قدیم دانیم و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست بلکہ فکر و اندیشہ را بر زبان دارند (**اردو**) فکر۔ دیکھو اسکال۔

بوشاب اصطلاح۔ بقول شمس خواب دیدن کہ بتازی رویا خوانند (بہرام ۵) نہ در بیدار گفتم من نہ بوشاب با نگویم خبرہ پیش تخت گستاب ۱۲ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ بوشاسپ بہمین معنی می آید عجبی نیست کہ این مخفف آن باشد بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس را تسلیم نہ کنیم (**اردو**) دیکھو بوشاسب۔

بوشاد بقول برہان باثانی مجہول بروزن فولاد بلغت یونانی شلغم خام را گویند صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند صاحب محیط ذکر این نکرد و بر شلجم می فرماید کہ معرب شلغم فارسی است و بعربی برشاد و شلم و بعربی لفت و بیونانی عنقلی و بورشاد و بفرنگی نیم نامند و آن بستانی و بری می باشد پوست آن سرخ و بعضی سپید و تخم آن سرخ و تیرہ و از بری بزرگ تر دو قسم می باشد بہترین و مستعمل آن بستانی نازک بی ریشہ و طبیعت بستانی آن گرم در اول دوم و تر در آخر اول و بری آن گرم در وسط دوم و تر در اول۔ بستانی در حرارت کمتر و در رطوبت زیادہ تر۔ خوردن مطبوخ آن کثیر الغذا۔ نافع سرفہ و ملین سینہ و شکم و مشہی طعام و مقوی باہ و مدر منی و مدر بول و مفتت حصاۃ و منافع بی شمار دارد **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما این مفرس

از لغت یونانی بورشاد است بحذف رای مهمله. محققین فارسی زبان برشاد را ترک کرده اند و لیکن قیاس می خواهد که آنهم مخفف و مفرس بورشاد یونانی باشد بحذف واو (اردو) شلجم. بقول آصفیه معرب شلغم فارسی. مذکر. ایک ترکاری کا نام جو مولی کی قسم سے ہے۔

بوشاسپ اصطلاح. بقول جهانگیری بمعنی خواب دیدن و صاحب برهان باثانی مجهول بوزن لهراسپ همزمانش که بعربی رویا خوانند صاحب جهانگیری سندی که از بهرام پیش کرده همانست که بر بوشاسب گذشت. صاحب شمس همین بوشاسب را بحذف شین معجمه قائم کرد و در سند بهرام هم تصرف کرده شین معجمه را حذف فرمود صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و سراج و جامع و هفت هم ذکر این کرده اند بعضی این را بای فارسی آخره آورده اند و بعضی بای عربی **مؤلف** عرض کند که بشاسب بحذف واو به همین معنی گذشت و آن مخفف این و ما صراحت ماخذ این همه را بجا کرده ایم که مرکب لغات فارسی زبان است و اصطلاح (اردو) دیکهو بشاسب۔

بوشائع شدن استعمال. بقول انند مرادف بلند شدن بود (بوعلی خراسانی ؎) چو راز عشقبازان بود پنهان نالهٔ بلبل ؎ نسیم گل زبستان خوش امروز شائع شد ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بوپهیلنا۔

(۱) بوشباس اصطلاح. صاحب ناصری ذکر (۱) کرده گوید که بمعنی بوشاسب است و صاحبان رشیدی و انند همزمانش (از زرتشت بهرام ؎) بشد در زمان در بر خواب کوی ؎ خردمند همسایهٔ نیک خوی ؎ جهاندیدهٔ پیر اختر شناس ؎ بدو باز گفتم من این بوشباس ؎ صاحبان برهان و سروری و جامع و جهانگیری و سراج ذکر (۲) کرده اند خان آرزو در سراج گوید که (۲) قلب

(۲) بوشپاس بوشاسپ است که گذشت **مؤلف** عرض کند که

درست می فرماید و (۱) مبدل (۲) باشد به تبدیل بای فارسی بعربی چنانکه اسپ و اسب عجب آنست. که محققین بالا همان یک سند بهرام را برای هر دو گرفته اند و هریکی بحسب مراد خود (۱ و ۲) را در کلام بهرام نقل کرده (اردو) دیکھو بوشاسب۔

بوشقاب اصطلاح۔ بقول بهار و انند بواو معروف و شین معجمه و قاف و بای تازی رکابی و صحن چینی نسبت بقاب و فرمایند که ظاهر اللفظ ترکی است (تلافوقی یزدی ؎) کوزه دار دازبزرگی جای بر بالای خم ؎ میزند بر لنگری صد تکیه هر دم بوشقاب ؎ **مؤلف** عرض کند که محققین لغات ترکی ازین ساکت و استعمال فارسیان که پیش ماست تقاضای می کند که این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و شک نیست که قاب بمعنی خوان لغت ترک است و بوش در ترکی بمعنی زن بیوه عجبی نیست که فارسیان هر دو لغت ترکی را مرکب کرده باشند که معنی لفظی این زن قاب است و کنایتہً رکابی را نام کرده باشند که کوچکتر از قاب می باشد اندرین صورت این را مفترس گفتن بهتر است ازان که فارسی یا ترکی خوانیم (اردو) رکابی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ صحنک۔ تھالی۔ چھوٹا طباق۔

بوشناس اصطلاح۔ بقول بهار آنکه شامه صحیح داشته باشد صاحب اند نقل نگارش (صائب ؎) مابجسن صورت از معنی قناعت کرده ایم ؎ بوشناسان را قماش پیرهن منظور نیست ؎ (ظهوری ؎) هیچگه بر چین زلف و کاکلش نگذشت باد ؎ گر برای بوشناسان نافه زاری برنداشت ؎ **مؤلف** عرض کند که این صفت جانورانیست که مقام غذای خود را بشامۂ خود می شناسند و بعض مردم را هم گویند که قوت خاص در شامۂ خود داشته باشند (اردو) بوشناس اس شخص یا جانور کو کہہ سکتے ہیں جس کی قوت شامہ تیز ہو۔

بوشنج اصطلاح۔ بقول برهان بروزن هوشنگ نام قصبه ایست در خراسان و معرب آن فوشنج است

صاحب ناصری گوید که قول برهان خالی از تحقیق است و بحوالهٔ مؤلف تاریخ هرات گوید که نخستین شهری که در ان اراضی بنیاد یافت شهر پشنگ است و آن در چهار فرسنگی هرات بوده و پشنگ را معرب کرده فوشنج خوانند و جمعی را اعتقاد آنکه آن شهر را هوشنگ بن سیامک ساخته و هرات بعد از ان آباد شده و بانی آن زنی شمیره نام از نژاد کیومرس بوده و آن شهر را چنان ساخته که شهر کهن در ته و در میان آن واقع شده و این بارها خراب شده بار دیگر آباد شد و الله اعلم خان آرزو در سراج متفق با برهان. صاحب هفت هم با وی و صاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلف** عرض کند که اگر پشنگ را اصل دانیم عیبی ندارد که بوشنج را معرب آن دانیم و فوشنج هم معرب باشد و جا دارد که همین شهر که صاحب ناصری تعریفش بیان کرده در آغازش قصبه بدین اسم باشد و از بوشنگ که بعد این می آید من وجه تصحیف بنا می شود (**اردو**) بوشنج ایک قصبہ کا نام ہے جو خراسان مین واقع ہے۔ مذکر۔

بوشنگ بقول لمحات برهان قصبه ایست نزدیک بهرات (**اردو**) بوشنگ ایک قصبہ کا نام ہے جو ہرات کے متصل واقع ہے مذکر دیکھو بوشنج جو اس کا معرب معلوم ہوتا ہے۔

(۱) **بوشنودن** استعمال (۱) کسب بوی کردن

(۲) **بوشنیدن** (ظهوری ه) نافه از چین طره گشت دلم ؛ بوی دولت زخود شنود امشب

؛ صاحب بحر نسبت (۲) گوید که رائحهٔ خوب یا بوی بد بدماغ رسیدن و دریافتن شامه۔ بهار هم ذکر این کرده (حافظ ه) بوی خوش تو هر که زباد صبا شنید ؛ از یار آشنا خبر آشنا شنید ؛ **مؤلف** عرض کند که شنیدن بمعنی شمیدن بسدالت که نون به میم بدل شود چنانکه پام و پان و کجیم و کجین (**اردو**) بوسونگھنا۔

بوشی بقول شمس بالفتح مرد فقیر پریشال صراحت می کند که لغت فارسی است صاحب انند بحوالهٔ

منتهی الارب این را لغت عرب گفته **مؤلف** عرض کند که تصحیف صاحب شمس اظهر من الشمس (اردو) غریب او رعیالدار فقیر۔ مذکر۔

بوشیدن (الف) صاحب انند (الف) را بحوالهٔ فرهنگ فرنگ گوید که بالضم بمعنی (۱) آغاز کاری کردن

بوشیده (ب) و (۲) اندیشیدن است و نسبت (ب) بحوالهٔ غیاث می فرماید که بمعنی کرو فر یافته شده و صاحب غیاث این معنی را بحوالهٔ لطائف آورده **مؤلف** عرض کند که بوش بمعنی تقدیر و قدرت داشتن آن هم عجبی نیست که فارسیان الف را از همین اسم جامد مشتق کرده باشند تصرف در اعراب چیزی نیست که قلب و لهجهٔ مقامی است طالب سند استعمال می باشیم و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک و محققین مصادر هم ترک کرده اند ولیکن خلاف قیاس نیست و اگر وجود این مصدر در زمانهٔ سلف باور کنیم معنی حقیقی آن کر و فر داشتن هم گیریم که بوش بمعنی کر و فر و خودنمائی بجایش گذشت و (ب) مشتق از همان که های هوز بر ماضی مطلق آن زیاده کردند که افادهٔ معنی مفعولی کند بای حالِ وجود (ب) اشارهٔ وجود (الف) می کند لیکن (ب) هم حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان آن را هم ترک کرده اند (اردو)

(الف) (۱) کسی کام کا آغاز کرنا (۲) اندیشہ کرنا سوچنا (ب) صاحب کر و فر یعنی وہ شخص جس کو کر و فر حاصل ہو۔ وہ جو کر و فر اور شان و تزک رکھتا ہو۔

بوصی بقول ملحقات برہان نوعی از کشتی است و معرب آن بوزی بازای نقطه دار صاحب سبیل این را معرب بوزی فارسی گوید برعکس صاحب ملحقات برہان صاحب اند بحوالهٔ منتهی الارب تصدیق قول سوار السبیل می کند و گوید که بوصی معرب بوزی فارسی در عربی زبان نوعی از زورق باشد **مؤلف** عرض کند که حیف است که ما بوزی را در لغات فرس نیافتیم و بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم که

معاصرین عجم بر زبان مذارند و دیگر محققین فارسی ازین لغت ساکت (اردو) ایک قسم ہے کشتی علاوہ زورق کی ۔ مؤنث ۔

بوصیر بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و صاد بی نقطہ بہ تحتانی رسیدہ و بہ رای قرشت زدہ لغتی است غیر معلوم و آن گیاہی باشد دوائی کہ بعربی آن را آذان الدب خوانند یعنی گوشت خرس بسبب شباہتی کہ بدان دارد و بقول بعض نوعی از ماہی زہرہ و آن پوست درختی باشد بغایت سیاہ کہ آن را بعربی سکران الحوت گویند و بعضی دیگر گفتہ اند با قلای شامی است صاحب ہفت ہنر بانش صاحب محیط ہم این را دوای غیر معروف گفتہ می فرماید کہ چون از برگ آن بر او رام و شدخ غضل لطوخ سازند نفع کند و مضمضہ بطبیخ آن نافع درد دندان و شرب و ضماد آن مفید سرفہ کہنہ و اسہال است و بقول صاحب جامع خوبران است و آن ایضاً سکران الحوت و کارزونی گوید و ہمچنین آذربیجان کہ آن را شاخہای دراز لاحق بشاخہای شجر است و آن را منشور ذہبی بری نامند و در آذربیجان کوکبین نام است ۔ خیال صاحب محیط آنست کہ بوصیر و بوسیر ہر دو قلوس باشد کہ پنج قسم دارد و اقسام آن گرم و خشک در سوم مجفف و محلل و جالی باعتدال (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ متحقق نشد کہ این لغت کدام زبان است ما این را بر اعتبار صاحب برہان فارسی دانیم **اردو** ایک غیر معلوم دوا ہے جس کا نام دوسری زبانون مین معلوم نہ ہوسکا ۔ صاحب محیط نے اپنی تحقیق مین قلوس کہا ہے ۔ مؤنث ۔

بوطانیہ بقول برہان با طای حطی بر وزن سلطانیہ پوست درختی است کہ آن را بعربی کرمۃ السود او بفارسی سیاہ دار و خوانند و آن مانند عشقہ بر درخت پیچد صاحب محیط ذکر این کردہ می فرماید کہ کرمۂ سود است و فاضل ہم گویند و بر فاشر ستین گوید کہ بعربی کرمۃ السود او بسریانی کنبا و بفارسی شش بندان سیاہ و بشیرازی شش بندان

و جوینانی ابناس مالیا و برومی انار و ترطیس و به بربری میمون و باندلسی معروف به بوطانیه. گرم و خشک باعتدال
نافع فالج و صرع و منقی سینه و مدر بول و منافع بسیار دارد. **مؤلف** عرض کند که باوجود آنکه این را در
فارسی زبان اسم خاص است ولیکن شهرت دارد به بوطانیه و معاصرین عجم هم همین اسم را بر زبان دارند از جا
که ما این را درین کتاب جادادیم صاحب برهان برشش بندان گوید که همین است سیاه دارو پس صاحب
برهان غلط کرد که بوطانیه را پوست درخت نوشت (**اردو**) بوطانیه ایک دوائی پودے کا نام ہے مذکر

بوغ بقول رشیدی بالضم (۱) دهی است به ترمذ و از انجاست ترمذی محدث (کذا فی القاموس)
و بحوالهٔ نسخهٔ سروری گوید که نوغ که بضم نون است دهی از ترکستان و ظاهر ابوغ را به تصحیف نوغ خوانده
خان آرزو در سراج می فرماید که به نون خطاست. صاحب انند بوغ را بمعنی بالالغت عرب گفته به تکرار
این گوید که (۲) در فارسی بالاپوشی است از جامه و از چرم خصوصاً (کذا فی فرهنگ فرنگ) **مؤلف**
عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اهل زبان ازین ساکت و (بوغ بند) که می آید
ازان تصدیق معنی دوم می شود و نسبت آن هم قول مجرد صاحب انند است به حوالهٔ فرهنگ فرنگ
ولیکن معاصرین عجم بوغبند را بر زبان دارند و آنچه بنون می آید آن را تصحیف نگوئیم جادارد که نام موضعی
دیگر باشد اگر فارسیان همین بوغ را بمعنی اول نوغ گفته باشند مبدل بوغ دانیم که موحده به نون بدل
می شود چنانکه برسک و نرسک و اگر بوغ را بمعنی اول عربی خیال کنیم چنانکه بعض محققین خیال می کنند
اندرین صورت نوغ به نون بمعنی اول مفرس باشد (**اردو**) (۱) بوغ ایک موضع ہے ترمذ میں
مذکر۔ (۲) بالاپوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ لحاف۔ سوڑ۔ غلاف۔ بلنگ پوش۔

بوغ آسیا اصطلاح۔ بقول بهار مرادف (بوق آسیا) نوعی از نای که آسیابانان نوازند برای آگاهیدن

مردم تا از اطراف فراهم آیند (سیفی در تعریف آسیابان
ع) نبودم پار شب در آسیا تا روز نالیدم که
که بوغ آسیا فریادها کرد از فغان من (خان آرزو
در سراج بذکر هر دو گوید که معلوم نیست که در اصل
غین است یا قاف چه هر دو با هم بدل می شوند و صاحب
بحر لقل نگارش **مؤلف** عرض کند که بوغ در ترکی
زبان بقول صاحب لغات ترکی صور است و بوق بقول
اند لغت عرب بمعنی نای بزرگ که نوازند و ابواق
جمع آن پس فارسیان استعمال بوغ کرده اند بتعریب
خود این است حقیقت این که خان آرزو و صاحب
بحر لی بدان نبرده اند و جا دارد که بوغ ترکی را
مبدل بوق عربی دانیم ولیکن مجرد بوغ و بوق بمعنی
صور و نای بزرگ اصلا فارسی نیست **(اردو)**
وہ خاص قرنا جو چگیون پر بجایا جاتا ہے تا کہ لوگ اس
آواز سے معلوم کریں کہ اس مقام پر چگی چلتی ہے مذکر

بوغار اصطلاح ۔ به رای مهمله آخر بقول بوچال
بحوالهٔ معاصرین عجم نهری را گویند که از آبهای

رقیه طنطنیه جاریست صاحب سواد السبیل می فرماید
که بوغاز به زای موز آخر معرب و در ترکی هم همین
اسم است قطعهٔ آب را نامند که در میان دو قطعات
عظیم آب واقع شود و هر دو حصه را با هم متصل کند
چنانچه بوغاز جبل طارق و هم او گوید که مجرای دریارا
در ترکی زبان بوغاز گفته اند و عربان هم تعریبا استعمال
کرده **مؤلف** عرض کند که فارسیان تفریسا زای
موز آخره را به رای مهمله بدل کردند چنانکه برغ
و برغ و این خیال بادی النظر است ولیکن بصرهتی
که بربغار به غین معجمه و رای مهمله آخر کرده ایم بلحاظ
آن این را مزید علیه آن دانیم بزیادت واو که اکثر
ترکیان برای اظهار خفته این قسم عمل در کتابت
کنند و در بعضی لغات فارسیان هم متجه تحقیق آنست که
این بمعنی عام است یعنی مطلق آبنای و آنانکه آبنای
خاص را بدین اسم موسوم کرده اند بر سبیل مجاز باشد

(اردو) آبنائے دیکھو بغار اور مجازاً آبنائے باسفور

بوغ بند اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ

بالضم در فارسی زبان جامہ را گویند کہ دران چیزی ببندند **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است از لفظ بوغ بمعنی دوش کہ گذشت و بند کہ بمعنی اوست اسم فاعل ترکیبی بمعنی بالاپوشی کہ چیزہا را ببندد مراد آن بقچہ کہ بجایش مذکور شد و موافق قیاس (اردو) بوغبند دیکھو بقچہ کے دوسرے معنے۔

بوغدان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ غیاث چیزی است کہ قلندران دران اسباب گدائی نگاہدارند

دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و معاصرین عجم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ بوغ بمعنی دوم اوست و دان چون در آخر کلمہ آید معنی ظرفیت بخشد چنانکہ قلمدان و قہوہ دان (کذا فی البرہان) پس معنی لفظی این بوغ دارندہ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از معنی بالا اگرچہ موافق قیاست لیکن بدون استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) وہ بوغبند یا بقچہ جس مین قلندر اپنا سامان باندھتے ہین۔ مذکر۔

بوغلصن اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و غین نقطہ دار مضموم بنون زدہ لغتی است یونانی و بعربی لسان الثور کہ گاؤزبان باشد و آن دوائیست معروف و بقول بعض لغت رومی است صاحب محیط بر گاؤزبان گوید کہ اسم فارسی است و بعربی لسان الثور و بیونانی فوقلص و بوغلیص و بروی بوقلیس و بہ لاطینی بکلوسم و بہ ہندی گاؤزبان گویند بقول شیخ قریب از معتدل در حرارت و مائل بحرارت اندک و در رطوبت آن در آخر اول و خشک آن در رطوبت کمتر بقوی قلب و مفرح است خصوصاً مگل آن نافع توحش و امراض سوداست و منافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان فوغلص یونانی را بہ تبدیل فا بموحدہ مفرس کردہ اند چنانکہ فروزیدن و بروزیدن و نون آخر تصحیف کتابت معلوم می شود دیگر ہیچ (اردو) گاؤزبان بقول آصفیہ۔ فارسی ایک قسم کی بوٹی جس کا پتا زبان گاؤ سے مشابہ ہوتا ہے (مؤنث) دیکھو انوپا۔

بوغما بقول اند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالضم و سکون غین معجمه لغت فارسی است (۱) یعنی هرزه وگزاف وبیهوده وناچیز ولاشی و (۲) یعنی ذره و ریزه ریزهٔ نان و (۳) زن فربه و بدشکل. دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده ومعاصرین عجم هم برزبان ندارند **مؤلف** عرض کند که ظاهرا لغت ترکی زبان می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت و بدون سند استعمال این را لغت فارسی زبان نخوانیم واگر سند بدست آید فارسی قدیم دانیم که مراد از ژند و پاژند حیف است که دستوران معاصر هم ازین انکار کنند وگویند که لغت ژند و پاژند نیست (**اردو**) (۱) بیہودہ۔ ناچیز۔ لاشی (۲) روٹی کا ٹکڑا۔ مذکر (۳) موٹی اور بدشکل عورت۔ مؤنث۔

بوغنج بقول برہان بضم اول وسکون ثانی وفتح غین منقطه دار ونون وجیم ساکن (۱) شونیز را گویند وآن تخمی است ریزه وسیاه رنگ وبعربی حبة الخضرا و (۲) فوشنج را نیز گفته اند وآن قصبه ایست در خراسان نزدیک قندهار صاحب سروری برمعنی اول قانع وبذکر فوشنج باین گوید که دو قصبه اند نزدیک هرات صاحب رشیدی بر سیاه دانه قانع که معنی اول است صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده نسبت معنی دوم این را مرادف بوشنج گوید که گذشت خان آرزو در سراج بذکر معنی اول متعجب است از معنی دوم و فرماید که غالبا از بوشنج اشتباه نموده صاحب محیط بر بوغنج حوالهٔ شونیز می کند و بر شونیز می فرماید که اسم فارسی است و فرماید که شونوز و شمیز و شنیز نیز گویند و بیونانی سنو و شینون و شوشا و بترکی قراچورک اودی ونزدیک اهل مغرب سویدا و حبة السودا و ایضا بفارسی سیاه دانه و غرمج و بعربی کبودان و کمونی هندی و بهندی کلونجی نامند و آن تخم نباتی است شبیهه به بادیان و شاخهای آن باریکتر گرم وخشک در دوم و دران حدت وحراقت وجلا و تقطیع بلغم و تحلیل

ریاح ومنافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر اعتبار محققین اہل زبان این را اسم جامد فارسی زبان دانیم ونسبت معنی دوم صاحب جامع تعجب خان آرزو را دور کرد کہ این ورای قصبہ بوشنج است کہ ہرد و نزدیک ہرات واقع **(اردو)** (۱) کلونجی بقول آصفیہ (ہندی) مؤنث بگریلا۔ ایک قسم کے سیاہ بیج جو اکثر اچار اور دوا کے کام آتے ہین فارسی مین سیاہ دانہ۔ (۲) بوغنج ایک قصبہ ہے ہرات کے قریب جیسا کہ بوشنج۔ مذکر۔

بوغند بالضم وفتح غین وسکون نون ودال مہملہ بقول انند بجوار فرہنگ فرنگ عشق پیچہ را نام است

مؤلف عرض کند کہ ما برارغنج صراحت عشق پیچہ کردہ ایم وجزین نیست کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم صاحب محیط ذکر این نکردہ واز ینکہ محققین صاحب زبان ہم ساکت اند مشتاق سند استعمال می باشیم **(اردو)** دیکھو ارغنج۔

بوف بروزن صوف پرندہ ایست کہ بہ نحوست اشتہار دارد وآن را بوم نیز خوانند صاحب جہانگیری می فرماید کہ ہمین را کوف ہم نام است (ابن یمین ۵) تو با ندیمہ نشینی فلک نشین تست ۶ چرا چو بوف کنی آشیان بویرانہ ۶ صاحبان سروری وناصری وجامع ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی گوید کہ ظاہرا تصحیف وصحیح کوف است خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بوف وکوف ہر دو صحیح باشد چہ کوف بکاف تازی یعنی بوم است چنانکہ در رسالۂ قوسی است وبیای تازی قسمی از چغد کہ تبرکی سار وقوس گویند کما فی تحفۃ المومنین صاحب محیط ذکر این نکرد و بر بوم می فرماید کہ اسم عربی است و بومہ نیز گویند وایضا بعربی غراب اللیل وکنیت آن ام الصبیان وبفارسی کوف وآن طائریست معروف کہ در شب دیدہ می شود و بروز مخفی می گردد ومسکن آن خرابہ۔ یکی بزرگ جثہ کہ بفارسی

بوق وشاہ بوم و بترکی سار وقوس و بہ انگریزی آوَل و بہندی اُلّو نامند وقسم اوسط سیاہ رنگ و آن را بفارسی چغد و بہندی چیلہ وگھگو وقسم صغیر را بترکی بیلاق و کوچک تر را مرغ حق و بہندی پیچہ نام است۔ خوردن گوشت آن مورث جنون و ذہاب عقل بالکل و دل آن چون بر دست چپ زن خوابیدہ نہند افعال حسنہ یا قبیحہ را آنچہ کردہ باشد بیان کند و چکانیدن مغز آن با روغن بنفشہ در سوراخ بینی طرف موافق در دشقیقہ از مجربات و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ اُلّو برآوکو کردہ ایم بخیال ما بوم اصل است و اسم جامد فارسی زبان برائے قسم بزرگ وقسم اوسط را بوف نام است وکوف مبدلش چنانکہ فلادہ و کلادہ (**اردو**) دیکھو اوکو جس پر اُلّو کا بیان ہے۔

بوفا بقول صاحب شمس بفارسی زبان کاویز است **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و در زبان عربی و ترکی ہم این لغت را نیافتیم و بر قول مجرد صاحب شمس کہ محقق ہم ہست تحقیق است بدون سند استعمال این لغت را تسلیم نمی کنیم و کاویز را ہم ندانیم کہ چہ چیز است (**اردو**) ناقابل ترجمہ۔

بوفان بقول شمس در فارسی زبان کرجہای سرخ کہ در ہوای برشکال برآیند و بہندی آن را بیربہوٹی گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معاصرین عجم این را بر زبان ندارند و کرم مخملی گویند و صاحب دلیل ساطع ہم بر (بیربہٹی) این را در فارسی زبان کرم مخملی گوید صاحب محیط بر (بیربہوٹی) فرماید کہ کرمی سرخ را نام است در ہندی و فارسیان این را عروسک گویند گرم و تر در دوم۔ شرب و طلای آن جوش خون آرد و اکثر بظاہر بدن می آورد و زنان دکن بعد ولادت یک عدد آن را با برگ

تنبول وجوتری وغیرہ ی خورند رنگ بدن رامی کشاید
و بروغن گاو حل کردہ بقضیب مالیدن باعث لذت
کثیر است وہم او بر (کرم مخمل) گوید کہ بفارسی کاغذ
و بہندی (بیربہوٹی) مانند و باخراطین وعسل جہت
تقویت قضیب منفعت عجیب دارد وگاہ در روغن
موضوع برای امرباہ ونحوظ بکاری بزند وفعل آنہا بسیار
قوی می گرداند (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق
سند استعمال می باشیم (**اردو**) بیربہٹی (ہندی)
اسم مؤنث۔ عروسک۔ عروس زمین۔ اندرسد ہو۔
وہ لال لال مکڑی سے مشابہ کیڑے جو برسات میں زمین
سے پیدا ہوتے ہیں انکا جسم مخمل کے مانند نہایت
ملائم ہوتا ہے۔

(الف) **بوفروختن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب
(ب) **بوفروش** انند ذکر (الف) کردہ گوید
کہ مصدر (ب) باشد ونسبت (ب) فرماید کہ آنکہ
عطریات فروشد (وحید در تعریف عطر فروش ؎
دلم از شمیم بتی شد نگار ۔ کہ بوی فروشد بباغ وبہار

ساحبان برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی
وسراج وناصری وجامع وبہار ذکر این کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی فروشندۂ بو وبو بمعنی عطریات مخفی مباد کہ فارسیان
عطریات فروختن را (بوفروشی کردن) گویند و
استعمال (بوفروختن) بر زبان معاصرین عجم
نیست ولیکن شک نیست کہ (بوفروش) از
مصدر الف است وامر حاضر الف ہم (ابن یمین
؎) در چین سر زلف تو در بوی فروشی ۔ دم جز
بخطای نزند نافۂ آہو ۔ (اثیر اومانی ؎) خلوق
خلق تو عطار حلقہ کہ دران ۔ یکی زبوی فروشان
نسیم باد صباست ۔ (**اردو**) (الف) عطاری
کرنا۔ عطریات کا بیوپار کرنا (ب) عطار بقول آصفیہ
(عربی) اسم مذکر۔ عطر فروش۔

بوفزا اصطلاح۔ بقول ناصری وانند ہمان
بوزاست کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ
مخفف (بوافزا) بمعنی فاعلی یعنی افزاینده بوی

اسم فاعل ترکیبی و کنایه باشد از همان ادویهٔ حارّه که ذکرش بر بوزا مذکور حاصل این است که این اصل است و بوزا مخفف این (اردو) دیکھو بوزا

بوفزار اصطلاح - بقول رشیدی همان بوزا است که بجایش گذشت. دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند که جزین نیست که براصطلاح (بوفزا) که گذشت رای مهمله زیاده کرده اند چنانکه شنا و شنار (اردو) دیکھو بوزا۔

بوفه بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار حجرهٔ که مخصوص باشد برای طعام خوردن صاحب روزنامه گوید که بمعنی چینی خانه باشد **مؤلف** عرض کند که همهٔ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت معاصرین عجم بر زبان دارند۔ شک نیست که مفرّس است و از السنهٔ غیر گرفته اند ولیکن متحقق نشد که مال کدام زبانست (اردو) کھانے کا کمرہ۔ ڈیننگ روم۔ مذکر۔

بوق بقول برهان بضمّ اوّل وسکون ثانی و قاف (۱) سفید مهرهٔ که آن را در حمام ها و آسیاها و جاهای دیگر نوا کنند و (۲) با ثانی مجهول چادر بزرگی که رخت خواب در ان بندند۔ صاحب جامع بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که چادر شب خواب باشد که مفرش نیز گویند صاحبان انند و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب سواء السّبیل این را معرّب گوید بمعنی اوّل از بوکنه که لغت لاطینی است و صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بر معنی اوّل قانع و صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم همزبانش **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل مفرش پوغ است که به بای فارسی و غین معجمه لغت ترکی است بمعنی صوف۔ بای فارسی بدل شد بموحده و غین معجمه بدل شد بقاف چنانکه تپ و تب و آروغ و آروق حالا عرض می شود و نسبت معنی دوم که صراحت صاحب جامع موافق قیاس می نماید که مجرد

چادر خواب است و چادری که در ان رخت خواب بندند بوغچه باشد که لغت ترکی زبان است و ماذکر این بر بغچه کرده ایم و بوقچه بقاف عوض غین معجمه معرب آن چنانکه سوار السبیل ذکرش کرده و مخففش بقچه هم بجایش گذشت پس بق و مزید علیه آن بوق هر دو مبدل بوغ ترکی است یعنی چادر و اگر سند استعمال بتائید قول برهان پیش شود این را بمعنی دوم مخفف بوقچه دانیم (اردو) (۱) بگل۔ بقول آصفیہ (انگلش) ترئی۔ نفیری۔ ترم۔ مذکر۔ (۲) چادر۔ مؤنث اور بقول برہان دیکھو بغچہ۔

بوق آسیا اصطلاح۔ بقول بحر مرادف همان بوغ آسیا که بجایش گذشت۔ بهار و انند همزبانش

مؤلف عرض کند که این مبدل آنست فک اضافت

بوق آسیا (اردو) دیکھو بوغ آسیا۔

بوق تنگدستی آشنا بیگانه می گردد مقوله صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت

مؤلف عرض کند که فارسیان این مقوله را بحق دوست ناصادق استعمال می کنند

(اردو) دکن مین کہتے ہین "دوست وہی ہے جو وقت پر کام آئے" فقیری کا آشنا آشنا ہر "وقت

آن پڑے تو کون کس کا دوست" امیری کے آشنا فقیری کے ناآشنا" یہہ سب کہاوتین اسی فارسی مقولہ کا ترجمہ ہین

بوق زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار (۱) از عالم صرنازدن و نای زدن و (۲) کنایه از گوز زدن (ملا فوقی یزدی ؎) آسیای دهر خالی دیدم از جنس وفا ؛ در جهان بوقی به طرز آسیابان می زنم ؛ صاحب انند نقل نگارش صاحب بحر هم ذکر این کرده

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) بگل بجانا (۲) پادنا۔

بوقلمون اصطلاح۔ بقول برهان (۱) دیبای رومی و آن جامه ایست که هر لحظه برنگی نماید صاحبان سروری و جامع ذکر این کرده اند (منوچهری ؎) فروزان تیغ وی هنگام پیکار ؛ چنان دیبای بوقلمون

ملوّن ؛ (سعدی ؒ) باد در سایۂ درختانش ؛ گستر انید فرش بوقلمون ؛ خان آرزو در سراج گوید که لفظ عربی است لیکن به الف و فارسیان الف را حذف کردند چنانکه بوالهوس و بوجهل و بولهب و بحوالۂ صراح گوید که دیبای رنگارنگ را نام است زلّه بر دارش بهار ذکر این کرده از معنی ساکت۔ صاحب مؤیّد صراحت مزید کند که این پارچه هفت رنگ دارد و منقّش می باشد **مؤلّف** عرض کند که صاحب مؤیّد بدیل لغات عرب ذکر (ابوقلمون) کرده پس عیبی نیست که این لغت را مفرّس خوانیم بوجه حذف الف اوّل (**اردو**) دیبای رومی۔ مذکّر جس کا رنگ بدل بدل کر دکھتا ہے۔ بات اسی قدر ہے کہ وہ رنگ برنگ ریشمی بوٹون سے بنا جاتا ہے جس کا رنگ دھوپ اور چھاؤن روشنی اور تاریکی مین بدل بدل کر نظر آتا ہے۔

(۲) **بوقلمون**۔ بقول برہان کنایه از کسی که هر ساعت خود را برنگی وانماید صاحبان سروری و سراج و جامع هم ذکر این کرده اند (مسیح کاشی ؒ) در بخت ندیدیم بجز رنگ سیاهی ؛ به چند که خود بوقلمون همه رنگم ؛ **مؤلّف** عرض کند که این متعلّق بمعنی هشتم است یعنی فارسیان هر چیز را که رنگ برنگ باشد بوقلمون گویند و هر کسی را که مستقل مزاج نباشد بوقلمون نامند یا هر کسی که بعیاری خود هر وقت برنگی دیگر ظاهر کند آن را هم بدین لقب خوانند مجاز معنی اوّل باشد و بس (**اردو**) وہ شخص جو ہر ساعت نئے رنگ مین ظاہر ہو یا جس کی طبیعت مستقل نہو یا عیار ہو۔ مذکّر۔

(۳) **بوقلمون**۔ بقول برہان و سراج و جامع جانوریست در آب۔ گویند که چون خواهد که جانوری را بگیرد خود را بشکل آن جانور کند صاحب محیط ذکر این کرده مگر صراحت این قسم جانور نکرده و هر چه گفته بر معانی دیگر می آید و این معنی در لغت عرب هم یافته نمی شود **مؤلّف** عرض کند که باعتبار

صاحب جامع این معنی را تسلیم کنیم و تحقیق این قسم جانور آبی از نظر ما نگذشت (اردو) بوقلمون (مذکر) ایک جانور آبی کا نام ہے جو پانی مین رہتا ہے اور جس جانور کا شکار کرنا چاہتا ہے اُسی کی شکل بنا لیتا ہے (۴) **بوقلمون** بقول برہان و سراج و جامع حربا را گویند و آن نوعی از چلپاسہ باشد کہ ہر نفس برنگی نماید۔ صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ گوید کہ در ہندش گرگٹ خوانند و آفتاب پرست نام آنست۔ صاحب محیط بر بوقلمون ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (آفتاب پرست) عرض کردہ ایم صاحب مؤید در لغات عربی بذیل (ابوقلمون) بحوالۂ شرفنامہ ذکر این معنی ہم کردہ گوید کہ کنیت حربا ست (اردو) دیکھو آفتاب پرست۔

(۵) **بوقلمون**۔ بقول برہان و جامع کنایہ از دنیا و عالم است بسبب حوادث۔ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد کہ دنیا ہم در ہر لحظہ تبدیل رنگ میکند و ازینجاست کہ عالم متغیر خوانندش (اردو) دنیا۔ مؤنث۔

(۶) **بوقلمون**۔ بقول برہان و جامع سنگ پشت را گویند و فرماید کہ این زبان اہل مغرب است صاحب محیط بر بوقلمون ذکر این نکردہ و بر کچھوا گوید کہ اسم ہندی سنگ پشت است و بر سنگ پشت می فرماید کہ اسم فارسی است و نیز بفارسی کشف و باخہ **مؤلف** عرض کند کہ ما ذکر این بر باخہ کردہ ایم و ازینکہ این تبدیل حالت کند یعنی بی حس و حرکت مثل سنگی و گاہی برنگی۔ فارسیان این را بر سبیل مجاز از معنی ہشتم بوقلمون گفتند (اردو) دیکھو باخہ۔

(۷) **بوقلمون**۔ بقول سروری مالکیان فرنگی را نام است چہ خروس آن را خطر طومیست کہ ہر ساعت برنگی برآید و تاج و گردن و زیر گلوی او نیز بالوان مختلف نماید و صاحب برہان بر مرغی قانع

خان آرزو در سراج ذکر این کرده (ع) زبان بوقلمون است پر۔ خدنگ ترا۔ (ملا قاسم شہیدی
ص) مصوران زکجا وخیال تصویرهم ۔ به بال بوقلمون گر کنند تصویرم ۔ صاحب جامع هم ذکر این کرده
صاحب سخندان فارس گوید که فیل مرغ را گویند صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار
می فرماید که مرغی را گویند که قوت پرواز ندارد صاحب روزنامه متفق است با صاحب سخندان
و ماخذش هم همان سفرنامهٔ شاه قاچار است وصاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم متفق با او **مؤلف**
عرض کند که مجاز معنی هشتم است وازینکه فیل مرغ یا (ماکیان فرنگی که مرغ چینی نام دارند) با پرهای
مختلف می باشند فارسیان آن را بوقلمون گفتند صاحب محیط بر فیل مرغ گوید که اسم پیروست و بر
پیرو فرماید که اسم فیل مرغ است حیف است که صراحت طبیعت وخواصش دریغ باست و نه در انجا
(**اردو**) چینی مرغی (مؤنث) فیل مرغ۔ بقول آصفیه (فارسی) اسم مذکر۔ پیرو۔ ایک پرندے
کا نام جو مور کے مانند اکثر دم پھلائے رہتا ہے اور اُس سے بہت مشابہ ہوتا ہے انگریزی مین اسکو
ٹرکی کہتے ہین۔

(۸) **بوقلمون**۔ بقول غیاث در استعمال فارسیان بمعنی رنگارنگ۔ صاحب مؤید صراحت مزید
کند که در استعمال فرس هر که و هر چیز که بیک حال نماند آن را بوقلمون گویند **مؤلف** عرض کند که
این مجاز معنی اوّل است یا معنی اوّل مجاز این۔ فارسیان از لغت عربی (ابوقلمون) این را
منفرس کرده اند و (ابوقلمون) در عربی بمعنی اوّل اصل است و تخصیص هر یک معنی بر سبیل
مجاز۔ (**اردو**) وہ جو رنگ برنگ ہو خواہ چیز ہو یا انسان یا جانور۔

(۹) **بوقلمون**۔ بقول مؤید پرنده ایست که در کوهها می باشد چند رنگ نماید۔ صاحب محیط

بدیل بوقلمون ذکر این کردہ گوید کہ اخیل باشد و براخیل گوید کہ طائری است کہ بوقلمون نام دارد کہ بلغت عرب می باشد و آن را شقراق نامند و اہل جہلیان داوہ خوانند و بشقراق گوید کہ طائریست بمقدار رنگ و در پر آن آثار سرخ با سبزی و سپیدی و بقدر کنجشک صحرائی و نوعی از ان سبز ملیح کہ این را بفارسی کاسکینہ و کلاغ سبزہ و بشیرازی کاسہ شکنک و باصفہانی سبز قبا و بہ مازندرانی کراکر و عرب آن را اخیل و طیر ورد و بہندی ٹورہ نامند مزاج آن گرم و خشک در دوم و گویند در سوم و از خواص آنست کہ چون بزہرہ آن طلای ناقص العیار را طلا کنند او را سرخ گرداند و عیار آن زیادہ گردد و چون زہرہ آن با زہرہ روباہ مخلوط کردہ بر زر طلای ناقص العیار او را ناقص گرداند و سرخی او ببرد و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر رنگارنگیش فارسیان این را بوقلمون نام کردہ باشند مجاز معنی ہشتم است مخفی مباد کہ اشارہ این بر (بوبراقش) ہم مذکور گذشت (اردو) ٹورا بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ ایک ابلق رنگ کے شکاری پرند کا نام جو فاختہ سے چھوٹا ہوتا ہے اور چڑیا کا شکار کرتا ہے۔ (دیکھو بوبراقش)

بوقلمون شد بہار استعمال۔ بقول مؤید یعنی بہار بریاحین گوناگون متلون شد **مؤلف** عرض کند کہ بامعنی ہشتم بوقلمون متعلق و در خوریان نبود (اردو) بہار رنگارنگ ہوی۔

بوقلمون نگاہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر الاعجاب از اسمای معشوق۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نگاہ رنگارنگ دارندہ متعلق بمعنی ہشتم بوقلمون۔ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ محققین ایرانیان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) معشوق نگہ

بوقلمونی استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ نیرنگی و رنگارنگی **مؤلف** عرض کند کہ

یای مصدری در آخر بوقلمون کہ بمعنی ہشتمش گذشت زیادہ کردہ اند۔ دیگر ہیچ (اردو) رنگ برنگی رنگارنگی۔ مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے رنگارنگ کا ذکر فرمایا ہے۔

بوقیصا اصطلاح۔ بقول برہان واند باقاف بہ تحتانی رسیدہ وصادی نقطہ بالف کشیدہ بلغت یونانی درخت سفیدار باشد وآن نوعی از بید است وفرماید کہ بمعنی درخت پدہ وپشہ غال رانیز گفتہ اند کہ بعربی شجرۃ البق خوانند صاحب محیط بر (بوقیصا) فرماید کہ شجرۃ البق باشد و بر شجرۃ البق گوید کہ اسم درداری و بر سفیدار ہم اشارۂ درداری کردہ ولیکن حیف است کہ ذکر مستقل درداری نفرمودہ صاحب برہان ذکر سپیدار کردہ کہ ذکرش برابر سپیدار گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بر سپیدار حوالۂ ارطی کردہ ایم وبر ارطی بحوالۂ محیط سفیدار رالغت عربی نوشتہ ایم حیف است کہ صاحب مخزن ذکر شجرۃ البق نکرد وصاحب بحر الجواہر بوقیصا رالغت عرب گفتہ حوالۂ شجرۃ البق کند وبذکر شجرۃ البق صراحت کافی نکرد بالجملہ دریں جا چارۂ نیست جز ایں کہ بر سپیدار وارطی قناعت کنیم کہ گذشت (اردو) دیکھو ارطی۔

بوک بقول برہان بضم اول وسکون ثانی وکاف (۱) مخفف بود و باشد کہ کلمۂ تمنی است کہ بعربی لعل وعسی گویند (ابن یمین ؎) تو ہم ابن یمین برین می باش کہ گذران عمر خود بوک وبکاش کہ صاحب رشیدی ذکر این بدیل نکردہ صاحبان جامع وناصری ومؤید وانند وسروری و جہانگیری ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بوکہ) باشد باکاف بیانیہ بحذف ہای ہوز آخرہ کہ۔ دیگر ہیچ وکاف آخر داخل لفظ نباشد (اردو) دیکھو بوکے آٹھویں معنے۔

(۲) **بوک** بقول برہان وجامع بمعنی مگر کہ کلمۂ استثنا باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ براعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این معنی را تسلیم کنیم واسم جامد باشد معاصرین عجم حالا بر

زبان ندارند (اردو) مگر بقول آصفیہ حرف استثنا ماسوا بجز ماورا الآ پر لیکن۔

(۳) **بوک** بقول برہان وجامع ترجمۂ فرض۔ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است تسلیم کنیم ولیکن حالا بہ زبان معاصرین عجم بدین معنی نیست (اردو) فرض بقول آصفیہ عربی اسم مذکر تشخیص۔ تعیین۔ اندازہ۔ فرمودہ وواجب کردۂ خدای تعالی۔

(۴) **بوک** بقول برہان وجامع نوعی از آتش گیرہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند۔ فارسی قدیم باشد براعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را تسلیم کنیم (اردو) دیکھو آتش گیرہ۔ یہہ اُسکی ایک قسم ہے۔ مذکر۔

(۵) **بوک** بقول برہان وجامع جائی یا چاہی کہ غلہ دران پنہان کنند (مرادف بتوراک) **مؤلف** عرض کند کہ براعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست این را تسلیم کنیم وعجبی نیست کہ مخفف بتوراک باشد بمعنی اولش کہ گذشت یکی از معاصرین عجم گوید کہ فارسیان پوک بیای فارسی جای میانہ تہی را گویند واین مبدل آنست واستعمال این برای ہر مقامی کہ دران ذخیرہ باشد واللہ اعلم بالصواب (اردو) دیکھو توراک کے پہلے معنے۔

بوکان بقول سروری بروزن خوکان (از زہدان یعنی رحم (شمس فخری ۵) زنان حاملہ را بیم بد کہ پیش از وقت بزیم او بدر آید اجنہ از بوکان ۴ صاحبان رشیدی وسراج ومؤید وہفت وانند ذکر این کردہ اند صاحب جامع بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی گلزار ہم **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما الف ونون زائد ومزید علیہ بوک باشد وبوک مقام ذخیرہ را گویند ومعنی پنجم بوک کہ گذشت ازہمین معنی عام ومعنی بوکان ہم ازان قبیل بای حال فارسی قدیم است

وحالا بر زبان معاصرین عجم زیدان مستعمل (اردو) (۱) دیکھو بارگاہ کے دوسرے معنے (۲) بانٹ

بوکردن مصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) سراغ یافتن و (۲) بوسہ زدن۔ بہار گوید کہ (۳) کنایہ از کسب کردن بو (طاہر غنی ؎) ساغر مکف گرفتہ چو نرگس مبیا بروں ۔ ترسم باین بہانہ دہان تو بوکند ۔ (سائب ؎) باغبان در نگشود است گلستان تراست ۔ بونکرد است صبا سیب زنخدان تراست ۔ (ظہوری ؎) اجل گر بوکند پرکالہ ہائے دل بیندازد ۔ بہ ہجرانش گل داغی کہ از باغ جگر روید ۔ (ولہ ؎) تردماغ روزگارم برد داغم می خورد ۔ سنبل و نسرین بشام و صبح چون بو می کنم ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی سوم بیان کردہ بہار حقیقی است نہ کنایہ یعنی شمیدن مرادف بوکردن است پس وجہ کنایہ چہ باشد وحق آنست کہ ہمین معنی سوم حقیقی است و اصل و معانی اول و دوم مجاز آن مخفی مباد کہ از ہر چہار اسناد بالا معنی حقیقی پیدا است و از کلام طاہر غنی و صائب من وجہ معنی دوم توان گرفت و بہ تحقیق ما (۴) یعنی سر را خم دادن بشکرانہ کہ آئین ولایت است بعضی برانند کہ این محاورۂ معاصرین عجم است از لغت انگلیسی (کو) بر سبیل تفریس ولیکن از کلام قدسی مشہدی پیدا است کہ متقدمین ہم استعمال این بدین معنی کردہ اند (؎) انصاف بین کہ ساقی مجلس بکام ما ۔ می آنقدر بجام نریزد کہ بوکنند ۔ خیال ما این است کہ این معنی ہم پیدا می شود از معنی دوم یعنی اہل عرب و عجم با متثال حکم کسی یا بشکرانہ کسی بوسہ بر دست خود دادہ دست بر سینہ خود نہند و سر خود را میل دہند (اردو) (۱) پتا پانا کھوج پانا (۲) بوسہ دینا (۳) سونگھنا۔ بولینا (۴) بوکرنا یعنی مخاطب کی تعظیم یا شکرانہ میں سر جھکانا

بوکس بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار باہم مشت زنی کہ اکثر کشتی گیران ولایت این قسم بازی کنند و این لغت انگلیسی است کہ معاصرین عجم تفریساً در فارسی استعمال

کرده اند دیگر پیچ (اردو) گھونسہ گھانسا۔ بقول آصفیہ ڈکا ڈکی۔ مکا مکی۔ مشت زنی۔ ڈک بازی مگر

بوکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ هدایت (۱) کسب بوکردن (تاثیر ؎) نازک اندام تهی سرزده در گلشن حسن ۔ که زشوخی نشود رام کشیدن بویش ۔ صاحب بحر همزبانش و فرماید که (۲) سراغ گرفتن و دریافتن هم۔ بهار این را مرادف بوکردن گوید بمعنی اول (یا قرکاشی ؎) تا چو یعقوب کند دیده بیویش روشن ۔ یوسفی کو که کشد بوی خود از پیرهنش ۔ (ظهوری ؎) پیرهن برگ سمن گشته ز لطف بدنش ۔ ای خوش آن مغز که بوئی کشد از پیرهنش ۔ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکھو بوکردن

بوکلک بقول برهان بفتح کاف و لام بروزن کوچک میوه ایست مغز دار که آن را اون گویند و ترکان چتلاقوچ و عربان جبة الخضر خوانند صاحبان جهانگیری و ناصری و جامع و انند و هفت و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که تا حقیقت این بر (بنگلک) عرض کرده ایم و تعریف کامل این

بر معنی دوم بن گذشت مخفی مباد که همین لغت بکاف فارسی سوم هم می آید و این مبدل آن می نماید (لسبحاق الطعمه ؎) نخوری بوکلک و انگلک بی حاصل ۔ تا بریش خود و یاران نکنی تف بسیار (اردو) دیکھو بن کے دوسرے معنے۔

بوک و مگر اصطلاح۔ بقول برهان هیم و کاف فارسی بروزن کوه و کمر بمعنی بوک است و مرادف مگر بمعنی بود که و باشد که و بعربی عسی و لعل گویند۔ صاحب جهانگیری از حکیم انوری سند آورده (؎) بر بوک و مگر عمر گرامی مگذارید ۔ خود محنت ما جمله ز بوک و مگر آمد ۔ صاحب جامع هم ذکر این مرکب به همین معنی کرده (انوری ؎) روزگارم ز باغ بوک و مگر ۔ گل نگویم که خارمی ندهد

مؤلف عرض کند که مگر بقول برهان گاهی در مقام یقین و تمنی می آید پس جزین نیست که ما این را یک لغت مرکب ندانیم بلکه بوک را با واو عطف

بالفظ مگر آورده اند معنی لفظی این امید و تمنا باشد ضرورت نداشت که این را بطریق اصطلاح مرکب قائم کنند تسامح محققین بالا بیش نباشد (اردو) دیکھو بو کے آٹھوین معنے۔

بوگان بقول برہان با کاف فارسی بروزن خوبان (۱) بچہ دان وزہ دان و (۲) بمعنی گلزار صاحبان ناصری و انند هم ذکر این کرده اند و بقول صاحب ناصری (۳) نام قصبہ ہم که در ولایت ساوج بولاق کمری واقع که خوش آب و هوائی دارد **مؤلف** عرض کند که ذکر این بمعنی اول و دوم به کاف عربی گذشت و جز این نیست که این را مبدل آن دانیم یا آن را مبدل این چنانکه گند و کند و جادارد که بمعنی دوم این را اصل دانیم که گان بکاف فارسی بقول برہان بمعنی لائق و سزاوار است پس آنکه لائق و سزاوار بو باشد کنایه از گلزار بود و همچنین بمعنی اول هم بترکیب بالا این را بمعنی لائق و سزاوار امید گو

وکنایه از بچه دان دانیم واللہ اعلم بحقیقة الحال۔

(اردو) (۱) و (۲) دیکھو بوگان (۳) ایک قصبہ کا نام ہے جو ولایت ساوج بولاق کمری مین واقع ہے۔ مذکر۔

بوگرفتن استعمال۔ بقول بہار و انند مرادف بوکردن و بوکشیدن که گذشت **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول و دوم مخصوص (ملا لطفی مشاپوری)

۱) خارم ولی گلاب زمن می توان گرفت ۲ از بسکه بوی همدمی گل گرفته ام ۲ (ظهیر الدین فاریابی)

۱) نه یکشب از لب لعلش چشیده طعم شکر ۲ نه یکدم از سر زلفش گرفته بوی بخور ۲ (علی خراسانی)

۲) ننگ آیدش که دست در آرد بجعد حور ۲ آن شانه که از سر زلف تو بوگرفت ۲ (اردو) دیکھو بوکردن کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بوگلک صاحب رشیدی ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که همانست که ذکرش با کاف عربی گذشت آن مبدل این باشد چنانکه گند و کند و صحیح به کاف

فارسی سوم می نماید وصراحت کامل این هر سه لغات کرده ایم که بجایش گذشت (اردو) دیکھو نگک اور بن کے دوسرے معنے۔

بوگنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و کندہ موافق قیاس است (اردو) بوآنا۔ بوپھیلنا۔

انند مرادف بلند شدن و شائع شدن بود (علی خراسانی ۵) از عطر تو چون بہرہ برم ای گل سوری ۵ گر بوی تو در پیرہن یا گنجد ۵ **مؤلف** عرض کند کہ این قیاس درست نیست۔

بول بقول بہار بالفتح بمعنی شاش است و فرماید کہ فارسیان بالفظ شاشیدن و کردن استعمال نمایند صاحب منتخب این را لغت عربی گوید بالفتح بمعنی شاش کردن و شاش **مؤلف** عرض کند کہ این قدر تحقیق شد کہ لغت فارسی زبان نیست۔ فارسیان این را بامصادر خود استعمال کردہ اند (اردو) بول بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ پیشاب۔ موت۔

بولبان وقت اصطلاح۔ بقول ہفت بمعنی (۱) مخالفان و (۲) منکر و لاطائل و باطل و نامعقول و گیر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ (بولہبان وقت) بہمین معنی می آید عجبی نیست کہ این چند حرف ہای ہوز لغت آن باشد (اردو) دیکھو بولہبان وقت۔

بولتن بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی خبر و کوائف **مؤلف** عرض کند کہ در انگلیسی زبان بلتن بہ تای ہندی۔ خبر۔ را گویند پس خبرین نیست کہ معاصرین عجم بہ تبدیل تای ہندی بہ عربی و زیادت واو بعد موحدہ این را مفرس کردہ باشند (اردو) خبر۔ مؤنث۔ کوائف۔ مؤنث۔ کیفیت کی جمع لکھنو میں مذکر بر خلاف دہلی۔

بولجار بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است (۱) بمعنی جای پناہ و امن و (۲) میدان جنگ **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت البتہ بعضی از معاصرین عجم تصدیق

معنی دوم می کنند و متحقق نشد از کدام زبان این لغت را مفرس کرده اند غیر ازین چاره نیست که اسم جامد فارسی جدید دانیم (اردو) (۱) جای امن - امن کی جگهه - مؤنث (۲) میدان جنگ - لڑائی کا میدان - (مذکر)

بولچ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ لغت فارسی است بالضم و فتح لام و سکون جیم فارسی بمعنی زمین هائی که پیوسته مزروع باشند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان هم ازین ساکت یکی از دستوران معاصر این را لغت ژند و پاژند گوید به همین معنی والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) وہ زمینین جو ہمیشہ مزروع رہین مزروعہ زمینین - مؤنث -

بولحار بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالضم و حای مهمله بالف کشیده و رای مهمله زده لغت فارسی زبان است (۱) بمعنی جائی که سفیران ممالک جهت مصالحت امری و معاهده باهم مجتمع و فراهم آیند و (۲) میدان کارزار **مؤلف** عرض کند که یکی از معاصرین ترک این را لغت ترکی گوید و شان لغت هم تقاضای آن می کند ولیکن ما این را در لغات ترکی نیافتیم و صاحبان کنز و (لغت ترکی) ازین ساکت و محققین فارسی زبان هم ذکر این نکرده اند و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) وہ مقام جہان سفرای دولت جمع ہوکر کسی معاملہ مین مشورہ کرین مذکر (۲) میدان جنگ - مذکر -

بولنجدر اصطلاح - بقول برهان و هفت بالام و خای منقطه دار و جیم و دال بی نقطه بروزن (گل برسر) ملحد و بیدین و بیدیانت **مؤلف** عرض کند که هیچ ماخذ این متحقق نشد ولیکن بقدر

بہ ہمین معنی گذشت و بلغند رہم و ما بر ہر دو لغات گذشتہ خیال خود را ظاہر کردہ ایم اگر این را بدل بلغند رخیال کنیم واو دوم زائد باشد برای اظہار ضمہ و غین معجمہ بدل شد بہ خای معجمہ چنانکہ چرغ و چرخ و تبدیل نون بجیم البتہ خلاف قیاس می نماید ازینکہ سند این از نظر ما نگذشت و جا دارد کہ ہمین سندش باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال این مرکب را اسم جامد گفتن آسان است و شان لغت تقاضائے آن نمیکند کہ لغت ترکی دانیم ولیکن محققین ترکی زبان و معاصرین ترک ازین ساکت مخفی مباد کہ (بولنجدر) بزیادت الف بعد واو بہ ہمین معنی گذشت پس این را بحذف الف مخفف آن ہم توان گفت (اردو) دیکھو بلغندر کا نمبر (۱) اور بلقدر اور بولنجدر۔

بولدان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بالضم در فارسی زبان ظرفی را نام است کہ در ان بول کنند **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل قلم دان و عطر دان است بترکیب کلمہ دان کہ افادۂ معنی ظرفیت کند با لفظ بول بموافق قیاس (اردو) پیشاب کرنے کا ظرف جس کو انگریزی مین پسپاٹ کہتے ہین۔ مذکر۔

بولکف اصطلاح۔ بقول ہفت بضم اول و فتح کاف بمعنی رشوت پارہ **مؤلف** عرض کند کہ بلکفت و بلکفد و بلکفل ہر سہ بالضم بہ ہمین معنی گذشت و ما خیال خود را ہمدران جا ظاہر کردہ ایم و این را مخفف بلکفد خوانیم بحذف دال مہملہ چنانکہ بدتر و بتر (اردو) دیکھو بولکفد۔

بولکفند بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بالضم و فتح کاف و فا و سکون نون و دال فارسی بمعنی رشوت کہ بحاکم می دہند **مؤلف** عرض کند کہ بلکفد بہ ہمین معنی بجایش گذشت جز این نیست کہ این مزید علیہ آن باشد بزیادت واو دوم برای اظہار ضمہ و نون زائد چنانکہ گذارش و گذارشن دیگر محققین فارسی زبان ازین سلکت شناق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین

عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بلگفد۔

بولگنجک بقول هفت هر چیزی عجیب وغریب وطرفه که از دیدن او آدمی در خنده شود **مؤلف** عرض کند که اصل این همان بلگنجک است که گذشت وصراحت ماخذش واشارهٔ این همه را کرده ایم اصل این با الف ولام بقاعدهٔ عرب بوالگنجک بود الف را حذف کردند وجا دارد که در بلگنجک واو برای اظهار ضمه زیاده کرده باشند

دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده شتاق سند استعمال می باشیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بلگنجک۔

بولنجک بقول برهان واند وهفت بفتح لام وسکون نون وجیم مفتوح به کاف زده هر چیز عجیب وغریب وطرفه که دیدن آن خنده آرد **مؤلف** عرض کند که ما این را مخفف بولگنجک دانیم که گذشت بحذف کاف فارسی دیگر هیچ (اردو) دیکھو بولگنجک اور بلگنجک۔

بولو بقول برهان بضم اوّل ولام وسکون هر دو واو بلغت یونانی بمعنی بسیار باشد که ترجمهٔ آن کثیر است در عربی صاحبان هفت واند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که فارسیان قدیم استعمال این می کردند ولیکن متاخرین استعمال (بسیاری) می کنند ومعاصرین عجم (بسیاری) و (خیلی) نمودند (اردو) بہت بقول آصفیہ زیادہ۔ نہایت۔ فراوان دیکھو بلند کے ساتوین معنے۔

بولوارہ بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدّین شاه قاچار (۱) احاطه (۲) محله (۳) عمارت۔ صاحب بول چال هم ذکر این کرده گوید که در انگلیسی زبان این را (بولورک) گویند **مؤلف** عرض کند که جزین نیست که معاصرین عجم این را از لغت انگلیسی مفرس کرده اند بحذف وتبدیل وزیادت (اردو) (۱) احاطہ۔ مذکر (۲) محلّہ۔ مذکر (۳) عمارت۔ مؤنث۔ دیکھو اساس۔

بولوبودبون اصطلاح۔ بقول برهان با اوّل وثالث وبای ابجد هر سه بواو رسیده وفتح دال

بی نقطه و بای دیگر با واو کشیده و بنون زده لغتی است یونانی معنی آن بعربی کثیر الارجل باشد یعنی بسیار پا و آن را بفارسی بسپایک نام است و معرب آن بسفایج و آن دوائی است مشهور صاحب انند همین لغت را بزیادت دال مهمله قبل نون آخره آورده تسامح اوست یا غلطی کتابت و این همان است که ما بر بسانج ذکر این کرده ایم (اردو) دیکھو بسانج۔

بولوطرنجون بقول برہان بفتح طای حطی و رای بی نقطه بتحتانی رسیده و خای نقطه دار بواو کشیده و بنون زده لغتی است یونانی و بعربی کثیر الشعر و بفارسی پرسیاوشان خوانند صاحب محیط ذکر این کرده حوالۂ پرسیاوشان کند و بر پرسیاوشان می فرماید که فارسی است و بقول بعض یونانی بمعنی دوای سینه و بعربی شعر الجبال و شعر الارض و فرماید که بولوطرنجون در یونانی بمعنی بسیار موی باشد و بفارسی عوام سنبل فارسی و بقول صاحب صیدنه کرفس ویو و کوهی آن را شعر الجبال و بهندی ہنسراج و راج ہنس و کرجا و کالی جہاپ و رنگوت و آن نباتی است که در کنارۂ حوضها و چاه ها و نهرها روید و بقول جالینوس در حرارت و برودت معتدل و بقول صاحب حاوی گرم و خشک در اول۔ قوی الحراره بایبوست اندک و آن محلل۔ ملطف۔ مفتح۔ مجفف و اندک قابض و منضج و موی دار الثعلب بر دیاند و ذات الصدر و ریه را نفع دهد و منافع بسیار دارد (اردو) ہنسراج بقول آصفیہ ایک قسم کی گھانس ہے جو دواؤن مین استعمال کی جاتی ہے۔ مؤنث۔

بولہبان وقت اصطلاح۔ بقول بحر مخالفان و منکران دلائل معقول و منقول و محسوس صاحبان ملحقات برہان و مؤید هم این را آورده اند مؤلف عرض کند که ابولهب که منکر رسالت بوده معروف است و ازان این اصطلاح بر سبیل کنایه قائم شد (اردو) وہ لوگ جو مخالف اور منکر دلائل

معقول و منقول ہون۔ مذکر۔ جیسے ابولہب	منکر نبوت تہا۔

بولی دادن اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ بفتح اوّل وسکون واو ولام بیای رسیده سر کردن جانور شکاری بر جانور دیگر و فرماید که جانور مذکور را بولی گویند و در هندوستان باولی شهرت دارد (طغرا) باز دار فلک از بهر تذرو انگنیم ؎ خواست بولی بدهد بر بگس انداخت مرا ؎ صاحب بحر هم ذکر این کرده و وارسته هم این را آورده بهار گوید که ظاهرا این مخفف باولی است **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر (باولی دادن) و بابلی بیان کرده ایم و باولی لغت ترکی است و بابلی مبدل آن و مفرس چنانکه آو و آب و بولی مخفف باولی پس بابلی و بولی هر دو مفرس است از باولی ترکی و باولی هیچ تخصیص هندی ندارد چنانکه خیال خان آرزو است (**اردو**) دیکهو باولی دادن اور بابلی

بوم بقول برهان بضم اوّل وسکون ثانی بروزن شوم (ا) چغد را گویند و بقول بعض گوید که از جنس چغد است لیکن بسیار بزرگ۔ سر و گوش و چشم های او بگربه می ماند و شبها شکار کند و روزها پرواز نتواند کرد مگر چند قدمی و بقول بعض می فرماید که باین معنی لغت عرب است صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده (امیر خسرو) زان شب فرخنده که میمون شده ؎ بوم چو طاؤس همایون شده ؎ صاحب سروری بحوالهٔ تحفه مرغ شکاری موسوم بدین اسم را ورای چغد می داند و گوید که بدین معنی لغت عرب و فارسیان استعمالش کرده اند صاحب رشیدی بر طائر شوم قانع صاحبان ناصری و جامع و صفت ذکر این کرده اند بمعنی چغد خان آرزو در سراج گوید که چغد بمقدار فاخته و بوم کلان تر از و برابر شاهین تا نگه هر دو را یکی دانسته اند یا از یک جنس شمرده اند خطا نموده اند صاحب منتخب بر بوم می فرماید که چغد باشد صاحب برهان بر چغد حوالهٔ چغد بجیم عربی کند و بر چغد گوید که مرغی است منحوس دشمن زاغ **مؤلف**

عرض کند که هرگاه متحقق شد که این لغت عرب است پس چرا قول صاحب منتخب را صحیح ندانیم و چرا چغد را بوم نخوانیم حاصل اینست که چغد بزرگ قدوجثه را در عربی بوم نام است و همین چغد خرد را فارسیان بوف گفته اند که بجایش گذشت و ما همه را بنجا اشارۂ بوم هم کرده ایم ولیکن اختلاف بیان محققین تصفیه این نمی کند - چارۂ نیست جز این که نظر باعتبار صاحبان سروری و ناصری و جامع این را از جنس چغد دانیم و صراحت طبی بقول صاحب محیط بر بوف کرده ایم (**اردو**) بوم بقول آصفیه (فارسی) اسم مذکر الو چغد گھگو - یہ منحوس اور ویرانہ پسند جانور کا نام جو رات کو شکار کیا کرتا ہے -

(۲) **بوم** - بقول برهان و جامع زمین شیار کرده صاحب جهانگیری بر مطلق زمین قانع (امیر خسرو ؎) بوم شد آباد عرب تا عجم ؛ خاصیت بوم بدل گشت هم ؛ صاحب سروری گوید که ضد مرز است صاحب رشیدی می فرماید که زمین غیر آباد ضد مرز است و تحقیق آنست که بوم میان زمین کاشته و مرز کنار های آن و (پاکیزه بوم) یعنی از جای پاک و از خاک پاکیزه صاحب ناصری می نویسد که مرز زمین کاشتۂ زراعت کرده و بوم ضد آن (حکیم سنائی ؎) کشوری را که عدل عام ندید ؛ بوم ور بومش ایچ بام ندید ؛ خان آرزو در سراج ذکر این کرده صاحب سخندان می فرماید که در سنسکرت زمین را بهوم گویند **مؤلف** عرض کند که عجبی نیست که فارسیان از لغت سنسکرت بحذف های هوز این را مفرس و بمعنی خاص با زمین ناشیار مخصوص کرده باشند (**اردو**) بوم بقول آصفیه فارسی مذکر زمین بمعنی (۳) **بوم** - بقول برهان و جامع جا و مقام و منزل و ماوا - خان آرزو ذکر این کرده گوید که چنانکه (زاد بوم) بمعنی مسقط الراس و مقام تولد **مؤلف** عرض کند که مفرس بهوم سنسکرت بحذف های هوز بمعنی خاص که بهوم در سنسکرت مطلق زمین را گفته اند و ظاهر اینجا معنی دوم مجاز این باشد (**اردو**) مقام - مذکر -

(۴) **بوم** ۔ بقول برہان سرشت وطبیعت ۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ (سعدی ؎ شنیدم کہ مردیست پاکیزہ بوم ؛ شناسا و رہ رو باقصای روم ؛ صاحب سروری بذکر این معنی گوید کہ غیر از فرہنگ جای دیگر دیدہ نشد و بخاطر می رسد کہ بوم درین بیت بمعنی مولد و وطن باشد صاحب رشیدی گوید کہ در معنی سرشت تامل است صاحبان ناصری وجامع وہفت ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر این و بہ نقل سند سعدی گوید کہ در اینجا بمعنی مقام وجای بی تکلف راست می آید یعنی از جای پاک ومحل پاک ۔ **مؤلف** عرض کند کہ (پاکیزہ بوم) اسم فاعل ترکیبی است و ذوق زبان متقاضی آنست کہ معنی سرشت وطبیعت را در اینجا بہتر از معنی سوم دانیم بتصدیق صاحبان ناصری وجامع برای این معنی اجازت آن نمی دہد کہ ما درین معنی تاملی کنیم کہ ہر دو از محققین اہل زبانند اسم جامد فارسی است (**اردو**) سرشت دیکھو اغلار کا نمبر (۴)

(۵) **بوم** ۔ بقول برہان وناصری وجامع بضم اول وفتح ثانی بمعنی باشم کہ از بودن است **مؤلف** عرض کند کہ واحد متکلم مضارع بودن (شیخ ابوسعید ابوالخیر ؎) گر مردہ بوم زعشق تو سالی نیست ؛ تا تن نبری کہ خاکم از مہر تہی است ؛ (**اردو**) میں رہون ۔ جیسے "وہان میں رہون یا نہ رہون تم تو ضرور رہو"

بومادران بقول برہان نام گیاہیست مائل بکبودت وتیزی وگل کبودی دارد و بعربی قیصوم ۔ صاحبان سروری وجہانگیری و رشیدی	وناصری وجامع وسراج ذکر این کردہ اند وما حقیقت این بر ارطیسا و برنجاسب بیان کردہ ایم کہ بجایش گذشت ومخفف این (بومادران) کہ می آید (**اردو**) دیکھو ارطیسا

بومار بقول شمس لغت فارسی است نام گلی که رنگش مائل به کبودی است و تیز بوی **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت صاحب محیط هم این را ترک کرده بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس را که محقق بی تحقیق است تسلیم نکنیم (اردو) ایک پھول کا نام جس کا رنگ کبودی اور تیز بو ہوتا ہے۔ مذکر۔

بومارا بقول جهانگیری با اول مضموم و واو معروف نام جانوریست پرنده و بر حاشیه بطریق تنبیه گوید که به های هوز آخر عوض الف هم آمده **مؤلف** عرض کند که ما صراحت کامل همدرا نجا کنیم و در نجا همین قدر کافی است که این مبدل آن باشد چنانکه همایا و همایان و خاره و خارا (اردو) دیکھو بومارہ۔

بوماران بقول برهان و جهانگیری و رشیدی و سراج همان بومادران که گذشت **مؤلف** عرض کند که مخفف آن بحذف دال مهمله (اردو) دیکھو اطیسا اور برنجاسب۔

بومارہ بقول برهان بروزن جوبارہ نام پرنده ایست غیر معلوم صاحبان جهانگیری و هفت و اند و رشیدی و جامع و سراج ذکر این بتعریف نامعلوم کرده اند صاحب محیط هم این را ترک کرده **مؤلف** عرض کند که ترک این بر اینچنین بیان تفوق دارد (اردو) ایک پرندے کا نام جس کی حقیقت معلوم نہ ہوسکی۔ مذکر۔

بومالیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند معروف۔ سندی پیش نکنند و حواله قول بهار می دهد ولیکن در بهار ذکری ازین نیست **مؤلف** عرض کند که بعضی از معاصرین عجم این را بمعنی عطر مالیدن بر دست یا لباس استعمال می کنند که بو را بمعنی عطر گرفته اند (اردو) عطر ملنا۔

بوم بارو اصطلاح۔ بقول بول چال بحواله معاصرین عجم بمعنی ضرب گلوله های توپ است **مؤلف**

عرض کند کہ مفرس (بمبرڈ) انگلیسی است بہ تبدیل و زیادت۔ دیگر ہیچ و این فارسی جدید است (اردو) توپ کے گولون کی مار۔ دہون فیر۔ مؤنث۔

بوم طلا اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث زمین زرد در قماشہای زربفت و غیرہ چیزہای نقاشی کردہ و کوفت و تہہ نشان نمودہ کہ زمین آن طلائی باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بدون اضافت بمعنی زمین طلا دارندہ و کنایہ از کار طلائی اعم از ینکہ بر پارچہ باشد یا در چیزہای دیگر (اردو) طلائی زمین جس سے وہ چیز مراد ہے جس پر طلائی کام ہوچکی زمین طلائی ہو جس پر زرین گل بوٹے ہون۔ مؤنث

بوم کند اصطلاح۔ بقول برہان باکاف بروزن سودمند خانہ را گویند کہ در زیر زمین کنند بجہت مسافران و گوسپندان صاحبان بحر و جامع و ناصری و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بوم بمعنی جای و زمین گذشت و این مرکب است با بوم و کند اسم مفعول ترکیبی بمعنی کندیدہ شدہ در زمین کنایہ از مکان تابستانی کہ برای مسافران و گوسپندان در زمین تیار کنند (اردو) وہ تابستانی مکان جو مسافرون اور بکریون کے لئے زمین مین بطور تہہ خانہ بنایا جاے۔ عجم مین ایسے مکانات بنائے جاتے ہین۔ مذکر

بوم وبر اصطلاح۔ بقول بحر و انند بمعنی سرزمین **مؤلف** عرض کند کہ تکرار است باعطف کہ بوم بمعنی جای و زمین گذشت (اردو) سرزمین بقول آصفیہ۔ فارسی۔ زمین کا مزید علیہ۔ زمین و دیس ملک۔ خطہ۔ کشور۔ ولایت۔ دیس۔ اقلیم۔ مؤنث۔

(الف) **بوم ہن** الف۔ بقول برہان بفتح ثالث و ہا و سکون نون (۱) زمین لرزہ باشد کہ بعربی زلزلہ خوانند و (۲) رودہ گوسفندی را نیز گویند کہ از سرگین پاک نکردہ باشند و فرماید کہ بمعنی اول بسکون ثالث ہم آمدہ و این اصح است

(ب) **بوم ہین**

و نسبت (ب) گوید که بر وزن خوشه چین بمعنی اول الف است صاحبان جهانگیری و رشیدی بر معنی اول الف قانع (حکیم اسدی ؎) برآمد یکی بوجهن نیم شب تو گفتی زمین دارد لرزه تب ؎ صاحب سروری بذکر هر دو بر معنی اول اکتفا کرده (استاد بهرامی ؎) زمین از بوجهن از پای تا سر ؎ چنان ترسان که عاصی روز محشر ؎ صاحب جامع نسبت الف با هر دو معنی بیان کرده برهان متفق با او صاحب ناصری بذکر الف گوید که بوم بمعنی زمین گذشت و بهن بمعنی لرزه و فرماید که بزیادت تحتانی بعدهای هوز هم آمده و ذکر معنی دوم الف هم کرده خان آرزو در سراج بر (ب) ضمنا ذکر الف هم کرده (ب) را مزید علیه الف داند چنانکه نشتر و نیشتر و می فرماید که الف را هم بکسر میم باید خواند که مخفف (ب) باشد که (ب) بر وزن خوشه چین آمده **مؤلف** عرض کند که لغاتی می کند و از حقیقت خبر ندارد شک نیست که بوم در هر دو لغت بمعنی زمین است و بهن بالفتح و تشدید نون بقول منتخب بمعنی گریستن و نالیدن - فارسیان آنرا به تخفیف مرکب کرده اند با بوم و معنی لفظی این گریستن و نالیدن زمین و کنایه باشد از زلزله که آوازی هم از و پیدا می شود و (ب) مزید علیه آن بزیادت تحتانی چنانکه خان آرزو گفته ولیکن الف مخفف (ب) نیست چنانکه هم او نوشته حالا عرض می شود نسبت معنی دوم الف که آن مجاز معنی اول است یعنی تا آنکه سرکین در امعا می باشد تشنج در رومی باشد برای دفع آن و آن مشابه زلزله زمین است اگرچه این عادت امعا عام است برای حیوانات ولیکن تخصیص این برای رودهٔ گوسپند متصرف محاوره باشد و بس **(اردو)** الف (۱) بھونچال بقول آصفیہ اسم مذکر - زمین لرزہ - زلزلہ (۲) بکری کی انتڑیاں جس مین فضلہ بھرا ہوا ہو - مؤنث (ب) دیکھو الف کے پہلے معنے -

یومی بقول رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی اهل وطن و بقول بول چال بحوالهٔ معاصرین

عجم یعنی اہل ملک صاحب فرہنگ فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می نویسد کہ مردم ہر خاک را بومی گویند **مؤلف** عرض کند کہ فدائی تعریف خوشی نکردیای مصدری بر لفظ بوم زیادہ کردہ کہ یعنی زمین گذشت و معنی لفظی این منسوب بہ زمین و کنایہ از اہل وطن۔ (**اردو**) دیسی بقول آصفیہ (ہندی) وطنی۔ وطن کا۔ ملک کا۔ شہر کا۔

بومیمون اصطلاح۔ بقول انند و مؤید بحوالۂ قنیہ لغت فارسی است بمعنی کنیت شہد صاحب شمس ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در عربی زبان (ابومیمون) کنیت شہد نیست فارسیان بقاعدۂ عربی گفتہ اند محققین زبان دان و معاصرین عجم ازین ساکت۔ میمون بقول برہان در عربی بمعنی فخستہ و مبارک آمدہ صاحب محیط گوید کہ بفتح اول اسم فارسی است و کذا انگبین و ما صراحت این بر انگبین کردہ ایم۔ (**اردو**) شہد بقول آصفیہ عربی بندگر۔ انگبین۔ مدہ ماچھک عسل معہ موم۔ وہ میٹھا شیرہ جو مہال کی مکھیاں جمع کرتی ہیں۔ دیکھو انگبین۔

بون بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و انند بفتح اول و سکون ثانی و نون (۱) بمعنی حصہ و بہرہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحبان ناصری و جامع کہ محققین اہل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) حصہ دیکھو بخش کے پہلے معنے۔

(۲) **بون**۔ بقول برہان و جامع بضم اول بمعنی بچہ دان و زہدان کہ بعربی رحم گویند خان آرزو بذکر این گوید کہ بدین معنی بوھن نیز آمدہ کہ گذشت غالباً کہ تصحیف است **مؤلف** عرض کند کہ تسامح خان آرزو است کہ بوھن بمعنی بچہ دان نیامدہ جادارد کہ فارسیان از لغت بن کہ بمعنی بیخ درخت و بنیاد گذشت این را بزیادت واو بعد موحدہ بدین معنی اسم جامد قرار دادہ باشند۔ قول صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزو است (**اردو**) دیکھو بارگاہ۔

(۳) **بون** ۔ بقول برہان و جہانگیری بضم اول بمعنی آسمان (مولوی معنوی ؒ) چہ خواہی دوق این آب سیہ را چہ جوئی سبزۂ این بام بون را ۔ صاحب رشیدی گوید کہ درین تامل است چہ تون بہ تای قرشت می توان خواند و صاحب ناصری نقل رشیدی کردہ تصفیۂ آخر نکرد خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ اغلب کہ بدین معنی بنیادہ (کذا فی الرشیدی) و فرماید کہ تحقیق این در تون بہ فوقانی می آید **مؤلف** عرض کند کہ در انجا ذکر این معنی نکردہ نہ از تحقیق مزید کار گرفت توجیہ رشیدی معنی ندارد اگر بون را در کلام مولوی معنوی بہ فوقانی تون خوانیم بمعنی آسمان بچہ حجت صحیح دانیم صاحب ناصری کہ محقق اہل زبانست از تصفیۂ این کنارہ کشید و خان آرزو عیز از فضولی کار دیگر نکرد قول جامع معتبر تر ازوست کہ محقق اہل زبانست ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم مخفی مباد کہ بُن بدون واو بمعنی انتہای ہر چیز گذشت فارسیان بزیادت واو برای اظہار ضمہ این را خاص کردہ باشند بدین معنی کہ موافق قیاس است (**اردو**) دیکھو آسمان ۔

(۴) **بن** ۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و جامع و سراج بمعنی رودۂ گوسپند و گاو و امثال آن کہ آن را پاک نکردہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ بوجہین بدین معنی گذشت جا دارد کہ این را مخفف آن گیریم یا باعتبار سروری و جامع کہ محققین اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان خوانیم (**اردو**) دیکھو بوجہین کے دوسرے معنے ۔

(۵) **بون** ۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع بالضم بمعنی بُن و پایان و انتہای ہر چیز (دقیقی ؒ) موج کریمی بر آمد از لب دریا ۔ ریگ ہمہ لالہ گشت از سر تا بون ۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ تحقیق آنست کہ قدما در کلمۂ بُن واو بمناسبت ضم زیادہ کنند و بون گویند چنانکہ سخن

که هم بضم آمده و سخون نیز گویند **مؤلف** عرض کند که بن بر معنی چهارمش بهمین معنی گذشت و این مزید علیه آن باشد بزیادت واو بعد موحده برای اظهار ضمه (**اردو**) دیکھو بن کے چوتھے معنے۔

بونازه اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ غیاث بواو معروف و نون و زای معجمه لغت فارسی است بمعنی گیاهی که هرجا بیخ خشک آن را نهان کنند زود سبز شود صاحب محیط ذکر این نکرد و صاحب غیاث بحوالهٔ ماخذ خود نداد **مؤلف** عرض کند که نازبو در فارسی زبان ریحان را گویند صاحب محیط ذکر این کرد و حوالهٔ ریحان داد و بر ریحان هم اشارهٔ نازبو کرده که بوی نازدار یعنی بوی خوشی و تا معرف این بر آپار بیان کرده ایم پس خبر این نیست که صاحب غیاث بقلب ترکیب بونازبو نوشت و تعریفی کرد که از حقیقت دور می کند و قسمی از ریحان است که شاخ بریدهٔ آن را چون بزمین بنشانند و آب دهند در روزی چند بیخ برارد و سبز می شود۔ پس بخیال ما بونازبو همان نازبوست که بجایش می آید و چیزی دیگر نیست (**اردو**) دیکھو اپار۔

بونافع اصطلاح۔ بقول بحر (۱) کنایه از شراب صاحب ملحقات برهان هم این را آورده تخصیص شراب انگوری کند صاحبان هفت و انند هم ذکر این کرده اند صاحب مؤید این قدر صراحت مزید کند که شراب نوع حیوانی و کانی و نباتی باشد **مؤلف** عرض کند که ما شراب کانی را ندانیم که چه چیز است باقی حال ظاهر مفرس می نماید ولیکن در عربی (ابو نافع) کنیت شتر نیامده بلکه سرکه را گویند (کذا فی فرهنگ انند راج) حق آنست که این پدر سوخته را (بو مضاره) گفتن بهتر ازین بود طبع آزمائی میخواران بیش نیست صاحب غیاث گوید که (۲) نوعی از معجون دوائی را نام است و تعریف مزیدش معلوم نشد (**اردو**) (۱) شراب۔ مؤنث (۲) ایک دوائی معجون کا نام۔ مؤنث جس کی صراحت مزید معلوم نہو سکی۔

بونجار اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ

با ضم وسکون واو ونون وجیم بالف کشیدہ لغت فارسی است بمعنی (۱) میدان کارزار و (۲) جای ملاقات **مؤلف** عرض کند کہ بولجار بہ لام عوض نون بمعنی اول گذشت معاصرین عجم ودیگر محققین فارسی زبان از یزد ساکت سند استعمال پیش نشد وترکیب این موافق قیاس ہم نیست ودر عربی زبان ہم (ابولجار) کنیت چیزی نیست گمان داریم کہ تصحیف لفظی این را غلط کرد باقی حال طالب سند استعمال می باشیم **(اردو)** (۱) دیکھو بولجار (۲) ملاقات کی جگہ۔ مؤنث۔

بوند بقول برہان بضم اول وثانی وسکون ثالث ودال ایجد (۱) بمعنی آہستگی صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ بوند بمعنی مرد آہستہ آمدہ صاحبان رشیدی وجامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب ناصری ذکر این بحوالۂ جہانگیری کردہ می فرماید کہ شاہدی ندارد۔ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم **(اردو)** آہستگی بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث۔ ہولے۔ دھیمے۔ سستی۔ مدہم۔ بطی۔ دھیما۔ دھیرے۔ ہیج۔

(۲) بوند۔ بقول برہان وجامع وسراج ونوادر بفتح وکسر ثانی بمعنی باشند **مؤلف** عرض کند کہ جمع مضارع از مصدر بودن از قبیل بوم کہ بضم اول وفتح دوم گذشت کہ متکلم مضارع است بمعنی باشم واصل این بودند بضم اول وفتح دوم ودال مہملہ بود دال حذف شدہ بوند باقی ماند وصحیح بفتح واو است **(اردو)** رہنے رہنا کے مضارع کی جمع

(۳) بوند۔ بقول برہان وسروری وجامع مرد صاحب نخوت خان آرزو در سراج گوید کہ بصورت صحت لفظ مجاز بود **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل لسانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم ومخفف بوندہ بمعنی دوش کہ می آید **(اردو)** مغرور۔ متکبر۔

(۴) بوند۔ بقول برہان وجامع بمعنی ہستی۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بصورت صحت لفظ

مجاز بود **مؤلف** عرض کند که باعتبار صاحب جامع که محقق اهل زبانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) ہستی۔ مؤنث۔

بوندہ بقول برہان بضم اول وثانی وسکون ثالث و فتح دال ابجد (۱) بمعنی مرد آہستہ و باتمکین و (۲) بفتح ثانی وکسر ثانی مرد باہستی وہیبت ومناعت نخوت۔ صاحب رشیدی برمعنی اول قانع۔ صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ سیرزا ذکر معنی دوم کردہ وصاحب ناصری بابوندا این را ہم آوردہ صاحب جامع بدیل بوندذکر ہر دو معنی این کردہ صاحبان انند وسراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ (۳)

بضم اول وکسر ثانی بمعنی باشندہ ہم اسم فاعل مصدر بودن چنانکہ باشندہ اسم فاعل مصدر باشیدن است صاحب نوادر ہم اشارۂ این کردہ نسبت معنی اول عرض می شود کہ بر بوند بمعنی اولش ہای ہوز زیادہ کردہ اند کہ افادۂ معنی نسبت کند وبمعنی دوم مجاز آن (**اردو**) (۱) دہیمی طبیعت والا۔ صاحب تمکین (۲) مغرور (۳) رہنے والا۔ رہنا کا اسم فاعل۔

بونہ بقول شمس بضم ہمان بوتہ کہ گذشت وصراحت کند کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت ومعاصرین عجم بر زبان ندارند قول شمس پایۂ اعتبار ندارد (**اردو**) دیکھو بوتہ۔

بونیز بقول ملحقات برہان ژوپین را گویند کہ نیزۂ کوتاہ است۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ گوید کہ بضم اول وسکون واو وکسر نون بثناۃ تحتانی مجہول رسیدہ وزای ہوز لغت فارسی است بمعنی نیزۂ کوچکی کہ تیر آن دو شاخ دارد صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین صاحب زبان اعنی سروری وجامع وناصری ازین ساکت وظاہر امرکب می نماید از بو ونیز کہ مخفف نیزہ است وموافق قیاس نیست مشتاق سند استعمال می باشیم صاحب برہان ذکر ژوپین بہ زای ہوز بہ ہمین معنی کردہ ولیکن در اینجا اشارۂ بونیز نکرد (**اردو**) ایک چھوٹا دو شاخہ نیزہ۔ مذکر۔

بونیک بقول انند بحوالهٔ غیاث بضم اوّل وتحتانی وسکون نون وکاف فارسی در فارسی زبان نام ترهٔ ایست مثل سیر غم وآن را بادرویه نیز گویند **مؤلف** عرض کند که ما ذکر این بر از رنگ کرده ایم ولیکن اشارهٔ این در انجا نشد وصاحب محیط هم ذکر این نکرده چاره نیست که این را اسم جامد فارسی زبان دانیم از ینکه بعضی از معاصرین عجم این را فارسی قدیم دانند برای خیار (**اردو**) دیکھو از رنگ.

بوزیدن مصدر اصطلاحی. بمعنی بو رسیدن وشائع شدن بو باشد وسند این از کلام شانی تکلو بر (از پرده بیرون شدن) گذشت (**اردو**) بو پھیلنا۔

بوه بقول برهان بضم اوّل وفتح ثانی (۱) درختی را گویند که هرگز بار وثمر نیاورده (۲) مردم آسته را هم صاحبان جامع وهفت وانند هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که اغلب که تصحیف پده بدال است وثانی در هیچ فرهنگ معتبره بنظر نیامده **مؤلف** عرض کند که نظر بر اعتماد صاحب جامع که محقق اهل زبانست ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم وگمان به تصحیف نکنیم البته این لغت فارسی قدیم است وحالا بر زبان معاصرین عجم متروک (**اردو**) (۱) وه درخت جو بے بار ہو۔ مذکر (۲) جلد باز کی ضد۔ سلیم الطبع شخص۔

بوهمان اصطلاح۔ بقول برهان بسکون ثالث بروزن دودمان (۱) بمعنی رحم است که زه دان وبچه دان باشد و (۲) از اسمای بهمهٔ فارسی هم چون فلان وبهمان صاحبان جامع وهفت وانند ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج می فرماید که بمعنی اوّل بوگان گذشت ونسبت معنی دوم گوید که درین صورت باید که بهمان که بهمین معنی می آید بضم اوّل باشد که واو زیاده کرده اند یا بهمان مخفف این لیکن مشهور در السنه بهمان بالکسر است **مؤلف** عرض کند که اگر بوگان بمعنی او

گذشت لازم نمی آید که بوہمان بدین معنی نباشد و تصفیهٔ اعراب بہمان ہمدرانجا کنیم ۔ نظر براعتماد جمیع جامع که از اہل زبان است این را بہر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو بوگمان (۲) فلان و فلان اسم مبہم ۔

بوی بقول برہان وجامع و رشیدی و ناصری و بہار و سراج بروزن موی (۱) رائحه صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده (خواجهٔ شیراز ؎) باصبا همراه بفرست از رخت گلدستهٔ ۔ بو که بوئی بشنوم از خاک بستان شما ۔ (سید حسن غزنوی ؎) اگرچه مشک شوم بوی من همی نکند ۔ بوی آنکه زمن بهتری همین باید ۔ **مؤلف** عرض کند که بو که بہمین معنی گذشت اصل است و این مزید علیه آن بزیادت تحتانی زائد در آخرش (اردو) دیکھو بو کے پہلے معنے ۔

(۲) **بوی** ۔ بقول برہان و ناصری و جامع بمعنی عطریات صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اول است که عطریات را هم بو گفتند سند این در ملحقات بوگذشت و در ملحقات این هم می آید و بدین معنی هم مزید علیه بو است بزیادت تحتانی در آخرش مخفی نماند که ترجمهٔ بوی خطا است نه عطریات ۔ (اردو) عطر بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر ۔ خوشبو ۔ بوی خوش ۔

(۳) **بوی** ۔ بقول برہان و جامع و ناصری بمعنی نصیب صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که باعتبار جامع و ناصری که محققین اہل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) بہره بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ نصیب ۔ حصه ۔ بھاگ ۔ قسمت ۔

(۴) **بوی** ۔ بقول برہان و جامع و ناصری بمعنی خوی و طبیعت ۔ صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که چارهٔ نیست جز این که این را بدین معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار

صاحبان جامع و ناصری که هر دو محقق اهل زبانند۔
(اردو) طبیعت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث
مزاج۔ خاصیت۔ سرشت۔ فطرت۔ خمیر۔
(۵) **بوی**۔ بقول برهان و جامع بمعنی محبت۔ شناسب
بحر بتبدیل بوئیدن ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند
که تو بدون تحتانی به همین معنی بر معنی دهش گذشت و
در اینجا باعتماد صاحب جامع که محقق اهل زبانست این
را اسم جامد فارسی زبان دانیم و بو مخفف این باشد
(اردو) محبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث
پریت۔ پریم۔ الفت۔ چاہ۔
(۶) **بوی**۔ بقول برهان و جامع و رشیدی و ناصری
و بهار و سراج بمعنی امید و آرزو و خواهش صاحب
بحر بتبدیل بوئیدن ذکر این کرده (ظهوری ؎)
نفس هر زمانیکه امروز دارم ☆ نه از ضعف هجران
ببوی وصال است ☆ و بسند دیگر از سید حسن غزنوی
بر معنی اول مذکور **مؤلف** عرض کند که همین معنی
بر معنی پنجم بو گذشت پس این مزید علیه آن باشد

بزیادت تحتانی در آخرش (اردو) دیکھو بو کے
پانچوین معنے۔
(۷) **بوی**۔ بقول برهان و جامع بمعنی طمع۔
صاحب بحر بتبدیل بوئیدن ذکر این کرده **مؤلف**
عرض کند که مجاز معنی ششم باشد و باعتبار صاحب
جامع که محقق اهل زبانست این را تسلیم کنیم (اردو)
طمع بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ حرص۔ لالچ
لوبہ۔ خواہش۔
(۸) **بُوی**۔ بقول برهان و سروری و ناصری
بضم اول و کسر ثانی بمعنی باشی و بمانی (حکیم سنائی
؎) ور تو حیوانی و شیطانی و روحانی درست
از شمار هر که خواهی آن بُوی روز شمار ☆ **مؤلف**
عرض کند که اصل این بُودی بضم اول و فتح دوم
و کسر سوم مضارع مخاطب مصدر بودن دال مهمله
در محاوره حذف شد دیگر هیچ (اردو) تو رہے
۔ رہنا کا مضارع مخاطب۔
(۹) **بوی**۔ به تحقیق مالبضم اول امر حاضر بوئیدن

که موافق قیاس است (اردو) بولے۔ سونگھ (بوئیدن کا امر حاضر)

(۱۰) **بوی**۔ بقول بہار بالضم بمعنی سراغ (نظامی ؎) بوی دل از نفس باد صبا می آید ؛ می توان یافت کزان زلف دوتا می آید ؛ (فطرت ؎) بود ہر صید را از شیوۂ صیاد خو بوئی ؛ شکار آہوی مشکین است زلف عنبر افشانش را ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین معنی بر معنی ہفتم بوگذشت و تحتانی آخرہ زائد است و این مزید علیہ آن (اردو) دیکھو بو کے ساتوین معنے۔

(۱۱) **بوی**۔ بقول بہار بالضم مخفف بود کہ بجای بمعنی لعل و عسی مستعمل می شود **مؤلف** عرض کند کہ تو بہ ہمین معنی بر معنی ہشتمش گذشت و آن مخفف بود است چنانکہ ذکرش ہمانجا مذکور و این مزید علیہ آن بزیادت تحتانی آخرہ (اردو) دیکھو بو کے آٹھوین معنے

بوی آمدن از چیزی استعمال۔ بہار بذکر این بر معروف قانع صاحب انند نقل نگارش صاحب آصفی ذکر مجرد (بوی آمدن) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی رسیدن رائحۂ چیزی چنانکہ (صائب ؎) بوی مشک از نفس سوختہ اش می آید ؛ در دل ہر کہ کند ریشہ خط مشکینش (ولہ ؎) گر از ہمت مردانہ سازد کوہکن کاری وگرنہ از دہان تیشہ بوی شیر می آید ؛ (کلیم ہمدانی ؎) سر نوشتم گر شہادت نیست در کویت چرا ؛ بوی خون می آید از خاکی کہ بر سر می کنم ؛ و این متعلق بمعنی اول بوی باشد و (۲) سراغ بدست آمدن متعلق بمعنی دہم بوی (نظامی ؎) کہ با آنکہ پہلو دریدی چو میغ ؛ ہمی آید از پہلویم بوی تیغ ؛ (اشعر اصفہانی ؎) زین پشم قلی کہ بولچی آقا شد ؛ بگریز کہ بوی ریسمان می آید ؛ (سعید قمی ؎) بفکر دوست چنان غنچہ گردہ ام خود را ؛ کہ از شگفتگیم بوی یار می آید ؛ (اردو) (۱) کسی چیز کی بو آنا۔ کسی چیز کا پتا معلوم ہونا۔ ملنا۔

بوی آمیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی نکہتش حقیقی است۔ لازم (کمال اصفہانی ؒ) بوی از آمیختہ شد بادم باد پ بر ہران خار کہ زد لالہ و گل بار آورد پ (**اردو**) بو آمیختہ ہونا۔ بولنا جیسے "پھول کی بو عطر کی بو سے ملگئی ہے"

بوی آنکہ اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی (امید آنکہ)

مؤلف عرض کند کہ بوی آنکہ بمعنی امید گذشت و آنکہ متعلق بہمان است (**اردو**) اس امید پر۔

بوی آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (شفای اصفہانی ؒ) بگمر صفای طلعت پاکان کہ جذب عشق پ می آرد از کجا بہ کجا بوی پیرہن پ (**اردو**) بولانا۔

بویا بقول برہان باثانی مجہول بروزن گویا چیزہائی را گویند کہ بوی خوش و بوی بد دہد۔ صاحب جہانگیری بوی خوش قانع۔ صاحب سروری می فرماید کہ مطیب و خوشبو و بوی دار (سعدی ؒ) ہران نان کہ بویا

از مشک بود پ نمک یافتہ ماہی خشک بود پ صاحب رشیدی گوید کہ بویا و بویان بمعنی بوی خوش دہندہ صاحب ناصری می طراز د کہ فارسیان چیزہائی را گویند کہ بوہای خوش دہد (ابو منصور قطران ؒ) می بویا فراز آور کہ مرغ گنگ شد گویا پ بباغ مرغ گویا خور بباغ اندر می بویا پ و فرماید کہ آنرا ابویان ہم گویند صاحب جامع ہمزبان برہان خان آرزو در سراج بذکر این و بویان ہر دو گوید کہ بمعنی صاحب بو مطلقاً و بحوالۂ جہانگیری بہ تخصیص بمعنی بوی خوش دہندہ گوید کہ اول حقیقت و ثانی مجاز صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بر ہر چیز بوی دار قانع **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان ہمہ محققین بالا این را اسم جامد ظاہر می کند ہیچ یکی از ایشان صراحت نکرد کہ ہر امر حاضر بزیادت الف در آخرش معنی فاعلی پیدا می کند چنانکہ گویا جویا و امثال آن و بویان کہ می آید اسم حال است و این خصوصیت با خوشبو ندارد بلکہ عام است

بر ہر قسم بو (اردو) بو دینے والا۔ بو رکھنے والا

بو یافتن استعمال۔ بقول بہار بمعنی سراغ یافتن صاحب آنند نقل نگارش (صائب ؎) منت ایزد را کہ رنجم چون صبا ضائع نہ شد ہر بوئی از ان سیب زنخدان یافتم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ این سند بوی یافتن است کہ مزید علیہ بو یافتن باشد و خصوصیت بامعنی سراغ نباشد بلکہ بر دیگر معانی بوی ہم شامل می توان شد بحسب موقع (اردو) بو پانا۔ سراغ پانا۔

بوی افزا اصطلاح۔ صاحبان بحر و ہفت ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بوفزا) است کہ گذشت جز این نیست کہ درین تحتانی زائد بر بوست و فزا مخفف افزا (اردو) دیکھو (بوفزا)

بوی افزار اصطلاح۔ صاحبان برہان و بحر و سروری و جامع و جہانگیری ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ ہمان (بوفزار) است کہ بجایش گذشت تحتانی بر بو و الف بر فزار زیادہ شد ذکر ماخذ این ہمہ را بنجا کردہ ایم (نظامی ؎) کباب تر و بوی افزا رخشک ؎ اباہای پرورد و با بوی مشک ؎ (اردو) دیکھو بافزار۔

بوی افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند مراوف (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید کہ (بوی افگندن در چیزی) مشلہ و صراحت کند کہ معنی بوی رسیدن و بر دماغ زدن و رسانیدن بوی باشد یعنی لازم و متعدی ہر دو (ظہیر فاریابی ؎) بہار موکب شاہ است یا نسیم بہشت ؎ کہ بوی امن و امان در مشام جان افگند ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است تسامح بہار است کہ بذیل تعریف (بوی زدن بر چیزی) لازم و متعدی ہر دو را بیان کردہ (بوی افگندن در چیزی) را مرادفش قرار می دہد و صحیح آنست کہ این متعدی است نہ لازم (اردو) کسی چیز میں بو پیدا کرنا۔

بویان بقول برہان (۱) بوی کنندہ و (۲) بوی کنندگان را گویند۔ صاحب سروری بمعنی

اوّل قانع (انوری ؎) نور ظلمت بہ بوئہ قدرت
ہ خاک کویت چو عاشقان بویان ہ (شیخ آذری ؎)
عنبر اشہب ار چہ بویانست ہ بوی مردان طلب کہ
بوآنست ہ صاحب رشیدی بر بوی خوش دلیل
قانع۔ خان آرزو در سراج ہر چہ نسبت این گفتہ
ما ذکرش بر بویا کردہ ایم **مؤلف** عرض کند کہ محققین
فارسی زبان این را اسم جامد دانستہ اند و نمی دانند
کہ (اسم حال) است کہ تعریفش بجایش گذشت و
صاحب برہان سکندری خورد کہ معنی دوم را
بدون سند خلاف قیاس قائم کرد۔ می داند کہ الف
و نون جمع است و نمی داند کہ مجرد بوی بمعنی بویائیت
پس چگونہ معنی دوم پیدا شود معنی اوّل ہم مخصوص
است بزمانۂ حال (اردو) (۱) بو دینے والا زمانۂ
حال سے مخصوص) (۲) بو دینے والے۔

بویانک اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بالضم و فتح نون و سکون کاف عربی در فارسی زبان
گرفس بستانی را گویند دیگری از محققین ذکر این نکرد
صاحب محیط ہم ذکر این نمود و آنچہ بر گرفس نوشتہ
مانقلش بر او داسالیون کردہ ایم **مؤلف** عرض
کند کہ بر اسم حال بوئیدن کاف تصغیر زیادہ کردہ
نام نہادند برای این نبات دیگر ہیچ (اردو)
دیکھو او داسالیون۔

بویانیدن القول بحر باواو مجہول متعدی بویانیدن
کامل التصریف و مضارع این بویاند۔ صاحب
موارد ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت
ماخذ این بر بوئیدن بیان کنیم (اردو) سنگھانا
(دیکھو بوئیدن یہہ اس کا متعدی ہے)

بوی برآمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بدماغ آمدن بو و بدماغ رسیدن شمیم باشد (کمال
اصفہانی ؎) ہر جا کہ برگذشتی تا سالہا بر آید
بوی سعادت تو از خاک رہگذارت ہ (اردو) بو آنا

بوی خاستن از چیزی استعمال بقول
بہار روانند بمعنی بوی آمدن از ان **مؤلف**

عرض کند که بلند شدن بو از چیزی (میرزا ظاهر وحید ﷺ) زآتشین رخ او گر نقاب برخیزد ۔ از رنگ باد یه بوی کباب برخیزد ۔ (علی خراسانی ﷺ) بیا که نکهت نوروز از چمن برخاست ۔ ز باغ بوی گل وعطر یاسمن برخاست ۔ مزید علیه بو برخاستن که گذشت (اردو) بو آنا ۔ بو بلند ہونا ۔ بو پھیلنا بھی کہہ سکتے ہیں ۔ دیکھو بو برخاستن ۔

بوی برداشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که کنایه از کسب کردن بو ۔ **مؤلف** عرض کند که مزید علیه بو برداشتن است که بجایش گذشت بزیادت تحتانی بر لفظ بو (اردو) دیکھو بو برداشتن ۔

بوی بردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول برہان (۱) معنی از اندک اطلاعی بر چیزهای مخفی بردن و چیزی شنیدن و (۲) گمان بردن صاحب ناصری گوید که معنی باخبر و آگاه شدن و دیدن و فهمیدن چیزی (مولوی معنوی ﷺ) تا کند بهرش سطرلابی

نکوی ۔ تا برد از حالت خورشید بوی ۔ صاحب جامع همان برهان (انوری ﷺ) بوئی نبرم همی بشادی ۔ بو باز این چه گلیم و این چه رنگست ۔ **مؤلف** عرض کند که تعریف بیان کرده برهان و جامع بهتر از ناصری و بو بمعنی سراغ بجایش گذشت (اردو) (۱) کسی بات کی بو پانا و کسی بات سے مستعمل ہے یعنی کچھ اطلاع پانا ۔ خفیف سی اطلاع پانا ۔ کچھ پہچاننا ۔ (۲) گمان کرنا ۔

بوی بردن زخم مصدر اصطلاحی ۔ مزید علیه همان (بو بردن زخم) است که بجایش گذشت بزیادت تحتانی بر بو (اردو) دیکھو بو بردن زخم

بوی پرست اصطلاح ۔ بقول برهان و بحر بفتح بای فارسی و رای قرشت و سکون سین بی نقطه و فوقانی (۱) سگ شکاری را گویند که جانوران را بوی پیدا می کند و (۲) کنایه از جن و ملک هم **مؤلف** عرض کند که مزید علیه همان بو پرست که بجایش گذشت بزیادت تحتانی بر لفظ بو صاحبان جهانگیری و ناصری و رشیدی هم ذکر سخن اول کرده اند

(اردو) دیکھو بو پرست۔

بوی پریدن مصدر اصطلاحی۔ مزید علیہ ہمان بو پریدن کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو بو پریدن۔

بوی پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ مزید علیہ ہمان بو پیچیدن کہ بجایش گذشت و سند این ہمہ را انجا مذکور (اردو) دیکھو بو پیچیدن۔

بوی پیراہن اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ غیاث (۱) بوی قمیص یوسف علیہ السلام کہ قبل از ملاقات یعقوب علیہ السلام رسیدہ بود و (۲) گاہے ازین مراد باشد اندکی از آثار و مقدمات حصول وصل۔ **مؤلف** عرض کند کہ ورای معنی حقیقی ہر دو معنی بالا را اشتاق سند استعمال می باشیم کہ استعمالش بہر دو معنی بالا از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) بو یوسف کے پیراہن کی بو۔ مؤنث (۲) حصول وصل کے آثار یکے

بوی پیوستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رسیدن بو باشد و قائم شدن بود در چیزی (ابو الفرج گنجوی ۵) اگر ز لطف تو بوئی بہ نخل پیوستی ایا بوقت بر ہمہ بی خار آمدی خرما پا (اردو) بو پہنچنا۔ بو کسی چیز میں قائم ہونا۔

بوی تراویدن مصدر اصطلاحی۔ مزید علیہ ہمان بو تراویدن کہ بجایش گذشت و سند این ہمہ را انجا مذکور (اردو) دیکھو بو تراویدن۔

بوی تیغ آمدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید کنایہ از کمال خوف و خطر **مؤلف** عرض کند کہ آثار زخم بنظر آمدن باشد بہا ہم ذکر این کردہ و مصدر (بوی تیغ آمدن از چیزی) قائم کردہ عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است (نظامی ۵) کہ با آنکہ پہلو دریدی چو میغ پاہمین آید از پہلویم بوی تیغ۔ (اردو) آثار زخم ظاہر ہونا۔ کمال خوف ہونا۔

بوی جستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند (۱) بفتح جیم بلند شدن بو باشد از چیزی و (۲) بضم جیم

تلاش بوکردن (آرزوی اکبرآبادی) در زیر خشک خلق نمودن طمع خطاست ؛ چون غنچهٔ فسرده که جویند بُو در رو ؛ (اردو) (۱) بو آنا۔ بو پھیلنا۔ بو بلند ہونا بھی کہہ سکتے ہیں ۔ (۲) بو تلاش کرنا ۔

بوی جهودان اصطلاح ۔ این همان است که ذکرش بر بد آیون و آله گذشت (اردو) دیکھو آله

بوی چکیدن مصدر اصطلاحی ۔ مزید علیه همان بو چکیدن که بجایش گذشت (اردو) دیکھو بو چکیدن ۔

بویچه اصطلاح ۔ بقول برهان بروزن بوقچه گیاهی باشد که مانند ریسمان بر درخت پیچد و بعربی عشقه گویند صاحبان مانند و هفت وجامع هم با نشر مؤلف عرض کند که ما حقیقت این برا رنج بیان کرده ایم و نسبت وجه تسمیهٔ این عرض می شود که جزین نباشد که فارسیان این را مرکب کرده اند از بوی و چه و مراد ازین درخت نازکی که محبت دارد کنایه از عشقه که بوی بمعنی محبت بجایش گذشت و چه برای تصغیر در فارسی زبان مستعمل (اردو) دیکھو ارنج ۔

بوی چیزی داشتن استعمال ۔ بقول صاحب آصفی معروف و اثر آن داشتن است مؤلف عرض کند که (۱) معنی حقیقی است یعنی بودار بودن و (۲) اثر چیزی داشتن که مجاز آن است (شاهی سبزواری) صبا تا زز لف تو بوئی نداشت ؛ دلم در جهان آرزوئی نداشت ؛ مخفی مباد که (بو داشتن) به همین دو معنی بجایش گذشت (اردو) (۱) بو رکھنا (۲) اثر رکھنا ۔

بوی خوردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده مؤلف عرض کند که مزید علیه همان بو خوردن است که بجایش گذشت (اردو) دیکھو بو خوردن ۔

(الف) **بوی خون آمدن** مصادر (ب) **بوی خون آمدن از جائی** اصطلاحی ۔ (ج) **بوی خون آمدن از چیزی** (الف) بقول صاحب آصفی کنایه از کمال خوف و خطر ۔ وارسته بذکر (ب) گوید که کنایه از کمال خوف و خطر بودن (ظهوری

ے) آید از راز نهوری بوی خون ؛ مهر دهشت
برلب محرم زد است ؛ بهار ذکر (ج) کرده همزبان
وارسته (سالک یزدی ے) کی صبا را با شمیمش
جرأت آمیزش است ؛ یوسف من بوی خون می آید
از پیراهنش ؛ (محسن تاثیر ے) بوی خون از لبت
ای غنچه دهان می آید ؛ چه سخن هرچه بگوئی تو از ان
می آید ؛ (صائب ے) بوی خون می آید از تیغ زبان
اعتراض ؛ خرده گیری عاقبت تخم عداوت می شود
؛ (ابوطالب کلیم ے) سر نوشتم گر شهادت نیست در
کویت چرا ؛ بوی خون می آید از خاکی که بر سر می کنم
؛ **مؤلف** عرض کند که هر سه مصدر یکی است و این
کنایه باشد وبس (**اردو**) (۱)، و (۲)، و (۳) بہت
خوف ہونا۔ بہت ڈر ہونا۔

بوی دادن استعمال۔ مزید علیه همان بو دادن
است که بجایش گذشت صاحب آصفی ذکر این کرده
(نظامی ے) بوی کزان عنبر لرزان دهی ؛ گر به دو عالم
دهی ارزان دهی ؛ (نجات اصفهانی ے) بر مزار مدعا

لوحی است هر داغ دلم ؛ لاله های این چمن بوی
مصیبت می دهد ؛ (وحید قزوینی ے) نباشد در
زخم دل بے سرشک ؛ که سودای نقدش دهد بوی
مشک ؛ (**اردو**) دیکھو بو دادن۔

بوی دار اصطلاح۔ بقول انند بجوالۂ فرهنگ
فرنگ بدال مهمله و الف کشیده و به رای مهمله زده
(۱) بوی دارنده و (۲) سگ شکاری را گویند
که بوی جانوران را پیدا کند **مؤلف** عرض کند
که بهر دو معنی اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس
(**اردو**) (۱) بو رکھنے والی چیز (۲) شکاری
کتا جو بو پر شکار کرتا ہے۔ مذکر۔

بوی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی حقیقی است یعنی بو دار بودن چیزی (شاهی
سبزواری ے) صبا تا زز زلف تو بوئی نداشت
؛ دلم در جهان آرزوئی نداشت ؛ (حافظ ے)
صبا تو نکهت از ان زلف مشک بو داری ؛ بیاد گار

بمانی که بوی او داری ؛ (اردو) بو رکھنا۔ بو دار ہونا۔

بوی داشتن زخم مصدر اصطلاحی۔ بقول اسند مرادف بوی بردن زخم۔ صاحب آصفی ہم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ما این معنی را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم البته (بوی برداشتن زخم) موافق قیاس است (اردو) دیکھو بو بردن زخم۔

بوی دان اصطلاح۔ بقول برہان بادال ابجد بروزن دودمان ظرفی را گویند که دران چیزی از عطریات کرده باشند صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس از قبیل عطردان که بر زبان ہندیان است (اردو) عطردان۔ بقول آصفیه۔ فارسی مذکر۔ عطر رکھنے کا ظرف۔

بوی در دتر اویدن مصدر اصطلاحی بمعنی آثار درد ظاہر شدن است و سند این بر بو تر اویدن گذشت (اردو) درد کے آثار ظاہر ہونا

بوی دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ بہار این را (بوی دمیدن از چیزی) قائم کرده گوید که بمعنی بوی آمدن از چیزی است (کمال خجندی ؎) می دمد از دم مشکین صبا بوی بہشت ؛ بوی بردیم ازان زان سر کو آمده بود ؛ (علی خراسانی ؎) از جذب زلف دوست غبارم ہوا گرفت ؛ بوی خوشم ز طرۂ سنبل دمیده ام ؛ (اوحدی ہمدانی ؎) از سبزۂ خط تو دمد بوی جان ہنوز ؛ بلبل برون نرفته ازین گلستان ہنوز ؛ (اردو) بو آنا۔ بو پھیلنا۔

بوی دویدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مزید علیه و مرادف (بو دویدن) که بجایش گذشت بدون تحتانی بعد لفظ بو (سائب ؎) بلبلان دیوانه اند و بوی گل از اتحاد ؛ می دود در کوچه و بازار

چون دیوانگان ؛ (اردو) دیکھو بودویدن۔

بوی رسانیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که آوردن بو چنانکه باد بوی را می رساند (خسرو ؎) باد آمد و بوئی ز بهارم نرسانید ؛ پنهان نخنی از لب یارم نرسانید ؛ (اردو) بو پہنچانا۔ بو لانا۔

بوی رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که آمدن بو باشد (عماد کرمانی ؎) گر بیوف مصری نرسد باز بکنعان ؛ از پیرهنش بوی بکنعان رسد آخر ؛ (اردو) بو آنا۔ بو پہنچنا۔

بوی رنگ اصطلاح۔ بقول برهان بفتح رای قرشت وسکون نون وکاف فارسی بمعنی گل است که بعربی ورد خوانند صاحبان بحر وانند وهفت وناصری هم ذکر این کرده اند۔ صاحب ناصری بذکر (این بحوالهٔ برهان) گوید که صاحب بو ورنگ نیکوست **مؤلف** عرض کند که اگر از وجه تسمیه بحث کنیم می توان قیاس کرد که هرگاه گل بو ورنگ هر دو دارد فارسیان آن را (بورنگ) نام کردند براعتبار صاحب جامع این را تسلیم کنیم (اردو) گل بقول آصفیہ فارسی۔ مذکر۔ گلاب کا پھول۔ گل ورد۔ گلاب۔

بوی ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت واز حزین اصفهانی سندی دهد (ع) بوی زلفی بگریبان وفا ریخته اند ؛ طرفه شوری بدماغ دل ما ریخته اند ؛ **مؤلف** عرض کند که پیدا ومخلوق کردن بو باشد وبس۔ واضح باد که همین سند را بهار بر (بو ریختن) حال سعدی گوید۔ (اردو) بو پیدا کرنا۔

بوی ریسمان آمدن مصدر اصطلاحی وارسته ذکر این کرده از طغرا سندی دهد (ع) زین پشم قلی که پولچی آقا شده است ؛ بگریز که بوی ریسمان می آید ؛ می فرماید که مراد از (بوی ریسمان آمدن) است که می آید کنایه از بوی مظنه وواهمه شنودن صاحب بحر گوید که این ماخوذ از انکه آهو هرگاه بوی

فتیلہ می شنود می گریزد و رم می خورد و در محاورہ
گویند "از انجا بوی فتیلہ می آید زود بدر روید" ۔
بہار و نقل نگارش اند ہم ذکر این کردہ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است و لیکن فارسیان
مقولۂ (بوی ریسمان می آید) بمعنی (محل خطر است)
بر زبان دارند و بخیال ما ازین مقولہ این مصدر
را قائم کردن درست نباشد ازین کہ استعمال
دیگر مشتقات این مصدر اصطلاحی بنظر نیامدہ
اگرچہ خلاف قیاس نیست (**اردو**) اندیشہ کا
مقام ہونا ۔ اندیشہ کا مقام ہے ۔ محل خطر ہے ۔

بوی زار اصطلاح ۔ بقول سروری (۱)
مرادف ہمان (بوی افزار) کہ گذشت و فرماید
کہ (۲) مجمر را نیز گویند یعنی عود سوز (کذا فی
تحفۃ السعادت) **مؤلف** عرض کند کہ از
قبیل کشت زار موافق قیاس است (**اردو**)
(۱) دیکھو بوے افزار (۲) انگیٹھی ۔ بقول
آصفیہ ۔ ہندی ۔ مونث ۔ وہ برتن جس مین
جاڑون کے دنون مین آگ رکھکہ کر تاپتے ہین ۔
آتشدان ۔ مجمر ۔

(الف) **بوی زدن** مصدر

(ب) **بوی زدن از چیزی** اصطلاحی

(ج) **بوی زدن بر چیزی** صاحب

آصفی ذکر الف کردہ بر ذکر (ب) گوید کہ مراد از
بو آمدن از چیزی (خسرو (الف) ؎) ای فاختہ زیبا
زن آتش بوستان پ کان گل امید نیست کہ بوی
وفا زند پ (خسرو ب ؎) دل دانست گرفت
رہا چون کند کسی پ پیری کہ بوی یوسفش از پیرہن
زدا ست پ بہار بر (ج) می فرماید کہ بمعنی بوی
رسیدن (میر یحیی شیرازی ؎) ہر صبح زاستین چو
دہم جلوہ داغ خویش پ بوی گل مراد زنم بر دماغ
خویش پ (ظہوری ؎) خواہد درود رضوان
ریحان و سنبلش را پ بوئی کہ کاکل او زد بر دماغ
مردم پ (سلمان ؎) غنچہ دل تنگ را دل
وا شدست از خرمی پ بوی فتحی زد مگر باد بہاری

برمشام ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ج) لازم و متعدی ہر دو یعنی بو رسانیدن ہم **(اردو)**
یعنی الف بمعنی بو دادن و (ب) بو حاصل شدن و (الف) بو دینا (ب) بو آنا (ج) بو لانا۔ بو آنا۔ بو پہنچانا۔

بویزہ بقول صاحب سفرنگ بفتح باء ابجد و کسر واو و تحتانی معروف و زای معجمہ و ہای ہوز بمعنی
علی الخصوص و خصوصاً **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است **(اردو)** خصوصاً
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ خاص۔ خاص کر۔

بوی سا اصطلاح۔ بقول برہان باسین بی نقطہ (ب) بر (بوستاندن) گذشت **(اردو)** دیکھو بوستاندن
بالف کشیدہ سنگی باشد کہ عطریات بران سایند صاحب (الف) **بوی سوختن** مصدر اصطلاحی صاحب
بحر و سروری و ناصری ہم ذکر این کردہ اند صاحب (ب) **بوی سوز** آصفی ذکر (الف) کردہ
شمس این را بوی سائی نوشتہ **مؤلف** عرض کند باحث این بر (بوسوختن) کردہ ایم و (ب) اسم
کہ سکندری خوردہ معلوم می شود کہ (بوی سای) را فاعل ترکیبی (۱) بمعنی حقیقی یعنی کسی کہ عطریات را می سوزد
کہ اصل (بوی سا) است بدین صورت نوشت و بر و (۲) کنایہ از پری خوان صاحبان بحر و بہار و خان آرزو
معنی غور نکہ۔ دیا متصرف مطبع۔ این اسم فاعل ترکیبی است در چراغ ہدایت ذکر این کردہ اند (ملا طغرا ؎)
مرکب از لفظ بوی کہ بمعنی عطریات گذشت و سای امر تو پری من بوی سوزم گر بود صد بوی خوش ؛
حاضر سائیدن صاحبان ہفت و مؤید (بوی سای) را بوی سوزی می کنم تا بشنوم بوی ترا ؛ **مؤلف**
ذکر کردہ اند **(اردو)** وہ پتھر۔ مذکر۔ یا ہاون مؤنث عرض کند کہ بوی بمعنی عام و عطریات گذشت و الف
جس سے عطریات پیسے یا حل کئے جائیں۔ موافق قیاس است و (ب) اسم فاعل ترکیبی فارسیان

بوی ستاندن مصدر اصطلاحی۔ این ہمان است (ج) **بوی سوزی کردن** ہم بمعنی الف

استعمال کرده اند چنانکه ازسند بالا ظاهر است مخفی مباد
که معروف است که عاملان سلف چون می خواستند که
پری را طلب کنند چیزهای خوشبو وغیره بر آتش می سوختند
تا پری حاضری شد و بعضی گویند که موهای همان پری
می سوختند که بهمین ضرورت ودیعت می کرد (اردو)
(ف وج) بودار چیزیں جلانا۔ (ب) (۱) بوسونگھنا
وہ شخص جو بودار چیزیں جلاے (۲) وہ شخص جو پریوں کو بلاتا

بویش بقول ناصری واند بمعنی هدهد مرادف بویه
که می آید صاحب انندهم ذکر این کرده **مؤلف** عرض
کند که این مبدل آنست که های هوز بشین معجمه بدل
می شود چنانکه گذاره و گذارش ویازه ویازش و
حقیقت بویه بمایش عرض کنیم (اردو) دیکھو بویه

بوی شنیدن بقول غیاث برهان راکه بدماغ
رسیدن و دریافتن شامه صاحب آصفی گوید که بمعنی
(۱) کسب کردن بو و (۲) سراغ یافتن صاحبان شمس
و بهت ذکر امر حاضر ومضارع متکلم این کرده اند احتیاط

ه) بوی خوش تو هر که ز باد صبا شنید ؛ از یار آشنا
سخن آشنا شنید ؛ (حزین اصفهانی ه) نهفته ام بخموشی
خیال روی ترا ؛ مباد کز نفسم بشنوند بوی ترا ؛ **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) بو سونگھنا
(۲) پتا پانا۔

بوی شیر آمدن از دهان یا از لب کسے مصدر
اصطلاحی۔ بهار ذکر این کرده گوید که کنایه از زمان
شیرخوارگی۔ صاحب بحر هم ذکر (بوی شیر از دهان
آمدن) به همین معنی کرده **مؤلف** گوید که موافق قیاس
است (صائب ه) گر از همت مردانه سازد
کوهکن کاری ؛ وگرنه از دهان تیشه بوی شیر می آید ؛
(ولہ ه) هنوزم از دهان چون صبح بوی شیر می آید ؛
که چون خورشید مطلع های عالم گیر می گفتم ؛ (محسن تاثیر
ه) از لب افلاک بوی شیر می آید هنوز ؛ کاختلاط
ما و جانان ربط چندین ساله بود ؛ **مؤلف** عرض
کند که موافق قیاس است (اردو) منہ سے دودھ
کی بو آنا۔ بقول آصفیہ چھوکرا اور بلا ہونا۔ نادان اور
بچہ ہونا جیسے ابھی تو تمہارے منہ سے دودھ کی بو آتی ہے

(منہ سے دودھ کی بو نہ جانا) یہ بھی بقولہ اسی کا مرادف ہے

بوی فتیلہ آمدن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت و وارستہ و صاحبان بحر و بہار و انند ذکر این کردہ اند و مرادف (بوی ریسمان آمدن) است کہ بجایش گذشت وارستہ گوید کہ در محاورہ گویند کہ بوی از بخیا بوی فتیلہ می آید زود بدر رویم مؤلف عرض کند کہ ما صراحت کامل ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بوی ریسمان آمدن۔

بوی فرستادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی فرستادن کہ بہت یا عطریات (فغانی شیرازی ؎) من بوی دل فرستم و تو کہ بہت عبیر پ باری در ین میانہ صبا کم نمی شود پ (اردو) بو پہنچانا۔ عطر بھیجنا۔

بوی فروختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فروختن عطریات است و مرید علیہ ہمان (بو فروختن) کہ گذشت و سند این ہمدرانجا گذشت (اردو) دیکھو بو فروختن۔

بوی فزا اصطلاح۔ بقول بحر مرادف (بوی افزا) مؤلف عرض کند کہ مخفف آن بحذف الف و حقیقت این بہ (بو فزا) گذشت (اردو) بو فزا

بوی کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ صراحت کامل این بہ (بو کردن) گذشت و این مزید علیہ آنست بزیادت تحتانی زائدہ و معنی چہارم (بو کردن) متعلق بہ این نباشد (اردو) دیکھو بو کردن کے پہلے۔ دوسرے اور تیسرے معنے۔

بوی کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ ہمان (بو کشیدن) کہ گذشت (خسرو ؎) دست بگل میزنم ز انکہ نگار من توئی پ بوی سمن نمی کشم ز انکہ بہار من توئی پ (اردو) دیکھو بو کشیدن۔

بوی کلک اصطلاح۔ بقول برہان با کاف

ولام مفتوح بروزن شورنگ میوه ایست مغزدار
که آن را بترکی چتلاقوچ گویند صاحبان بحر و سروری
وجهانگیری وهفت و مؤید هم ذکر این کرده اند۔
صاحب سروری صراحت فرمید کند که بیکلک هم
بهمین معنی می آید (بسحق اطعمه ه) مخور این انگلک
وبوی کلک بیحاصل ۔ یعنی که بریش خود و یاران نکنی
تف بسیار ۔ **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت
این بر بوکلک و بنگلک و معنی دوم تن بیان
کرده ایم (اردو) دیکھو بوکلک ۔ بنگلک اور
بن کے دوسرے معنے ۔

بویگان بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالضم
وکاف فارسی بمعنی زهدان و رحم **مؤلف** عرض
کند که مزید علیه همان (بوگان) که بجایش گذشت
وصراحت ماخذش همدرانجا کرده ایم (اردو)
دیکھو بوگان ۔

بوی گذاشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
ترک کردن بوی (شفائی اصفهانی ه) جاودان
گر بدلم خانه نسازی باری پاش چند انکه دلت بوی
وفا بگذارد ۔ (اردو) بو چھوڑ دینا ۔ ترک کرنا ۔

بوی گذشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که سیر
کردن بوی باشد (نظیری نیشاپوری ه) بوئی از ان
دوسلسلهٔ خم بخم گذشت ۔ شیخ از حرم برآمد و گبر از
صنم گذشت ۔ (اردو) بو گزرنا یعنی بو آنا اور چلی
جانا

بوی گرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده ۔ این همان (بوگرفتن) است که بجایش
گذشت و سند این هم همدرانجا مذکور (اردو)
دیکھو بوگرفتن ۔

بوی گلک اصطلاح ۔ بقول صاحبان رشیدی
وجامع وناصری وسراج همان بوگلک که بجایش گذشت
واشارهٔ صراحت ماخذ همدرانجا کرده ایم (اردو)
دیکھو بوگلک ۔ بنگلک ۔

بوی گنجیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول آصفی

مرادف بو به خاستن (علی خراسانی ؒ) از خط تو چون بوی برم ای گل سوری ؛ گر بوی تو در پیرهن یار نگنجد ؛ **مؤلف** عرض کند که گنجیدن در اینجا بمعنی قابلیت داشتن است نه برخاستن مناسب تر آنست که این را مرکب کنیم با (در چیزی) (اردو) بو کسی چیز کے لائق ہونا

بوی مادران صاحب برهان بدیل برنجاست ذکر این کرده و صاحب انند هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که مزید علیه همان (بو مادران) است که بجای خودش گذشت و بحث آن برابر طبیعی ماند مذکور (اردو) دیکھو بو مادران اور ارطبیعی ۔

بوی مالیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مزید علیه همان بمالیدن است که گذشت و بوی بمعنی عطر بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو بو مالیدن ۔

بوی ماندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قائم بودن محبت باشد که بوی بمعنی محبت بجایش مذکور شد (صفای اصفهانی ؒ) گلزار این جهان که نماند است بو در و ؛ شگفته ریخته است گل آرزو در و ؛ مخفی مباد که ازین سند (بو ماندن) پیداست عیبی ندارد که تو اصل است و بوی مزید علیه آن (اردو) محبت رہنا ۔

بوی مشک آمدن مصدر اصطلاحی خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که کنایه از نهایت خوبی و فرماید که استعمال این تنها در سودا و معامله دیده شد (سلیم ؒ) بوصل نسیه جان دادن صلاح سینه ریشان است ؛ که از سودای نقد النقد بوی مشک می آید ؛ صاحبان بحر و بهار (بوی مشک آمدن از چیزی) را بهمین معنی آورده اند و (بوی مشک دادن) را مرادف این گفته که می آید (صائب ؒ) بوی مشک از نفس سوخته اش می آید ؛ در دل هر کس کند ریشه خط شکینش ؛ **مؤلف** عرض کند که خان آرزو در تعریف این از صراحت کار نگرفت که کمال خوبی چیزی ظاهر شدن است (اردو) کسی چیز کی نہایت خوبی ظاہر ہونا ۔

بوی مشک پنہان نمی ماند مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون چیزی را در کمال خوبی یا کسی را در کمال نیکنامی بینند این مثل را بکی اوزنند (اردو) دکن مین کہتے ہین "بو چھپتی نہین" یعنی اچھی بو یا بُری ظاہر ہو جاتی ہے نیز "مشک کی بو چھپتی نہین" بھی بطور کہاوت اُس چیز یا اُس شخص کے لئے کہتے ہین جسکی خوبی یا نیکنامی کا شہرہ ہو۔

(الف) **بوی مشک دادن** مصدر

(ب) **بوی مشک دادن چیزیرا** اصطلاحی بہار ذکر الف کردہ گوید کہ مرادف بوی مشک آمدن از چیزی است و صاحب بحر (ب) را مرادف (الف) گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب بحر غور نکرد کہ رای مفعولی در آخرش زیادہ کرد (بوی مشک دادن چیزی) البتہ مرادف (بوی مشک آمدن از چیزی) است (سیر طاہر وحید ۵) بیین شوخ بزار را چون نگار پا بہ بیعانہ از کف مدہ اختیار پا نباشد در و رحم دل بی سرشک پا کہ سودای نقد دہد بوی مشک پا (اردو) دیکھو بوی مشک آمدن

بوی مصیبت دادن مصدر اصطلاحی بمعنی آثار مصیبت ظاہر کردن است سند این از کلام میر نجات بر (بو دادن) گذشت (اردو) آثار مصیبت ظاہر ہونا۔

بوی ناکان اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان (۱) آنکہ بوی کند و نشناسد یعنی قوت شامہ ندارد صاحب بحر نقل تعریش **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس محققین اہل زبان این ساکت و معاصرین ہیچ بر زبان ندارند۔ سند استعمال پیش نشد بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (۲) معنی لفظی این صاحبان بو کہ ناک بقول برہان لفظی است کہ بجہت اتصاف موصوف بصفتی در آخر کلمہ می آورند و دلالت می کند بر داشتن چیزی ہیچون طرناک و غمناک و مانند آن۔ پس معنی لفظی این بو دارندگان و الف و نون را

اگر زائد گیریم مزید علیه (بونا) بمعنی بودارنده آید
است حقیقت این و معنی اول اصلا درست نباشد
(اردو) (۱) وہ شخص جو قوت شامہ نہ رکھے۔
(۲) بو رکھنے والے اشیا یا بو رکھنے والی چیز۔

بوینگ بقول برہان بروزن ہوشنگ ترہ است
شبیہہ بہ ریحان کہ بعربی باذرنج خوانند صاحبان
ناصری و جامع ہم ذکر ایں کردہ اند و صاحبان سروری
و غیاث این را بہ کاف فارسی آوردہ و این ہمان
باد رنگ بویہ باشد کہ بجای آن بجایش گذشت
و وجہ تسمیۂ آن چنین نباشد کہ لفظ بو را مرکب کردہ اند
با ینگ کہ در فارسی زبان بمعنی تکیہ و وقار ہم آمدہ
و از نیکہ این گیاہ بخصوصیت بوی خود وقاری دارد
موسوم شد بدین اسم و بکاف فارسی صحیح است۔
(اردو) دیکھو باد رنگبویہ۔

بوی وزیدن مصدر (اضافی) بقول آنند
بجوانہ خود امعض سخن بمعنی بو میدن (شائقہ)
گروزد بوی خیالات در دماغ آرزو پای خموشی

از پردہ بیرون می شود۔ **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی آمدن بو باشد و سیر کردن بو (اردو)
بو آنا۔ بو پھیلنا۔

بویہ بقول برہان و ناصری و جامع بروزن موجہ
(۱) بمعنی آرزومندی (انوری ۵) ای در
حرم جاہ تو امنیکہ نیاید ۔ از بویۂ آن خواب خوشی
آہوی حرم را۔ صاحب سروری بذکر این فرماید
آہ شمس فخری این را بہ موحدہ عوض تحتانی آوردہ
خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی خواہش و آرزو
و فرماید کہ آنچہ در بعضی نسخ بتقدیم یای حطی و تاخیر
بای ابجد نوشتہ اند غالبا تصحیف است چہ من
حیث الاشتقاق بمعنی بالیدن و بالیدگی نسبت
دارد و در تقدیم یای حطی این مناسبت معلوم
و بہ تحقیق یکی ازین دو لفظ تصحیف پس اختیار
نسبت این مناسبت اولی بل واجب خواہد بود
و اینکہ در حرف یای تحتانی نیز مذکور شود جہت
موافقت قدماست و فرماید کہ صحیح آنست کہ

ماخوذ بود از تو بمعنی خواہش (الخ) **مؤلف** عرض
کند کہ تخیر این مرکب است با توی وہای نسبت پس
معنی لفظی این منسوب بہ آرزو و مراد از آرزومندی
(اردو) آرزومندی یعنی آرزو کرنا کہہ سکتے
ہین جیسے انکی آرزومندی بے محل نہین ہے "
(۲) **بویہ** ۔ بقول برہان وجامع جمعی از پادشاہان
کہ بہ آل بویہ مشہور اند صاحب ناصری گوید کہ نام
مردی است پارسی الاصل کہ در دیلمان گیلان بسر
می برد و در نہایت عسرت و فقر زندگانی میکرد و آخر الامر
اولاد او بپادشاہی رسید و آل بویہ مشہور شدند و
نسب ایشان بہ یزدگرد شہریار آخر پادشاہ
عجم می رسید و از انجا پشت بہ بہرام گور
پیوستہ (الخ) (عثمان بخاری ص) آن دولت
و بخت و سلب و منجق بویہ یک رویہ شدہ
عالمش از تیغ دو رویہ ہا خان آرزو در سراج
گوید کہ قول برہان خطاست چرا کہ مشہور بہ آل
بویہ است نہ بویہ تنہا و لفظ آل بویہ دلالت

صریح دارد کہ از نسل بویہ نامی باشند (الخ) **مؤلف**
عرض کند کہ مجرد بویہ بدین معنی اشارہ بہ آل بویہ
باشد چنانکہ در کلام عثمان بخاری مستعمل (اردو)
بویہ اشارہ ہے آل بویہ کی طرف جو بویہ نامی ایک
شخص کی اولاد مین پادشاہ ہوے ہین ۔ مؤنث ۔
(۳) **بویہ** ۔ بقول برہان وجامع رستنی ہم کہ
آن را شاہ ترہ می گویند صاحب ناصری گوید کہ سبزہ
ایست کہ شاہ ترہ نیز گویندش ۔ خان آرزو در سراج
ہم ذکر این بحوالہ برہان کردہ صاحب محیط ذکر این
نہ کرد و بر شاہ ترج گوید عرب شاہ ترہ و ذکر شاہ ترہ
نکرد بقول مخزن الادویہ مرکب القوی و در حرارت
معتدل و در دوم خشک مفتح سدہ کبد و طحال و
مقوی کبد و معدہ و مدبغ آن و منافع بسیار دارد
(الخ) **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان
نظر بہ رنگ و بویش این را بمعنی بویہ موسوم کردہ باشند
(اردو) شاہ ترہ بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مذکر ۔
ایک نہایت سبز اور تلخ ساگ کا نام جو دوا مین کام

آتا ہے اور مصنفی خون خیال کیا جاتا ہے۔

بوئیدن بقول بحر باواو مجہول بمعنی (۱) بوی کردن و (۲) بوی بردن و شمیدن بوی اعم از نیکہ بوی خوش باشد یا بد (کامل التصریف) و مضارع این بوید صاحب موارد بذکر معنی اوّل گوید کہ بمعنی بودادن (فرّخی ۱۲) بخندد ہمی باغ چون روی دلبر بگرید ہمی چون بہ ابر ہمی خاک چون مشک اذفر بگرد (صائب ۱۲) شبی کہ تاز بکف زلف او وعمری رفت ہمہ ز ہوش روم دست خود چو می بویم صاحب ناصری ہم ذکر ہر دو معنی کردہ گوید کہ معنی دوم معروف است و معنی اوّل غیر معروف (انوری ۱۲) چون نسیم زلف تو بویند گویند از فرح مژدہ ای گیہان کہ مارا مژدۂ جان آمدہ است (اردو) (۱) بو دینا (۲) سونگھنا۔

بوی یگرنگی بقول بحر طبع اخلاص و محبت بی ریا و اثر اخلاص۔ صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ و صاحبان ہفت و انند ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ اثر اخلاص و محبت معنی اصل است و بس (اردو) اخلاص اور محبت کا اثر۔ مذکر۔

موحدہ باہای ہوز

بہ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بکسر اوّل و سکون ثانی (۱) بمعنی خوب و نیک (حکیم کسائی مروزی ۱۲) گوئی بہی چو من زغم ہجر زرد گشت ہ و ز شاخ ہمچو چوک بیاویخت خوشتین ہ صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود گوید کہ کم از بہتر مقصودش ہمین کہ بہتر زائد از بہ است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو) اچھا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی صفت۔ بُرے کے خلاف۔ بھلا۔ نیک۔ عمدہ۔ خوب۔

(۲) بہ بقول برہان و ناصری نام میوہ ایست مشہور (حکیم سنائی ۱۲) در باغ خلافت نبی

چار به است یا آن چار به لطیف بربار به است یا آن به که در اول است زان چار به است یا آن به که در آخر است زان چار به است یا صاحب جامع این را سفرجل گفته. خان آرزو در سراج گوید که مخفف بہی است که بزیادت تحتانی می آید. صاحب محیط گوید که بدین معنی لغت فارسی است و بفارسی آبی نیز گویند و بعربی سفرجل و به ترکی خیوا و یونانی قودیا و بهندی بہی نامند و آن ثمر درختی است بستانی و شیرین آن را به آزاد نامند و ترش محض و ترش و شیرین را بفارسی میخوش و بهترین آن اصفهانی بزرگ مالیده و مستدیر بسیار آب. نازک شاداب و بقول شیخ سرد در اول آخر و خشک در اول دوم و گویند سرد در آخر دوم و خشک در اوائل اول. دران قبض شدید و شیرین را قبض و امساک کمتر از ترش آنست و آب آن در تقویت شدید تر و جرم آن در قبض زیاده تر و منافع بی شمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که صاحب محیط سکندری خورده که بہی را لغت هندی خیال کرده اصل همانست و این مخفف آن (**اردو**) بہی بقول آصفیه بهندی. اسم مؤنث. ایک میوه کا نام جو امرود سے مشابه ہے. سفرجل. **مؤلف** عرض کرتا ہے که بہی بھی فارسی ہے. صاحب ساطع کو بھی اس کا اعتراف ہے.

(الف) **به آفرید** اصطلاح. (الف) بقول

(ب) **به آفرین** هفت (۱) نام دختر گشتاسب شاه گذافی شرفنامه و فرماید که معنی ترکیبی است (۲) نیکو آفرید صاحب مؤید هم ذکر این کرده و صاحب برهان بذکر (ب) گوید که نام خواهر اسفندیار بن گشتاسب که او را ارجاسب اسیر کرده بود و در رویینه دژ محبوس داشت و بعد ازان اسفندیار آنجا رفت و ارجاسب را کشت و به آفرین را نجات داد و فرمود که این را به آفرید هم گویند صاحبان سروری و ناصری و جامع همزبان برهان در تعریف. خان آرزو بذکر (ب) نسبت (الف) گوید که تصحیف است **مؤلف** عرض کند که (الف) و (ب) هر دو بقاعدهٔ فارسی

اسم مفعول ترکیبی است و محققین اہل زبان ہر دو را مرادف یکدیگر گفتہ اند۔ خان آرزو کہ نسبت (الف) حکم تصحیف می دہد کم غوری اوست و جا دارد کہ الف را بمعنی حقیقی مخفف (بہ آفریدہ) گیریم۔ بای حال بہر نوع ہر دو صحیح است یکی از معاصرین عجم گوید کہ الف اصل است و در استعمال (ب) ہم بر زبان آمدہ (اردو) الف و ب (۱) گشتاسب شاہ کی بیٹی کا نام ہے بہو دخت (۲) بہتر پیدا کی ہوئی چیز۔ بہتر مخلوق۔

(الف) **بہ آمد** مصدر اصطلاحی۔ (ب) بقبول

(ب) **بہ آمدن** مجرد بمعنی (۱) بہ افتادن باشد کہ بہبود و خیریت است صاحبان ملحقات برہان و انند ہم ذکر این کردہ و صاحب ہفت و مؤید (الف) ماضی مطلق این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و معنی این در محاورہ حال (۲) پسند آمدن (اردو) (الف) خیریت ہوئی (ب) (۱) خیریت ہونا (۲) پسند آنا۔

بہا بقبول برہان بکسر اوّل و ثانی بالف کشیدہ (۱) خوبی و زیبائی را گویند و (۲) بفتح اوّل قیمت ہر چیز صاحبان ناصری و جامع و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ بہار بذکر معنی دوم گوید کہ (۳) بمعنی خون بہا مجاز است و فرماید کہ بمعنی دوم بالفظ کردن و نہادن بمعنی تشخیص قیمت و بالفظ آوردن و دویدن و گرفتن بمعنی ارزش پیدا کردن و بالفظ شکستن بمعنی کم کردن قیمت صاحب فدائی بر معنی دوم قانع (شمس الدین شیرازی ۵۲) اگر در بہا زر خواہی ندارم ؎ وگر بی بہا میدہی بخش ما کو ؎ (میر خسرو ۵۳) حکم قضا را بر رضا در پذیرہ ؎ جرم من بخش و بہا در پذیرہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل بدل بہی باشد کہ می آید کہ تحتانی بدل شد بہ الف چنانکہ بر دیمینی و بر دیمان و این معنی را بر اعتبار صاحبان ناصری و جامع تسلیم کنیم و بمعنی دوم جا دارد کہ مجاز معنی اوّل دانیم یا اسم جامد فارسی زبان و معنی سوم مجاز معنی دوم است و بس (اردو)

(۱) خوبی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عمدگی بہلائی۔ خوبصورتی (۲) بہا بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ مول۔ قیمت آپ فرماتے ہین کہ اردو مین ہمیشہ یہہ لفظ (بے) کے ساتھہ آتا ہے) قیمت مؤنث (۳) خون بہا بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیت۔ وہ نقدی جو مقتول کے وارث بعوض خون لین۔

بہا آوردن استعمال۔ بقول صاحب آصفی بمعنی ارزش پیدا کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہیر فاریابی ؎) نضاب ؎ یہ من دانش است و میدانی ؎ کہ این متاع نیارد بہا درین بازار ؎ (اردو) قیمت پانا۔ جیسے "یہہ چیز اتنی قیمت نہین پاسکتی۔ لیکن محاورہ مین دام اٹھنا کا استعمال ہے جیسے "اس چیز کے دام آج کے بازار مین تو اٹھہ نہ سکے"

بہا بلند شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہا روانند گران شدن **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش از گران شدن قیمت است و موافق قیاس (میرزا رضی دانش ؎) دامن دریا ز کف نگذارتا گوہر شوی ؎ قطرہ را از گوہر ذاتی بہا گردد بلند ؎ مخفی مبادکہ سند دانش برای

بہا بلند گردیدن است بہار موضوع خود را نگاہ نداشت (اردو) قیمت گران ہونا۔

بہا پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبول کردن خون بہا است متعلق بمعنی سوم بہا کہ بجایش گذشت و سند این از میر خسرو ہمدر انجا مذکور۔ مخفی مبادکہ از سند بالا مصدر (بہا در پذیرفتن) پیدا است عیبی ندارد کہ پذیرفتن و در پذیرفتن ہر دو یکی است (اردو) خون بہا قبول کرنا۔ خون بہا منظور کرنا۔ دیت قبول کرنا۔

بہا پرسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ دریافت قیمت کردن است (خادم گیلانی ؎)

دماغ عشق نداری بہای زلف بپرس ؛ کہ این معامله باخاطر پریشان است ؛ (اردو) قیمت پوچھنا دام دریافت کرنا ۔

بہا دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ادا کردن قیمت است (عرفی شیرازی ؎) متاع دل کہ نباید کشود در بر دوست ؛ اگر بہاش سلیمان دہد نگین مگشای ؛ (اردو) دام دینا قیمت ادا کرنا ۔

بہا داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قیمت داشتن است (حافظ ؎) متاع دل پاک عشاق مسکین ؛ بیا زارحسنش بہائی ندارد ؛ (اردو) قیمت رکھنا ۔ یہہ لفظی ترجمہ ہے لیکن استعمال اردو مین دام اُٹھنا ہے جیسے " اس کے دام بازار مین نہین اُٹھے "

بہا دانستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی واقف و آگاہ بودن وشدن از قیمت ۔ (اوحدی مراغی ؎) گر دل بمذہب تو ہمین گوشت پارہ ایست ؛ قصاب شہر بہ ز تو داند بہای دل ؛ (اردو) قیمت سے واقف اور آگاہ ہونا

بہادر اصطلاح ۔ بقول برہان وجامع بضم اوّل و دال ابجد بروزن تیاسر بمعنی شجاع و دلیر بکمال باشد صاحب غیاث این را لغت ترکی گوید و فرماید کہ بفتح دال گفتن خطاست **مؤلف** عرض کند کہ صاحب لغات ترکی این را نوشتہ فارسیان استعمال لغت ترکی کرده اند دیگر ہیچ یکی از معاصرین عجم گوید کہ ما این را لغت زبان خود دانیم کہ مرکب است از بہا بمعنی قیمت و دُر بمعنی گوہر یعنی قیمت گوہر دارنده و کنایه از مرد شجاع و سلاطین سلف شجیعان لشکر را بصلهٔ کارہای نمایان در صف کارزار در ترازو می نشاندند و بازر و جواہر وزنش کرده آن را بصلهٔ شجاعتش عطا می کردند چنانکہ اکثر شعرا را

بصلهٔ قصائد دهان از جواهرات مملو می ساختند و این رسم و آئین قدیم بود پس بهادر اسم جامد قرار یافت برای شجاع و دلیر از همین آئین و دربار سلاطین (اردو) بهادر بقول آصفیه فارسی موتی کی قیمت رکھنے والا۔ سورہیر۔ سورما جری جوان مرد جنگی۔

بهادویدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید که مرادف بهاآوردن است بمعنی ارزش پیدا کردن **مؤلف** عرض کند که روز افزون شدن قیمت است محقق هندنژاد در تعریف این از غور کار نگرفت (شانی مشهدی ۵) زمان زمان به دلم شرح غم فزون گردد ۔ چنانکه جنس گران مایه را بهابود ۔ (اردو) روز بروز قیمت بڑھنا۔ گران ہونا۔

بهار بقول برهان و جهانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و بهار و هفت بروزن چهار (ا) معروفست که فصل ربیع و بودن آفتاب در برج حمل و ثور و جوزا باشد (مختاری ۵) تا گوهر از فروغ شرف گیرد و خطر ۔ تا عالم از بهار شود چون بت بهار ۔ رای تو باد گوهر انصاف را فروغ ۔ روی تو باد عالم اسلام را بهار ۔ صاحب فدائی گوید که یکی از نوغانهای چارگانه سال۔ صاحب بهار عجم می فرماید که خنده رو و گل اندام۔ گل انگیز از صفات اوست و بالفظ آمدن۔ جوشیدن۔ چکیدن۔ چیدن۔ دروودن۔ دمیدن۔ رسیدن۔ روئیدن و شگفتن مستعمل و بالفظ کردن شگفتن گل و ریاحین و افشاندن و ریختن بهار کنایه از آخر شدن هم **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی مطلق میوه و خوبی آرنده۔ اسم جامد فارسی زبان برای فصل ربیع و همین است اصل و دیگر همه معانی که می آید بر سبیل مجاز است و استعمال این با مصادر در ملحقات می آید و تبدیل اعراب چیزی نیست که نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است (اردو) بهار۔ مؤنث دیکھو اشگفته۔

(۲) **بہار** ۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی وناصری وجامع وہفت بت خانہ چین شمس فخری ؎ رسید موسم نوروز کز نسیم بہار ۔ شود بساتین آراستہ بسان بہار ۔ خان آرزو در سراج این را مجاز معنی سوم خیال می کند **مؤلف** عرض کند کہ نہ چنان باشد بلکہ مجاز معنی اوّل است کہ بتخانہ را ہم فارسیان بہار گفتند از نیکہ بتخانۂ فارسیان آراستہ می باشد بہ چمن وسامان رنگارنگ (**اردو**) چین کے ایک بتخانہ کو فارسیون نے بر سبیل مجاز بہار کہا ہے ۔ مذکر ۔

(۳) **بہار** ۔ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وہفت وسراج آتشکدۂ ترکستان صاحب سروری بحوالۂ ادات الفضلا گوید کہ نام خانہ ایست در ترکستان وبحوالۂ تحفہ گوید کہ بمعنی آتشکدہ ۔ (نظامی ؎) بہار دل افروز در بلخ بود ۔ کز و سرخ گل را دہان تلخ بود ۔ زدہ موبدش نعل زرین بر آب ۔ شدہ نام آن آذر آذرگشسب ۔ (حکیم عنصری ؎) بہار زینت باغی نہ باغ بلکہ بہار ۔ بہار خانۂ مشکوی ومشکبوی بہار ۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ اغلب کہ در آتشکدہ حقیقت است وبعد ازاں بمجاز ہر معبد باطل را می گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ قولش برعکس حقیقت است بمعنی اوّل اصل است واین مجاز آن نظر بہ تشبیہ آتش خانہ یا گل ہای سرخ بہار دیگر ہیچ ومعضی از معاصرین عجم گویند کہ آتشکدہ ہا پارسیان ہم در باغ وبہار وچمن قائم کردہ می شود (**اردو**) ترکستان کے ایک آتشکدہ کو فارسیون نے بہار نام رکھا ہے ۔ مذکر ۔

(۴) **بہار** ۔ بقول برہان وجامع خانۂ طلاکار ومنقش ۔ وبقول سروری بحوالۂ ادات الفضلا نام خانۂ گل زدہ وبحوالۂ تحفہ گوید کہ خانہ منقش پرنگارہ ۔ خان آرزو این را مجاز معنی سوم خیال می کند **مؤلف** عرض می کند کہ تسامح اوست کہ معنی اوّل اصل است واز نیکہ خانۂ طلاکار ومنقش باگلہای رنگارنگ

نگار بستہ می شود فارسیان آن را بر سبیل مجاز بہار گفتند (اردو) وہ عمارت جو نقش و نگار اور طلائی گل بوٹون سے آراستہ ہو۔ مؤنث۔

(۵) **بہار**۔ بقول برہان و سروری و جامع و ہفت بمعنی بت کہ بعربی صنم باشد۔ سند این بر معنی اول گذشت۔ خان آرزو در سراج این را مجاز خیال می کند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز مجاز باشد از نیکہ معنی دوم مجاز معنی اول است کہ بت خانہ باشد و بت را ہم بر سبیل مجاز بہار گفتند دیگر ہیچ۔ خان آرزو بر نزاکت معنی غور نکرد و بخیال سطحی کار گرفت (اردو) بت۔ مذکر۔

(۶) **بہار**۔ بقول برہان و رشیدی و ناصری و ہفت بمعنی شگوفہ گل ہر درخت را گویند عموماً و گل درخت نارنج را خصوصاً صاحب جہانگیری گوید کہ ہر گل را عموماً و گل نارنج را خصوصاً (نظامی ۵) رسم تر نجبست کہ در روزگار ۔ پیش دہ میوہ پس آرد بہار ۔ صاحب سروری بذکر این از خواجو سند دہد (۵) بہار تازہ از خاری برآرد ۔ بت آتش رخ از ناری برآرد ۔ صاحب جامع می فرماید کہ ہر گل و شگوفہ خصوصاً گل گاو چشم بہار گوید کہ از نیجاست کہ عرق گل نارنج را عرق بہار گویند **مؤلف** عرض کند کہ در گل و شگوفہ گل کہ اختلاف است ہیچ و ہر دو را فارسیان بہار گویند و این مجاز معنی اول است و تخصیص گل نارنج مجاز مجاز مخفی مباد کہ این ہم مجاز معنی اول است (اردو) شگوفہ۔ مذکر۔ دیکھو شگفتہ کے دوسرے معنے اور گل۔ مذکر۔ دیکھو بوی رنگ اور بہار بقول آصفیہ فارسی۔ مذکر۔ اردو میں بھی بمعنی گل نارنج گھنے کا پھول جیسے روغن بہار۔

(۷) **بہار**۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و ہفت نام گلی است زرد کہ آن را گل گاو چشم ہم خوانند و بعضی گویند کہ باین معنی عربی است صاحب سروری بحوالۂ زفانگو یا ذکر این کرد

خان آرزو در سراج گوید که این را خیری نیز گویند صاحب فدائی برنام گلی قانع **مؤلف** عرض کند که این همانست که ما صراحت این بر اقحوان واسامیس کرده ایم واشارهٔ این هم بران است مجاز معنی اقل باشد (**اردو**) دیکھو اقحوان اور اسامیس۔

(۸) **بهار**۔ بقول برهان وجامع نام جزیره ایست خوش آب وهوا وبقول سروری بحوالهٔ شرفنامه نام جزیرهٔ **مؤلف** عرض کند که حیف است که از تعریف مزید این جزیره معذوریم که محققین ایشان هم صراحت کافی نکرده اند وظاهر است که بخوش آب وهوائی بدین اسم موسوم شده باشد مجاز معنی اوّل (**اردو**) بہار ایک جزیرہ کا نام جو فارس مین واقع ہے اور خوش آب وہوا ہے افسوس ہے کہ اس سے زیادہ اسکی تعریف معلوم نہوسکی۔ مذکر۔

(۹) **بهار**۔ بقول برهان وجامع حرم یا دشاهان وسلاطین۔ خان آرزو در سراج این را مجاز معنی سوم خیال می کند **مؤلف** عرض کند که خیال سطحی اوست ظاهر امجاز معنی اوّل است ازینکه در حرم سرای سلاطین هم باغ وبهاری باشد (**اردو**) شاہی حرم سرا۔ مؤنث۔

(۱۰) **بهار**۔ بقول برهان وجهانگیری ورشیدی وناصری وجامع وهفت بکسر اوّل نام ولایتی در هندوستان که جانب شرقی دهلی واقع است ودار الملک آن راهم بهار گویند وچون ازان ولایت بگذرند به بنگاله برسند (امیر خسرو) گرانی سپهش بس که سوی شرق افتاد ؛ فرود گشت بهار و بلند شد غزنین ؛ صاحب سروری بحوالهٔ لسان الشعرا ذکر این کرده خان آرزو در سراج گوید که تحقیق آنست که نام شهریست که مزار فائض الانوار شیخ شرف الدین یحیی منیری در انجاست وملکی که مضافات بدان است وآن را صوبهٔ بهار گویند شامل صوبهٔ اوده وصوبهٔ اکبر آباد والہ آباد **مؤلف** عرض کند که

وجہ تسمیہ این معلوم نشد جزین کہ بقول صاحب ساطع لغت سنسکریت است بہ ہمین معنی (اردو) بہار ایک شہر اور صوبہ کا نام ہے جو کلکتہ سے قریب ہے۔ مذکر۔

(۱۱) **بہار**۔ بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع بکسر اول معنی یک بار کہ عبارت از یکتای باء است (استاد فرخی ؎) بہر مادحی ماہ بخشد جہانی ؎ بہر زائری زر بخشد بہاری ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بقول ساطع بہار بر وزن عیار بمعنی بار و گرانی چیزی است فارسیان بہ تصرف در اعراب مفرس کردہ اند و برای مقداری خاص بار اسم جامد قرار دادہ باشند (اردو) بہار۔ فارسی مین ایک خاص وزن کا نام ہے جس کی تفصیل معلوم نہو سکی۔ مذکر۔

(۱۲) **بہار**۔ بقول جامع نام قریہ ایست در ہمدان۔ **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این خوش آب و ہوائی آن مقام باعث شدہ باشد (اردو) ہمدان مین ایک خوش آب و ہوا موضع کا نام ہے۔

بہار آرا (الف) مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت و ہم او بذکر (الف) گوید کہ (۱) کنایہ از باران بہاری و (۲) گل و شگوفہ و امثال آن است صاحبان بحر و بہار و ملحقات برہان و ہفت ہم ذکر (الف) کردہ اند و این اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بمعنی حقیقتیش (اردو) (الف) (۱) دیکھو ابر بہار (۲) پھول اور شگوفے وغیرہ جو آراستگی چمن کا ذریعہ ہون۔ مذکر (ب) بہار آراستہ کرنا

بہار آرا استن (ب)

بہار آلود (الف) اصطلاح۔ بہار بذکر (الف) گوید کہ مرادف بہار افشان و فرماید کہ ہر کدام معروف و صاحب آصفی بذکر (ب) از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (الف) بمعنی پر بہار است و (ب) مصدر آن یعنی پر از بہار شدن (صائب ؎) می بجامم می کند چشم خمار آلود تو ؎ گل بفرقم می زند روی بہار آلود تو ؎ (اردو) (الف)

بہار آلودن (ب)

سراپا بهار - پر از بهار (ب) پر از بهار بودن و سراپا بهار شدن

بهار آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که رسیدن فصل بهار است و بس (حافظ ؎) رسید مژده که آمد بهار و خیمه زدند ؛ و دیگر ؎ وظیفه گر برسد صرف گل است و نبید - (ظهوری ؎) خس و خاری نمی بالیم خزان رفت ؛ بهار آمد گل و ریحان خویشم ؛ (اردو) بہار آنا موسم بہار آنا - فصل بہار آنا -

بهار آوردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که متعدی بهار آمدن است (اسدی طوسی ؎) من ایدون زطبعم بهار آورم ؛ مر این شاخ را نو بهار آورم ؛ (اردو) بہار لانا -

(الف) بهار افشان اصطلاح - بهار بذکر

(ب) بهار افشاندن (الف) گوید که مرادف بهار آلوده صاحب آصفی بذکر (ب) از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که الف بمعنی پر از بهار است و (ب) بمعنی پر از بهار بودن و بهار آوردن (طالب آملی ؎) با گریبان بهار افشان چو پیدا شد زدور ؛ بر تن مجلس نشینان جامه بوی گل گرفت ؛ (اردو) (الف) پر از بہار (ب) پر از بہار ہونا بہار لانا -

بهاران اصطلاح - بقول صاحب لطائف برهان بمعنی وقت و فصل و موسم بهار صاحب بهجت و مؤید و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مزید علیه بهار است دیگر هیچ (اردو) موسم بہار - فصل بہار -

بهار اندام اصطلاح - بقول بهار مرادف بهار افشان **مؤلف** عرض کند که سکندری خورده و این از اسمای محبوب است نه مرادفش (شوکت بخاری ؎) بهار اندام سروی پیرهن چاکم چو گل دارد ؛ که رنگ ساعد و آستین را گل بدامان کرد ؛ مخفی مباد که این اسم فاعل ترکیبی است یعنی بهار دارنده در اندام و کنایه از یار (اردو) معشوق محبوب - یار - مذکر -

بہار باغ دل آسودہ را بکار آید مثل صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را برای آسودہ دلی استعمال می کنند یعنی چون دل آسودہ نباشد بہار باغ ہم بکار نمی خورد (اردو) دکن مین کہتے ہین "بے فکری مین سیر و شکار" جب بے فکری نہین تو سیر پر لعنت "بے فکری مین سیر کا مزہ۔

بہار برآوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا (۱) دور کردن بہار است (از رو اکبر آبادی ؎) آخر غم عشق تو عجب رنگ برآورد ؎ چون غنچہ بہارم ز دل تنگ برآورد ؎ و (۲) یعنی ظاہر کردن بہار ہم (ظہوری ؎) چون سر کنم حدیث تو در باغ و بوستان ؎ از ہر نہال تازہ بہاری برآورم ؎ (اردو) (۱) بہار دور کرنا (۲) بہار ظاہر کرنا۔

بہار برداشتن مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن بہار است (ظہوری ؎) از نگاہش بلبند آسیب خزان گلزار خلد ؎ دیدۂ کز باغ رخسارش بہاری برنداشت ؎ (اردو) بہار حاصل کرنا

بہار برسر زدن مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن بہار است (ظہوری ؎) کل غارت بہار برسر زد ؎ غرضی در چمن نمی گنجد ؎ (اردو) بہار حاصل کرنا

بہار برگشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واپس آمدن بہار رفتہ باشد (وجدان سرہندی ؎) نوبہار دیگران آمد بہارم برنگشت ؎ آب برگشت و ہوا برگشت و یارم برنگشت ؎ (اردو) گئی ہوئی بہار واپس آنا۔

بہار بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بوشیدہ سند اشرف مازندرانی کہ بر (بہار بند) می آید این مصدر را قائم کردہ است و او (بہار بند) را

بمعنی خاص استعمال کردہ کہ بجایش می آید و (بہار بستن) بہ معنی بہار آوردن استعمال توان کرد چنانکہ "صبا در چمن بہار بست و شگوفہ ہا را گل کرد" (اردو) بہار لانا۔ دیکھو بہار آوردن۔

بہار بشکنہ اصطلاح۔ بقول برہان و سروری و بحر و جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری و سراج بای ابجد و شین قرشت و کاف و نون و ہای ہوز نام نوائیست از موسیقی (منوچہری ۵) مطربان ساعت بساعت برنوای زیر و بم ۔ گاہ سردستان زنند امروز گاہی اشکنہ ۔ گاہ زیر خسروان و گاہ تخت اردشیر ۔ گاہ نوروز بزرگ و گہ بہار بشکنہ ۔ **مؤلف** عرض کند کہ خان آرزو در سراج گوید کہ از وجہ تسمیہ خبرش نیست خیال ما اینست کہ (بہار بشکن) اسم فاعل ترکیبی بمعنی شکنندہ و دفع کنندہ و دور کنندہ و برباد کنندۂ بہار و ہای ہوز آخر برای نسبت است و معنی تعلقی این منسوب بہ چیزی کہ شکنندۂ بہار است و کنایہ از نوائی کہ آتش افروز و ترجمۂ آن در ہندی دیپک باشد این مجرد قیاس ما بود مگر یکی از معاصرین عجم گوید کہ ہمین است حقیقت این کہ بخیال فارسیان این نوائی است کہ اثر آن محفل را برہم و بی خود کند و آتش بدل افروزد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) موسیقی کی ایک راگنی مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے دیپک پر فرمایا ہے۔ سنسکرت۔ اسم مذکر۔ ایک راگ کا نام جس کی تاثیر سے کہتے ہیں آگ لگجاتی ہے۔ **مؤلف** حقیر عرض کرتا ہے کہ اس سے مقصد یہہ ہے کہ سوز عشق اس راگنی سے بھڑک اٹھتا ہے اور سامع پریشان ہونے لگتا ہے فارسیون نے اسکو بہار بشکنہ کہا ہے

بہار بند اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بفتح بای موحدہ و سکون نون و دال مہملہ (۱) جائی کہ در موسم بہار آنجا باشند و آن نسبت بخانۂ زمستانی طرف بیرون باشد کہ دواب در ان بندند (اشرف ۵) نشینی این ہمہ زاہد بخانہ چند برآید بیا بسیر بہار از بہار بند برآ ۔ و ارستہ گوید کہ

خانہ ہوادار را نام است کہ فصل بہار در انجا نشینند و بمجاز (۲) جای اسپان کہ در موسم بہار در انجا بندند (اشرف ۵۲) ہرچند بہ باغ دلپسند است ؛ کاخر جعل بہار بنداست ؛ صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی کردہ و بہار ہم بہر دو معنی آوردہ صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بر معنی دوم قانع۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بہ ترکیب این معلوم میشود کہ اصل معنی دوم است و معنی اول بمجاز خان آرزو بر معنی حقیقی غور کردہ و آن را بگذاشت (**اردو**) (۱) وہ ہوادار مقام جس مین موسم بہار مین بیٹھتے ہین۔ مذکر۔ (۲) وہ طویلہ جس مین موسم بہار مین گھوڑے باندھتے ہین۔ مذکر۔

(الف) **بہار پذیرا** اصطلاح (الف)

(ب) **بہار پیرا** بقول شمس بمعنی

(ج) **بہار پیرا ستن** شنودہ سخن و فرمان بردار و ہم او بر (ب) گوید کہ بفتح بای پنجم فارسی آرایندہ صاحب بحر نسبت (ب) فرماید کہ مرادف بہار آرا باشد و صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ و صاحبان ہفت و مؤید ہم این را آوردہ و صاحب آصفی بذکر (ج) از معنی ساکت و سند نثر ظہوری آوردہ "خرمی چمن سخن بطراوت حمد بہار پیرائی است" **مؤلف** عرض کند کہ (ب) مصدریست بمعنی حقیقی خودش بمعنی آراستن باغ بقطع شاخہای بیکار روئیدہ و (ب) اسم فاعل ترکیبی وجادارد کہ باغبان را بدین اسم موسوم کنیم ولیکن محققین بالا این ہر مرادف بہار آرا گفتہ اند کہ بجایش گذشت و ذکر (الف) غیر از شمس دیگر کسی از محققین فارسی زبان نکرد و موافق قیاس ہم نیست بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (**اردو**) (الف) فرمان بردار (ب) دیکھو بہار آرا (ج) باغ کو قطع و برید سے آراستہ کرنا۔

بہار جوشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی بحوالۂ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت

مؤلف عرض کند که یعنی حقیقی جوش زدن بهار است یعنی افزونی بهار و لیکن بدون سند استعمال عقلا را نشاید اگرچه خلاف قیاس نیست (اردو) بهار جوش مارنا۔ زیادتی بهار جوش بهار کثرت بهار

بهار چکیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که ظاهر شدن بهار است (سائب ؎) چه عارض است که در آفتاب زرد خزان ؎ بهاری چکد از خط همچو ریحانش ؎ (اردو) بهار ٹپکنا کھہ سکتے ہین یعنی بہار ظاہر ہونا۔

بهار چیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده سندی دهد از شعر لظاهی (؎) گل سرخ چیلند بهار سفید ؎ گهی لعل بلیند گهی مشک بید ؎ و فرقا که مفعول فعل چیلند بحذف عاطفه است یعنی گل سرخ و بهار سفید و بعضی از اهل تحقیق برانند که بهار چیدن محاوره نیست و در ین تامل چرا که هرگاه بهار بمعنی گل آمده باشد چنانچه گل چیدن متعارف است۔ بهار چیدن هم صحیح باشد **مؤلف** عرض کند که اتفاق داریم با او (اردو) پھول توڑنا۔

بهار خواستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که آمدن بهار باشد و بس (حسن غزنوی ؎) ای نو بهار خاسته پا از چمن بکش ؎ ای نارفته دست از قدح مدار ؎ (اردو) بہار آنا۔ فصل بہار آنا۔

بهار خانه اصطلاح۔ بقول برهان (اتجانه را گویند چه بهار بمعنی بت هم آمده و (۲) بنای رفیع را هم۔ صاحبان جامع و مؤید و هفت و انند ذکر این کرده اند و صاحب ناصری بر معنی اول قانع (عنصری ؎) بهار زینت باغی نه باغ بلکه بهار ؎ بهار خانه مشکوی مشکبوی بهار ؎ صاحب بحر بذکر هر دو معنی بالا گوید که (۳) خانه منقش و (۴) برج حمل را گویند۔ بهار ذکر معنی اول کرده **مؤلف** عرض کند که همه موافق قیاس است که

دربت خانه و بنای رفیع و خانهٔ منقش بهار نقش و نگار گلها می باشد و در موسم بهار آفتاب در برج حمل. پس همهٔ معانی بر سبیل مجاز و قیاس می خواهد که بمعنی حقیقی این کنایه از باغ باشد که خانهٔ بهار است پس برای معنی سوم و چهارم مشتاق سند استعمال میباشیم که محققین اهل زبان ازان ساکت (اردو) (۱) بتخانه. مذکر (۲) بلند عمارت. مؤنث. (۳) وه عمارت جس مین نقش و نگار گل بوٹون کا ہو مؤنث (۴) برج حمل. مذکر.

بہار خرما اصطلاح. تعریف این بر بہار درخت خرما می آید که طلع باشد (اردو) دیکھو بہار درخت خرما. مذکر.

(الف) بہار خندانیدن مصدر اصطلاحی

(ب) بہار خندیدن صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (الف) آوردن بہار و (ب) لازم آن بمعنی آمدن بہار باشد (عرفی الف ۵) همان که گریه کلکت ازان رواداری پاکه نوبہار طبیعت بر بخندانی (حسن غزنوی ۵) اکنون که ترو تازه بخندید نوبہار وقت سماع و بادهٔ رنگین و زلف یار (اردو) (الف) بہار لانا (ب) بہار آنا.

بہار خوش اصطلاح. بقول برہان بفتح خای نقطه دار و سکون واو و معدوله و شین قرشت گوئی باشد که آن را نمک سود نموده خشک سازند و بتاری قدید گویند شاهجان جهانگیری و بحر و بہار و هفت ذکر این کرده اند صاحب رشیدی گوید که ازین که در بہار خشک کنند بدین اسم موسوم گردند صاحب ناصری می فرماید که بفتح خا غلط است و (بہار خوش) بمعنی بہار خشک باشد یعنی در بہار خشک کرده شده و نمک سود برای زمستان. خان آرزو در سراج می فرماید که مشتق است از خوشیدن که بمعنی خشک شدن است **مؤلف** عرض کند که خوش بالضم بمعنی خشک و خشکیده می آید پس مشتق از خوشیدن نباشد بلکه خوشیدن مرکب از خوش است

که صراحت کاملش بجا باش کنیم واین بدون اضافت اسم
مفعول ترکیبی است بمعنی خشک کرده شده و بهار و
کنایه از معنی بالا (اردو) سوکھا کباب۔ مذکر۔
جسکو نمک لگا کر سکھاتے ہین اور پھر ضرورت پر
بھونکر یا تل کر کھاتے ہین۔

بهار دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
ظاهر کردن بهار است (فقیر دهلوی ؎) جلوه حسن
گل اگر داد بهار رنگ و بو ہا عشق یکی هزار کرد نالهٔ
عندلیب را ہا (اردو) بہار دینا جیسے اب چمن
خوب بہار دیرہا ہے "

بهار داشتن استعمال۔ بمعنی پر بهار بودن
است (ظهوری ؎) خار و خس بنبل و ریحان کسی
ہ ذکر رخش دیده بهاری دارد ہا (اردو) پر بہار
ہونا۔ بہار دار ہونا۔

بهار دانستن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

(۳۵۹۵)

که امتیاز بهار کردن (فغانی شیرازی ؎) مجنون
تو هم بر سر خاکستر گلخن ہ جان داد و بهار چمن
افروز ندانست ہ (اردو) بہار سے واقف ہونا

بهار درخت خرما اصطلاح۔ بقول صاحب
محیط اسم فارسی طلع است و بر طلع می فرماید که
بعربی ضب النخل و بیونانی خلبان و بفارسی (بهار
خرما) نامند و آن شگوفهٔ درخت خرماست در
ابتدای ظهور و چون بمقدار یک شبر و یا کم و زیاده
بر سد شبیهه بماهی بی سر و دم عریض الوسط و سر و
تهٔ آن باریک می باشد و آن زمان غلاف آن
منشق گردد و از جوف آن خوشهٔ خرما سفید رنگ
که دانه های آن از جو خرد تر و بران گرد مانند
آرد باشد ظاهر گردد و برآید و بفارسی دانه های
خرما را غورهٔ خرما نامند و بهترین طلع از برای
خوردن و در مداوی از نخل نر است که در
زمین آب های شیرین روید سرد در اول و خشک
در دوم۔ مقوی معده و قابض طبع و مسکن حرارت

وحدت خون وخوردن خشک آن بقدر نیم اوقیہ جہتہ رفع تشنگی واسہال وتپہای گرم ونفث الدم ونزف الدم نافع ودیر ہضم واکثار آن مولد قولنج وحصر البول ودرد سینہ ومصلح آن چربہا وگوشت ہا وشیرینی ہا (الخ) (اردو) طلع بہار درخت خرما شگوفہ خرما (ابتدائے ظہور مین آنا) **بہار در قدم دارد** مقولہ۔ بقول صاحب بجرای بہار ہمراہ دارد **مؤلف** عرض کند کہ۔ محققین اہل زبان ازین ساکت اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بمشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) بہار اپنے ساتھہ رکھتا ہے۔ بہار اس کے قدمون مین ہے۔

بہار در رودن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت وحوالہ بہار دہد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود بمعنی دور کردن بہار توان گرفت ولیکن بدون سند استعمال بر مجرد قولش اعتماد نکنیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان ساکت (اردو) بہار دور کرنا۔ بہار مٹانا۔

بہار دریافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حاصل کردن بہار ودانستن بہار باشد (شاہی سبزواری ؎) کجائی ای زرویت لالہ راتاب ؎ بہار خرمی بگذشت دریاب ؎ (اردو) بہار حاصل کرنا۔ بہار سے آگاہ ہونا۔

بہار دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ آمدن بہار باشد وپیدا شدنش (صائب ؎) بر ہر گل زمین کہ زرویت عرق چکید ؎ آنجا بہار گل دمد ویاسمین ہمہ ؎ (اردو) بہار آنا۔ فصل بہار آنا۔

بہار دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تجربہ بہار داشتن ومشاہدہ بہار کردن (صائب

ے) جواب آن غزل حاذق است این صائب پ بہار دیدم و گل دیدم و خزان دیدم پ (اردو) بہار دیکھنا جیسے ہے ہم اس کی بہار دیکھ چکے ہیں ۔

بہار رستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ پیدا شدن و آمدن فصل بہار است (ابو الفرج رونی ے) رست است بہار از بہار عدلت پ چون شاخ زد بآن رز شاخ جو جم پ (اردو) بہار پیدا ہونا ۔ فصل بہار آنا ۔

بہار رفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ختم شدن فصل بہار باشد (فغانی شیرازی ے) ہوا در گردش است و مرغ در پرواز می آید پ بہار رفتہ از گلشن بگلشن باز می آید پ (اردو) موسم بہار ۔ فصل بہار گزر جانا ۔

بہار روئیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی بحوالۂ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال بدست آید بمعنی آمدن موسم بہار باشد و از نیکہ ہمہ محققین اہل زبان این را ترک کردہ اند بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو) فصل بہار آنا ۔

بہار ریختن مصدر اصطلاحی ۔ بقول صاحب آصفی (۱) پیدا کردن بہار و (۲) کنایہ از آخر شدن بہار (طالب آملی ے) چو بہار جلوہ ریزی بچمن زپای رنگین پ زسر آر گلستان بدمد حنای رنگین پ (شفای اصفہانی ے) خوش است گلشن وصل و شگوفہ ہای امید پ ولی چہ سود کہ زود این بہار می ریزد پ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) بہار پیدا کرنا ۔ بہار لانا ۔ (۲) بہار آخر ہونا ۔ بہار جانا ۔

بہار ساختن مصدر اصطلاحی قرار دادن بہار است (ظہوری ے) خود را بہار ساختہ بیرون نہد قدم پ افتد اگر گذار خزان

(۳۵۹ ص)

را بباغ ما ؛ (اردو) بہار قرار دینا۔ بہار بنا لینا۔ بہار بنجانا۔

بہارستان اصطلاح۔ بقول بہار (۱) از عالم گلستان و بوستان و (۲) نام کتابی از تصنیفات مولانا عبدالرحمن جامی در جواب گلستان سعدی (ظہوری ؎ عارضش از ماہ و خور رخشان تر است ؛ روز بہارستان بہارستان تر است ؛ (ولہ ؎ گر نکردی خونفشان گلگشت باغ ؛ این طراوت در بہارستان چراست ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل جائی کہ دران بہار بسیار است کہ ستان در فارسی زبان در ہمین مواقع بالفظی ترکیب می یابد (اردو) (۱) بہارستان۔ باغ کو کہہ سکتے ہیں مؤنث (۲) بہارستان ایک کتاب کا نام ہے جو جامی کی تصنیفات سے ہے۔ مؤنث۔

بہار شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رفتن بہار است (سلیم طہرانی ؎) شد بہار و رفت ہر کس بر سر کاری سلیم ؛ محتسب ہم در پس کاری کہ سیدانی نشست ؛ (اردو) فصل بہار جانا۔ بہار کا موسم گزر جانا۔

بہار شکفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی شگفتگی بہار بمعنی مصدری است (طالب آملی ؎) تا نسبت بجا شیشۂ لالہ شکفد ؛ مہ را بہار از چمن ہالہ بشگفد ؛ (اردو) بہار شگفتہ ہونا۔ بہار آنا۔

بہار عنبر اصطلاح بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) گداختن عنبر و انتشار بوی آن و بقول بعض گویند کہ (۲) عبارت است از نقوشی کہ در جوہر عنبر باشد و فرماید کہ از صاحب زبان مسموع است کہ (۳) بمعنی وقت فروختن عنبر باشد لیکن درین بیت سلیم راست نمی آید (؎) فزای گلشن ہندوستان گلستانیست ؛ کہ نخل موم چو عنبر دران بہار کند ؛ وارستہ گوید کہ (۴) سفیدی زردی آمیز کہ از شکستن عنبر شہب پدید آید صائب ؎) بہار عنبر شہہا سفیدۂ سحر است ؛ خوشا کسی کہ ازین نو بہار بہرہ ور است ؛ صاحب بحر بحوالہ محققین

بالا ذکر ہر چہار معنی کردہ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید
کہ (۵) رنگ عنبر کہ بہ سبزی می زند (صائب ؎) تلاش
بیجگی کردم زخامیہا ندانستم کہ در خامی بہار بیخزانی
ہست عنبر را ؎ (ولہ ؎) عنبر برخ گشودہ نقاب
از بہار خویش ؎ تا دیدہ است آن خط چون مشکناب
را ؎ صاحب غیاث بر معنی اول و چہارم قانع بہ صاحب
اند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین الزبان
اعنی سروری و ناصری و جامع ازین ساکت و محققین
بالاطبع آزمائی کردہ اند از کلام استادان حق
آنست کہ این کہ مرکب اضافی است و کنایہ از
رنگ و بوی عنبر کہ ہمین است بہارش از قبیل
بہار گل و در کلام سلیم (بہار کردن عنبر) بمعنی
بو دادنش و از ہمہ اسناد متذکرہ صدر ہمین
یک معنی پیدا می شود و از ہمہ محققین بالا صاحب
تحقیق قریب بہ این معنی رسیدہ دیگران در غلط
افتادہ اند فتامل (اردو) عنبر کا رنگ۔ مذکر
اور اسکی بو۔ مونث

بہار فشاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی گوید کہ آخر شدن بہار است (صائب
؎) پیش از خزان بخاک فشاندم بہار خویش ؎
مردان بدگیری نگذارند کار خویش ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ از کلام صائب (بہار فشاندن بہ جا)
پیدا است کہ بمعنی کالعدم و رخصت کردن بہار
و دور کردن بہار و اگر بدون لفظ خاک ہم گیریم
معنی متعدی پیدا می شود نہ لازم چنانکہ صاحب
آصفی باستناد ہمین بیت صائب گفتہ۔ سخن فہمی
عالم بالا خوب معلوم شد (اردو) بہار کو فشانا

بہار کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول واسطی
(۱) شگفتن گل و ریاحین (طالب کلیم ؎)
درین بہار ز تشریف عام نوروزی ؎ نہال
قامت ہر شخص کردہ است بہار ؎ و (۲) قی
کردن نیز از عالم شگوفہ کردن (رفیع ؎) ہستند
ہمچو لالہ جمعی سیاہ کاسہ ؎ کز بخل می نخورند و نمی
بہار کردند ؎ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ **مؤلف**

عرض کند که (۳) متعدی معنی اول هم (صائب)
ے) رنگ شکسته می شکند شیشه در جگر ها از می
خزان چهرهٔ ما را بهار کن ۞ مخفی مباد که معنی سوم
در کلام رفیع هم درست می شود و موافق
قیاس هم پس معنی دوم را طالب سند دیگر باشیم
که خلاف قیاس است و معاصرین عجم هم بر زبان
ندارند و محققین اهل زبان هم ازین ساکت
(اردو) (۱) بہار آنا (۲) قے کرنا (۳) بہلانا

بہارکی اصطلاح - بقول شمس در فارسی رنگ
نام داروئی است که آن را (سودہ گوہر) گویند
صاحب محیط ذکر بہارنگی کرده گوید که در سنسکرت
گنت بہارنگی و بقول بعض اسم هندی پوست
درخت کوهیست تلخ و تیز و گرم و خشک و محلل و
و شهی طعام و دافع مادهٔ خام و آماس اعضا الخ

مؤلف عرض کند که جا دارد که در کتابت صاحب
شمس تصحیفی راه یافته و می توان فارسیان این
را بحذف نون و تبدیل کاف فارسی ابر بی استعمال
کرده باشند معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین
فارسی زبان هم ازین ساکت الا صاحب مؤید ذکر
این کرده و ماصر احتشم بر بہارنگی کنیم و صاحب محیط
ذکر (سودہ گوہر) هم نکرد (اردو) ایک دوا کا
نام جسکی حقیقت معلوم نہوسکی - مؤنث

بہار گذشتن استعمال - بقول آصفی بمعنی منقضی
شدن بہار یعنی گذشتن فصل بہار و موسم گل باشد
(فغانی شیرازی ے) وقت گلم تمام به آه و فغان
گذشت ۞ چون بگذرد خزان که بہارم چنان گذشت
۞ (اردو) فصل بہار گزر جانا - موسم گل گزر جانا

بہارلو اصطلاح - بقول بہار بضم لام قومیست
از ایران مثل شاملو و نواب آصف الدوله بہادر
شاہی - بہارلو بوده صاحب انند نقل نگارش
صاحب لغات ترکی این را لغت ترکی نوشته پس
معلوم می شود که نام قوم ترک است نه ایران
(اردو) بہارلو - ترکی مین ایک قوم کا نام
ہے - مؤنث -

بهار نارنج اصطلاح - بقول بهار گل نارنج ازینجاست که عرقش را عرق بهار خوانند و فرماید که شیخ ابوالفضل در اکبر نامه در آئین خوشبوی این لفظ را استعمال کرده صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و بر معنی ششم بهار هم همین معنی گذشت (اردو) بهار بقول آصفیہ فارسی - گل نارنج - گھٹے کا پھول چنانچہ روغن بہار اسی وجہ سے نام رکھا گیا - مؤنث -

بهار رنگی اصطلاح - بقول مؤید مطبوعہ نولکشور دارو ئیست که آن را سوندا کهیر و گندهین گویند و در نسخهٔ قلمی این را بهار کی نوشته که نامش سوندا کهیر و گندهین و اوکل هم باشد و در نسخهٔ دیگر قلمی نام بهار کی (سوندا لهیر) و (لندهین) و کل نوشته - **مؤلف** عرض کند که صاحب محیط از (سوندا کهیر) و (سوندا لهیر) هر سه ساکت و ذکر گندهین و لندهین هم نکرد و اوکل و کل هم نه نوشت از بیان شمس و مؤید وجود بهار کی ثابت است که ذکرش گذشت و بهار نگی تصرف مطبع نولکشور پس همان بهار کی باشد که حقیقت کاملش بوضوح نه پیوست (اردو) دیکھو بهار کی -

بهاری بقول بهار منسوب به بهار که (۱) عبارت از موسم گل باشد چنانکه ابر بهاری و (۲) از اهل زبان بتحقیق پیوسته که رنگیست سفید چرکین مانا به بهار نارنج - خان آرزو در چراغ هدایت ذکر منسوب به بهار کرده **مؤلف** عرض کند که معنی اول موافق قیاس است و معنی دوم را بدون سند استعمال بر مجرد قول بهار تسلیم نکنیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) فصل گل بسنت (۲) ایک میلا اور سفید رنگ مثل بهار نارنج - مذکر -

بهاز بقول برهان بکسر اول و ثانی بالف کشیده و به زای نقطه دار زده اسپ اصیل را گویند که در ایلقی بجهته تاج گرفتن سر دهند صاحب جامع بر اسپ تخمی قانع خان آرزو در سراج گوید

که اصیلی که برای نتاج گرفتن در کله سر دهند **مؤلف** جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) تخمی گھوڑا جو بچہ کشی کے لئے رکھیں ۔ مذکر ۔

بهاشتن بقول ملحقات برهان با اول مفتوح بروزن نداشتن بمعنی گریه کردن صاحب موارد بذیل بهانستن ذکر این بحواله ملحقات کرده و بر حاشیه اشاره کند که بهانتن به همین معنی مصدر زند و پازند است که می آید **مؤلف** عرض کند که در لغت زند و پازند بهانس بمعنی گریه آمده و دستوران زردشت معاصر تصدیق این می کنند و همین است اسم مصدر بهانتن بحذف سین مهمله و همین است اسم مصدر بهانستن که می آید و همین است اسم مصدر بهاشتن بحذف نون و تبدیل سین مهمله به شین معجمه چنانکه کستی و کشتی و این مصدر متروک است که بر زبان معاصرین مستعمل نیست (اردو) دیکھو بهانستن ۔

بهاشکستن مصدر اصطلاحی ۔ بقول آصفی کم کردن قیمت باشد (صائب ؎) خط دل سنگین بهای لعل جانان را شکست ؎ دیده از حق نمک بست و نمکدان را شکست ؎ (انوری ؎) زلف تو مصاف عنبر تر شکند ؎ لعل تو بهای سنگ شکر شکند ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) قیمت گھٹانا قیمت کم کرنا

(الف) به افتاد اصطلاح ۔ صاحب بحر ذکر

(ب) به افتاده (الف و ب) بمعنی بهبود و رفاه حال و صاحبان (جهانگیری در ملحقات) و رشیدی و جامع و بهار ذکر الف کرده اند و صاحب برهان بر دو (ب) قانع و خان آرزو در سراج هم ذکر (الف) کرده **مؤلف** عرض کند که الف مخفف (ب) باشد (سعدی ؎) بحکم نظر در به افتاد خویش ؎ گرفتند هر یک یکی راه پیش ؎ (میر حسن دهلوی ؎) ملامتی که کنندم ازان چه خیز دهیچ ؎ اگر بپای تو افتم

به نهتاد نست ۔ (اردو) الف اور ب بہبودی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بہتری۔ بہانی فائدہ۔ رفاہ۔ خیریت۔ عافیت۔

بہا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تشخیص قیمت کردن و قیمت قرار دادن و تصفیۂ قیمت نمودن است (عرفی شیرازی ؎) در مصرعہ تو نستانند رائگان ۔ کنعان صدف در یکہ بہا کرد روزگار ۔ (اوحدی (ع) اگر بہر دو جہانش بہا کنم یک مو ۔ (اسیر آخسیکتی ع) بہا کردست یکدست تہی را ۔ (ظہوری ؎) ہرگز کسی ہزار دل و دین نداشت است ۔ بیرحم من نگاہ ترا این بہا کرد ۔ (اردو) قیمت ٹہیرانا۔ بقول آصفیہ۔ مول مقرر کرنا۔ بھاؤ ٹہیرانا۔ قیمت مقرر کرنا۔ بقولہ۔ دام لگانا قیمت لگانا بقولہ مول قرار دینا۔

بہا گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول واسطہ ارزش پیدا کردن (مخلص کاشی ؎) ہر ان متاع کہ افزود کاست قیمت آن ۔ بجز حیا کہ چو افزون شود بہا گیرد ۔ (ولہ ؎) ہمیشہ جنس ہنر رونق از غنا گیرد ۔ گہر ز دست صدف چون رود بہا گیرد ۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) قیمت پانا۔

بہا گیر بقول برہان باکاف فارسی بروزن تباشیر ہر چیزی را گویند کہ قیمت و بہای بسیار داشتہ باشد بہار گوید کہ متاع قیمتی کہ گرانمایہ باشد صاحب سروری این را مرادف بہاور گفتہ بہمین معنی نوشتہ صاحبان ناصری و جامع و بحر ہم ذکر این کردہ اند۔ **مؤلف** عرض کند کہ از ہمان مصدر (بہا گرفتن) است کہ گذشت (اسم فاعل ترکیبی) و معنی حقیقی این ارزش پیدا کنندہ۔ متصرف فارسیان و نتیجۂ محاورہ باشد کہ بمعنی مقدم الذکر مستعمل است (حکیم فردوسی ع) دو پارہ بہا گیر و دو گوشوار ۔ یکی طوق پر گوہر شاہوار

(اردو) اچھی قیمت پانے والی چیز۔ بیش بہا چیز۔ قیمتی چیز۔ مؤنث۔

بہامین اصطلاح۔ بقول برہان وجامع بر وزن معاجین فصل بہار را گویند صاحب جہانگیری هم در ملحقات ذکر این کرده وصاحبان هفت واند هم **مؤلف** عرض کند که اصل این بهامین بود بمعنی منسوب به بهار وکنایه از فصل بهار فارسیان رای مهمله را بدال کردند به میم وهمین است مثال اوّل این تبدیل **(اردو)** فصل بہار۔ بہار کی فصل۔ بہار۔ مؤنث۔

(الف) بہانتن

(ب) بہانستن

صاحب موارد بذیل بہانتن ذکر (الف) کرده می فرماید که مصدر رزندو پازند است مرادف (ب) و صاحب برهان نسبت (ب) گوید که بفتح اوّل بروزن مذانستن بمعنی گریه کردن صاحب بحر بنقیر مانند که سالم التصریف است که غیر ماضی ومستقبل و اسم مفعول نیاید صاحبان سراج وجامع وجهانگیری وملحقات واندوهفت هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر (بہاشتن) نوشته ایم که گذشت **(اردو)** دیکھو بہاشتن۔ رونا۔

بہانہ بقول سروری یعنی دفع کردن بجیله (خواجه حافظ ؎) نصیحتی کنمت بشنو و بہانه مگیر ور نه هرآنچه ناصح مشفق بگویدت بپذیر ؎ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده۔ صاحب ملحقات برهان گوید که (۱) عذر بیجا و (۲) بمعنی واسطه هم صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود می فرماید که دستاویز است بی فروغ برای ستیز با دشمن یا گریز از و مانند اینها۔ بہار گوید که معروف و دنباله دار از صفات اوست و بالفظ افتادن و افگندن و انگیختن و دادن و داشتن و شکستن و ماندن و نهادن مستعمل **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است صاحبان مؤید واند و آصفی و هفت هم این را فارسی دانسته اند صاحب مؤید بحواله قنیه ذکر معنی دوم هم کرده استعمال مرکب این در ملحقات می آید بخیال ما ماخذ این

جزین نباشد که نفی است از بها یعنی قیمت این هیچ است و کنایه از ناپسندیده و مراد از حیله که فعل ناپسندیده نیست معاصرین عجم این تعریف ماخذ را پسند کنند و عجب است از ناصری و جامع و سراج که این را ترک کرده اند و ما باعتبار صاحب سروری و فدائی که محققین اهل زبانند این را فارسی تسلیم کنیم (اردو) (۱) بهانه بقول آصفیه حیله - عذر - پس - بناوٹ - ظاہرداری - دهوکا (۲) سبب - وسیله

بهانه آوردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که پیش کردن حیله باشد (ملا جامی ؎) دلم شد تیر محنت را نشانه ؛ ز بس کاری بهانه بر بهانه ؛ - (انوری ؎) همه عذر لنگ است کز تو شنیدم ؛ سر ماندارى بهانه چه آری ؛ (اردو) بهانه کرنا بقول آصفیه - حیله کرنا - عذر بیجا کرنا -

بهانهادن مصدر اصطلاحی - بقول آصفی تشخیص قیمت کردن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (نسبتی تهانیسری ؎) دل را بهای سهل نهادی و نرخ کم ؛ معلوم می شود که خریدار نیستی ؛ (اردو) قیمت مشخص کرنا - تشخیص قیمت کرنا - قیمت قرار دینا - دام لگانا -

بهانه افتادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که واقع شدن حیله (حسن دهلوی ؎) یار آوارگی همی خواهد ؛ رفتن حج بهانه افتاده است ؛ (اردو) بهانه واقع ہونا -

(الف) **بهانه انگندن** استعمال - صاحب

(ب) **بهانه انگیختن** آصفی ذکر هر دو کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بهانه کردن باشد (خسرو ؎) دل از سودای شیرین در غم افگند ؛ بهانه بر فراق مریم افگند ؛ (کمال خجندی ؎) گر کسی بی بهانه نتوان گشت ؛ صد بهانه بعشوه انگیزد ؛ (اردو) بهانه کرنا -

بهانه برخاستن استعمال - صاحب

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ باقی نماندن و دفع شدن بہانہ (اہلی شیرازی ؎) خوش آنکہ مست شوی تا بہانہ برخیزد ؎ تو باشی و من و شرم از میانہ برخیزد ؎ (ظہوری ؎) کردیم چہ عجزہا کہ آمد ؎ بنشستہ زپا بہانہ برخاست ؎ (اردو) بہانہ باقی نہ رہنا۔ بہانہ دفع ہوجانا۔

بہانہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کرد برای بہانہ باشیدن است (ملا جامی ؎) مرا بگوی تو خواہم کہ خانہ باشد ؎ زبہر آمدن آنجا بہانہ باشد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو بمعنی وجود بہانہ دیگر ہیچ (اردو) بہانہ ہونا۔

(۱) **بہانہ جستن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت

(۲) **بہانہ جو** **مؤلف** عرض کند (۱) بہانہ کردن است و (۲) بہانہ جو) اسم فاعل ترکیبی از ہمین (صائب ؎) ناز بہانہ جو را بر یکطرف نہادہ ؎ شرم ستیزہ خو را در خاک و خون کشیدہ ؎ (انوری ؎) بس بوالعجب بہانہ جوئی است ؎ بس کینہ کش و ستیزہ کار است ؎ (ولہ ؎) بہانہ چہ جوئی کرانہ چہ گیری ؎ بیادر میان نہ بحق ہر چہ داری ؎ (اردو) (۱) بہانہ کرنا۔ بہانہ جو ہونا۔ (۲) بہانہ جو۔ بہانہ کرنے والا۔

بہانہ خواستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خواہش بہانہ کردن و بہانہ جستن و در فکر بہانہ بودن (سلیم طہرانی ؎) خواہد بہانہ از پی خون ریختن مگر ؎ تیغ ترا زدیدۂ من آب دادہ اند ؎ (اردو) بہانہ کی فکر میں ہونا۔ بہانہ چاہنا بہانہ ڈھونڈنا۔ بقول آصفیہ موقع تاکنا موقع کا منتظر رہنا

بہانہ دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ موقع بہانہ دادن و تعلیم بہانہ کردن (خسرو ؎) بر سر پای بود جان نازو کرشمہ ہای تو ؎ داد بہانہ ہا بسی جان بہانہ جوی را ؎ (اردو) موقع

دینا۔ بہانہ کا موقع دینا۔ بہانہ سکھانا۔ بہانے کی تعلیم دینا

بہانہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہانہ پیدا کردن و بہانہ جو بودن و بہانہ کردن (جعفر قزوینی ؎) شوری ز تو غائبانہ دارد ؛ بلبل گل را بہانہ دارد ؛ (اردو) بہانہ کرنا۔

بہانہ ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہانہ کردن است (میلی ہروی ؎) غافل بمن رسید دو فارا بہانہ ساخت ؛ افگند سر بہ پیش و حیا را بہانہ ساخت ؛ (اردو) بہانہ کرنا۔

بہانہ ساز اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بہانہ جوی **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر گذشتہ (کلیم ؎) خوش آن زمان کہ عنایت بہانہ ساز نبود ؛ زبان تیغ جفا اینقدر دراز نبود ؛ (اردو) دیکھو بہانہ جو۔

(الف) بہانہ شاخدار اصطلاح۔ وارستہ گوید کہ چون کسی گوید کہ من بہانہ نمی کنم از راہ تعریض گویند (بہانہ شاخ دارد) ولیک مخصص بہانہ نیست در چنین مواقع ہمہ جا گویند و فرمایند کہ بزعم بعضی شاخ بہانہ مشتق بہانہ است (سعید اشرف ؎) تا بخود جنبیدہ ؛ از یکدگر پاشیدہ است ؛ بر سر شاخ بہانہ است آشیان زندگی ؛ صاحب بحر گوید کہ چون کسی گوید کہ من بہانہ نمی کنم از راہ تعرض گویند کہ (بہانہ شاخدار) بہار (بہانہ شاخ دارد) را نوشتہ نقل ہمان تعریف می کنند کہ وارستہ کرد **مؤلف** عرض می کند کہ سند سعید ہیچ تعلق ازین ندارد حق آنست کہ مقولۂ فارسیان است ----------

(ب) بہانہ شاخ دارد یعنی چون کسی گوید کہ آغا من بہانہ نمی کنم در جوابش استعمال یابد می کنند بطریق تعریض استفہامی مقصود آنست کہ بہانۂ تو ظاہر است باز می گوئی بہانہ نمی کنم بہانہ را شاخی نیست کہ بتوانش دہیم واضح باد کہ

وارستہ درست گوید کہ استعمال (شاخ دارد) در ہمچو محل مخصوص بہانہ نیست بلکہ برای چیز دیگر ہم مثلاً برای عداوت یا انکار وامثال آن چیزی کہ در حس ظاہری نباشد (اردو) دکن مین بہانہ یا انکار یا عداوت وغیرہ کے محل پر کہتے ہین (یہہ بہانہ نہین تو پھر کیا ہے کیا بہانہ کو سینگ پھوٹین) یعنے تم خواہ نخواہ انکار کرتے ہو اگر بہانے کو سینگ ہوتے تو ہم انکو پکڑ کر دکھلا دیتے۔

بہانہ شکستن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ رفع بہانہ و علاج آن (وحید ے) سرپش داشتم بہ نیاز آن یگانہ را پیش بدست داد شکستم بہانہ را کہ صاحب بحر ہمہ بہانہ۔ بہار گوید کہ رفع بہانہ و تدارک آن کردن صاحب آصفی نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ مرادف قطع حجت کردن است۔ (اردو) بہانہ مٹانا۔ دکن مین کہتے ہین "جھوٹے کو گھر تک پہنچانا" قطع حجت کرنا۔

بہانہ طلب استعمال۔ بہار ذکر این کردہ بر معروف قانع و نقل نگارش انند ہم۔ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا اسم فاعل ترکیبی است یعنی بہانہ جو ولیکن بر زبان معاصرین عجم نمیت و محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم اگرچہ موافق قیاس باشد (اردو) بہانہ جو۔ بہانہ کرنے والا۔

بہانہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بہانہ ساختن است و بہانہ پیش آوردن (فغانی شیرازی ے) بہ بستر افتم و مردن کنم بہانہ خویش ؎ بدین بہانہ مگر آرمش بخانہ خویش ؎ (اردو) بہانہ کرنا۔

بہانہ گذاشتن استعمال۔ ترک بہانہ کردن است (ظہوری ے) بس است خواب زافسون فسانہ بگذارم ؎ بکار و بار در آیم بہانہ بگذارم ؎ (اردو) بہانہ ترک کرنا چھوڑ دینا۔ بہانہ جوئی سے باز آنا۔

(۳۰۴)

بهانه گرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بهانه کردن است (حافظ ؎) نصیحتی کنمت بشنو و بهانه مگیر ؎ که آنچه ناصح مشفق بگویدت بپذیر ؎ - (اردو) بہانہ کرنا -

بهانه ماندن استعمال - مراد از وجود بهانه بمعنی بهانه بودن (ظهوری ؎) رفتیم از میان که نباشیم در کنار ؎ دیگر نماند بهر جدائی بهانه ؎ - (اردو) بہانہ ہونا -

بهاور اصطلاح - بقول برهان بفتح اول بروزن تناور بمعنی بهاگیر است که چیزی بسیار قیمت وپر بها باشد صاحبان بحر و بهار و سروری و فاخری وهفت و اند هم ذکر این کرده اند (ابو الخطیر ؎) بهاور دری از دستم برون کرد ؎ به نیرنگ و فسون این دهر غدار ؎ **مؤلف** عرض کند که کلمه ور افاده معنی خداوند و صاحب کند وقتی که با کلمه ترکیب شود همچو دانشور و تاجور و باور ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بہاگیر -

(الف) به اوفتاد اصطلاح - بهار ذکر

(ب) به اوفتاده الف کرده و صاحب اند ذکر هر دو **مؤلف** عرض کند که مزید علیه همان (به افتاد و به افتاده) باشد که گذشت بزیادت واو بعد الف (میر حسن ؎) ملامتی که کنندم ازان چه خیزد هیچ ؎ اگر بپای تو افتم به اوفتادنست ؎ (اردو) دیکھو بہ افتاد اور بہ افتادہ

بهای بقول اند مرادف بهاور **مؤلف** عرض کند که سکندری خورد - این مزید علیه بهاست بزیادت تحتانی چنانکه قبا و قبای و آنچه مرادف بهاور است بهائی باشد بدو تحتانی که می آید (اردو) دیکھو بہائی -

بهائم بقول رهنما جانور - صاحب انندی فرماید که لغت عرب است بمعنی چارپایان مثل اسپ و شتر و گاو وغیره که جمع بهیمه باشد **مؤلف** عرض کند که درست می فرماید - فارسیان استعمال لغت

عرب کردہ اند و فارسی نیست (سعدی ؎) یا سخن آرای چو مردم بہوش ہ یا تو بمان ہمچو بہائم خموش ہ۔

(اردو) بہائم۔ چارپائے۔ مذکر۔

(الف) بہبود — الف بقول ملحقات برہان و بہمین از بدآئینی باشد مؤلف عرض کند کہ معنی تحقیقی الف

(ب) بہبودی — و بجر بمعنی خیریت صاحب انند و ہفت ہم ذکر این کردہ (انوری ؎) چو تو آتش سودای تو بفرد و ندانشت ہ مسکین دل من امید بہبود نداشت ہ صاحب فدائی ذکر ب کردہ گوید کہ خوب شدن از بیماری و ناسازی

خوب است و درست۔ فارسیان مجازاً آن را بمعنی خوبی و خیریت استعمال کردہ اند و این معنی حقیقی ب باشد و یا مصدری و در آخر الف زیادہ کردہ دیگر ہیچ (اردو) الف بہبود کہ سکتے ہین بمعنی خیریت (مؤنث) (ب) بہبودی۔ دیکھو بہ افتاد۔

بہبہان بقول وارستہ شہریست پای تخت گوہ کیلویہ کہ ساکنان آنجا ہمہ نامقید وارذل اند و سیم آنجا ہم کم عیار مؤلف عرض کند کہ خصوصیت سیم درست نیست بلکہ سیم و طلا ہر دو۔ (واعظ ہروی ؎) اثرہای نیکو زنام نکو بہ ہ گواہم عیار زر بہبہانی ہ بہار گوید کہ بہر دو بای نازیست و با بر وزن کہکشان (ملا فوقی یزدی ؎) در چشم جماعتی کہ قلب اند ہ بیقدر چو سیم بہبہانم ہ (ولہ ؎) الا ای شیخ بر صیصای ثانی ہ کہ باشد سیم زہدت بہبہانی ہ (اردو) بہبہان۔ کوہ کیلویہ کے پای تخت کا نام ہے جہان کے لوگ ارذل اور زر و طلا بھی کم عیار ہوتا ہے۔ مذکر۔

بہ پشمینہ پوش اصطلاح۔ بقول بحر پشمینہ پوش) صفت بہ است باعتبار موئی کہ بر پوست آن می باشد۔ مؤلف عرض کند کہ غیر از بحر دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و در اشتاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو پہ۔

بہت بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی وسکون فوقانی نوعی از طعام و بعضی گویند شیر برنج است وبعضی فرنی نامند کہ برادر زادۂ فالودہ باشد وبقول بعض حلوای برنج ومعرب آن بہط بالتشدید است حطی۔ صاحبان جامع وہفت وانند ہم ذکر این کردہ اند صاحب ناصری بذکر این گوید کہ در فرہنگہا ندیدہ ام۔ خان آرزو در سراج بنقل قول برہان می فرماید کہ تحقیق بہط در ہندی گذشت وظاہر آنست کہ در ہندی بہت نیز گویند۔ غایتش در ہندی باوہای مشترک التلفظ اند وبر غیر ہندی تلفظ آن دشوار وبکسر اول وفتح دوم نام رودخانہ ایست در کشمیر ونیز نام دریائی از پنجاب وظاہر ہر دو یکی است **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت این را بر معنی دوم بنا عرض کردہ ایم کہ بجایش گذشت (**اردو**) دیکھو بنا کے دوسرے معنے۔

بہتان بقول بہار بالضم (۱) بمعنی دروغ و (۲) افترا و فرماید کہ بالفظ بستن وکردن ونہادن بصیغۂ بر مستعمل۔ صاحبان غیاث وآصفی ہم ذکر این کردہ اند صاحب انند این را لغت عرب گوید **مؤلف** عرض کند کہ صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است این را آوردہ فارسیان استعمال این بامصادر فرس کردہ اند کہ در ملحقات می آید (**اردو**) (۱) جھوٹ۔ مذکر۔ (۲) بہتان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دوش۔ تہمت۔ افترا۔ جھوٹا الزام۔

بہتان بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تہمت کردن است متعلق بمعنی دوم بہتان (والہ ہروی ۵) گذشت آنکہ بقانون سنت شعرا تو ان بخطاب ممدوح بست بہتان را ؛ (**اردو**) بہتان جوڑنا۔ بہتان دہرنا۔ بہتان رکھنا۔ بہتان لگانا۔ بہتان لینا۔ بقول آصفیہ طوفان اٹھانا۔ اسی طرح تہمت جوڑنا۔ دہرنا۔ دینا۔ لگانا۔ لینا۔

(دیکھو انداختن تہمت) اور (بستن تہمت)

بہتان کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بہتان بستن است کہ گذشت متعلق بمعنی دوم بہتان (والہ ہروی ؎) گریبان را بدست چاک دہ طور مجانین را پ دگر بیگانہ ہم زین نسبتی برخویش بہتان کن پ (اردو) دیکھو بہتان بستن۔

بہتان گفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی غلط گفتن است متعلق بمعنی اول بہتان (حافظ ؎) کہ گفت حافظ از اندیشۂ تو بازآمد پ من این نگفتہ ام آن کس کہ گفت بہتان گفت پ مخفی مباد کہ صاحب انند کہ (بہتان گوی) را بمعنی دروغ گوی و مفتری آوردہ اسم فاعل ترکیبی است از بہ بمعنی (اردو) جھوٹ کہنا۔ غلط کہنا۔

بہتان نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بہتان بستن است و متعلق بمعنی دوم بہتان (نظیری نیشاپوری ؎) بہتان گنج بر دل ویران نہادہ پ ورنہ خراج بردہ ویران نبودہ است پ (انوری ؎) گرش بہتان نہد خصم بد اندیش پ ورش عصیان کند چرخ ستمگر پ (اردو) دیکھو بہتان بستن۔

بہتانہ بقول شمس لغت فارسی است (۱) بالفتح جانوری را نام است کہ آن را بوزنہ نیز گویند و قیل بابا، فارسی و بالکسر (۲) کلیچہ و قرص **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین ازین لغت غیر معروف ساکت و مجرد قول صاحب شمس کہ بی تحقیقش اظہر من الشمس است بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند بمعنی لفظی این منسوب بہ بہتان است و ہیچ تعلق با معنی اول و دوم ندارد و باہای فارسی ہم نیامدہ۔ صاحب مؤید (پہنانہ) را بہ بای فارسی و نون سوم عوض فوقانی

آورده گوید که جانور معروف وقیل بابای تازی هم وآن راکپتی هم گویند ونیز کلیچهٔ روغنی (انتهی) شک نیست که صاحب شمس به تصحیف آن بهتانه به فوقانی سوم در ینجا قائم کرد (اردو) دیکهو بهتانه

بهتر بقول بهار (۱) معروف صاحب اند نقل نگارش صاحب شمس گوید که (۲) بضم کم وسوم در فارسی زبان یعنی کوته بالا وهم رسته **مؤلف** عرض کند که به یعنی خوش وبهتر زائد از ان در خوبی وبهترین زائد از بهتر است که می آید. بالجمله این مرکب است با به وتر یعنی بسیار خوب آنچه صاحب شمس ذکر معنی دوم کرده لغو است وبس بعاصیرین عجم هر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان ازان ساکت (اردو) (۱) بهتر بقول آصفیه فارسی بهت اچها بهت خوب افضل اول درجه کا ناقابل (۲) تجمه

بهتر از اعتدال دوائی نتوان یافت مقوله صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان بصفت اعتدال استعمال این کنند وترجمهٔ (خیر الامور اوسطها) باشد مقصود آنست که اگر اعتدال نگاهدارند بیماری عارض نگردد وضرورت دوا نیفتد مرادف (اندازه نگهدار) که فارسیان بر زبان دارند (اردو) دکن مین کهتے هین "هر کام مین اعتدال نعمت ہے"

بهترک بقول برهان باتای قرشت بر وزن اسپرک (۱) نام سالی است سیزده ماهه که پارسیان پیش از ظهور اسلام از بیست یکصد وبست سال اعتبار می کرده اند یعنی بعد از هر صد وبیست سال یک سال را سیزده ماهه می شمرده اند وآن را بهترک می نامیده اند واین در زمان هر پادشاهی که واقع می شد دلیل بر شوکت وعظمت آن پادشاه می دانسته اند واو را اعظم سلاطین می دانسته اند بلکه عقیدهٔ آنها این بوده که سال بهترک هرگز در زمان پادشاه فرو شوکت واقع نمی شود چنانکه در زمان نوشیروان واقع شد ودران سال دوازدهم بهشت وقوع

یافت صاحبان جہانگیری و رشیدی و ہفت واسند
وسراج ہم ذکر این کردہ اند (شہریاری ؎)
زدور چرخ ترا عمر آنقدر باد اے کہ بہترک سنردش
عمر نوح و صد چون آن ۔ صاحب ناصری گوید کہ
(۲) برحسب ترکیب بمعنی بہتر کوچک ہم مستعمل (شیخ
سعدی ؎) زخم فرہاد بہترک می بود ۔ گر نہ شیرین
نمک پراگندی ۔ مؤلف عرض کند کہ کاف در
آخر این ہر دو معنی برای تعظیم است چنانکہ بابک
و مامک یا کاف نسبت چنانکہ نان سنگک (اردو)
(۱) بہترک فارسیون نے تیرہ مہینہ کے سال کو کہا ہے
جو ایک سو بیس سال کے بعد آتا ہے اور یہ فرق
کبیسہ کی وجہ سے ہوتا ہے (۲) کسی قدر بہتر۔

بہترین بقول ملحقات برہان و بحر (۱) اشارہ
بحضرت رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہ وآلہ۔ بہارگد
کہ (۲) از عالم نوآئین و ترین چہ یادنون برائے نسبت
است کہ گاہی بمعنی مذکور آید چنانکہ کہین و مہین
یعنی شخص منسوب بما ہیتی کہ آن را کہ دمہ توان گفت
و گاہی زائدہ باشد چنانکہ در مشالین و اولین۔
(نظامی ؎) بدو گفت کای بہترین بخت من ۔ سزاوار پیرایۂ تخت من ۔ مؤلف عرض کند کہ
(۳) بمعنی بہتر تہ چنانکہ ذکرش بہ بہتر گذشت و بمعنی
اول کنایہ باشد (اردو) (۱) سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) منسوب بہ بہتر (۳) بہت
بہتر۔ بہت زیادہ اچھا۔

بہترین بخت استعمال۔ بقول انند بمعنی نیک
یعنی بخت او بہتر باشد از بخت دیگران سند این بر
بہترین گذشت مؤلف عرض کند کہ بہار بذیل
بہترین ہم ہمین معنی بیان کردہ است و ہر دو سکندری
خوردہ اند در تعریف معنی این کسی کہ بخت او بہتر تر
باشد از دیگران محققین بالا در بہتر و بہترین فرق
نکردہ اند (اردو) وہ شخص جس کی قسمت
اوروں سے بہت بہتر ہے۔

بہترین خلف اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید
وہفت اشارہ بسوی سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف عرض کند که مرادف معنی اول بهترین که گذشت وکنایه باشد (**اردو**) دیکھو بہترین کے پہلے معنے

بهترین خلق اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ منظهر العجائب به فتح خای معجمه مرادف بهترین خلف

مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است وکنایه باشد (**اردو**) دیکھو بہترین خلف -

بهت گنگ اصطلاح - خان آرزو در سراج گوید که بهر دو کاف فارسی ونون نام شهری ساختهٔ افراسیاب که نشیمن او بود و آن را گنگ دژ نیز گویند و نیز جزیرهٔ در ترکستان هست که آن را جزیرهٔ گنگ گویند وحقیقت این است که در ترکستان شهری گنگ نام ساختهٔ افراسیاب هست که دارالملک او بود و در واقعهٔ خون سیاوش و رفتن رستم به ترکستان و گرفتن افراسیاب خراب شد و بارو و مراجعت افراسیاب آن را معمور ساخت و گنگ دژ قلعهٔ آن شهر است و غالباً مراد ازین جزیرهٔ همان خواهد بود انیست تحقیق قوسی وصاحب جهانگیری گوید که آن نام قلعه ایست که ضحاک در شهر بابل بنا کرده و در انجا جادوان بسیار بودند واکنون خراب است و بجز تلی ازان نمانده واز توابع حلّه است و بر سر آن تل چاهی است بس عمیق که هاروت و ماروت دران محبوس اند چنانکه در عجائب المخلوقات است و در نزهت القلوب است که نام موضعی است در حدود مشرق که بتازی قبّة الارض خوانند و آن آرامگاه پریان است روز و شب در انجا کیان و از سکندر نامهٔ بحری شیخ نظامی نیز همین معلوم میشود خان آرزو خیال خود ظاهر می کند که از کسب علم هیئت نیز همین معلوم میشود که (بهت گنگ) (دژ نزهوخت گنگ) جائی است که شب و روز در انجا ابر است و بعربی قبّة الارض خوانند **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیه این بتحقیق نه پیوست (**اردو**) بہت گنگ ایک شہر کا نام ہے جو افراسیاب کا پایۂ تخت تھا اور نیز ترکستان کے ایک جزیرہ کا نام (مذکر)

بهتّه بقول مؤید (در نسخهٔ مطبوعهٔ نولکشور) بذیل لغات فارسی بالضّم نام قبیله و زنیت و بالفتح جوانی

وشادمانی و در ردو نسخ قلمی این لغت یافته نمی شود صاحب شمس این را لغت عرب گوید **مؤلف** عرض کند که در لغات عرب این را نیافتیم خرین نباشد که تصحیف مطبع بالا این را لغت فارسی قائم کرده و تصحیف صاحب شمس لغت عرب قرار داده و در اصل وجود لغت نیست (**اردو**) ناقابل ترجمہ۔

بہتینہ بقول شمس در فارسی زبان بالفتح بہتان و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس را معتبر ندانیم که محقق بی تحقیق است (**اردو**) دیکھو بہتان۔

بہج بقول برہان وجامع بفتح اوّل و ثانی وسکون جیم نام دارویست که از مصر آورند و بفارسی بوزیدان و بعربی مستجیل خوانند **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت این را بر بوزدان بیان کرده ایم صاحب محیط ذکر این نکرده و متحقق نشد که لغت کدام زبان است براعتبار برہان وجامع که محقق اہل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) دیکھو بوزدان۔

بہجہ بقول شمس بفتح یکم وسکون دوم بفارسی زبان بمعنی تازگی و شادمانی باشد **مؤلف** عرض کند که بہجہ لغت عرب است بمعنی بالا محقق بی تحقیق فارسی نام نہاد۔ فارسیان همین لغت عرب را به تای دراز می نویسند و بترکیب خود استعمال می نمایند (**اردو**) بہجت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث خوشی۔ شادمانی۔ تازگی۔

بہ خور اصطلاح۔ بقول سفرنگ در شرح چہل و چارمی فقرۂ (نامۂ شت حی افزام) بکسر اوّل و خای معجمہ و واو معدولہ بمعنی خورش نیکو **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است که خور بمعنی خورش می آید و اسم مصدر خوردن است که بجایش می آید (**اردو**) اچھی خوراک۔ مؤنث۔

بہ دین استعمال۔ بقول ناصری مانند بکسر اول بمعنی دین خوب و پارسیان آئین و کیش خود را بہ دین خواندہ اند و دین لغتی است پارسی کہ عرب نیز بہمین معنی استعمال کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما این را لغت عربی دانیم فارسیان استعمال این ترکیب خود بالغات فارسی کردہ اند تسامح صاحب ناصری است کہ دین را لغت فارسی قرار داد **(اردو)** اچھا ہے مذکر

بہر بقول برہان و سروری و جہانگیری و سراج و انند (۱) بروزن شہر نام ولایتی است۔ صاحب ناصری گوید کہ بدین معنی شاید ابہر باشد و اللہ اعلم صاحب جامع این را بالضم اول گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است **(اردو)** بہر ایک ولایت کا نام ہے جسکی کیفیت کامل طور پر معلوم نہ ہو سکی

(۲) **بہر**۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و سراج و فدائی و انند بروزن شہر بمعنی حصہ و نصیب و بہرہ (نظامی ؎) عراق ار ربع مسکون ہست بہری ؛ وزان بہرہ مدائن ہست شہری ؛ (امیر خسرو ؎) نہ از من ریختست این زہرہ تو ؛ کہ این بود است بہر از دہر بر تو ؛ صاحبان رشیدی و ناصری این را مرادف بہرہ گویند صاحب جامع این را بالضم اول گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ بہرہ اصل است و اسم جامد فارسی زبان کہ بجایش می آید و این مخفف آن **(اردو)** بہرہ بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر۔ نصیب حصہ۔ بھاگ۔ قسمت (دیکھو بوے کے تیسرے معنے)

(۳) **بہر**۔ بقول رشیدی و ناصری و سراج و انند بمعنی برای صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی دوم **(اردو)** واسطے بقول آصفیہ برائے حرف ربط ہے

بہرا بقول برہان بروزن صحرا بمعنی از جہتہ چیزے و از برای چیزی صاحب سروری ہم ذکر این کردہ و از حکیم ثنائی سند آوردہ (؎) حاجت عقل اندرو گشت روا ای عجب ؛ ساخت ز بہرے خویش از دل و طبعش سلب ؛ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ

بہر بمعنی برای اصل است و استعمال این در فارسی زبان به الف و یای زائد هم شده یعنی بهرای چنانکه در سند بالا مذکور و برای که بهمین معنی گذشت مخفف آن بحذف های ہوز (اردو) دیکھو برای۔

بہرام بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری جامع و سراج بروزن فرجام (۱) نام فرشته ایست که محافظت مردم مسافر حواله بدوست و امور و مصالحی که در روز بہرام واقع می شود با و تعلق دارد **مؤلف** عرض کند که لغت فارسی قدیم و اسم جامد باشد (اردو) ایک فرشته کا نام فارسی مین بہرام ہے جس سے مسافرون کی حفاظت متعلق ہے۔ مذکر۔

(۲) **بہرام**۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و سراج نام روز پنجم از ہر ماه شمسی (استاد رافعی ؎) ہمیشه تابود از پیش رشن مہر و سروش ؎ چنانکه از پس بہرام رام باشد و باد ؎ (فردوسی ؎) ز بہرام گردون به بہرام روز ؎ ولی را بساز و عدو را بسوز ؎ صاحب رشیدی بذکر این نام ماه شمسی هم گفته و خان آرزو در سراج گوید که در فرهنگ های معتبره نام ماه شمسی یافته نشد **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) بہرام فارسی مین ہر ماہ شمسی کی پانچوین تاریخ کو کہتے ہین۔ مؤنث۔

(۳) **بہرام**۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی و سراج نام ستاره مریخ هم هست که مکان او آسمان پنجم است و اقلیم سوم از منسوبات اوست (سراج الدین قمری ؎) ای زبده وجود جهانت بکام باد ؎ کیوان ترا مسخر و بہرام رام باد ؎ صاحب سفرنگ در هندی فقره (دساتیر آسمانی بفرزاباد و خشوران و خشور) این را لغت زند و پازند داند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) مریخ (دیکھو اختر پنجم)

(۴) **بہرام** ۔ بقول برہان وسروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج نام پادشاہے درعراق کہ اورا بہرام گور می گفتند بسبب آنکہ پیوستہ شکار گورخر کردی واو پسر یزدجرد اثیم بود۔ مدت چہار سال درملک او کسی نمرد و پادشاہی او در روزہرہ بود چہ در زمان او ساز ونواز رواج کلی داشت (نظامی ۵) گرچہ بہرام را دو مادر بود پدر مادر خاک مہربان تر بود ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل یا سوم باشد (**اردو**) بہرام اور بہرام گور ایک پادشاہ عجم کا نام ہے جو گورخر کا شکار کرتا تھا۔ مذکر۔

(۵) **بہرام** ۔ بقول برہان وجامع گل کاجیرہ کہ بعربی عصفر خوانند۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ بدین معنی بہرمان است وبہرمن۔ قول برہان اغلب کہ خطاست **مؤلف** عرض کند کہ نہ خیر نیز خطای محقق ہندنژاد است کہ بحقیقت پی نبرد اصل این بہرم است کہ بقول صاحب محیط عصفر باشد فارسیان عوض فتحہ الف آوردند برای سہولت تلفظ وبہرمان مزید علیہ بہرم۔ صاحب محیط بر عصفر گوید کہ بضم عین وسکون صاد وضم فا وسکون رای مہملہ اسم عربی است ومعصفر وطوران واحرلیض وخریع ہم ولبفارسی بہرم وبہرمان وکابیشہ وکافیشہ وگل کافشہ وگل علق ورنگ زعفران و بلغت دیلمی کاجیرہ وبیونانی قنجوش وبہندی کسم وکسینہ نامند وآن گلی معروف (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت این ہر اسامی بیان کردہ ایم (**اردو**) دیکھو احرلیض۔

(۶) **بہرام** ۔ بقول برہان ورشیدی وجامع وسراج نام سرلشکر ہرمزبن نوشیروان کہ اورا بہرام چوبین می گفتند بسبب آنکہ بسیار لاغر وخشک اندام بود **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل یا سوم باشد کہ در علم مستعمل شد (**اردو**) بہرام اور بہرام چوبین ایک میر لشکر کا نام تہا جو

ہرمزین نوشیروان کی فوج کا سردار تھا۔ نذکر۔

بہرام تل اصطلاح۔ بقول برہان بفتح تای قرشت وسکون لام نام منارۂ کہ بہرام چوبین از سرترکان ساختہ بود صاحبان سروری وناصری وبحر وجامع وسراج ذکر این کردہ اند (فردوسی) ہمیگرد برگرد دشت نبرد ۔ سرسرکشان را زتن دور کرد ۔ جو برہم نہادند وانبوہ گشت ۔ بہ بالا و پہنا یکی کوہ گشت ۔ چنان جای را نام ازان تل در فارسی زبان بقول برہان بمعنی پشتۂ بلند است (اردو) بہرام تل فارسی مین اُس منارۂ بلند کا نام تھا جو بہرام چوبین نے مقتولان ترک کے سرون سے بنایا تھا۔ نذکر

بہرامج بقول برہان بفتح تیم وسکون جیم معرب بہرام است کہ بید مشک باشد وآن گلی است معروف صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ بجہت کاملی این بہ بہرامہ می آید فارسیان استعمال این معرب ہم می کنند بضرورت (اردو) دیکھو بہرامہ۔

بہرام چرخ اصطلاح۔ ہمان بہرام بمعنی سوم اوست مرکب اضافی صاحبان بحر وانند وغیاث ذکر این کردہ اند وحق آنست کہ بہرام کہ بمعنی اول گذشت آن را مضاف کردند بسوی چرخ وکنایہ قرار دادند برای مریخ وبرسبیل مجاز بحذف چرخ مجرد بہرام ہم بمعنی مریخ مستعمل شد (اردو) دیکھو بہرام کے تیسرے معنے۔

بہرام چوبین اصطلاح۔ ہمان بہرام کہ بمعنی ششم گذشت صاحبان بحر ورشیدی و ہفت وانند ذکر این کردہ اند حق آنست کہ بہرام بمعنی سوم را مضاف کردند بسوی چوبین۔ مرکب توصیفی است وکنایۃ نام نہادند برای سرلشکری کہ ذکرش ہمدرانجا گذشت وپس ازان بدون اضافت مجرد بہرام ہم مجازاً بہمین معنی مستعمل شد (اردو) دیکھو بہرام کے چھٹے معنے۔

بہرام روز اصطلاح۔ بقول موارد ہمان

ستارۂ مریخ کہ ذکرش بر بہرام چرخ گذشت واضافت بہرام بسوی روز برای کنایہ ایست (اردو) دیکھو بہرام کے تیسرے معنے۔

بہرام سپہر اصطلاح۔ بقول بحر ومؤید وہفت وسفرنگ ہمان بہرام چرخ کہ گذشت مرکب اضافی است ہمچنان کہ بر بہرام چرخ مذکور (اردو) دیکھو بہرام چرخ۔

بہرام شیرزور اصطلاح۔ بقول شمس ومؤید وہفت ہمان بہرام گور را نام است کہ بر معنی چہارم بہرام گذشت مرکب توصیفی است وکنایہ باشد (اردو) دیکھو بہرام کے چوتھے معنے۔

بہرام گور اصطلاح۔ ہمان پادشاہ کہ بتعریفش بر معنی چہارم بہرام مذکور شد ووجہ تسمیہ ہم ہمانجا گذشت صاحبان رشیدی وہفت وانند ومؤید ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بہرام کے چوتھے معنے

بہرامن بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج بروزن تہ امن (۱) نوعی از یاقوت سرخ باشد وخان آرزو در سراج گوید کہ بہرامن اصل است وبہرمان کہ می آید قلب بعض مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است تفریساً بر سبیل مجاز از معنی سوم وچہارم کہ حقیقت این تفریس راہمانجا عرض کنیم (اردو) یاقوت بقول آصفیہ ایک قسم کا جڑی نگینہ (دیکھو باکند)

(۲) **بہرامن** بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج جنسی از بافتۂ ابریشمی ہفت رنگ در نہایت لطافت ونازکی خان آرزو در سراج گوید کہ بہرمان کہ می آید قلب بعض این صاحب ناصری صراحت کردہ کہ بیشتر در سرخ رنگ تیار کردہ می شود کہ اطفال را می پوشانند مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی چہارم است نظر بہ سرخی رنگ ومفرس بہرمان کہ صراحت تفریس بر معنی سوم وچہارم کنیم (اردو) ایک ریشمی رنگارنگ کپڑا جو اکثر سرخ رنگ ہوتا ہے۔ مذکر

(۳) **بہرامن** بقول برہان وجہانگیری و

ناصری و جامع گل عصفر کہ گل کاز یرہ باشد صاحب رشیدی
گوید کہ بدیں معنی لغت عرب است (کذا فی القاموس)
خان آرزو در سراج می فرماید کہ احتمال تعریب دارد
و بقول بعض شگوفۂ قرطم را بہرمان نامند **مولف**
عرض کند کہ صاحب قاموس بہرم و بہرمان را بدین
معنی نوشتہ فارسیان استعمال بہرمان بہمین معنی کردہ اند
و بقلب بعض بہرآمن را ہم بہمین معنی آوردہ بہرمان
معرب نیست چنانکہ خیال خان آرزو ست و ہا حقیقت
افعال و خواص این ہر اہریض بیان کردہ **ہم (اردو)**
دیکھو اہریض ۔

(۴) بہرامن بقول برہان و جہانگیری و ناصری و
جامع غازۂ کہ زنان بر روی مالند و روی را سرخ
کنند (امیر خسرو ؎) چنان است نکہت چرخ از و لاش
معزول ؎ کہ بہرمان عروسانست خنجر بہرام ؎ صاحب
رشیدی گوید کہ بدیں معنی لغت عرب است (کذا فی القاموس) خان
آرزو در سراج گوید کہ رشیدی بہ معنی حنا آوردہ
و درین تامل است **مولف** عرض کند کہ بقول
قاموس بہرم و بہرمان لغت عرب است بمعنی حنا
پس فارسیان بہرمان و قلب بعضش بہرآمن را بر سبیل
تفریس مجازاً بمعنی غازۂ زنان استعمال کردہ اند
دیگر ہیچ **(اردو)** غازہ بقول آصفیہ (فارسی)
اسم مذکر گلگونہ ۔ ایک قسم کا خوشبودار سرخ پوڈر
جو فارس کی عورتیں اکثر سرخی کے واسطے رخسارہ پر
مل لیا کرتے ہیں ۔ ابٹنا ۔ ابٹن ۔

بہرامہ بقول برہان و جامع بروزن شہنامہ
(۱) جامۂ سبز را گویند و (۲) بمعنی ابریشم و (۳)
بید مشک را نیز گویند صاحب سروری بذکر معنی
دوم و سوم فرماید کہ در تحفۃ السعادۃ (۴) بمعنی
شعر سرخ ہم آمدہ (شاعر ؎) کفن حلہ شد کرم
بہرامہ را پ کہ ابریشم از جان کند جامہ را پ صاحب
جہانگیری بحوالۂ اختیارات بدیعی گوید کہ بید مشک
است کہ آن را کلہ موش نیز گویند و معرب این ۔
بہرامج ۔ صاحب رشیدی بر معنی دوم و سوم
قانع ۔ صاحب ناصری بذکر معنی دوم و سوم بحوالۂ

حری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔